زبانِ وحی کی سادہ، موثر اور شفا بخش دواؤں کا منفرد مجموعہ
فیضانِ طبِ نبوی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
تالیف و تدوین:
حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فیضانِ طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبانِ وحی کی سادہ، موثر اور شفا بخش دواؤں کا منفرد مجموعہ
فیضانِ طبِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
تالیف و تدوین:
حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری
نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
گنج بخش روڈ ۔ لاہور

نام کتاب	ــــــ	فیضانِ طبِ نبوی ﷺ
تالیف	ــــــ	حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری
تعداد صفحات	ــــــ	472
تاریخ اشاعت	ــــــ	ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ/ستمبر ۲۰۰۸ء
تعداد	ــــــ	1100
کمپوزنگ	ــــــ	ورڈز میکر
ناشر	ــــــ	سیّد محمد شجاعت رسول شاہ قادری
مطبع	ــــــ	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپیوٹر کوڈ	ــــــ	1N-12
قیمت	ــــــ	Rs 225

ملنے کے پتے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور
042-7246006

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
انفال سنٹر اُردو بازار کراچی
021-2630411

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
پرانی سبزی منڈی کراچی
021-4910584

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5536111

مکتبہ فیضانِ سنت
اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور فون 7313885-7070063

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد فون: 2626046-

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو حصول برکت کے لئے اپنے پیرومرشد امیر اہلسنّت حضرت ابوالبلال **محمد الیاس عطار قادری** دامتَ برکاتہم العالیہ کے نام کرتا ہوں جن کی نگاہ کرم اور فیضان سے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن ہوئی اور ان کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔

یہ ہی نہیں بلکہ آپ کے حسنِ اخلاق اور عمدہ انداز تبلیغ سے غیر مسلم بھی حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

سگ سگان عطار

حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ

پیش لفظ

محترم اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ صحت و عافیت اور تمام امراض سے حفاظت ہر تندرست آدمی کی طبعی خواہش ہوتی ہے اور نعمت اسلام پانے کے بعد انسان کو عافیت کاملہ جاننا اللہ جل جلالہ کا دوسرا بہت بڑا انعام ہے کیونکہ انسان اس کے بغیر عبادت کی کامل قدرت رکھ سکتا ہے نہ اپنے ذاتی اور دینوی معاملات نبھا سکتا ہے۔

اللہ جل شانہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں ہمارے آقا و مولا حضرت احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جنہوں نے انسانی زندگی کے کسی بھی مرحلے میں پیش آنے والے معاملات کو نظر انداز نہیں فرمایا۔

ہمیں صحت کے اصولوں' نفاست و طہارت کے طریقوں نیز کھانے پینے' اٹھنے بیٹھنے' چلنے پھرنے' سونے' جاگنے غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات نے ہماری رہبری اور رہنمائی فرمائی ہے۔

علاج معالجہ کے سلسلہ میں جدید طبی سائنس نے غیر نباتاتی طرز علاج کو معمول بنا کر انسانی صحت کے لئے لاتعداد مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مزاج کے اعتبار سے نباتاتی اور غذائی طرز علاج کی شفا بخش خصوصیات کی حامل ہے۔ اس کی بیش بہا علمی و فنی افادیت کے پیش نظر ذہبی' سیوطی' ابن قیم اور دیگر محدثین و مفکرین نے اسے علیحدہ کتابی شکل میں پیش کر کے اصحاب علم و فکر کی رہنمائی تحقیق کے ایک وسیع میدان کی

طرف کر دی ہے۔

آج بڑے بڑے سائنسدانوں نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ریسرچ کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ علاج بالکل درست ہے اور جو فوائد بتائے گئے ہیں' وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں۔

ہماری دیرینہ خواہش تھی کہ کوئی ایسی آسان اور عام فہم کتاب شائع کی جائے جس میں تاجدار کون و مکاں طبیب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے تجویز کردہ نسخہ جات اور جسمانی صحت کے اصول و ضوابط بیان کئے گئے ہوں۔

پیش نظر کتاب ''فیضان طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' امید ہے کہ ہمیں راہِ فطرت پر گامزن کرے گی۔ میری کوشش تھی کہ انسانی جسم کی تمام بیماریوں کا طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحائف سے احاطہ کر کے صحت عامہ کے مسئلے کو آسان کریں۔ آپ ہماری کامیابی کے لئے مزید دعا فرمائیے۔ اگر کوئی مشورہ آپ کے ذہن میں ہو تو ہمیں بلا تکلف لکھئے گا۔

خیر اندیش

حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری

باب اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طب نبوی ﷺ کی اہمیت وافادیت

تاجدارانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرسی کی بقا اور بیماریوں کے علاج سے متعلق بڑی اہمیت کی لازوال ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ محدثین نے کتاب الطب کے عنوان سے حدیث کی ہر کتاب میں علیحدہ ابواب مزین کیے ہیں۔ عبدالملک بن حبیب اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امراض سے متعلق ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو الطب النبوی کے نام سے دوسری صدی ہجری میں علیحدہ مرتب کیا۔ ان کے بعد امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علیہ کے شاگرد محمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے ہمعصر محدث ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جنہوں نے تیسری صدی کے اواخر میں طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مجموعے مرتب کیے جن کی اکثر روایات انہوں نے راویوں سے خود حاصل کیں۔ آئمہ اہل بیت میں علی بن بن موسیٰ رضا اور امام کاظم بن جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی موضوع پر رسائل لکھ کر شہرت دوام پائی۔

چوتھی صدی میں محمد بن عبداللہ فتوح الحمیدی، عبدالحق الاشبیلی، حافظ السخاوی رحمھم اللہ اور حبیب نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعے اپنی ذاتی کوششوں سے مرتب کیے مگر ناقدری علم سے یہ سارے مجموعے اب ناپید ہیں۔ البتہ ان کے حوالے اس زمانے کی دوسری کتابوں میں ملتے ہیں۔

ساتویں سے نویں صدی ہجری کے دوران ابی جعفر المستغفری، ضیاء الدین المقدسی، السید مصطفیٰ للیتقاشی، شمس الدین البعلی، کحال ابن طرخان، محمد بن احمد ذہبی رحمھم اللہ تعالیٰ

علیہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور عبدالرزاق بن مصطفیٰ الانطا کی نے ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے گلدستے بنائے۔ ان سب کی کاوشیں اب زیور طبع سے آراستہ ہو کر موجودہ دور میں موجود ہیں۔ البتہ ابن قیم کا مجموعہ سب سے ضخیم' ثقہ اور مقبول ہے۔

حالیہ برسوں میں طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی اہم تصانیف منظر عام پر آئی ہیں۔ ان میں بڑی محنت اور عقیدت کے ساتھ احادیث کے معنی و مفہوم کو بیان کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے علاج کے طریقوں کو اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یہ کتابیں مسلمانوں کے لئے یقیناً اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ ایسی کتب ایمان کو تقویت اور علم میں اضافے کا سبب بھی بنتی ہیں۔

یورپ کے غیر مسلم مؤرخین کا خیال ہے اور جسے سائنس کی تاریخ کی بیشتر کتابوں میں پڑھا جا سکتا ہے کہ ساتویں صدی سے دنیائے اسلام میں طبی سائنس سے دلچسپی اور زبردست فروغ کی اصل وجہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ طبی ہدایات تھیں جو انہوں نے عام مسلمانوں کو دیں اور جن پر پوری امت نے صدق دل سے عمل کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ساتویں صدی اور اس سے قبل کے مروجہ جھاڑ پھونک اور جادو ٹونا جیسے علاجوں سے ہٹ کر مسلمان دوا پر اتنا زور کیونکر دیتے اور دنیا کے بہترین ہسپتالوں کی بنیاد بغداد' دمشق' قاہرہ' غرناطہ' قرطبہ' اشبیلیہ وغیرہ میں کیونکر پڑتی اور یونانی طب کی بنیادوں پر اسلامی طب کی اہمیت کو ساری دنیا ماننے پر کیونکر مجبور ہوتی اور مسلمان اطباء کی ''القانون'' اور ''الحاوی'' جیسی تصنیفات کو یورپ کی میڈیکل یونیورسٹیوں میں چھ سو سال سے زیادہ عرصہ تک کیونکر پڑھایا جاتا۔

ساتویں صدی اور اس سے قبل افریقہ اور ایشیا کے سارے علاقوں میں جہاں رومیوں یا بازنطینیوں کا اقتدار تھا' طب سے شدید نفرت پائی جاتی تھی اور دینی اعتبار سے کسی مرض کے لئے دوا کے استعمال کو نامناسب تصور کیا جاتا تھا۔ مرض پر قابو پانا یا اس سے چھٹکارا دلانا طبیب کا کام نہ تھا بلکہ یہ فریضہ کاہنوں' جادوگروں یا پھر عبادت گاہوں میں رہنے والے دینی رہنماؤں کا تھا۔

علاج معالجہ کے سلسلے میں یورپ کا حال فارس' عراق' شام اور مصر سے زیادہ خراب

تھا۔ وہاں تو سوائے جادو ٹونا اور گنڈہ تعویذ کے مرض سے نجات پانے کا کوئی دوسرا طریقہ ہی نہ تھا۔ طبعی علاج کرنے والے سزا کے مستحق قرار دیئے جاتے۔

امراض کے لئے کسی طبعی علاج کو غیر ضروری سمجھنا ایک ایسا طرز فکر تھا جو رومن سلطنت میں عام تھا اور کہا جاتا تھا کہ یہی منفی طرز عمل اس کے زوال کا سبب بنا۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک زبردست ملیریا کی وباء نے رومن سلطنت کی کافی آبادی کو موت سے ہمکنار کر دیا۔ لاکھوں افراد دماغی اور جسمانی اعتبار سے مفلوج ہو گئے۔

سلطنت کا ڈھانچہ گرنے لگا لیکن صورتحال پر قابو پانے کے لئے کوئی طبعی طریقہ نہ اپنایا گیا کیونکہ ایسا کرنے سے دین کی مخالفت سمجھی جاتی تھی۔

غرضیکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرما ہوئے تو اس دور میں سارا عالم بالعموم اور عرب دنیا بالخصوص طب یا طبی علم سے بے خبر ہی نہ تھی بلکہ اس پر اعتقاد کو دین کی ضد تصور کرتی تھی۔ پانچویں صدی عیسوی قبل مسیح کا یونانی علم تاریکیوں میں کھو چکا تھا۔ بقراط کا کوئی نام لیوا نہ تھا۔ ایسے دور میں نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے طب' دوا اور امراض کے تدارک کے لئے طبعی طرز علاج کو اپنانے کا حکم صادر فرمایا۔ بامعنی دعا کی اجازت عطا فرمائی لیکن بے معنی جھاڑ پھونک کی مخالفت فرمائی۔ دعا سے قبل مناسب دوا کا راستہ اپنانے کی تلقین فرمائی۔ مرض کو اور مرض کے علاج دونوں کو تقدیر الٰہی سے تعبیر فرمایا۔

حکم علاج اور اس کی ضرورت

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بیماری کا علاج کرنا خلاف توکل خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ توکل اس چیز کا نام نہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے اور کہے کہ ہر کام خود بخود ہو جائے گا۔ البتہ بعض بزرگان دین کے واقعات اس سے مستثنٰی ہیں اور وہ صرف انہی کا درجہ اور حصہ ہے۔

خود سرکار مدینہ راحت قلب سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توکل کے ساتھ ساتھ عمل کا حکم بھی فرمایا بلکہ عملاً ایسا کر کے دکھایا۔ مثلاً میدان جنگ میں بنفس نفیس تشریف لے گئے۔ کفار سے مقابلہ فرمایا اور اللہ ﷻ پر بھروسہ کیا۔ یوں نہیں کیا کہ مدینہ طیبہ میں تشریف فرما رہے اور

بغیر عمل کے توکل کیا ہو۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دوا کیا کریں؟'' فرمایا۔ ''ہاں! اللہ ﷻ کے بندو دوا استعمال کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کے لئے شفا پیدا فرمائی ہے۔ سوائے ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے۔ (امام احمد، ترمذی، ابی داؤد)

حق یہ ہے کہ دوا کرنا بھی تقدیر الٰہی سے ہے۔ حضور سرور کائنات سے کسی نے عرض کیا کہ کیا علاج کرنا تقدیر الٰہی کو لوٹا سکتا ہے تو اس پر تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ علاج بھی تو تقدیر الٰہی سے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے شفا بھی نازل فرمائی۔

(مشکوٰۃ شریف)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ ہر بیماری جو پیدا کی گئی ہے، اس کا علاج بھی پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے بیماری کا علاج نہ کرنا گناہ ہے۔ تدبیر کرنا انسان کا فرض ہے۔ تقدیر قدرت کے ہاتھ میں ہے۔ شافی مطلق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ دوائیں اور معالج حصول شفا کا ذریعہ ہیں۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج و معالجہ کے لئے جو ہدایات عطا فرمائیں، ان پر خود بنفس نفیس عمل کر کے امت کے لئے مثالیں قائم فرما دیں۔ مختلف مواقع پر ضروری طبی مشورے دیئے۔ سنن ابوداؤد میں ایک روایت بیان ہوئی ہے جس کی رو سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سینہ میں شدید درد کی شکایت ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حال معلوم کیا اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ پر اپنا مرمریں ہاتھ رکھا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ شریف رکھنے سے ان کے سینے میں ٹھنڈک محسوس ہوئی، گویا وہ ٹھیک ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ ایک پیغمبر اپنی امت کے کسی بیمار فرد پر ہاتھ رکھ دے تو اس کا کیا سوال کہ وہ مریض فوراً صحت یاب نہ ہو جائے اور یہ معجزہ کسی نبی علیہ السلام یا کسی پیغمبر کے لئے مشکل بات بھی تو نہیں لیکن تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر کسی معجزاتی علاج کو ضروری نہ سمجھتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طبعی علاج کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہ مشورہ یقیناً آئندہ نسلوں کے لئے پیغام ثابت ہوتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ چونکہ انہیں (سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو) دل کی تکلیف (دورہ) ہے۔ اس لئے اچھے طبیب سے رجوع کیا جائے اور جس طبیب سے رجوع کرنے کا مشورہ مرحمت فرماتے ہیں وہ حارث بن کلدہ نامی شخص تھا جو ثقیف کا باشندہ تھا۔ اس نے طب کا فن ایران کے مشہور شہر شاپور میں حاصل کیا تھا اور عقیدہ کے اعتبار سے یہودی تھا۔ ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے کہ اس نے اسلام قبول نہ کیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے یہودی ہونے اور ماہر فن ہونے سے خوب واقف تھے۔

غرضیکہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علاج حارث کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ وہ صحت یاب ہو جاتے ہیں اور ایک عرصہ تک اسلامی افواج کی قیادت فرماتے ہیں۔ عراق و فارس کی مہم کامیابی سے کرتے ہیں۔ یہ واقعہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں ہے۔

اس حدیث کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ یہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے صرف ایک مشورہ ہی نہیں ہے بلکہ پوری امت کے لئے پیغام ہے کہ جب بھی کوئی فرد کسی شدید مرض میں مبتلا ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے قریب کے کسی ماہر طبیب سے رجوع کرے۔ طبیب کا صرف ماہر ہونا شرط ہے۔ اس کا دین اور نسل اور قومیت کیا ہے اس کا کوئی واسطہ علاج سے نہیں ہے۔

آج کی دنیا میں یہ مشورہ لوگوں کو نیا نہ معلوم پڑے لیکن ساتویں صدی کے پس منظر میں جبکہ طب اور طبیب کے کوئی معنی نہ تھے اس مشورہ کو انقلابی طبی مشورہ کے علاوہ کچھ نہیں سمجھا جا سکتا۔

طبیب سے رجوع کرنے کی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایک ہی واقعہ

نہیں بلکہ اس ضمن میں کئی احادیث مبارکہ ملتی ہیں۔ مثلاً ایک موقع پر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حارث بن کلدہ نے جو نسخہ تجویز کیا' اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا۔ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہے اور یوں بیان ہوا ہے۔

''مکہ معظمہ کی فتح کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو حکیم حارث بن مکدہ نے ان کے لئے ''فریقہ'' تیار کرنے کا مشورہ دیا جس میں تھا۔ کھجور' جو کا دلیا اور میتھی پانی میں ابال کر مریض کو نہار منہ شہد ملا کر گرم گرم پلایا جائے۔ جب یہ نسخہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا اور مریض کو شفا ہوگئی۔''

بعض احادیث سے اس بات کا واضح طور را ندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کسی مریض کیلئے طبیب سے رجوع کرنے کی ہدایت سنتے تو قدرے تعجب میں پڑ جاتے اور کبھی دریافت بھی کر لیتے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں۔'' چنانچہ حضرت عمر بن دینار کی سند سے ایک حدیث اس طرح بیان ہوئی ہے۔ ترجمہ۔ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طبیب کو بلا کر انہیں دکھاؤ۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ (الجوزی طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی موطا میں اسی موضوع پر ایک حدیث حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں ایک شخص کو زخم آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش پر طبیب کو بلایا گیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا طب میں بھی خیر ہے۔ (فعال اوفی الطب خیر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بیماری نازل کی ہے۔ اسی نے اس کی دوا بھی نازل کی ہے۔

طب میں خیر کا مقام موطا کی اس حدیث کے علاوہ دیگر احادیث میں بھی ملتا ہے جو بخاری، مسلم وغیرہ میں درج ہیں جن کا ذکر اسی عنوان کے ابتداء میں ہے۔

کسی مرض کے لئے دوا کا صحیح اور ضروری استعمال ہر انسان کا فرض ہے لیکن دوا سے شفا بخشنا اللہ عزوجل کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا۔

ترجمہ: ''جب دوا کے اثرات بیماری کی ماہیت سے مطابقت رکھیں تو اس وقت اللہ ﷻ کے حکم سے شفا ہوتی ہے۔'' (راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ۔ مسلم)

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دعا سے قبل مریض یا اس کے متعلقین پر واجب ہے کہ وہ صحیح دوا کا انتظام کریں اور انسان کی یہی خواہش نئی دواؤں کی ایجاد کی محرک بنتی ہے۔ جو شخص دوا کے لئے کوشاں رہتا ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتا ہے، وہ مرض میں افاقہ یا اس سے ازالہ کا مستحق ہوتا ہے اور جو کسی مرض کو لاعلاج سمجھ کر عمل اور کوشش و جستجو سے کنارہ کش ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں فرماتا۔ اس لئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ترجمہ: ''خدا ﷻ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بھیجی جس کے لئے شفا نہ رکھی ہو۔ جس نے جاننا چاہا اسے بتایا اور جس نے پروانہ کی، اسے ناواقف رکھا۔''

(راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مسند احمد، نسائی)

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں نہ جانے کتنی احادیث ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ہر انسان مرض کے ظاہر ہونے کے فوراً بعد اس کے تدارک کے لئے طبی طریقہ اپنائے۔ پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ کے نہ جانے کتنے واقعات بیان ہوئے ہیں جن کے مطابق جب بھی کوئی شخص حاضر ہوتا اور کسی مرض کی شکایت کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا تو کوئی اسے دوا بتاتے یا کسی طبیب سے رجوع کرنے کا مشورہ ارشاد فرماتے۔

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ وہ اپنے بیٹے کو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ بیٹے کے حلق میں تکلیف تھی اور تکلیف رفع کرنے کے لئے اس کا گلا دبایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو دیکھ کر قدرے ناگواری سے فرمایا۔ ''اپنی اولاد کو حلق دبا کر اذیت نہ دو۔ عود الہندی استعمال کرو۔'' (بخاری)

اسی موضوع پر ایک دوسری حدیث اس طرح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں داخل ہوئے تو ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے منہ اور کان سے خون نکل رہا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ جواب ملا کہ بچہ عذرہ ہے۔ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے خواتین! تم پر افسوس ہے کہ اپنے بچوں کو یوں قتل کرتی ہو۔ کسی بچہ کو حلق کا عذرہ ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو قسط الہندی کو رگڑ کر اسے چٹا دو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر عمل کروایا اور بچہ تندرست ہو گیا۔

(راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ۔ مسلم)

کتنے غور اور فکر کا مقام ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ آتے ہیں۔ اپنی تکالیف بتاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو طبی علاجوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلونجی کے استعمال پر زور دیتے تو کبھی سناء اور کاسنی کے طبی فوائد بیان فرماتے۔ کھجور کے استعمال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحت کے لئے انتہائی مفید بتاتے۔ غذا کے طور پر سرکہ اور شہد کے فوائد سے آگاہ فرماتے۔ زیتون اور مسواک کے نفع کی اطلاع دیتے۔ نہ جانے کتنی ادویات ہیں جن میں حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفا بتائی ہے۔ ان دواؤں کو تجویز کرنے کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف دواؤں کا علم حاصل کرنے کی تلقین فرماتے۔ گویا کہ ہر دوا جو تجربہ سے نفع بخش ثابت ہو اس کے استعمال کی جانب آپ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہونے کا مشورہ عطا فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامت کے طریقوں (پچھنے لگوانا) اور فصد کھلوانے کے طریقوں سے بوقت ضرورت فائدہ اٹھانے کے لئے بھی کہا۔ زخم کو مندمل کرنے کے لئے داغ لگانے کی بھی اجازت دی لیکن اس تکلیف دہ طریقوں سے جہاں تک ہو سکے پرہیز کی بھی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ وہ

بذات خود اس علاج کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔

جراحی آج کل انتہائی ترقی یافتہ علم سمجھا جاتا ہے اور علاج میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ حالانکہ دور قدیم اور ازمنہ وسطیٰ میں اسے عزت و وقار کے ساتھ نہ دیکھا جاتا تھا لیکن آنحضرت نے کئی موقعوں پر جب دوا کو بے اثر محسوس کیا تو جراحی کا مشورہ فرمایا۔ اس سلسلہ کی دو احادیث الجوزی نے اپنی کتاب طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل کی ہیں۔ پہلی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' اس میں بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ایک شخص کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ مریض کی پشت پر ورم تھا۔ جس میں مواد پڑ گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اس کی جراحی کر دو۔'' چنانچہ اس مریض کی جراحی کر دی گئی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عمل جراحی کے دوران موجود تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ کرتے رہے۔

الجوزی نے دوسری جو حدیث بیان کی ہے' وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طبیب کو مریض کا پیٹ شق کر کے پانی نکالنے کا حکم فرمایا۔ جراحی کے متعلق یہ دونوں احادیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جراحی کے لئے ضرورت اور اجازت کا اشارہ دیتی ہیں۔ ان ہی اشاروں کی روشنی میں مسلمان طبیبوں نے عمل جراحی میں اتنی ترقی کی کہ گردہ کی پتھری وغیرہ کے کامیاب آپریشن کئے۔ سائنس کے مؤرخین کا بھی خیال ہے کہ بارہویں صدی کے بعد ابو القاسم زہراوی اور ابن زہر جیسے جید سرجنوں کے توسط سے ہی یورپ میں علم جراحی کو فروغ حاصل ہوا اور اسے ایک باعزت فن کا درجہ دیا گیا ورنہ اس سے قبل تو جراحی ایک قابل نفرت کام تصور کیا جاتا تھا جسے صرف حجام انجام دیتے تھے۔

حرام چیزیں دوا نہیں بن سکتیں

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حرام چیزوں سے کامل احتیاط اور مکمل پرہیز کرنا لازمی ہے اور ان سے گریز ایمان کی علامت ہے۔ اس احتیاط میں ایسے صاحب حوصلہ لوگ بھی نظر آتے

ہیں جو ان حرام اشیاء کے دوا کے طور پر استعمال سے ہر حالت میں احتیاط کرتے ہیں خواہ ان کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو بلانیت سرکشی اور بغاوت کے مرتکب ہوئے۔ بغیر جان بچانے کے لئے ایسا کر گزرتے ہیں اور اس کو اضطراری حالت قرار دیتے ہیں کہ دوا حرام اشیاء کے استعمال کو وقتی طور پر استعمال کرنے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے۔ یہ ان کے ضعف ایمان کی نشانی ہے۔

صحیح بخاری میں ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں شفاء نہیں رکھی ہے جنہیں تم پر حرام کر دیا ہے۔ مزید فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض بھی نازل کیا اور دوا بھی اور ہر مرض کے لئے دوا پیدا کی۔ اس لئے دوا کیا کرو البتہ حرام چیزوں سے علاج نہ کرو۔ (سنن ابوداؤد شریف)

صحیح بخاری میں حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ طارق بن سولد نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ طارق نے کہا کہ بطور دوا استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

شراب کے تفصیلی نقصانات جو انسانی جسم پر مرتب ہوتے ہیں میری کتاب ”گناہوں کا علاج“ کے صفحہ (۲۶۴) کا مطالعہ فرمائیں۔

بہرحال اتنی واضح حدیث پاک کے ہوتے ہوئے بھی بعض لوگ شراب بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طبیب روحانی وجسمانی کہ جس کی عقل وفہم و شعور کی گرد راہ کو بھی تمام مخلوقات کے حکماء اور صاحبان عقل ودانش کے فہم وشعور کی رسائی ناممکن ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مقابلہ میں کسی بھی عامی شخص کے قول و فعل کو ترجیح دے لینا کتنی بڑی بددیانتی بدعقیدگی اور کھلم کھلا جہالت ہے۔ ایک مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ جان جاتی ہے تو جائے مگر فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہ آنے دے۔

پرہیز اور احتیاط کے بارے احکامات

علاج حقیقت میں دو چیزوں پر عمل کرنے کا نام ہے۔ ایک پرہیز دوسرے حفظان صحت۔ تیسرے جب کبھی صحت کے گڑبڑ ہونے کا خطرہ ہو تو مناسب استفراغ سے کام لیا جائے۔ الغرض طب کا دارومدار انہی تین قواعد پر ہے۔ پرہیز دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(1) ایسا پرہیز جس سے بیماری پاس نہ پھٹکے۔

(2) ایسا پرہیز جس سے مزید اضافہ بیماری میں نہ ہو بلکہ مرض جس حال میں ہے کم از کم ایسی جگہ رہ جائے۔

پہلے پرہیز کا تعلق تندرستوں سے اور دوسرے کا مریضوں سے ہے۔ اس لئے کہ جب مریض پرہیز کرتا ہے تو اس کی بیماری بجائے بڑھنے کے رک جاتی ہے اور قوتوں کو اس کے دفاع کا موقع ملتا ہے۔ پرہیز کے سلسلے میں قرآن کی یہ آیت ہے۔ (مائدہ:٦)

''تم بیمار ہو یا سفر کر رہے ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ سے واپس ہو یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔'' یہاں مریض کو پانی سے پرہیز کی ہدایت ہے۔ اس لئے کہ مریض کو اس سے ضرر کا اندیشہ ہے۔ حدیث سے بھی پرہیز کی تائید ہوتی ہے۔

چنانچہ ام المنذر بنت قیس انصاریہ کی حدیث میں ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے جو بیماری کی وجہ سے کمزور و ناتواں تھے۔ ہمارے یہاں کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اس کے کھانے میں مشغول ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس سے چن کر کھانے لگے۔ اس پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ''اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم بہت ناتواں ہو'' یہاں تک کہ حضرت علی! نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ راویہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے جو اور چقندر کے آمیز سے آش تیار کیا تھا۔ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فرمایا کہ اسے لو یہ تمہارے لئے بہت نفع بخش ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ مذکور ہے کہ اس میں لگ جاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے۔

سنن ابن ماجہ میں بھی حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت مذکور ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے روٹی اور کھجور رکھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قریب آجاؤ اور کھاؤ۔ میں نے ایک کھجور اٹھائی اور کھانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کھجور کھا رہے ہو جبکہ تم کو آشوب چشم ہے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ ﷻ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دوسری جانب سے کھا رہا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجور کے خوشوں سے چن کر کھجور کھانے سے اس لئے منع فرمایا کہ آپ مرض سے اٹھے تھے' لہٰذا آپ کا روکنا اور پرہیز کرانا اعلیٰ درجے کی تدبیر تھی' اس لئے کہ دوالی تازہ کھجور کے ان خوشوں کو کہتے ہیں جو گھروں میں کھانے کے لئے لٹکائے جاتے ہیں۔ جیسے انگور کے خوشے لٹکائے جاتے ہیں اور پھل ایسے کمزور شخص کے لئے جو مرض سے ابھی اٹھا ہو' سرعت استحال اور ضعف طبیعت کی وجہ سے مضر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نقاہت کی وجہ سے کسی غذا کا جواز جو قسم پھل ہو' جلد ہی استحالہ ہو جاتا ہے اور طبیعت ضعف کی وجہ سے اس کا دفاع نہیں کر پاتی۔ اس لئے کہ اسے ابھی پہلی جیسی قوت حاصل نہیں ہوئی۔ دوسرے ابھی وہ بیماری کے اثرات مٹانے میں اور بدن سے پوری طرح اس کا ازالہ کرنے میں مشغول ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تازہ کھجور میں ایک قسم کی کثافت ہوتی ہے جو معدے پر گراں ہوتی ہے۔ اس لئے کھجور کھانے کے بعد معدہ اس کی درستی اور طبیعت' اس کی اصلاح میں لگ جاتی ہے جبکہ طبیعت کو ابھی مرض کے آثار مٹانے کا پورے طور پر موقع نہیں ملا ہے۔ ایسی صورت میں یہ باقی کام یا تو ادھورا رہ جاتا ہے یا اس میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن جونہی آش جو و چقندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ اس لئے کہ یہ ناتواں و کمزور کے لئے بہترین غذا بھی ہے کیونکہ آش جو میں

تبرید کے ساتھ غذائیت بھی ہوتی ہے اور للطیف وتلین کی قوت بھی ہوتی ہے۔ طبیعت کو جو کمزور وناتواں کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ خصوصاً جب ماء الشعر اور چقندر کی جڑ کو پکا کر استعمال کیا جائے تو ضعف معدہ کے لئے نہایت عمدہ غذا ثابت ہوتی ہے اور اس سے ایسے اخلاط رونما ہوتے جس سے صحت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو۔

زید بن اسلم نے بیان کیا کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مریض کو پرہیز کرایا۔ یہاں تک کہ مریض پرہیز کی سختی کی وجہ سے کھجور کی گٹھلیاں چوستا تھا۔ کھانا اس کے لئے بالکل ممنوع تھا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پرہیز بیماری۔ سے پہلے سب سے بہتر اور کارگر نسخہ ہے جس سے آدمی بیمار کم ہی ہوتا ہے۔ اگر بیمار ہو جائے تو پرہیز سے یہ نفع ہوتا ہے کہ مرض میں زیادتی اد. اس کے پھیلنے پر قدغن لگ جاتی ہے اور مرض بڑھنے نہیں پاتا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پرہیز بیماری سے پہلے سب سے بہتر اور کارگر نسخہ ہے جس سے آدمی بیمار کم ہی ہوتا ہے۔ اگر بیمار ہو جائے تو پرہیز سے یہ نفع ہوتا ہے کہ مرض میں زیادتی اور اس کے پھیلنے پر قدغن لگ جاتی ہے اور مرض بڑھنے نہیں پاتا۔

حارث بن کلدہ کا قول ہے کہ سب سے بڑا علاج پرہیز ہے۔ اطباء کے نزدیک پرہیز کا مطلب یہ ہے کہ تندرست کو ضرر سے بچانا ایسا ہی ہے جیسے مریض اور ناتواں وکمزور کے لئے مضر چیز کا استعمال کرانا۔ مرض کے سبب سے جو شخص کمزور وناتواں ہو گیا ہو اسے پرہیز سے بہت زیادہ نفع ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی طبیعت مرض کے بعد ابھی پوری طرح سنبھل نہیں نہیں پاتی اور قوت ہاضمہ بھی ابھی کمزور ہی ہوتی ہے۔ نیز طبیعت میں قبولیت وصلاحیت ہوتی ہے اور اعضاء ہر چیز لینے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ اس لئے مضر چیزیں استعمال کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ مرض کو دوبارہ دعوت دی جائے۔ یہ مرض کی ابتدائی صورت سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

حکم عیادت اور اس کے فضائل

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے احباب یا اعزہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے ضرور تشریف لے جاتے۔ گویا عیادت (بیمار پرسی) کرنا سنت مطہرہ ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ ذیل میں حکم عیادت' فضائل عیادت' طریقہ و دعا عیادت کے متعلق کچھ روایات کتب احادیث سے نقل کی جاتی ہیں۔

حکم عیادت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بھوکے کو کھانا کھلاؤ' مریض کی عیادت کرو اور (بے گناہ) قیدی کو آزاد کرا دو۔ (بخاری' مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون کون سے ہیں تو فرمایا۔ (1) جب تو اسے ملے تو اسے سلام کر۔ (2) جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر۔ (3) جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہی کر۔ (4) جب چھینک لے الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے یعنی (یرحمک اللہ کہہ) (5) جب بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کر۔ (6) جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔ اس لئے کہ مجھے تکلیف تھی۔ (احمد' ابوداؤد' مشکوٰۃ)

فضائل عیادت

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو واپس آنے تک جنت کے علاقے میں رہتا ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی بھی مسلمان جب دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو عیادت کرنے والے کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اس شخص کے لئے جنت میں باغ ہوتا ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی مسلمان شخص مریض کی تیمارداری کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے پکارنے والا ندا کرتا ہے کہ اے تیمارداری کو جانے والے تجھے مبارک ہو' تیرا چلنا اچھا ہے۔ تو جنت میں ایک بڑا مرتبہ پائے۔ (سنن ابن ماجہ' مشکوٰۃ شریف)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے' وہ دریائے رحمت میں ہوتا ہے اور جب وہ عیادت کنندہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو گویا رحمت الٰہی کے دریا میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ (مالک' احمد' مشکوٰۃ)

سبحان اللہ! دین اسلام میں حقوق العباد کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ نے کتنے عظیم انعامات کا وعدہ فرمایا۔ حقوق العباد کی ادائیگی کا اتنا اہتمام مذاہب عالم میں سوائے اسلام کے کہیں بھی آپ کو نہ ملے گا۔ اسی سلسلہ کی یہ ہدایت پڑھیے اور بندوں پر پروردگار کی رحمت و شفقت کا اندازہ لگایئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا' اے ابن آدم! میں بیمار ہوا' تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ وہ عرض کرے گا (اے باری تعالیٰ میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا تو تو رب العالمین ہے (یعنی خدا تعالیٰ کیسے بیمار ہو سکتا ہے) کہ اس کی عیادت کی جائے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ

فرمائے گا' کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا یعنی میری رحمت کو) اور فرمائے گا' اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا مگر تو نے نہ دیا تو بندہ عرض کرے گا' اے میری پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا (کہ تو اس سے پاک ہے اور) جبکہ تو تمام جہانوں کا مالک اور پالنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرمائے گا' کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا اور تو نے نہ کھلایا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کو (یعنی ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ پھر رب العزت فرمائے گا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پینے کو پانی مانگا اور تو نے نہ دیا۔ کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو مجھے اس کے قریب پاتا (یعنی یہ سب کچھ گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے کرم قرض فرمایا۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ) خود ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا۔

اس حدیث پاک سے صاف عیاں ہے کہ بیمار کی تیمارداری کرنا' بھوکے کو کھانا کھلانا' پیاسے کو پانی پلانا' حقوق العباد کو کما حقہ ادا کرنا خود خدائے لم یزل کو پالینے کے مترادف ہے اور پھر کسی مسلمان کو رضائے خداوندی کا حاصل ہو جانا' اللہ تعالیٰ کی کتنی عظیم ولازوال نعمت ہے۔

طریقہ ودعا عیادت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کے متعلق گفتگو کرو۔ تمہاری بات اگرچہ تقدیر کو نہیں پھیرتی مگر مریض کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو تاجدار انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم اس بیمار پر اپنا دایاں دست انور پھیرتے اور فرماتے۔ اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاء ک شفاءً لایغادر سقما۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت

شریفہ تھی کہ جب کسی کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے۔ ''کوئی خطرہ نہیں' بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔'' (بخاری شریف-مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بیمار کے پاس تیماری کرتے ہوئے تھوڑی دیر بیٹھنا اور شور نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''افضل زمانہ عیادت اونٹنی کے دودھ دوہنے کا وقفہ ہوتا ہے۔''

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرسل روایت ہے کہ افضل عبادت وہ ہے جس میں (مریض کے پاس سے) جلد اٹھ آئے۔ (مشکوٰۃ عن البیہقی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد بیمار کی تیمارداری فرمایا کرتے تھے۔ (حوالہ مذکورہ)

ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ تیمارداری کا سنت طریقہ یہ ہے کہ مریض کے ہاں عیادت کے لئے روزانہ نہ جانا چاہئے بلکہ تیسرے دن جائے اور مریض کا دل بہلانے کے لئے اس کی درازی عمر کی ہی باتیں کرے۔ اسے بیماری کے فضائل بتائے۔ بیمار کی دلداری کے لئے اس کی پیشانی یا بازو پہ ہاتھ رکھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری تیمارداری کے لئے تشریف لائے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔

بیمار کے پاس بہت دیر تک نہ بیٹھا رہے کیونکہ اہل خانہ یا خود بیمار ہی کے اکتا جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں جا کر شور وغل نہ کرے بلکہ سنجیدگی اختیار کرے تاکہ بلند آوازی سے بیمار یا اہل خانہ کو تکلیف نہ ہو اور بیمار سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرے کیونکہ سنن ابن ماجہ میں سیدنا فاروق اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس وقت تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ تمہارے لئے دعا کرے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا جیسی ہے۔ (ابن ماجہ)

بیماری اور تکالیف کے فضائل

(از: امیر دعوت اسلامی دامت برکاتہم العالیہ)

۱۔ ہمارے پیارے آقا، میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔ ''مسلمان کو جو بھی تکلیف، اذیت، اندیشہ، غم اور ملال پہنچے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چبھ جائے اللہ عزوجل ان تکالیف کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

یہ تیرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے

۲۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات اپنی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانی طلب کیا جب وہ لائیں تو ان کی آنکھ لگ چکی تھی۔ وہ پانی لئے سرہانے کھڑی رہیں سویرے جب ان کی آنکھ کھلی تو بیوی کو سرہانے پا کر بے حد خوش ہوئے، فرمایا: مانگ کیا مانگتی ہے؟ عرض کیا، طلاق بڑے حیران ہوئے، ناگوار بھی گزرا۔ بیوی نے عرض کیا، میں نے جو کچھ کیا وہ میرا فرض تھا اگر آپ اس کا معاوضہ دینا چاہتے ہیں تو مجھے طلاق دے دیں۔ بات بڑھ گئی اور طے پایا کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کراتے ہیں چنانچہ یہ دونوں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیئے، ثنائے راہ ان صحابی کو شدید ٹھوکر لگی اور ان کا پاؤں مبارک ٹوٹ گیا۔ ان کی زوجہ محترمہ نے عرض کی، میرے سرتاج گھر لوٹ چلیے اب مجھے طلاق نہیں چاہیے۔ آپ ہی نے مجھے مدینہ کے سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا تھا کہ اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔ میں آپ کی زوجیت میں برسوں سے ہوں مگر آج تک آپ کو کوئی مصیبت نہیں پہنچی تھی۔ (یعنی

آپ نہ کبھی بیمار ہوئے نہ زخمی) لہٰذا میں گھبرا گئی تھی کہ شاید اللہ عزوجل آپ سے محبت نہیں کرتا۔ اب جب کہ آپ کی ٹانگ شدید زخمی ہو گئی ہے تو میرے دل کو ڈھارس بندھ گئی ہے کہ اللہ عزوجل آپ سے ضرور محبت کرتا ہوگا۔

۳- تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدتنا ام السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا' تجھے کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی بخار آ گیا ہے اللہ عزوجل اس میں برکت نہ کرے' فرمایا بخار کو برا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔ (ابن ماجہ)

۴- ایک دراز قد صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا رنگ کالا تھا' بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' مجھے مرگی ہے جب دورہ پڑتا ہے تو میرا ستر کھل جاتا ہے لہٰذا میرے لئے دعائے شفاء فرما دیجئے۔

محبوب رب العزت جان رحمت' طبیب کل امت' مالک جنت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں کہ تندرست ہو جائے۔ اس نے عرض کی' میں صبر کروں گی بس اتنی دعا فرما دیجئے کہ جب دورہ پڑے تو میری بے پردگی نہ ہو۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔ (بخاری)

۵- سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے' جو ایک رات بیمار رہا' صبر کیا اور اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔ (مکاشفۃ القلوب)

۶- حدیث پاک میں یہ مضمون ہے کہ بروز قیامت جب اہل بلا یعنی جو دنیا میں بیمار' تنگدست اور طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا رہے ہوں گے ان کو جب ثواب تقسیم کیا جا رہا ہوگا۔ اس وقت وہ لوگ جنہیں دنیا میں آسائش کی زندگی نصیب ہوئی تھی انہیں بڑا افسوس ہوگا اور وہ تمنا کریں گے کہ کاش! دنیا میں ہماری کھال کو قینچی سے ٹکڑے کر دیا جاتا مگر ہمیں بھی یہ ثواب مل جاتا جو آج اہل بلا کو دیا جا رہا ہے۔

۷- حضرت سیدنا ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے' جو ہر چالیس رات میں ایک مرتبہ بھی آفت یا فکر و پریشانی میں مبتلا نہ ہو اس کیلئے اللہ عزوجل کے یہاں کوئی بھلائی نہیں۔ (مکاشفۃ القلوب) میرے بیمار بخت بیدار! دیکھا آپ نے؟ بیماری اور آفت کتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی برکت سے اللہ عزوجل بندے کے گناہ مٹاتا اور درجات بڑھاتا ہے۔ لہٰذا آپ پریشان نہ ہوں مرض ہو یا زخم' ذہنی ٹینشن ہو یا گھبراہٹ' نیند کم آتی ہو یا نفسیاتی امراض' گھریلو ناچاقی ہو یا خاندانی نا اتفاقی' اولاد کے سبب غم ہو یا روزگار کا صدمہ' ان تمام مصائب پر ثواب ملتا ہے لہٰذا بہر صورت صبر و شکیبائی سے کام لیں کہ بے صبری اور شکوہ و شکایت کرنے سے تکلیف تو جاتی نہیں الٹا صبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا ثواب ہی ضائع ہو جاتا ہے۔

یاد رکھئے! سب سے خطرناک بیماری کفر کی ہے اور گناہوں کی بیماری بھی تشویش ناک ہے۔

۸- حضرت سیدنا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' ایک دفعہ دریا کے کنارے پر ایک بزرگ تشریف فرما تھے ان کے مبارک پاؤں کو چیتے نے کاٹ لیا تھا اور زخم بے حد خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ لوگ جمع تھے اور ان پر رحم کھا رہے تھے۔ مگر وہ فرما رہے تھے کوئی تشویش کی بات نہیں یہ تو مقام شکر ہے کہ مجھے جسمانی مرض ملا۔ اگر میں گناہوں کے مرض میں گرفتار ہو جاتا تو یہ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک صورت ہوتی۔

زیرِ علاج مریضوں کے لئے مناسب خوراک کے بارے ہدایات

ترمذی اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے بیماروں کو زبردستی کھلانے پلانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ خدا تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

فاضلین اطباء نے اس حدیث کے مضمون پر سر دھننا شروع کیا کہ ان چند لفظوں میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان سے نکلتے ہیں' کتنی حکمتیں پائی جاتی ہیں۔ بالخصوص

معالجین جو مریضوں کا علاج کرتے ہیں' ان کے لئے تو بے شمار حکمتیں ہیں۔ اس لئے کہ مریض کو جب کھانے پینے کی خواہش نہ ہو تو اس کا سبب مریض کی طبیعت کا مرض کے بگڑنے میں لگن ہوتا ہے یا اس کی خواہش کے ختم ہونے کی بنا پر یا حرارت غریزی کی کمی کی بنیاد پر یا اس کے بالکل ختم ہونے کی وجہ سے۔ غرض وجہ کچھ بھی ہو ایسے موقع پر مریض کو غذا دینا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ بھوک تو اعضاء کے غذا طلب کرنے کا نام ہوتا ہے کہ طبیعت اس غذا کے ذریعے بدل ماتحلیل کا نظم کرکے' اس لئے کہ معدے سے دور کے اعضاء قریب کے اعضاء سے جذب غذا کرتے ہیں۔ پھر غذا کے جذب کرنے کا سلسلہ معدے تک پہنچتا ہے جس سے انسان میں بھوک کا احساس ہوتا ہے اور غذا طلب کرتا ہے اور جب مریض ہوگا تو طبیعت مادہ مرض کو پختہ کرکے اس کے نکالنے کی طرف مشغول ہو جائے گی اور طلب شراب و غذا سے کوئی سروکار ہی نہ رہ جائے گا۔

ایسی صورت میں اگر کسی مریض کو غذا یا مشروب کے استعمال پر مجبور کیا جائے تو طبیعت اپنے عمل ہی کو معطل کر دے گی اور بجائے مرض کے مادہ کے انضاج و اخراج کے دیئے گئے۔ کھانے کے پکانے' کھانے لگانے میں لگ جائے گی۔ نتیجتاً اس غذا سے مریض کو سخت نقصان پہنچے گا۔ خصوصاً بحران کے وقت یا ضعف حرارت نحریزی یا حرارت غریزی کے بالکل بجھ جانے کے وقت تو پوچھئے نہیں کہ کیا کچھ نہ ہو جائے گا۔

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن جعفر سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور ککڑی کے ساتھ استعمال فرماتے تھے۔ کھجور دوسرے درجے میں حار رطب ہے۔ برودت معدہ کو ختم کرکے اسے قوی کرتی ہے۔ معدے کی طبیعت کے مناسب ہے۔ باہ کو قوی کرتی ہے مگر سریع العفونت ہے' پیاس لاتی ہے۔ خون میں تلچھٹ پیدا کرتی ہے۔ دردسر پیدا کرتی ہے۔ مولد سدہ ہے' دردمثانہ پیدا کرتی ہے۔ دانتوں کے لئے ضرر رساں ہے اور ککڑی دوسرے درجے میں سرد و تر ہے۔ پیاس دور کرتی ہے۔ اس کی بو سے قوت ابھرتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں ایک طرح کی عطریت ہے۔ التہاب معدہ کو بجھاتی ہے۔ گٹھلی خشک کرکے اس کا ستو پانی میں گھول کر پیا

جائے تو پیاس کو سکون دیتا ہے اور پیشاب لاتا ہے۔ درد مثانہ کو دور کرتا ہے۔ کوٹ چھان کر اس کی گٹھلی کا ستو بناتے ہیں۔ اس کو دانت پر ملنے سے چمک پیدا ہوتی ہے اور اس کے پتوں کو کوٹ چھان کر مویز منقی کے ساتھ ضماد کرنا' سگ گزیدہ کے لئے مفید ہے۔

کھجور اور ککڑی دونوں کا مزاج علیحدہ علیحدہ ہے۔ ایک گرم' ایک سرد۔ دونوں کے ملانے سے ایک دوسرے کی اصلاح ہو جاتی ہے اور کھجور کا مضر پہلو ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہر کیفیت کو اس کی ضد سے ہی ختم کر سکتے ہیں اور ایک کے غلبے کو دوسرے کے غلبے سے کم کیا جاتا ہے۔ یہی طریقہ علاج کا بنیادی پتھر ہے اور حفظان صحت کا بنیادی اصول بلکہ پورے فن طب کا دارومدار اسی پر ہے۔ اس کو بطور نمونہ سمجھیں۔ اسی طریقہ پر غذا اور دوا میں اصلاح کرتے ہیں اور اس کا اعتدال باقی رکھنے میں اس کی مضر کیفیات کو اس کے مقابل کی چیزوں کے ذریعے ختم کرتے ہیں۔ اسی طریقے سے بدن کی صحت کی حفاظت ممکن ہے اور اس میں قوت وشادابی پیدا کی جاسکتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے گداز بدن بنانے کے لئے ہر صورت اختیار کی گئی مگر مجھ میں فربہی نہ آئی۔ پھر جب کھجور اور ککڑی کا استعمال کیا گیا تو بدن گداز ہو گیا۔ الحاصل سرد کو گرم سے' گرم کو سرد سے' تر کو خشک سے' خشک کو تر سے یا کسی ایک کو ہم وزن کرنے کے لئے اور مناسب اصلاح کے لئے ایک دوسرے کے مقابل کو ذریعہ بنانا علاج کی اعلیٰ ترین قسم ہے اور حفظان صحت کا عمدہ اصول ہے۔

لاکھوں درود وسلام اس ذات گرامی پر جس کی نبوت کا منشا دل اور بدن کی تعمیر اور دنیا و آخرت کی اصلاح تھی۔

بسا اوقات بہت سی چیزیں اور بہت سے مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ مریض تو مریض' کمزور وناتواں اور صحت مند کو اس سے بچانا چاہئے۔ جب مریض کی خواہش اس کی جانب غیر معمولی ہو اور طبیعت اس کی طرف پوری طرح راغب ہو۔ ایسی صورت حال میں اس چیز کا معمولی استعمال کرنا مضر نہیں جو طبیعت اور ہضم پر گراں نہ ہو بلکہ بعض مواقع پر اس طرح کی چیز کے استعمال سے فائدہ ہی ہوتا ہے کیونکہ طبیعت اور معدہ دونوں ہی اسے پسند کرتے اور

اس غذا کو رغبت کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں جس ضرر کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس کے استعمال سے اس درجہ نفع پہنچتا ہے جیسے کسی ایسی چیز سے پہنچتا ہے جس کو طبیعت ناپسند کرتی ہو اور اس کو قبول نہ کرتی ہو۔ پھر بھی اس کا استعمال کر لیا جائے تو اس سے غیر معمولی ضرر پہنچتا ہے کیونکہ اس غذا سے دوا کا اثر ختم ہو جاتا ہے یا متاثر ہوتا ہے۔ اس سے ایک تو طبیعت کی نفرت اور دوسرا اس کے استعمال کے بعد طبیعت کا اس کے ہضم کی فکر میں لگ جانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوا کی طرف سے طبیعت کا رخ ہٹ کر اس کھانے کے ہضم کرنے میں لگ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو کہ آشوب چشم میں مبتلا تھے' کھجور کے چند دانے استعمال کرنے پر سرزنش نہیں فرمائی۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ رغبت ہوتے ہوئے چند دانوں سے ضرر نہ ہوگا۔ اسی قبیل سے وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ آشوب زدہ تھے۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھجور کے دانے چنے ہوئے تھے جسے آپ تناول فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا جی چاہتا ہے اور ایک دانہ کھجور کا ان کی طرف بڑھایا۔ پھر اسی طرح سات دانے عنایت کئے اور فرمایا۔ "بس علی بس۔" اسی قسم کی وہ بھی روایت ہے جس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں عکرمہ سے نقل کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی تیمارداری فرمائی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا کھانے کو جی چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ گیہوں کی روٹی یا دوسرے لفظوں میں کہا کیک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام اللہ علیہم الرضوان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس کے یہاں گیہوں کی روٹی موجود ہو وہ اس کے دے دے۔ پھر فرمایا کہ جب تمہارے مریض کو کسی چیز کی رغبت ہو تو اسے کھلا دیا کرو۔ اس حدیث میں ایک لطیف طبی حکمت مضمر ہے کہ مریض کو جب کسی چیز کے کھانے کی پوری رغبت ہو اور وہ اسے حقیقی طبی بھوک کے ساتھ کھا لے تو

بالفرض اس میں نقصان کا کوئی اندیشہ بھی ہوگا تو وہ اس کے لئے نفع بخش ہوگی اور اس کا ضرر اس چیز کی بہ نسبت کمتر ہوگا جتنا کہ غیر مرغوب چیز کے کھانے سے ہوتا ہے۔ اگرچہ غیر مرغوب چیز فی نفسہ اس مریض کے لئے نافع ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ اس کی سچی خواہش اور طبعی رغبت اس کا ضرر دور کر دیتی ہے اور طبیعت کی نفرت اور کراہت نافع چیز کو بھی مریض کے حق میں نقصان دہ بنا دیتی ہے۔

الغرض لذیذ و پسندیدہ چیز کو طبیعت بڑی رغبت سے قبول کرتی ہے اور اس کے ہضم کا اچھے انداز میں نظم کرتی ہے۔ بالخصوص جبکہ طبیعت راغب ہو اور طبیعت کو پوری خواہش ہو اور وہ اسے استعمال کرے اور اگر مریض صحیح و تندرست ہو اور اس کی قوت پوری طرح کام کر رہی ہو تو اس کی منفعت اور بھی سوا ہو جاتی ہے۔

ابن بخت یشوع کا مقولہ ہے کہ انڈا اور مچھلی ایک ساتھ کھانے سے پرہیز کرو اس لئے کہ ان دونوں کو استعمال کرنے والا قولنج، بواسیر اور داڑھ کے درد میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ انڈے کا دائمی استعمال چہرے پر سیاہی زردی مائل چھائیں پیدا کرتا ہے۔ نمک سود مچھلی، نمکین اور حمام کے بعد فصد کرنے سے خارش اور برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ بکری کے گردے کا دائمی استعمال بانجھ پن پیدا کرتا ہے اور تر و تازہ مچھلی کرنے کے بعد ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے فالج ہو جاتا ہے۔

حائضہ عورت سے مباشرت کرنا خدام کے لئے پیش خیمہ ہے اور جماع کے بعد بغیر غسل کیے دوبارہ جماع کرنے سے پتھری پیدا ہوتی ہے۔ عورت کی شرمگاہ میں زیادہ دیر تک عضو مخصوص کو ڈالے رہنا شکم میں بیماری پیدا کرتا ہے۔

بقرط کا قول ہے کہ مضر چیزوں کی قلت نفع بخش چیزوں کی کثرت سے بہتر ہے اور صحت کی دائمی حفاظت تکان سے پیدا ہونے والی سستی سے بچنے اور بھرپور کھانے پینے سے پرہیز کرنے سے ممکن ہے۔

بعض اطباء کا کہنا ہے کہ جو اپنی صحت برقرار رکھنا چاہے اسے عمدہ غذا استعمال کرنی چاہئے۔ پوری طرح پیٹ خالی ہونے کے بعد کھانا کھانا چاہئے اور غیر معمولی تشنگی کے وقت

پانی پینا چاہئے اور غذا کے ساتھ پانی کم مقدار میں پینا چاہئے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد آرام اور شام کے کھانے کے بعد چہل قدمی کرنی چاہئے اور پیشاب و پاخانے سے فراغت کے بعد سونا چاہئے۔ شکم سیر کی حالت میں حمام میں داخل ہونے سے بچنا چاہئے۔

موسم گرما میں ایک مرتبہ غسل کرنا موسم سرما کے دس مرتبہ غسل کرنے سے بہتر ہے اور خشک باسی گوشت رات میں کھانا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ سن رسیدہ عورتوں سے مباشرت جوانوں کو بوڑھا بنا دیتی ہے اور صحت مند کو مریض بنا دیتی ہے۔ اس روایت کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح کی گئی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے بلکہ یہ عرب کے مشہور طبیب حارث بن کلدہ کا قول ہے یا اس کے علاوہ کسی دوسرے کا کلام ہے۔

حارث کا قول ہے کہ جو زندہ رہنے میں خوش ہو اسے صبح کا کھانا جلدی کھا لینا چاہئے اور رات کا کھانا بھی جلد کھا لینا چاہئے۔ ہلکی چادر استعمال کرنی چاہئے اور عورتوں سے جماع کم کرنا چاہئے۔

حارث بیان کرتے ہیں کہ چار چیزوں سے صحت ختم ہو جاتی ہے۔ شکم سیر ہونے کی حالت میں عورتوں سے جماع کرنا' شکم سیر ہو کر غسل کرنا' خشک گوشت کھانا اور سن رسیدہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنا۔

جب حارث کی موت کا وقت آیا تو لوگ اس کے پاس گئے اور کہا ''ہمیں کوئی آخری نصیحت کیجئے کہ ہم اس پر عمل کرتے رہیں۔'' انہوں نے یہ نصیحت کی۔

''صرف جوان عورت سے شادی کرو۔ پھل درخت پر پکا ہوا استعمال کرو اور اسی موسم میں کھاؤ۔ جب تک جسم میں قوت برداشت ہو دوا سے پرہیز کرتے رہو۔ ہر مہینے معدے کو صاف کر لیا کرو۔ اس سے بلغم صاف ہو جائے گا اور صفرا ختم ہو جائے گا اور گوشت پیدا ہو گا۔ جب کوئی دوپہر کا کھانا کھائے تو اسے کھانے کے بعد ایک گھنٹہ آرام کرنا چاہئے اور شام کا کھانا کھانے کے بعد ایک سو بیس قدم چلنا چاہئے۔''

ایک سلطان نے اپنے معالج سے کہا کہ آپ کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے مجھے کوئی ایسا نسخہ لکھ دو کہ میں اس پر عمل کر سکوں۔ اس پر معالج نے کہا کہ دیکھو صرف جوان

عورت سے شادی کرو۔ صرف جوان جانوروں کا گوشت استعمال کرو۔ بغیر کسی بیماری کے کوئی دوا نہ پینا' پختہ پھل استعمال کرنا اور اسے خوب چبا چبا کر استعمال کرنا۔ اگر دوپہر کو کھانا کھا کر لیٹ جاؤ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ رات میں کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کر لیا کرو۔ پھر سو جاؤ۔ خواہ پچاس قدم ہی چل لیا کرو۔ کھانے کی خواہش کے بغیر کھانا نہ کھاؤ۔ عورت کو جماع کی خواہش نہ ہو تو زبردستی اس کے ساتھ جماع نہ کرو۔ پیشاب مت روکو۔ حمام اس وقت کرو جب تم کو اس سے نفع پہنچے۔ کھانا معدے میں موجود ہونے کی صورت میں ہرگز نہ کھانا۔ ایسی چیز کھانے سے بچنا جس کو دانت چبانے کی استطاعت نہ رکھیں کیونکہ معدے کو اس کے عمل کرنے میں دشواری سے دوچار ہونا پڑے۔

ہر ہفتے معدے کو صاف کرنا ضروری سمجھو۔ خون بدن کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اسے بلا ضرورت ضائع نہ کرو۔ غسل کیا کرو کیونکہ یہ بدن کے اندرونی حصوں سے ان فضلات کو نکال باہر کرتا ہے جن کو دوائیں خارج نہیں کر پاتیں۔

چار چیزیں بدن کو بیمار کرتی ہیں۔ کثرت گفتار' زیادہ سونا' زیادہ کھانا اور بکثرت جماع کرنا کثرت گفتار سے دماغ کا مغز کم ہوتا ہے اور کمزور ہو جاتا ہے اور بڑھاپا جلد آتا ہے۔ زیادہ سونے سے چہرے پر زردی آجاتی ہے۔ دل اندھا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں ہیجان برپا ہو جاتا ہے۔ کام کرنے میں سستی چھائی رہتی ہے اور جسم میں رطوبات زیادہ ہو جاتی ہیں۔ زیادہ کھانے سے معدے کے منہ کو فاسد کرتا ہے۔ جسم کو کمزور' لاغر بنا دیتا ہے۔ ریاح غلیظہ اور پیچیدہ بیماریوں سے دوچار کرتا ہے۔

کثرت جماع سے بدن لاغر ہو جاتا ہے۔ قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں اور رطوبات بدن خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اعصاب کو کمزور اور ڈھیلا کرتا ہے۔ بالخصوص دماغ کو تو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ روح نفسانی غیر معمولی طور پر تحلیل ہو جاتی ہے اور منی کے زیادہ اخراج کی وجہ سے اس میں اکثر کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور کثرت جماع سے جوہر روح کا اکثر حصہ اس سے نکل جاتا ہے۔

چار چیزوں سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔

رنج، غم، فاقہ کشی اور رات کا جاگنا۔

چار چیزوں سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ سبز و شاداب چیزوں کی طرف دیکھنا۔ آب رواں کا نظارہ کرنا۔ پھلوں کا نظارہ کرنا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ چار چیزیں جسم کو قوی بنا دیتی ہیں۔ گوشت خوری، خوشبو سونگھنا، جماع کے بعد غسل کرنا، کتان کا تیار کردہ لباس زیب تن کرنا۔

چار چیزیں بدن کو کمزور کرتی ہیں۔ بکثرت جماع، ہمہ وقت رنج و غم کرنا، نہار منہ کافی مقدار میں پانی پینا اور ترش چیزوں کا زیادہ استعمال۔

چار چیزوں سے نگاہ کو تقویت ملتی ہے۔ کعبہ کے سامنے بیٹھنا، سونے کے وقت سرمہ استعمال کرنا، سرسبز و شاداب چیزوں کی طرف دیکھنا اور نشست گاہ کو صاف ستھرا رکھنا۔

چار چیزیں نگاہ کو کمزور کرتی ہیں۔ گندگی کو دیکھنا، سولی دیتے ہوئے شخص کو دیکھنا، عورت کی شرمگاہ دیکھنا اور قبلے کی طرف پشت کر کے بیٹھنا۔

چار چیزوں سے قوت جماع بڑھتی ہے۔ گورے کا گوشت کھانا، اطریفل کا استعمال، پستہ اور کسر گاورونی کا کھانا۔

چار چیزوں سے عقل بڑھتی ہے۔ غیر ضروری باتوں سے بچنا، مسواک کرنا، بزرگوں کی صحبت اختیار کرنا، علماء کی مجلس میں حاضر ہونا۔

چار چیزوں سے آنکھ میں دھندلا پن پیدا ہوتا ہے۔ ننگے پاؤں چلنا، صبح و شام نفرت انگیز گراں چیز یا دشمن کو دیکھنا، زیادہ آہ و بکا کرنا، باریک خطوط کو زیادہ غور سے دیکھنا۔

چار چیزوں سے بدن کو تقویت ملتی ہے۔ نرم و ملائم ملبوسات زیب تن کرنا، اعتدال کے ساتھ غسل کرنا، مرغن اور شیریں غذا استعمال کرنا اور عمدہ خوشبو لگانا۔

چار چیزوں سے چہرے پر رونق اور شگفتگی آتی ہے۔ مروت، وفاداری، جود و سخاوت اور پرہیزگاری۔

چار چیزیں باہم نفرت عداوت کا سبب بنتی ہیں۔ تکبر، حسد، دروغ گوئی اور چغل خوری۔

چار چیزوں سے روزی بڑھتی ہے۔ نماز تہجد کی ادائیگی، صبح سویرے بکثرت اللہ عزوجل

سے مغفرت کی طلب' صدقے کا باہم معاہدہ کرنا' دن کے ابتداء اور آخر میں اللہ عزوجل کا ذکر واذکار۔

چار چیزوں سے روزی روک دی جاتی ہے۔ صبح کے وقت سونا' نماز سے غفلت' خیانت اور سستی۔

چار چیزیں فہم و ادراک کیلئے ضرر رساں ہیں۔ ترش چیزیں' چت سونا' رنج وغم اور پھولوں کا دائمی استعمال۔

عقل کے لئے متعدد چیزیں ضرر رساں ہیں۔ ہمیشہ پیاز کھانا' لوبیا' بینگن کا دائمی استعمال' جماع کی کثرت' خلوت نشینی' بے ضرورت افکار و خیالات' مے نوشی' بہت زیادہ ہنسنا اور رنج وغم کرنا۔ یہ تمام چیزیں عقل کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

OOOOO

باب دوئم

حفظانِ صحت اور ہدایات نبوی ﷺ

چونکہ صحت و عافیت اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر سب سے بڑی اور اہم نعمت ہے اور اس کے عطیات و انعامات میں سب سے عمدہ ترین اور کامل ترین ہے' لہٰذا ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی صحت و عافیت کی حفاظت و مراعات اور اس کی نگہبانی اور نگرانی ان تمام چیزوں سے کرے جو صحت کے منافی ہیں اور جس سے صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہے۔ ''تمہارے جسم کا بھی تمہارے اوپر حق ہے اور وہ یہی حق ہے کہ انسان اپنے جسم کی حفاظت کرے اور ایسے اسباب پیدا نہ ہونے دیئے جائیں کہ بدن کو بیماریوں کی حد تک پہنچا دیا جائے۔ آج کی تحقیقات نے تندرستی کے لئے یہ باتیں ضروری قرار دی ہیں۔ مثلاً بدن اور لباس صاف ستھرا رکھنا۔ پانچ وقت اعضائے ظاہری کو پاک صاف رکھنا یعنی وضو' غسل اور نماز کو قائم کرنا صحت و توانائی کے ضامن ہیں۔

یہ بھی حدیث شریف ہے کہ اللہ ﷻ کی نظر میں ایک قوی مومن کمزور مومن کے مقابلہ میں بہتر اور پسندیدہ ہے۔ یہ حدیث اس بات پر زور دیتی ہے کہ مسلمانوں کو اپنی صحت کی طرف خیال کرنا اور ہمیشہ صحت مند رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ محض بیماری اور ضعف کو دور کرنے کا نام صحت نہیں ہے بلکہ مکمل طور پر جسمانی' روحانی اور سماجی آسودگی کا نام صحت ہے۔

حفظانِ صحت کے اصولوں کا تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر اہتمام تھا کہ ابو قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی خدمتِ اقدس میں ایسے وقت حاضر ہوئے کہ وہ خطبہ سننے کے لئے دھوپ میں کھڑے ہو گئے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا اور وہ سایہ

کی طرف ہٹ گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ ایک حدیث کا یہ حصہ ہر مسافر کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے۔ فرماتے ہیں:

''دوران سفر رات بسر کرنے کے لئے عام گزرگاہ سے ہٹ کر آرام کرو کیونکہ سڑک چوپاؤں کی گزرگاہ اور کیڑے مکوڑوں کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔'' (مسلم)

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ اس میں سے یوں گزرنے لگے کہ اس کا جسم کا ایک حصہ دھوپ میں آجائے اور دوسرا حصہ سایہ میں ہو تو اسے چاہئے کہ کھڑا ہو جائے۔ (ابوداؤد)

یعنی آدھا دھوپ اور آدھا چھاؤں مین نہ رہے کیونکہ اس سے بیماری کا خطرہ ہوتا ہے۔

اس موضوع پر ہم ایک مختصر گفتگو نقل کرتے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ایک صحابی حضرت ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین ہوئی۔ صحابی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے صحت و عافیت حاصل رہے تو میں شکر ادا کرتا ہوں اور یہ بات مجھے اس امر کے مقابلہ میں زیادہ محبوب ہے کہ میں بیماری سے آزمائش میں پڑوں اور صبر کروں۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ ''اللہ عزوجل کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تیرے ساتھ صحت و عافیت محبوب رکھتا ہے۔''

(الطب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم الکحال)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کاموں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے جو مضر صحت ہوں۔ مثلاً رات کو برتن کھلے چھوڑ دینا' دروازے بند نہ کرنا۔ چراغ جلتا چھوڑ دینا' آگ نہ بجھانا وغیرہ۔

اور یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے جذبات اور خواہشات پر قابو رکھنا ایک مسلمان کی صفت ہے اور جسم و روح کے لئے صحت کی شرط ہے۔ خیالات کی پراگندگی اور ذہنی آوارگی سے صرف قلب ہی مردہ نہیں ہوتا بلکہ چہرے کی معصومیت اور فطری حسن بھی ختم ہو جاتا ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتیں انسان پر ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ ان میں غفلت کر جاتے ہیں۔

ایک صحت اور دوسرے فارغ البالی۔

سنن نسائی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے تم فضل و عافیت اور صحت طلب کرو۔ اس لئے کہ کسی کو یقین کے بعد صحت مندی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں عطا کی گئی۔

ترمذی ہی میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے عطا کردہ نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہم نے تمہارے جسم کو تندرست نہیں بنایا تھا اور تمہیں آب سرد سے ہم نے سیراب نہیں کیا تھا۔

مسند امام میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ "اے چچا! دنیا اور آخرت دونوں میں اللہ عزوجل سے عافیت مانگئے۔"

مسند احمد ہی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا سے یقین اور عافیت طلب کرو' اس لئے کہ کسی کو یقین کے بعد سب سے بڑی دولت ملی ہے' وہ عافیت ہے۔

اس حدیث میں دنیا و آخرت دونوں کی عافیت کو یکجا کر دیا ہے کیونکہ دنیا و آخرت میں بندے کی پوری طور پر اصلاح یقین و عافیت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ یقین کے ذریعے آخرت کے عذاب کا دفاع ہوتا ہے اور عافیت سے دنیا کے تمام قلبی و جسمانی امراض دور ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ پنجگانہ نماز کی ادائیگی

کے بعد میں خدا سے کس چیز کا سوال کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے عافیت طلب کرو۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار ارشاد فرمایا اور تیسری مرتبہ فرمایا کہ دنیا اور آخرت دونوں میں عافیت طلب کرو۔ جب صحت و عافیت کا یہ مقام ہے تو اس کی مناسبت سے ہم یہاں ہدایات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن مطہرہ کا ذکر کریں گے تاکہ جو شخص اس پر غور و فکر کرے گا اور عملی طور پر بھی یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ مطلقاً یہ کامل ترین ہدایات ہیں جن سے جسمانی و قلبی صحت کی حفاظت کلی طور پر کی جاسکتی ہے۔ اسی کے ساتھ دینوی اور اخروی زندگی کی حفاظت بھی ہوسکتی ہے۔

چہل قدمی کی اہمیت

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات میں آرام طلبی کو کبھی دخل نہیں رہا۔ ذات گرامی باوجود سینکڑوں جانثاروں کے اپنا کام خود اپنے دست مبارک سے انجام دیتے دودھ دہو لیتے' کپڑا سی لیتے' خادم کے ساتھ آٹا پیس لیتے' بازار سے سودا خود لا دیتے' صحابہ کی عیادت فرماتے' جنازوں میں شرکت فرماتے۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار مبارک کے بارے آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار میں کوئی نہیں دیکھا۔ (شمائل ترمذی ص ۸۸)

ہمت اور قوت سے پاؤں اٹھاتے' عورتوں کی طرح پاؤں زمین پر گھسیٹ کر نہیں چلتے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اونچائی سے اتر رہے ہیں۔

سست رفتاری میں نہ جسم میں دوران خون تیز ہوتا ہے نہ چستی پیدا ہوتی ہے بلکہ یہ بیماروں کی رفتار ہوگی یا شاہانہ نوابی چال۔

آج کے دور میں ہم بہت زیادہ آرام طلبی کا شکار نظر آتے ہیں بلکہ چند گز کے فاصلے پر جانے کیلئے بھی سواری اختیار کرتے ہیں۔ اس لئے آج اکثریت پیٹ کے امراض میں مبتلا ہو چکی ہے۔ ہر وقت ملائم گدوں پر بیٹھے رہنا یا ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں آرام کرنا صحت کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ قیمتی اور عمدہ چیزیں خواہ کتنی ہی کھائی جائیں مگر وہ ہضم نہ ہوں تو سب بیکار ہیں بلکہ الٹا طبیعت پر بوجھ ہو جاتی ہیں۔ یہ آرام طلبی اور کاہلی کی وجہ سے ہے۔

نظام دوران خون کو درست رکھنے کا راز چلنے پھرنے میں مضمر ہے۔ چلنے پھرنے سے ہمارے زیریں جسم کی پرورش ہوتی ہے اور قلب کو اپنے قدرتی وظائف انجام دینے میں مدد ملتی ہے اور اگر اس حصہ (زیریں) کے اعصاب کام نہ کریں تو خون ہمارے پیروں اور پیٹ میں جمع ہونے لگتا ہے اور دل کو ان حصوں سے خون کو نکالنے کیلئے معمول سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور اس طرح صورتحال بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔

انسان کے جسم کی بناوٹ کچھ ایسی ہی ہے کہ اسے ہر وقت اس دوسرے دل (اعصابی امداد) کی ضرورت پڑتی ہے۔

بہت سی تحقیقات کے بعد سائنس دان اور ماہرین طب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قلب کے مریضوں کیلئے چلنا پھرنا نہایت ضروری ہے۔ زیریں اعصاب کے حرکت میں آنے سے قلب کا بار بڑی حد تک کم ہو جاتا ہے۔ چہل قدمی سے دوران خون پر اچھا اثر پڑتا ہے اور دل کو اس سے متعلق تکلیف نہیں ہوتی۔

چہل قدمی سے ان مریضوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے جن کی نبض معمول سے زیادہ چلتی ہے اور جنہیں فشار خون یا ہائی بلڈ پریشر کی شکایت ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ صرف تیز تیز چلنے سے ورزش ہوتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے۔ کھڑے رہنے اور راستہ چلنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے جیسے نماز میں ہلکی ورزش بار بار مفید ہوتی ہے اور آپ کے قلب کا فعل تیز اور خون کا دباؤ دونوں معمول پر آجاتے ہیں۔

آج آرام طلبی نے ہمیں سواری کے بغیر چلنے پھرنے سے روک دیا پھر اگر پیٹ کے عوارض فربہی اور اختلاج قلب جیسے امراض زیادہ پیدا ہو جائیں تو تعجب کی کیا بات ہے۔

آج کل سرجن آپریشن کے بعد چند ہی گھنٹے بعد مریض کو چند قدم چلنے کی تاکید کرتے ہیں ایسا کرنے سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور مریض تیزی سے صحت یاب ہونے لگتا ہے ہاضمہ میں بھی مدد ملتی ہے اور قبض نہیں ہونے پاتا۔

اگر انسان چلتا پھرتا رہے تو اس کا وزن بھی حد سے تجاوز نہیں کرے گا لیکن اگر باقاعدگی سے چہل قدمی چلنا پھرنا جاری رکھیں تو آپ کا وزن معقول حد سے تجاوز بھی نہ ہوگا

اگر وزن بڑھنا شروع ہو تو غذا کو کم کرنے کے علاوہ چلنا پھرنا بہترین علاج ہے۔

دن بھر بیٹھے رہنے یا دن میں سونے سے آپ کے جسم میں جتنے اضافی حرارے یا کیلوریز جمع ہو جاتے ہیں۔ انہیں جلانے کا بہترین طریقہ بھی چلنا پھرنا ہے ایک گھنٹہ چلنے پھرنے سے آپ کا جسم تین سو حرارے صرف کرتا ہے اور آپ کو فربہ ہونے سے بچاتا ہے۔

دماغی افسردگی اور ذہنی دباؤ

دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہوگا جو افسردگی کا شکار نہ ہوتا ہو ہر شخص کبھی نہ کبھی غم مایوسی یا تھکاوٹ کے باعث افسردگی کی کیفیت ضرور محسوس کرتا ہے۔ عموماً افسردگی کے لمحے مختصر ہوتے ہیں لیکن بسا اوقات یہ کیفیت طویل بھی ہو جاتی ہے ماہرین کے نزدیک افسردگی کیفیت کا زیادہ عرصہ تک رہنا انسان کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

کئی ڈاکٹر اور نفسیات دان ڈیپریشن یا افسردگی کے مریضوں کو محض یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ یہ سب ایک واہمہ ہے یا ان کے اپنے ذہن کی پیداوار ہے لیکن مریض کی اس سے تشفی نہیں ہوتی بلکہ اکثر اوقات ڈاکٹر کی طرف سے اس قسم کی رائے انہیں مزید الجھنوں اور پریشانیوں کا شکار بنا دیتی ہیں۔

لیکن افسردگی کے بارے میں جدید ترین تحقیق کے مطابق یہ کیفیت ہماری محض ذہنی یا جذباتی بگاڑ کے نتیجے میں نہیں ہوتی بلکہ اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ جس میں جسمانی خرابیاں بھی شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق گلے اور پیٹ کی خرابیاں فلو اور بے خوابی کی کیفیت اور ذہنی صدمات عموماً افسردگی کا سبب بنتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق ذہنی دباؤ افسردگی کا ایک اہم اور بنیادی سبب ہے۔ ماہرین کے مطابق ازدواجی زندگی میں الجھنیں، غیر صحت بخش رہائش، کام کاج ایسا جو ذہنی اور جذباتی سطح پر انسان کے ہم آہنگ نہ ہو، ناپسندیدہ ماحول اور ناپسندیدہ اشخاص کے ساتھ کام کرنے سے ذہنی اور اعصابی دباؤ پیدا ہوتا ہے۔

لیکن بعض جسمانی اور حیاتیاتی خرابیاں بھی اسی کیفیت کا باعث بنتی ہیں نیز انسانی دماغ میں کیمیائی عدم توازن بھی جذباتی اور ذہنی افسردگی پیدا کرتا ہے۔

اس کے علاوہ دواؤں کا مسلسل استعمال اور ضرورت سے زیادہ محنت بھی توانائی میں کمی کا باعث بنتی ہے اور اس طرح بے شمار مرد افسردگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عورتوں میں حمل کے ایام میں افسردگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ذیابیطس اور خوراک کی بعض قسموں سے الرجک افراد بھی افسردگی یا ڈیپریشن کا شکار رہے ہیں۔ ڈاکٹروں اور خصوصاً دماغی ماہرین کا کہنا ہے کہ ڈیپریشن کو ختم کرنے کیلئے ایسے اقدامات کئے جا سکتے ہیں۔ جس سے آدمی کی ذہنی اور جذباتی کیفیات خوشگوار رہ سکتی ہیں۔ ایک ماہرین کی رائے ہے کہ بہترین خوراک کے استعمال سے ڈیپریشن کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

طہارت وصفائی کی اہمیت

بیمار جسم میں نہ صحت مند دماغ رہ سکتا ہے اور نہ صحیح روح کام کرتی ہے۔ اس لئے کہ جسم کی صفائی سے دل ودماغ میں بلند خیالات اور پاکیزہ تصورات جنم لیتے ہیں دل بھی اچھے اور نیک کاموں کی طرح مائل ہوتا ہے اور عبادت تلاوت کی طرف رجوع ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس دور کے تمدن کا اصل اصول صفائی ہے مگر اس اہمیت کے جاننے کے باوجود جدید طرز تمدن میں جسمانی طہارت کا کوئی ضابطہ عمل مقرر نہیں ہے اور نہ خیالات فاسد کی اصلاح کیلئے کوئی اصول مدون ہے۔

ایک کہاوت ہے کہ صحت خوبصورتی ہے اور خوبصورتی بھی خوب صحت کی آئینہ دار ہے اس میں شک نہیں ہے کہ ایک صحت مند آدمی کی وجاہت بیمار کے مقابلہ میں بہتر ہوتی ہے اور یہ بات حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

اسلامی عقائد میں جو اہمیت توحید کی ہے وہی حیثیت عبادت میں ''طہارت'' کی ہے جیسے توحید کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہو سکتا' ویسے ہی طہارت کے بغیر کوئی عبادت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ غرض جس طرح ہم توحید کو مذہبی اعتقادات کا اصل الاصول سمجھتے ہیں اسی طرح طہارت پر اپنی عبادت کا دارومدار مانتے ہیں۔ اس لئے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ النظافۃ من شعبۃ الایمان (ترجمہ) نظافت وپاکی ایمان کا ایک اہم شعبہ (ٹکڑا حصہ) ہے۔

مزید فرمایا اے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوری طہارت کیا کرو تا کہ تمہاری عمر دراز ہو۔ (کیمیائے سعادت) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درازی عمر کیلئے طہارت وصفائی کو لازم قرار دیا اور ہمیشہ باوضو رہنے کو سراہا گیا۔ (ترمذی)

اب دیکھنا یہ ہے کہ طہارت ہے کیا؟ اور اسلام نے اس کے متعلق کیا احکامات دیئے ہیں۔ عام طور پر طہارت کے معنی پاکیزگی یا صفائی کے ہیں لیکن علامہ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اسلامی طہارت میں ظاہری و باطنی دونوں قسم کی پاکی شامل ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ظاہری صفائی یہ ہے کہ جسم کسی قسم کی نجاست سے آلودہ نہ ہو باالفاظ دیگر جسم ہر قسم کی نجاست سے چاہے وہ حقیقی ہو (جو بظاہر نظر آئے جیسے بول و براز وغیرہ یا حکمی ہو (جو نظر نہ آئے) جیسے (حدث ہوا کا اخراج) ان تمام کو دور کرنے کا نام طہارت ہے۔ اسی طرح جسم کے علاوہ لباس اور مقام عبادت وغیرہ کی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا شرط عبادت ہے۔ یعنی ایسی طہارت کے بغیر عبادت ناقص اور ناقابل قبول ہے۔

طہارت باطنی کا زیادہ تعلق چونکہ دل سے ہے اس لئے ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے صورتوں کو نہیں دیکھتا۔

یہ کہ خیالات کو فاسد عقائد سے پاک کیا جائے اور دل کو کفر و شرک ریا، بغض و کینہ اور حسد جیسی نجاستوں سے پاک کیا جائے اسلام نے دل کی طہارت کے ساتھ جسم اور لباس کی صفائی و پاکیزگی پر بہت زور دیا ہے اور ان دونوں کو پاک وصاف رکھنے کی تاکید فرمائی ہے حتیٰ کہ جسم اور لباس کی صفائی کو داخل عبارت قرار دیا ہے۔

جسم کی صفائی اور میڈیکل سائنس

یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ تمام امراض کی اصل وجہ ”جراثیم“ (وہ خوردبینی اجسام) ہیں جو حجم میں ایک ملی میٹر کے ہزارویں حصے سے بھی کم ہوتے ہیں اور جو مختلف حیوانی یا نباتاتی اجسام سے اپنا تغذیہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں کیمیاوی تبدیلیوں کی وجہ جراثیمی سمیت پیدا ہوتی ہے جو نہایت مضر بلکہ خطرناک امراض پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ (بحوالہ علم الجراثیم)

جراثیم میلی کچیلی جگہوں پر مختلف طریقوں سے پیدا ہوتے ہیں یہ کثافت و غلاظت میں نشوونما پاتے ہیں اور طرح طرح کی خطرناک بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

جراثیم کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں

جدید سائنس کے لحاظ سے جراثیم مختلف طریقوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱- بذریعہ ہواAIR OBES جیسے فلوٗ دق اور نمونیا کے جراثیم ہوا کے ذریعہ پھیلتے ہیں۔

۲- پانی اور غذا' اسہال' پیچش' کالرا' ٹائیفائیڈ وغیرہ۔

۳- بذریعہ جراحت وزخم جسم پر کے کسی مقام پر ٹیٹنس کا باعث ہوسکتا ہے۔

۴- بذریعہ حشرات (کیڑے مکوڑے) PARASITESطفیلیات سے ملیریا' فلیپا' پلیگ فضلات کے ذریعہ جیسے داد خارش وغیرہ۔

جسم کی صفائی کی دوسری اہمیت یہ ہے کہ جسم کے مسامات ہمیشہ صاف اور کھلے رہنا چاہیے ورنہ میل کچیل کے سبب مسامات بند ہو کر اندرونی فضلات باہر نہیں نکل سکتے اور میل کچیل کو اپنا مسکن بنا لیتے ہیں اور قسم قسم کے امراض پیدا ہونے کا سبب بنتے ہیں اس لئے جسم کا ہمیشہ پاک وصاف رہنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔

نیند سے بیداری پر پہلے ہاتھوں کی صفائی

حکم ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے اس کو کسی پانی کے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے کیونکہ سوتے وقت نا معلوم اس کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا ہو گا۔

نیند سے بیدار ہونے پر ہاتھوں کی صفائی یعنی (دھونا) نہایت معقول اور سائنٹیفک حکم ہے جس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس طرح غیر مطہر ہاتھ یا ہاتھ کی انگلیاں اگر صاف پانی میں ڈبو دی جائیں تو یقیناً اس کو ملوث یا نجس کر دیں گی۔ اس لئے تاکید فرمائی گئی۔ اس ہدایت سے معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات میں ہر ہر عضو کی پاکیزگی کا کتنا اہتمام کیا گیا ہے اور امراض کے نہ صرف ایک دوسرے سے لگنے بلکہ خود اپنے بدن کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں

منتقل ہونے کے امکانات کو ان کے اپنے ابتدائی مرحلوں میں ہی نہایت موثر طریقہ سے بے اثر کر دیا جاتا ہے۔ یہ ہیں صحت کو متاثر کرنے والی اور روزمرہ کام آنے والی احتیاطیں جن کے صرف نظر کرنے پر صحت کے متاثر ہو جانے کے قوی امکانات ضرور موجود رہتے ہیں۔
تمام انبیاء علیہم السلام کی بھی سنت رہی ہے یہ مقامات ایسے ہیں جن کی صحت وصفائی طبی نقطہ نظر سے ضروری ہیں اور جس کو دین فطرہ نے بھی رموز فطرات قرار دیا ہے احادیث مبارکہ کی روشنی میں کم وبیش (دس) امور فطرت معلوم ہوتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

پانچ فطرتی امور

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ یعنی انبیائے سابقین علیہم السلام کی سنت سے ہیں۔ (۱) ناخن ترشوانا (۲) بغل کے بال اکھیڑنا (۳) مونچھیں کم کرنا (۴) موئے زیر ناف مونڈنا (۵) ختنہ کرنا۔ (بخاری و مسلم)

۱- ناخن ترشوانا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے جو موئے زیر ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ ترشوائے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

یہ کتنا افسوس ناک امر ہے کہ بعض مرد اور خصوصاً عورتیں ناخن بڑھا کر فطرت سے جنگ کرنا چاہتی ہیں۔ دوسرا یہ کہ ناخن پالش بھی لگاتی ہیں کہ یہ حرام ہے۔ اس لئے کہ پینٹ کے رنگ کی وجہ سے پانی ناخن کے جرم اور سطح تک نہیں پہنچتا اور اس کے لگانے والوں اور والیوں کا غسل وضو طہارت سب ناقص اور باطل رہ جاتے ہیں کیونکہ ان مقامات کے بال کے برابر جگہ خالی رہ جائے تو وضو یا غسل نہیں ہوگا۔ البتہ مہندی کی سرخی جو کسی قسم کے جرم یا تہہ سے خالی ہوتی ہے عورتوں کے ہاتھوں اور مردوں کے سفید داڑھیوں کو رنگ مزین کرنے کیلئے جائز ہے۔ بہرحال زیادہ بڑھے ہوئے ناخن جراثیموں کی پناہ گاہ اور اکثر متعدی

بیماریوں مثلاً ٹائیفائیڈ' اسہال' پیچش' ہیضہ اور آنتوں کے کیڑے انسانی ناخن میں پوشیدہ ہیں اور جب انسان کھانا کھاتا ہے تو یہ غذا میں شامل ہو کر پیٹ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اندر ہی اندر پھیلتے اور پھولتے رہتے ہیں۔

۲- بغل کے بال اکھیڑنا

بغل اور زیر ناف کے بالوں کو صاف کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور تاکید فرمائی کہ ان مقامات پر چالیس دن سے زیادہ بال رکھنا عبادت میں نقص پیدا کرتا ہے۔ نیز بالوں کے صاف کرنے کا یہ عمل جسم کو کئی مضر جرثوموں سے بچاتا ہے اور قوت باہ میں زیادتی کا سبب بھی ہے۔

اسلام کی کیسی جامع ہدایات ہیں کہ پاکیزگی کے ساتھ روح میں تجلی بھی حاصل ہوتی ہے اور روح کو ارتقاء نصیب ہوتا ہے۔

۳- مونچھیں کم کرنا

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے جو شخص مونچھیں نہ کٹائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی ونسائی)

جدید تحقیق کے مطابق اگر مونچھیں بڑی ہوں تو جراثیم ان میں اٹک جاتے ہیں اور یہی جراثیم اس وقت اندر چلے جاتے ہیں جب ہم غذا کھاتے ہیں جس سے طرح طرح کی بیماریاں جنم لے سکتی ہیں۔

۴- موئے زیر ناف مونڈنا

اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

۵- ختنہ کرنا

یہ فعل مسلمانوں کو نہ صرف دیگر اقوام سے ممتاز رکھتا ہے بلکہ ختنہ کروانے کی وجہ سے پیشاب کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ چنانچہ اس کی افادیت کے پیش نظر خاص کر یہودی اور عیسائی اور دیگر قومیں بھی ختنہ کے عمل کو تیزی سے اپنا رہی ہیں۔ "

کھانسی اور چھینک کی بے احتیاطی سے امراض

ڈاکٹر اور اطباء نہ صرف ناک کی صفائی پر زور دیتے ہیں بلکہ اس کی صفائی کے طور طریق میں بھی احتیاط اور سلیقہ کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس لئے کہ بے موقع اور بے جا' جا بجا تھوکنا اور ناک صاف کرنا نہ صرف ایک گھناؤنا منظر پیش کرتا ہے جو اناڑی پن کا ثبوت ہے۔ بلکہ نہایت خطرناک نتائج کا حامل ہونے کی وجہ سے ایسی بے احتیاطی سے کھانسے چھینکنے اور ناک صاف کرنے سے جو باریک باریک ذرات وقطرات اور مواد یکلخت نکل پڑتے ہیں وہ دوسرے تندرست انسانوں تک مختلف امراض کے پھیلانے کا سبب بن جاتے ہیں اس کو سائنس کی زبان میں OROP LET INFECTION کہا جاتا ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر سیل نے سوشل میڈیسن صفحہ ۱۶۰ میں اس حقیقت کو دہرایا ہے کہ LET OROP INFECTION سے بچنے کیلئے چھینک اور کھانسی اور جمائی کے وقت رومال اور دستی وغیرہ کا استعمال کریں اور بے احتیاطی کے خطرناک نتائج کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ جذام کے مریضوں کی ناک کی رطوبت میں جذام کے جراثیم خارج ہوتے رہتے ہیں جس کو ناروے کے سائنس دان منشن نے ۱۹۸۴ء میں دریافت کیا۔

پوسٹ گریجویٹ ایجوکیشن اینڈ ریسرچ نے تحقیق کیا ہے کہ نہ صرف کھٹمل اور جوئیں بلکہ مچھر بھی جذام کو پھیلانے کا سبب بنتے ہیں اور ایک تحقیق کے مطابق کھانسے اور چھینکنے سے یہ موذی مرض فروغ پاتا ہے۔

الیکٹرونک مائیکرواسکوپ (برقی فوٹوگرافی) کے ذریعہ چھینک کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک سلنڈر میں گیارہ لاکھ ذرات ہوا میں خارج ہوتے ہیں۔ محققین نے معلوم کیا کہ ان ذرات میں ۱۹۰۰۰ جراثیمی نوآبادیات قائم ہوسکنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور اس کے ذرات ۱۲ تا ۳۰ فٹ فاصلے تک پھیلتے ہیں اور نصف گھنٹہ تک فضاء میں تیرتے رہتے ہیں۔

اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام نے چھینکنے کے بعد الحمدللہ کا حکم دیا ہے تاکہ ہم کسی وہم یا غلط خیالات میں نہ پڑیں بلکہ ہر حال میں اپنے خالق اور مالک کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے ہمیں معمولی چھینک کے ذریعہ لاکھوں جراثیم سے اور آنے والی پریشانیوں اور

بیماریوں سے محفوظ فرما دیا۔

چھینک کے خطرہ سے بچنے کا طریقہ

ڈاکٹر اروِن روس امریکہ اپنے ایک مقالہ میں لکھتا ہے رضا کارانہ طور پر چھینک کے رخ پر قابو رکھنے کو چھینک سے متعلق کوشش کرنا چاہیے تا کہ امراض کے خلاف جنگ میں اہم مناسب ہتھیار کا کام دے سکے۔ (ماخوذ از ہیرالڈ آف ہیلتھ ۱۹۸۱ء)

تقابلی مطالعہ

حیرت ہے کہ چھینک کے ان گنت خطرات سے موثر طور پر بچنے کی اسلام نے جو ہدایات دی ہیں وہ آج بھی آسان و اعلیٰ مکمل اور بے حد موثر ہیں اور ان خطرات سے بچنے کیلئے اور چارہ کار ہی نہیں ہے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینک کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس وقت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم چھینکتے تو اپنے چہرہ انور کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور اپنی آواز کو پست فرما لیتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ خود غور فرمائیں کہ ایسے زمانہ میں جب کہ دنیا تہذیب و تمدن سے بالکل نا آشنا تھی بلکہ جاہلیت کے اندھیروں میں غرق تھی ایسی سائینٹیفک سادہ و فطری اور صحت کے بنیادی اصولوں پر مکمل تعلیمات ایک زبردست اور غیر فانی معجزہ سے کم نہیں تو اور کیا ہے۔

احکام کا موازنہ

مندرجہ بالا ریسرچ مقالہ میں ڈاکٹر اروِن روس (امریکہ) چھینک کے وقت سمت کی اہمیت دیتا ہے تا کہ اس طرح چھینک سے تعدیہ امراض کا انسداد عمل میں آ سکے لیکن تاجدار مدینہ رحمت دو عالم طبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہیں بہتر فوری قابل عمل موثر اور فطرتاً آسان اور ناگزیر سائینٹیفک حسب ذیل نمونہ پیش کر دیا ہے کہ۔

۱- منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک دیا جائے۔

۲- آواز کو بھی دبا کر پست کیا جائے جس سے چھینکنے والے کے منہ سے ذرات بہت ہی کم خارج ہوں گے اور جو کچھ بھی خارج ہوں گے وہ کپڑے یا ہاتھ تک محصور ہو کر رہ جائیں گے اور فضا میں پھیل کر امراض کے پھیلنے کا سبب نہیں بنیں گے۔

۳- آواز کو پست کرنے سے آواز اوطار الصوت LRRYNX بھی کم متاثر ہوں گے اور آواز پر اثر نہیں پڑے گا۔

متعدی امراض اور متعدی مریضوں سے بچنے سے متعلق ہدایات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث تعلیماً نقل کی ہے۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجذوم سے دور رہو جیسا کہ تم شیر سے خود کو دور رکھتے ہو۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجذومیوں کی طرف ٹکٹکی باندھ کر برابر دیکھتے نہ رہو۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مرض پیدا کرنے والا کسی تندرست کے پاس نہ ٹپک پڑے۔

جذام ایک خراب بیماری ہے جو بدن میں مرۃ سرۃ سوداء کے پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے جس سے سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ تمام اعضاء کا مزاج' اس کی شکل وصورت بگڑ جاتی ہے۔ جب یہ بیماری عرصے تک رہ جاتی ہے تو اس کے تمام اعضاء گل سڑ جاتے ہیں اور ریختہ ہونے لگتے ہیں۔ اطباء کے نزدیک یہ بیماری متعدی اور نسلی طور پر وراثتاً چلنے والی ہے جو آدمی مجذوم کے قریب رہتا ہے یا مسلول کے قریب رہتا ہے' وہ اس کے سانس کے اثر سے متاثر ہو کر اس بیماری میں مبتلا وہ جاتا ہے۔ اس لیے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر کمال شفقت اور خیر خواہی کی وجہ سے امت کے ہر فرد کو ایسے اسباب اختیار کرنے سے منع فرمایا جن سے امت کا کوئی فرد فساد وعیب جسمانی وقلبی میں مبتلا ہو جائے۔ بہر حال رحمت دو عالم طبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے' پینے' صفائی ستھرائی رکھنے' جسمانی صفائی کا خیال

رکھنے اور روزمرہ کے کاموں کے سلسلہ میں جو آداب بیان فرمائے ہیں، اگر ہم ان پر عمل کریں تو متعدی امراض سے مکمل حفاظت ہو سکتی ہے اور صحت قائم رہ سکتی ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ بیمار شخص کو صحت مند شخص کے پاس ہرگز نہ لاؤ۔ (بخاری کتاب الطب)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کسی علاقہ میں طاعون پھیل جانے کی اطلاع ملے تو وہاں نہ جاؤ۔ اگر تم کسی ایسے علاقے میں ہو جہاں طاعون پھیل گیا ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔ (حوالہ مذکورہ)

اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی معنویت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جدید طبی تحقیقات اس کی مکمل تائید کرتی ہے۔ ان کی وجہ سے اگر کسی علاقہ میں کوئی وبائی مرض پھیلا ہو تو وہاں کسی صحت مند کو نہیں جانا چاہئے۔ نہ کسی مریض کو وہاں منتقل ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ دونوں صورتوں میں صحت مند لوگ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

نیز تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ جذام اگرچہ ابتدائی مرحلہ میں متعدی مرض نہیں ہے لیکن آخری مرحلہ میں پہنچ کر متعدی ہو جاتا ہے۔ مریضوں کے ساتھ گھلنے ملنے کی ممانعت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف بھی واضح اشارہ کیا کہ یہ مرض بجائے خود مؤثر نہیں ہے بلکہ اللہ ﷻ کی مرضی سے ایسا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس طرح متعدی مرض کے بذات خود مؤثر نہ ہونے کا عملی ثبوت پیش کیا۔

تعدیہ کا تصور ہمیں تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں بھی ملتا ہے مگر یہ اس سلسلہ کے جدید و قدیم تصورات سے کچھ مختلف ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعدیہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدو نے عرض کیا، اے اللہ ﷻ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم دیکھتے ہیں کہ صحرا میں بہت سے اونٹ صحیح و سالم ہوتے ہیں۔ پھر ان میں ایک

خارش زدہ اونٹ شامل ہو جاتا ہے تو وہ سب کو خارش کر دیتا ہے۔ آخر اس کا کیا سبب ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آخر پہلے اونٹ کو یہ مرض کیسے ہوا؟
(صحیح بخاری کتاب الطب)

اس حدیث پاک سے ایک بہت اہم حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔ وہ یہ کہ تعدیہ بذات خود مؤثر نہیں۔ اللہ ﷻ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیہ کے سبب فاعلی ہونے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا پیدا کرنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ چاہتا ہے تو بیماری منتقل ہو کر ایک دوسرے تک پہنچ جاتی ہے اور چاہتا ہے تو بیمار شخص کے ساتھ رہنے کے باوجود صحت مند شخص کو کچھ نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کے درمیان یہ بات مسلم تھی کہ بیمار اونٹ کے ساتھ رہنے سے صحت مند اونٹ بھی بیمار ہو جاتے ہیں اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی تردید نہیں کی اور تعدیہ سے انکار نہیں فرمایا بلکہ اس کے متعلق اس وقت کے رائج تصور کو کہ تعدیہ بذات خود مؤثر ہے' کی تردید کرتے ہوئے اس کے برخلاف یہ تصور پیش کیا کہ اس کا سبب فاعلی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس توجیہہ کے حدیث میں پایا جانے والا تعارض دور ہوتا ہے۔

کھانے پینے کی عادات مبارکہ

کھانے پینے کے سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود کو کسی خاص غذا کا پابند نہ بناتے۔ اس لئے کہ یہ طبیعت کے لئے مضر ہے اور کبھی کبھی اس سے طبیعت پر بڑی گرانی ہوتی ہے۔ اگر عادت کے خلاف غذا کا استعمال نہ کریں تو اس سے کمزوری کا اندیشہ ہے' نہ ہلاکت کا خطرہ۔

اور اگر خلاف عادت کوئی غذا استعمال کرتا ہے تو طبیعت اسے قبول نہیں کرتی بلکہ اس کو اس سے نقصان ہوتا ہے' لہٰذا کسی ایک انداز کے کھانے کا معمول خواہ وہ عمدہ ترین غذا کیوں نہ ہو' ایک زبردست خطرہ ہے۔

بلکہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شہر کے باشندوں کے مزاج کے مطابق ہی غذا استعمال کرتے تھے' خواہ وہ از قسم گوشت ہو' پھل ہو یا روٹی ہو' کھجوریں ہوں۔ اگر ماکول و

مشروب میں سے کسی ایک میں ایسی کیفیت ہوتی جس کے توازن واصلاح کی ضرورت پیش آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اصلاح اس کی ضد سے کرتے اور امکانی حد تک توازن فرماتے اور اگر دشوار ہوتا تو پھر اسی انداز سے تناول فرما لیتے۔ مثال کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے استعمال کے وقت تربوز کو بھی ملا لیتے تا کہ کھجور کی حرارت اور تربوز کی برودت سے توازن پیدا ہو جائے۔ اگر یہ چیز دستیاب نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کے مطابق اور حسب ضرورت غذا استعمال فرماتے۔ اس میں تکلف نہ فرماتے کہ جس سے طبیعت کو کوئی ضرر پہنچے۔

اگر کھانے سے طبیعت مبارکہ گریز کرتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھاتے اور نہ کھانے پر طبیعت کو زبردستی آمادہ کرتے۔ یہی حفظان صحت کا بنیادی اصول ہے۔ اس لئے کہ جب انسانی طبیعت کے گریز کے باوجود اور خواہش نہ ہونے پر بھی کھانا کھا لیتا ہے تو اس کے فائدہ سے کہیں زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ اگر کھانے کی خواہش ہوتی تو تناول فرماتے وگرنہ چھوڑ دیتے اور اسے تناول نہ فرماتے۔ چنانچہ جب گوہ کا بھنا ہوا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا یہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لیکن ہماری سرزمین عرب کا یہ جانور نہیں۔ اس لئے میری طبیعت مبارکہ اس سے گریز کرتی ہے۔

اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عادت اور خواہش کی رعایت فرمائی۔ چونکہ عرب میں اس کے کھانے کا رواج نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش بھی نہ تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس سے رک گئے اور جس کو اسے کھانے کی خواہش تھی اسے منع بھی نہ کیا اور حکم دیا کہ جو عادی ہو اسے کھائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا اور دست کا گوشت تو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ بالخصوص بکری کے اگلے دست کا۔ اسی لئے اس میں زہر ملا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو کھلایا گیا تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ بکری کے گوشت میں سب سے لطیف حصہ گردن، پہلو یا دست کا گوشت ہوتا ہے۔ اس کے کھانے سے معدے پر گرانی نہیں ہوتی اور زود ہضم بھی ہوتا ہے۔ غذا کے سلسلے میں ایک اصولی بات یہ ہے کہ جس غذا میں یہ تین اوصاف پائے جائیں، وہی اعلیٰ درجے کی غذا ہوگی۔

پہلا وصف: یہ کہ غذا کثیر النفع ہو اور اعضاء پر پوری طرح اثر انداز ہو۔

دوسرا وصف: یہ کہ معدہ گرانی محسوس نہ کرے بلکہ معدے پر ہلکی ہو۔

تیسرا وصف: یہ کہ زود ہضم ہو۔

غذا کی بہترین قسم ان خوبیوں کی حامل ہوتی ہے۔ اگر اس غذا کا تھوڑا حصہ بھی استعمال کر لیا جائے تو وہ غذا کثیر مقدار کی غذا سے کہیں زیادہ نفع بخش ثابت ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلوہ اور شہد پسند فرماتے تھے اور یہ تینوں چیزیں یعنی گوشت، شہد اور حلوہ سب سے عمدہ ترین غذا ہے اور یہ بدن اور جگر اور اعضاء کے لئے بے حد مفید ہے۔

اگر کوئی ان چیزوں کو بطور غذا استعمال کرے تو اس سے صحت و قوت کی حفاظت میں غیر معمولی فائدہ ہوگا اور ان چیزوں کو وہی شخص ناپسند کر سکتا ہے جس کو کوئی مرض لاحق ہوگا یا کسی اضداد کا شکار ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم روٹی سالن کے ساتھ استعمال فرماتے۔ اگر سالن میسر آتا اور کبھی سالن میں گوشت لیتے اور فرماتے کہ یہ دنیا اور آخرت دونوں جگہوں کے کھانے کا سردار ہے۔ اس کو ابن ماجہ وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تربوز اور کبھی کھجور کے ساتھ روٹی تناول فرماتے۔

چنانچہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھ کر فرمایا کہ یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے۔ اور یہ بہترین غذا کی صورت ہے۔ اس لیے کہ جو کی روٹی یابس بارد ہوتی ہے اور اطباء کے قول کے مطابق حار رطب ہے۔ چنانچہ جو کی روٹی اس سالن کے ساتھ عمدہ ترین غذا ہے۔ بالخصوص ان لوگوں کے لئے جو اس کے عادی ہوں جیسے

اہل مدینہ اس کے عادی ہوتے ہیں۔

اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم روٹی سر کے کیساتھ تناول فرماتے اور یہ فرماتے کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔ سرکے کی یہ تعریف حالات کے مقتضی کے مطابق ہے۔ اس سے کوئی شخص دوسرے سالنوں پر سرکے کی فضیلت نہ سمجھ بیٹھے۔

حدیث کا موقف سمجھنے کے لئے یہ سمجھیں کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو گھر والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''کیا شوربہ بھی ہے؟'' عرض کیا کہ اس وقت سرکے کے سوا کچھ بھی نہ ہے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین سالن سرکہ ہے۔

مقصود کلام یہ ہے کہ سالن کے ساتھ روٹی کھانا حفاظت صحت کے اصول میں سے ہے۔ صرف ان میں سے کسی ایک کے استعمال سے بہتر ہے کہ دونوں کا ایک ساتھ استعمال کیا جائے۔ گویا سالن سے روٹی کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ حفاظت صحت کے لئے مناسب معلوم ہوتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے علاقے کے پھلوں کا استعمال اس کے موسم میں فرماتے اور اس سے پرہیز نہ کرتے۔ یہ بھی تحفظان صحت کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ہر علاقے میں پھل پیدا فرمائے جو اس علاقے کے باشندوں کے لئے موسم میں سودمند ہوتے ہیں اور لوگ ان کی بہتات کے وقت استعمال کر کے آسودہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے ان کی صحت و توانائی میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے اور یہ پھل انہیں کتنی ہی دواؤں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے علاقے کے پھلوں سے بیماری کے خوف سے پرہیز کرتے ہیں۔ ہاں ایسے شخص کو پرہیز کرنا مناسب ہے جو بہت زیادہ بیمار رہتا ہے اور اس کی صحت وقوت کی بازیابی کی کوئی توقع بھی نہ ہو۔

ان پھلوں میں جو رطوبت کی کثرت ہوتی ہے وہ موسم اور زمین کے موافق ہوتی ہے اور معدے کی حرارت پکا کر اس کی مضرت کو ختم کر دیتی ہے مگر اس کے کھانے میں

بداحتیاطی نہ کی جائے۔ پھل کا استعمال طبیعت کی قوت برداشت سے زیادہ بھی نہ ہو کہ تکلیف کا باعث ہو جائے اور نہ اتنا کھائے کہ غذا کو ہضم ہونے سے پہلے ہی فاسد کر دے اور نہ اس کے استعمال کے بعد مزید پانی استعمال کر کے اسے فاسد کیا جائے اور نہ غذا کا استعمال پانی کے استعمال کے بعد کیا جائے۔ اس لئے کہ عموماً قولنج کی بیماری اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ جو شخص پھلوں کی اتنی مقدار اس وقت استعمال کرے جو وقت کے استعمال کے لئے مناسب تھا اور اسی انداز پر استعمال کرے جس طرح کرنا چاہیے تھا تو یہ پھل اس کے لئے اکسیر کا کام دے گا۔

سرکار دو عالم ﷺ کی پسندیدہ غذائیں

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی غذائے مبارکہ کے سلسلہ میں پچھلے عنوان میں چند ایک روایتیں قلم بند کی گئی ہیں۔ اب غذائے مبارکہ کو علیحدہ تفصیل کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ محبوب کی اداؤں اور غذاؤں یا کسی بھی چیز کا بار بار ذکر کیف و سرور میں اضافے کا باعث ہی ہوتا ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات شریفہ میں بہت تھوڑا کھانا کھایا اور بعض دفعہ کئی کئی روز کے روزے جن کو صوم وصال کہا جاتا ہے رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی زیادہ پیٹ بھر کر کھانا تناول نہ فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم کبھی پورا مہینہ آگ نہیں جلاتے تھے۔ ہمارا کھانا صرف پانی اور کھجوریں ہوتا تھا مگر یہ کہ کہیں سے تھوڑا سا پکا ہوا گوشت آ جاتا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر کبھی جو کی روٹی سے بھی مسلسل دو یوم میں پیٹ نہیں بھرا۔

(ترمذی شریف)

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں اور اس جیسی بہت سی دیگر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس جہان فانی کے خورد و نوش کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے ورنہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو تہامہ کے پہاڑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سونے کے بنا دیئے جاتے۔ (الحدیث)

بہرحال تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مخصوص غذاؤں کا تکلف نہ فرماتے تھے بلکہ اہل مدینہ کی عام روش کے مطابق جو کچھ حاضر ہوتا، مثلاً گوشت، ترکاری، پھل، روغن زیتون، شہد

کھجور وغیرہ تناول فرما لیتے تھے۔

گوشت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو کھانوں کا سردار فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوربے والا اور بھنا ہوا گوشت بھی شوق سے تناول فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر بھنا ہوا گوشت کھایا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک بار حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت اقدس میں ایک عورت نے دو چپاتیاں اور تھوڑا سا گوشت پکا ہوا ہدیۃً پیش کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیالے میں رکھ کر کسی چیز سے ڈھانپ دیا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیغام بھیجا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو وہ گوشت اور روٹی سے لبالب بھرا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حیران رہ گئیں اور سمجھ گئیں کہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے برکت ہے۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے فاطمہ! تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا؟'' تو انہوں نے عرض کیا۔

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط

''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔'' یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''پیاری بیٹی! اللہ تعالیٰ نے تجھے حضرت مریم علیہا السلام کے مشابہ بنایا ہے۔ ان کی بھی یہی کیفیت تھی کہ جب کوئی ان سے پوچھتا کہ یہ شے کہاں سے آئی ہے تو وہ یہی جواب دیتیں۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فاطمہ الزہرہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ گوشت اور روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی مگر پیالہ میں گوشت اور روٹی بدستور موجود رہا۔ پھر سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے وہ کھانا ہمسایوں میں تقسیم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کھانے میں خیر کثیر اور برکت عطا فرمائی۔ (خصائص کبریٰ خبر ثانی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ، ٹڈی، صباریٰ، مچھلی، قدید کا گوشت تناول فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق خرگوش کا گوشت قبول فرمایا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ تناول فرما لیا۔

اصطلاحات: ٹڈی ایک اڑنے والا چھوٹا سا جانور ہے اور غول در غول آیا کرتا ہے۔ جب یہ آتا ہے تو سرسبز وشاداب فصلوں اور درختوں کے پتوں کو چٹ کر جاتا ہے۔ عموماً اسے ٹڈی دل کہا جاتا ہے۔ ابابیل (پرندہ) اس کا سخت دشمن ہے۔

کتاب المفردات میں لکھا ہے کہ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔ یہ مقوی باہ اور غلیظ اخلاط کا مصفی ہے۔ پھیپھڑوں کے بیرونی پردوں کے امراض اور جذام کو مفید ہے۔ روغن زیتون میں پکا کر کھانے سے وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) کو فائدہ بخش ہے۔

حباریٰ:- حباریٰ کے معنی میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ کسی نے بھٹ تیتر، کسی نے بٹیر اور کسی نے "چرز" اس کا ترجمہ فرمایا۔ "مصباح اللغات" نے اس کا ترجمہ سرخاب تحریر کیا۔

قدید:- قدید، خشک کیا ہوا گوشت، جسے پانی میں بھگو کر پکا پکایا جاتا ہے۔

(1) **ثرید:**- ثرید اہل عرب کے نزدیک ایک بہترین کھانا خیال کیا جاتا تھا۔ خود تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ثرید کو بڑی چاہت سے تناول فرماتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین کھانا روٹی کا ثرید اور (حیس) کا ثرید تھا۔ (ابوداؤد شریف)

ثرید کی پسندیدگی کا اندازہ ترمذی شریف کی اس روایت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ (شمائل ترمذی)

ثرید خبز جو یا گندم کی روٹی کو گوشت کے شوربے میں پکانا یا گوشت کے شوربے میں

روٹی توڑ کر بھگونا تا کہ اچھی طرح گل جائے ثرید کہلاتا ہے۔

اور ثرید (حیس) کھجور گھی اور روٹی سے تیار کیا جاتا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

(2) کدو:- حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبزیوں میں کدو بہت پسند تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور دعوت دی۔ میں بھی ساتھ ہی تھا۔ اس درزی نے جو کی روٹی اور شوربہ پیش خدمت کیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش فرما کر تناول فرما رہے تھے۔ میں اس روز کے بعد ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگا۔ (بخاری۔مسلم۔ترمذی)

حضرت جابر بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں، میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ کدو کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان کا کیا بنے گا؟ فرمایا۔ سالن میں اضافہ کیا جائے گا۔ (ترمذی شریف)

کدو عقل کو تیز کرتا اور دل و دماغ کو قوت دیتا ہے۔ (حاشیہ شمائل ترمذی)

کتاب المفردات میں ہے کہ اس کا مزاج سرد تر ہوتا ہے۔ تپ دق کے مریض کے لئے اس سے بہتر کوئی غذا نہیں۔ زیادہ کدو کھانے والا سل سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے بیجوں کا تیل دماغ کی خشکی دور کر کے نیند لاتا ہے۔ لغث الدم (خون تھوکنا) صفراوی بخار اندرونی اعضاء کے جریان خون اور مرض سل و دق میں بھلائے ہوئے کدو کا پانی پلانا بڑا نافع ہے۔ کدو کی بیل پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ مزید فوائد دیکھنے کے لئے آگے حصہ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملاحظہ فرمائیں۔

سرکہ:- حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف سرکہ تناول فرمایا بلکہ اس کی تعریف بھی فرمائی۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "سرکہ بھی کیسا بہترین سالن ہے۔" (ترمذی شریف)

حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے

گھر پر تشریف لائے اور فرمایا۔ ''کیا تیرے پاس کھانے کے لئے کوئی شے ہے؟'' میں نے عرض کیا کہ ''سوکھی ہوئی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔'' حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہی لے آؤ۔ وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس گھر میں سرکہ ہو۔'' (شمائل ترمذی)

مجموعی اعتبار سے سرکہ حسب ذیل فوائد کا حامل ہے۔

غذا کو ہضم کرتا اور پیاس کو ختم کرتا ہے۔ قے، متلی اور سوءِ ہضم میں اس کا استعمال مفید ہے۔ موسم برسات میں اس کا استعمال انتہائی مفید ہے۔ یہ اسہال اور ہیضہ کے جراثیموں کو ختم کرتا ہے۔ ملیریا یا دیگر امراض میں جب تلی بڑھ جائے تو انجیر سرکہ میں بھگو کر چند روز استعمال کرنا انتہائی نافع ہے۔ سرکہ دافع قبض اور جراثیم کش ہونے کے سبب پھپھوندی سے ہونے والی تمام سوزشوں میں مفید ہے۔

روٹی:- حضور تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر جو کی روٹی تناول فرمائی اور کبھی کبھی گندم کی بھی مگر کبھی بھی میدہ کی روٹی (جیسے پوری یا کلچہ وغیرہ) تناول نہ فرمائی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا کبھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی تناول فرمائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اخیر عمر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کبھی میدہ پیش ہی نہیں کیا گیا۔ پھر سائل نے پوچھا کہ اس زمانہ میں چھلنیاں تھیں؟

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔ سائل نے پوچھا کہ پھر جو کی روٹی کیسے پکاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو کے آٹے میں پھونک مار لیا کرتے تھے جو موٹے موٹے تنکے ہوتے، اڑ جاتے، باقی گوندھ کر روٹی پکا لیتے تھے۔

(بخاری شریف۔ شمائل ترمذی۔ مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ)

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرور عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھی اور فرمایا۔ ''یہ اس کا سالن ہے۔'' اور روٹی کو کھجور کے ساتھ تناول فرمالیا۔

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر خواہش ہوتی تو تناول فرما لیتے۔ اگر ناپسند سمجھتے تو چھوڑ دیتے۔ (صحیح بخاری و مسلم شریف)

گھی، مکھن، پنیر:۔ بنی بسر سلمین سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تناول فرمانے کے لئے مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مکھن اور کھجوروں کو پسند فرماتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار ابد قرار شافع روز شمار حبیب پروردگار جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ پنیر تناول فرما کر وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ پھر ایک دفعہ دیکھا کہ بکری کا شانہ تناول فرما رہے تھے لیکن وضو نہیں فرمایا۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پنیر کا ایک ٹکڑا لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف پڑھ کر (تناول فرمانے کے لئے) اسے کاٹا۔ (سنن ابوداؤد۔ مشکوٰۃ شریف)

حضرت ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے گھی گرم کر کے ایک برتن میں بھر لیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں ہدیۃً پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرما لیا اور برتن میں تھوڑا سا گھی چھوڑ کر پھونک ماری اور برکت کی دعا فرمادی اور اصحاب سے فرمایا کہ اوس کا برتن واپس کر دو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا برتن واپس کیا تو وہ گھی سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خیال کیا کہ شاید حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی قبول نہیں فرمایا۔

حضرت ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے کے انداز میں بات کرتی ہوئی حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کرنے لگیں ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے گھی اس لئے گرم کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں گے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی بات سے سمجھ گئے کہ دعا قبول ہوگئی ہے اور برتن گھی سے بھر گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام اوس سے کہہ دو کہ ہم نے گھی قبول فرمالیا ہے اور تناول بھی فرمالیا ہے۔ اب خود یہ گھی کھائیں۔ ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ گھی حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارکہ کے بعد حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ خلافت تک کھایا۔ اس برتن سے مسلسل گھی نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جھگڑا ہوا یعنی اس وقت برکت جاتی رہی اور گھی ختم ہوگیا۔ (خصائص کبریٰ جلد ثانی)

کھجور اور ککڑی

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ میں نے شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ککڑی کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔

(شمائل ترمذی۔ بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

حضرت ربیع بنت معوذ بن عضرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے چچا معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال جن پر چھوٹی چھوٹی روئیں دار ککڑیاں بھی تھیں، مجھے دے کر حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی خوب مرغوب تھی۔ میں جس وقت حاضر خدمت ہوئی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین سے آئے ہوئے کچھ زیورات رکھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لب بھر کر مجھے عنایت فرمایا۔ (ترمذی)

کھجور، خربوزہ اور تربوز:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور کھجور ایک ساتھ تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔ (ترمذی شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تازہ کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

ابوداؤد میں یہ زائد ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کی گرمی کو

تربوز کی سردی سے اور تربوز کی سردی کو کھجور کی گرمی سے ختم کیا جائے گا۔(مشکوٰۃ شریف)

انگور و کشمش:۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگور کے ساتھ خوشے اس طرح تناول فرماتے ہوئے دیکھا کہ چھوٹا سا خوشہ منہ میں لے کر دانے توڑتے اور تنکوں کو باہر کھینچ لیتے۔(مدارج النبوۃ)

جب اہل طائف نے حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کا انتہائی بری طرح جواب دیا تو واپسی پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی حالت میں عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ کے باغ میں تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے غلام عدلس کے ہاتھ ایک تھال میں انگور کا ایک خوشہ پیش کیا جسے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا۔(مدارج النبوۃ)

انجیر:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو طباق انجیر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیں۔حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی تناول فرمائیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی فرمایا کہ کھاؤ۔(مشکوٰۃ شریف-نزہتہ المجالس)

پیلو- اراک:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مرالظہران میں تھے۔ہم پیلو چنتے تھے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سیاہ رنگ کے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ اچھے ہیں۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں تو حضور سید عالم شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں!اور کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس نے بکریاں چرائی ہوں۔'' (صحیح بخاری-مسلم شریف)

روغن زیتون:۔ حضرت عمر و ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔''زیتون کا تیل کھاؤ اور مالش میں استعمال کرو۔اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے پیدا ہوتا ہے۔''(مدارج النبوۃ-جلد اوّل)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی کو روغن زیتون سے چپڑ کر تناول فرمایا۔

(حوالہ مذکورہ)

حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن بن علی المرتضیٰ

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمائش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کھانا پسند تھا اور رغبت سے تناول فرماتے تھے' وہ ہمیں پکا کر کھلاؤ۔ حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ پیارے صاحبزادو! آج وہ کھانا تمہیں شاید پسند نہ آئے گا۔ انہوں نے فرمایا' ضرور! پسند آئے گا۔ چنانچہ وہ اٹھیں' تھوڑے سے جو لے کر آئیں۔ انہیں باریک کیا اور ہانڈی میں ڈالا' پھر اس پر تھوڑا سا روغن زیتون ڈالا۔ پھر کچھ مرچیں اور زیرہ پیس کر ڈالا اور پکا کر ان کے سامنے رکھ دیا اور فرمایا' یہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ (ترمذی شریف)

مختلف کھانے:۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کے ساتھ چقندر تناول فرمایا۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوہ (شیرینی) بہت پسند فرماتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز خوب دن چڑھے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے خزیرہ تیار کر کے خدمت اقدس میں پیش کیا۔ (مدارج النبوۃ۔ جلد اوّل)

نیز حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھنا ہوا جگر بھی تناول فرمایا۔ ایسے ہی بخاری شریف اور خصائص کبریٰ کی روایات سے ثابت ہے۔

حافظ ابی نعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی کہ شاہ روم کی طرف سے خدمت اقدس میں سونٹھ کے مربہ کا بھرا ہوا برتن ارسال کیا گیا۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تقسیم بھی فرمایا اور خود بھی تناول فرمایا۔

پھل:۔ پھل اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے ایک بہترین نعمت ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقدر خواہش پھلوں کو بھی شامل فرمایا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بازار میں کوئی نیا پھل دیکھتے تو خرید کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دیتے تاکہ نیا پھل پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہی تناول فرمائیں۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ نیا پھل کھانے سے پہلے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود شریف پیش کرنا مستحب ہے۔

کھانے کی نشست کا طریقہ نبوی ﷺ

صحیح حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا بلکہ بیٹھ کر کھاتا ہوں۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوعبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانا کھاتے وقت جوتے اتار لو کیونکہ یہ سنت جمیلہ ہے۔ (حاکم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کھجوریں پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اکڑوں بیٹھے کھجوریں تناول فرما رہے تھے۔ (مسلم شریف۔ ترمذی شریف)

بعض علماء کرام کے نزدیک چارزانو (چوکڑی مار کر) بیٹھنا بھی خلاف سنت ہے۔ صحیح طریقہ یا تو گھٹنوں کو کھڑا کر کے (اکڑوں) بیٹھنا ہے یا داہنا گھٹنا کھڑا کرنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا ہے۔ کسی چیز سے ٹیک لگا کر کھانا کھانا فرعون اور متکبروں کا طریقہ ہے۔ ہاں اگر کوئی مجبوری مثلاً بیماری وغیرہ ہو تو جائز ہے۔ (مدارج النبوۃ)

اور کھڑے ہو کر کھانا بھی خلاف سنت ہے اور فی زمانہ عیسائیوں کا طریقہ بھی۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ کھڑے ہو کر پانی پینے کا کیا نقصان ہے تو وہ پانی تم حلق میں انگلی ڈال کر باہر نکال دو۔

کھانا کھاتے وقت دائیں گھٹنا کھڑا اور بایاں بچھا لینا اس انداز نشست میں خدا تعالیٰ کے لئے فروتنی کا اظہار ہے اور اس کا کمال ادب ہے اور کھانے اور کھلانے والے کا احترام بھی ہے۔ یہی انداز نشست کھانے کی تمام نشستوں سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ اس انداز میں

تمام اعضاء اپنی طبعی حالت پر رہتے ہیں۔ جس انداز پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے جب انسان کے اعضاء اپنی حالت پر ہوں تو غذا بھی ہضم کا پورا لطف اٹھاتی ہے اور یہ صورت صرف اس انداز پر پیدا ہو سکتی ہے جب انسان طبعی حالت پر ہو۔

کھانے کی بدترین صورت پہلو پر ٹیک لگا کر کھانے کی ہے کہ مجری اور نگلنے والے غذا کے دوسرے حصے اس وقت تنگ ہو جاتے ہیں۔ معدہ بھی طبعی انداز پر نہیں رہ پاتا۔ اس لئے کہ وہ زمین سے متصل شکم کی وجہ سے انچوڑ کھاتا ہے اور پشت اس حجاب سے متصل ہوتی ہے۔ جو آلات غذا اور آلات تنفس میں فاصل کی حیثیت رکھتا ہے۔

تاجدار رسالت ﷺ کے مشروبات اور ان کا طریقہ استعمال

پانی:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھنڈے اور شیریں پانی کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "سقیا" سے ٹھنڈا اور میٹھا پانی منگ ایا جاتا تھا۔ مروی ہے کہ سقیا ایک چشمہ ہے جو مدینہ طیبہ سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے۔ (سنن ابوداؤد)

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں ٹھنڈی اور میٹھی چیز زیادہ محبوب تھی۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ڈول آب زمزم کا لایا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمالیا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھڑے تھے۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

پینے کا طریقہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ہی سانس میں پانی نہ پیو۔ جیسا کہ اونٹ پیتا ہے بلکہ دو تین سانس لے کر پیؤ جب پیو تو بسم اللہ پڑھو اور جب برتن سے منہ جدا کرو تو الحمد للہ کہو۔ (ترمذی شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

کچی لسی:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم

رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک صحابی کے ہمراہ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہ انصاری صحابی اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی مشکیزہ میں ہو تو لاؤ ورنہ ہم منہ لگا کر (نہر یا کیاری) سے پانی نوش فرما لیتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس رات کا باسی پانی مشک میں ہے۔ وہ (انصاری صحابی) اپنے جھونپڑے میں گئے۔ پیالے میں پانی ڈالا۔ پھر اس میں بکری کا دودھ دوہا یعنی کچی لسی بنائی۔ اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش جان فرمایا۔ انہوں نے دوبارہ ایسے ہی کیا تو اس صحابی نے بھی نوش کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کا دودھ دوہا گیا۔ پھر اس میں اس کنویں کا پانی جو کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں تھا' ملایا گیا۔ پھر تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کیا گیا۔ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش جاں فرمایا۔ (نوش جاں فرمانے کے بعد جو دودھ کی لسی بچ گئی' وہ بطور تبرک تقسیم فرمانے لگے) تو بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دائیں طرف ایک اعرابی بیٹھے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ابوبکر کو دیجئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کو پیالہ پکڑا دیا جو دائیں طرف تھا اور ارشاد فرمایا ''دائیں طرف کیونکہ دایاں مقدم ہے۔''

دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا کہ ''دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں۔''

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

دودھ:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دودھ کے علاوہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو کھانے اور پینے کا کام دیتی ہو۔

(شمائل ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزوں کو رد نہیں کرنا چاہئے۔

1- تکیہ۔ 2- خوشبو۔ 3- دودھ (شمائل ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گئے۔ وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔ میں دائیں اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں جانب تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمانے کے بعد مجھے فرمایا کہ اب پینے کا حق تیرا ہے۔ ہاں اگر تو بخوشی قبول کر لے تو خالد کو ترجیح دیدے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس خوردہ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ اس کے بعد ارشاد گرامی فرمایا کہ جب کسی شخص کو حق تعالیٰ کوئی چیز کھلا دے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ اور جب کسی کو اللہ تعالیٰ دودھ عطا فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ۔

حضرت نضلہ بن عمرو الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک برتن میں دودھ دوہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور بچا ہوا مجھے عنایت فرما دیا۔ میں نے وہ دودھ پیا تو سیراب ہو گیا۔ میں نے بارگاہ اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سات بکریوں کا دودھ پی جاتا ہوں مگر سیراب نہ ہوتا تھا (لیکن آج تھوڑا سا پی کر سیراب ہو گیا) (خصائص کبریٰ)

جنتی دودھ:- حضور تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی دودھ بھی نوش فرمایا۔ کتب احادیث وسیر میں معراج شریف کا واقعہ بڑی تفصیل سے مذکور ہے۔ اس میں شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شمع رسالت کے پروانوں کو اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بلند کیا گیا۔ اس کے بیر (پھل) اتنے بڑے تھے کہ گویا مقام ہجر کے مٹکے اور اس کے پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان وہاں سے چار نہریں جاری تھیں۔ دو اندر کو جا رہی تھیں اور دو باہر کو۔ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ اندر جانے والی نہریں جنت کی نہریں ہیں اور باہر والی نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا اور میرے پاس ایک پیالہ شراب کا، ایک دودھ کا اور ایک شہد کا لایا گیا۔ میں نے دودھ والے

پیالے کو اختیار (یعنی دودھ نوش فرمالیا) حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا۔ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرت کو پسند فرمایا ہے۔''

(طویل حدیث سے مختصراً۔ بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

مسلم شریف کی ایک روایت میں بیت المقدس سے نکلتے وقت دودھ نوش فرمانے کا ذکر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات کے بعد مجھے ساتویں آسمان سے آگے لے جایا گیا۔ یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے جس پر یاقوت' موتی اور زمرجد کے پیالے رکھے تھے۔ اس پر سبز لطیف پرندے بھی تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے رب نے عطا فرمایا۔ اس کے اندر سونے اور چاندی کے برتن پڑے ہیں۔ یاقوت اور زمرد کے بنے ہوئے سنگریزوں پر چلتی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ میں نے ایک برتن لے کر اس میں سے کچھ پیا تو شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

شہد:- شہد تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ اور مرغوب ترین اشیاء میں سے ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلوہ اور شہد بہت پسند تھا۔ (بخاری۔ مشکوٰۃ)

عموماً سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصبح شہد میں پانی ملا کر نوش جاں فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب اس پر کچھ وقت گزر جاتا اور بھوک محسوس ہوتی تو جو کچھ از قسم غذا موجود ہوتی' تناول فرمالیتے۔ (مدارج جلد اوّل نزہۃ المجالس)

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید بن عمیر سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شہد نوش فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری)

طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن ابی ملکیہ کی اسناد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شہد نوش فرمایا کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری جلد یازدہم)

ابن سعد نے حضرت عبداللہ بن رافع سے نقل کیا کہ ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے پاس شہد کی ایک کپی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شہد کو پسند فرماتے تھے اور اس میں سے کچھ نوش فرمایا کرتے تھے۔ (حوالہ مذکورہ)

نبیذ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اس پیالے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی اشیاء شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلایا۔ (مسلم شریف۔ مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم ایک مشکیزہ میں حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بناتے تھے۔ اوپر کی طرف سے مشکیزہ کا منہ بند کر دیا جاتا تھا اور نیچے اس کا دہانہ تھا۔ ہم صبح اس میں نبیذ ڈالتے تو تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو پی لیتے۔ اگر رات کو ڈالا جاتا تو صبح نوش جاں فرما لیتے۔ (صحیح مسلم شریف)

ستو:- حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاس ستو لاتے گئے۔ انہوں نے ان کو پانی میں گھول کر نوش جاں فرمایا۔ (بخاری شریف)

برتنوں کی حفاظت سے متعلق ارشادات

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سونے سے قبل:

1- برتن ڈھانپ دیا کرو۔
2- پانی کے مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو۔
3- دروازے بند کر لیا کرو۔
4- چراغ بجھا دیا کرو۔ (متفق علیہ)

غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ روزمرہ زندگی میں یہ تدابیر و اعمال کس قدر ضروری اور اہمیت کے حامل ہیں۔ ہر ایک کے متعلق ذیل کی مختصر تشریحات سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اسلام کے دین فطرت اور سائنٹیفک اور صحت نواز ہونے کا ثبوت ہے۔

(1) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو

آج کل تو خوردبینوں اور الیکٹرانک کیمروں کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے کہ فضا میں ان گنت جراثیم موجود ہیں اور ہمارا ماحول تو مختلف امراض کے جراثیم کی آماجگاہ بنا ہوا رہتا ہے۔ فضا کے ہر سینٹی میٹر میں کروڑوں جراثیم کا وجود ہے جو ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آتے۔ اس کے علاوہ آنکھ سے نظر آنے والے کیڑے مکوڑوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ بعض ایسے کیڑے مکوڑوں اور مکڑیوں کا وجود ہے جن کے برتنوں پر سے گزر جانے سے زہریلے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان سب کے مضر بلکہ مہلک اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے برتنوں کو ڈھانپ کر سونا کتنا اہم اور ضروری ارشاد گرامی ہے۔

(2) پانی کے مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو

کھانے کے بعد پانی کی احتیاط بھی ضروری ہے۔ اس لئے فرمایا پانی کے مشکیزے جس میں عام طور پر پینے کا پانی رکھا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کا بھی وہی حال ہے کہ اگر ان کا منہ کھلا رہے تو ٹھنڈک اور پیاس کے مارے بہت سے جاندار اس کے اطراف اور اندر داخل ہو جائیں گے جس کے نتیجہ میں مختلف پیچیدگیاں اور عوارض پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے پانی کو کھلے برتن میں لے کر اچھی طرح دیکھ کر اور بیٹھ کر قدرے چوس کر تھوڑا تھوڑا سانس باہر لے کر پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ غور فرمائیے کہ یہ طریقہ کتنا سائنٹفک اور محفوظ طریقہ ہے جس کو ہر عقل سلیم تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

(3) دروازے بند کر لیا کرو

ایسا کرنے سے نہ صرف گھر والوں کی پردہ پوشی ہوتی ہے بلکہ انسان اور جنات گھر میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ نہ چوروں اور رہزنوں کا کھٹکا رہے گا اور نہ بدباطنوں کو نقصان پہنچانے

کا موقع ہاتھ آئے گا۔ اس سے سامان اور عصمتیں بھی محفوظ رہیں گی اور نہ گھر کے سکون و آرام میں خلل پڑے گا۔

امت کے غمگسار آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے رات سونے سے پہلے کے احکام میں یہ بھی فرمایا ہے کہ ابتدائے شب ہی میں اپنے بچوں کو سمیٹ لو اور دروازے بند کر دو اور رات دیر گئے سونے اور قصہ کہانیوں سے پرہیز کرو۔ ہر رات بستر کو جھاڑ لیا کرو۔

لیکن آہ! افسوس صد افسوس کہ آج کل ٹی وی اور سینما بینی اور کاروبار کی دھن اور دولت کی ہوس، تفکرات، جنسی بے راہ روی لوگوں کو جلد سونے میں مانع ہو رہی ہے۔ افسوس کہ صحت جیسی نعمت مفت برباد کی جا رہی ہے۔

(4) چراغ بجھا دیا کرو

سوتے وقت چراغ کو جلتے ہوئے رکھنے سے کئی حادثات پیش آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ خود تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر تم نے چراغ جلتا ہوا چھوڑ دیا تو چوہا چراغ کی بتی سے گھر کو آگ لگا دے گا۔"

چند معترضین کہہ سکتے ہیں کہ وہ بتی والے چراغ کے زمانہ کی بات تھی۔ اب تو زمانہ برقی قمقموں سے روشن ہے لیکن الحمدللہ رات میں روشنی کے بجھانے کی اہمیت اب بھی ہے۔

1- روشنی سے نیند میں بے بستری کا اظہار ہو سکتا ہے۔
2- روشنی سے نیند میں خلل واقع ہوتا ہے۔
3- روشنی سے چور کو رہبری ملتی ہے۔
4- روشنی سے پتنگے آتے ہیں اور پتنگوں کے لئے سپلک Lizard سانپ کی مقبول غذا سے غرض یہ کہ حشرات الارض کے ابل پڑنے کے لئے راستے ہموار ہو جاتے ہیں۔
5- تیز روشنی سے آنکھوں پر بار پڑتا ہے۔ سینما اور ٹی وی کی فلیش لائٹ سے کئی لوگ اندھے ہو گئے۔ یا ان کی نظر میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ روشنی سے آنکھ کی پتلی سکڑتی ہے اور نیند کے لئے پتلی کے پھیلنے کی ضرورت ہے جو روشنی کی موجودگی میں ممکن نہیں۔ اگر نیند آتی بھی ہے تو غیر طبعی مختصر اور گہری نہیں ہو پاتی۔

ملبوسات کے استعمال کا طریقہ نبوی ﷺ

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً سادہ اور کم قیمت والا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔کبھی کبھی (بیان جواز کے لئے) بڑھیا لباس بھی استعمال فرماتے مگر جلد ہی اتار کر اسے کسی کو عنایت فرما دیتے۔

لباس پہننے اور اتارنے میں تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے زیادہ کامل اور بدن کے لئے سب سے نفع بخش اور سب سے ہلکا آسان طریقہ تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چادر اور تہبند پہنتے تھے۔اس لئے کہ یہ دوسرے ملبوسات کے مقابل بدن پر ہلکا معلوم ہوتا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ بھی زیب تن فرماتے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا۔اس کے پہننے اور استعمال کرنے میں دوسرے کپڑوں کی بہ نسبت زیادہ آسانی ہوتی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کی آستینیں نہ زیادہ لمبی ہوتیں اور نہ بہت زیادہ کشادہ ہوتیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کی آستینیں پہنچے تک ہوتیں۔اس سے بڑی نہ ہوتیں کہ پہننے سے دقت کا سامنا کرنا پڑے اور معمولی حرکت اور گرفت سے مانع ہو نہ اس سے چھوٹی ہوتیں کہ سردی اور گرمی میں پریشانی ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کا دامن نصف پنڈلی تک ہوتا اور تہبند ٹخنوں سے نیچے نہ ہوتا کہ چلنے میں تکلیف ہو اور قدم کو گراں بار کر کے تھکا دے اور قیدی کی طرح بنا دے اور عضلۂ ساقہ سے اوپر بھی نہ ہوتا کہ موسم سرما اور گرما میں پنڈلی کے کھلے رہنے کی وجہ سے تکلیف ہو۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک نہ تو بہت بڑا ہوتا تھا نہ ہی بہت چھوٹا بلکہ متوسط ہوتا تھا۔عمامہ شریف کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑتے تھے۔اس میں کئی فوائد ہیں۔عمامے کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیونکہ عمامے کا شملہ حرام مغز کو سردی اور گرمی اور موسمی تغیرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

دوسرا یہ کہ اس سے عمامے کا ٹھہراؤ بہتر طور پر ہوتا ہے۔بالخصوص گھوڑے اور اونٹ کی سواری کے وقت یہ طریقہ بہت عمدہ ہے۔

بہر حال غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ حفظان صحت کے لئے یہ ملبوسات اوران کے طریقے کس قدر نفع بخش اور پر وقار ہیں۔ان میں کتنی سادگی ہے۔تکلف کا پتہ ہی نہیں اور بدن کو اس سے پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہمیشہ موزے استعمال فرمایا کرتے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حالات سفر میں پاؤں مبارکہ کو سردی و گرمی سے محفوظ رکھنے کے پیش نظر موزے استعمال فرماتے اور کبھی حالت حضر میں بھی موزے استعمال فرمایا کرتے۔

کپڑوں کے لئے سب سے بہتر رنگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سفید ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ' سیاہ' رنگین اور چمکدار کپڑا نہ پہنتے۔جو یہ آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ جوڑا زیب تن فرمایا تو وہ یمنی چادر تھی جس میں سیاہی' سرخی اور سفیدی تینوں موجود تھیں۔صرف سرخ نہ تھی۔

مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ صاف ستھرے ہیں اور انہی (سفید کپڑوں) میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔(شمائل ترمذی) مرد کے لئے سفید کے علاوہ دوسرے رنگ بھی جائز ہیں لیکن سرخ اور زعفرانی رنگ کی ممانعت آئی ہے۔البتہ عورتوں کو اجازت ہے۔

سونے جاگنے کا طریقہ نبوی ﷺ

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ شہنشاہ کونین تھے مگر آپ کا بستر مبارک بادشاہوں کی طرح پرتکلف نہیں بلکہ انتہائی سادہ ہوتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ اور دائیں رخسار مبارک کے نیچے دایاں ہاتھ رکھ کر آرام فرماتے تھے۔

صاحب مدارج النبوۃ نے اس کی حکمت یہ نقل کی ہے کہ چونکہ بائیں جانب دل ہوتا ہے۔اگر اس کروٹ کے بل سویا جائے تو نیند بہت گہری آتی ہے حتیٰ کہ آدمی اپنے آپ

سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اگر دائیں طرف سویا جائے تو دل معلق رہتا ہے اور شدید گہری نیند نہیں آتی یعنی ذرا سی آہٹ پر آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس طرح خدانخواستہ کسی بھی ناگہانی کی صورت میں آدمی اپنی اور اپنے اہل وعیال کی حفاظت کر سکتا ہے اور صبح کی نماز کے لئے آسانی سے آنکھ کھل سکتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے شب میں سو جاتے اور رات کے نصف ثانی کے شروع میں بیدار ہو جاتے۔ جاگنے کے بعد مسواک فرماتے اور وضو فرما کر نماز ادا کرتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقدر ضرورت سوتے تھے۔ زیادہ سونے کی عادت نہ تھی۔ بستر مبارک چمڑے کا ہوتا جس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوتے۔ کبھی تکیہ استعمال فرماتے اور کبھی ہاتھ کا تکیہ۔

OOOOO

باب سوئم

تلاوت قرآن سے ہر مرض کا علاج

قرآن مجید پورے کا پورا شفاء ہے۔ جب بھی مریض خود قرآن کی تلاوت کرتا ہے یا سنتا ہے تو مریض پر اس تلاوت کے براہ راست شفائی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ قرات قرآن کا سننے سے بلڈ پریشر اور دوسرے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ قلب کی رفتار معتدل اور متوازن ہو جاتی ہے۔ اس سے جسم کے دوسرے حصے بھی پرسکون ہو جاتے ہیں جس میں خاص طور پر دماغ شامل ہے۔

قرآن پاک بیماری میں اور صحت دونوں صورتوں میں اس کی تلاوت کرنا چاہیے۔ ماہر روحانیت لیڈ بیٹر لکھتا ہے کہ ہر لفظ ایک یونٹ ہے اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے۔ جو مثبت اور منفی ہوتی ہے' قرآن سے نکلا ہوا لفظ مثبت ہوتا ہے اور جب مثبت اثرات لہریں انسان پر پڑیں گی تو ان کے اندر بے شمار امراض ختم ہوں گے۔ (سائنسی دنیا)

خون کے سرخ ذرات تحقیق کے مطابق غیر مرئی اثرات سے ٹوٹتے رہتے ہیں اور اس کے ٹوٹنے کے عوامل بڑھتے جائیں تو پھر بلڈ کینسر کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور تلاوت کی لہریں اس مرض سے بہت محفوظ رکھتی ہے۔

وضو سے متعدد امراض کا علاج

وضو کا مطلب صرف جسمانی پاکیزگی نہیں بلکہ روحانی پاکیزگی بھی ہے ہمارے شعبہ روحانیت نے مشاہدہ کیا ہے کہ جن خواتین وحضرات نے باوضو رہنے کی پابندی کی ہے وہ ذہنی پراگندگی سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

اس سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ جسم کی صفائی اور پاکیزگی ذہن کو بھی پاک اور صاف رکھ سکتی ہے۔ وضو ایک ایسا عمل ہے جو کسی بھی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ اسکے ذریعے سے بدن کے وہ حصے صاف ہوتے ہیں یا یوں کہیے کہ وضو محافظ ہے ان راستوں کا جن کے ذریعے صحت کا دشمن بدن میں داخل ہوتا ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق بہت سی بیماریوں کا سبب جراثیم ہیں یہ جراثیم ہمیں چاروں اطراف سے گھیرے ہوئے ہیں ہوا زمین الغرض استعمال کی ہر چیز پر یہ مسلط ہیں۔ جسم انسانی کی حیثیت ایک قلعہ کی مانند ہے کوئی دشمن اس میں داخل نہیں ہو سکتا سوائے زخموں یا سوراخوں کے۔ منہ اور ناک کے سوراخ ہر وقت جراثیم کی زد میں ہیں اور ہمارے ہاتھ ان جراثیم کو اندر لے جانے میں مدد کرتے ہیں وضو کی بدولت ہم نہ صرف ان سوراخوں کو بلکہ اپنے جسم کے ہر حصے کو جو کپڑے سے ڈھکا ہوا نہیں ہے اور آسانی سے ان جراثیم کی آماجگاہ بن سکتا ہے' دن میں کئی بار دھوتے ہیں اس طرح وضو بہت سے امراض سے بچاؤ کی عمدہ تدبیر ہے۔

قدرت کا یہ عجیب سربستہ راز ہے کہ انسان کے اندر بجلی پیدا ہوتی رہتی ہے اور پورے جسم میں دورہ کر کے پیروں کے ذریعہ ارتھ ہو جاتی ہے۔

تو جب بندہ وضو کرتا ہے تو روشنیوں کا بہاؤ عام راستہ سے ہٹ کر اپنی راہ تبدیل کر لیتا ہے وضو کے ساتھ ہمارے اعضاء سے برقی رویں نکلنے لگتی ہیں اور اس عمل سے جسمانی اعضاء کو ایک نئی طاقت اور قوت حاصل ہوتی ہے۔

آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہو گی کہ ایک خاص وقت کا وضو اندرون جسم کے ایک خاص عضو پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر ظہر کے وقت کے وضو کا اثر خاص طور پر قلب و دماغ پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی طرح وضو کا اثر اندرونی اعضاء پر بھی ہونے سے جسم کا اکثر اندرونی بیماریوں پر اعصاب کا کنٹرول مضبوط ہوتا جاتا ہے جس کی وجہ سے عضلات بدن میں چستی اور طاقت قائم رہتی ہے جس کو حیاتیاتی توازن کہا جاتا ہے۔

وضو کے تفصیلی فوائد پڑھنے ہوں تو میری کتاب ''سنتیں اور ان کی برکتیں'' میں وضو کے عنوان کا مطالعہ بغور فرمائیں۔

نماز ہر امراض کا علاج

حدیث شریف میں ارشاد ہے ''نماز میں شفاء ہے''

نماز میں جہاں روحانی فرحت اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے وہاں اس میں جسمانی صحت کے راز بھی مضمر ہیں۔ اس کے تمام ارکان کو اگر اچھی طرح اور باقاعدگی سے ادا کیا جائے تو کئی جسمانی بیماریوں سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

طبی نقطہ نگاہ سے کولیسٹرول یعنی چربی جو کہ شریانوں میں تنگی پیدا کرتی ہے۔ نماز کی ورزش سے وہ اعتدال پر آجاتی ہے کیونکہ یہ طبی اصول ہے کہ ہم دن میں جتنی بار کھانا کھاتے ہیں اتنی بار ہی کولیسٹرول یعنی چربی کی مقدار ہمارے خون میں عام سطح سے بلند ہو جاتی ہے اور خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اس گاڑھے پن کا خاتمہ نماز کرتی ہے اور کولیسٹرول کو بڑی حد تک کم کرنے میں معاونت کرتی ہے۔

ایک طبی نقطہ ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ ساٹھ سال کی عمر کے بعد دورہ دل زیادہ خطرناک نہیں ہوتا۔ کیونکہ عمر کے تقاضے سے جوں جوں دل کی شریانیں تنگ ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ساتھ ہی نئی شریانیں نکلنے لگتی ہیں جو بوقت ضرورت خون کی فراہمی میں مدد دیتی ہیں' یوں تو امراض قلب کیلئے درجنوں ادویات مارکیٹ میں موجود ہیں جن میں انگریزی ادویات کی تعداد زیادہ ہے جو کہ جڑی بوٹیوں کی بجائے مصنوعی کیمیکلز سے تیار کی جاتی ہیں اور ان کے سائیڈ افیکٹ بھی زیادہ ہیں۔

جدید سائنٹیفک نظریات میں نماز جسمانی تندرستی اور اندرونی اعضاء مثلاً دل' دماغ' گردے' پھیپھڑے' آنتیں' معدہ' ریڑھ کی ہڈی' سینہ' گردن اور تمام جسم کے گلینڈز کی نشو ونما کرتی ہے۔

نماز اس قدر ہلکی پھلکی ورزش ہے کہ اس سے پسینہ بھی نہیں آتا اور تھکاوٹ بھی نہیں ہوتی اس کے برخلاف دوسری ورزشیں انسان کو پسینہ میں شرابور کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے

وہ وقتی طور پر سوسائٹی میں شامل ہونے کے قابل نہیں رہتا۔ لیکن نماز ایک معتدل راستہ ہے۔ جو جسمانی ریاضت کی وساطت سے مزاج اور کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے۔

نماز کے ہر ارکان کے الگ الگ جسمانی اور طبی فوائد بے شمار ہیں۔ جسے آپ میری کتاب ''سنتیں اور ان کی برکتیں'' میں نماز کے عنوان میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

روزہ رکھنے سے صحت

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ صحت نشان ہے ''روزہ رکھو صحت مند رہو گے'' (ترغیب وترہیب)

نیز فرمایا ''ہر چیز کی ایک صفائی ہوتی ہے اور جسم کی صفائی روزہ ہے''۔ (ابن ماجہ)

روزہ بہترین ڈائیٹنگ ہے اور صحت کا راز بھی۔ اس لئے کہ روزہ سے جسم میں موجود کیڑے اور جراثیم تقریباً ۱۲ سے ۱۴ گھنٹہ پانی اور خوراک نہ ملنے سے مر جاتے ہیں۔ بہر حال روزہ اگر اصول کے مطابق رکھا جائے تو یہ موٹاپا' چربی کی زیادتی' شوگر' نقرش' پتھری' ہائی بلڈ پریشر' آنتوں اور معدہ کے جملہ امراض کیلئے مفید ہے۔

علم طب کے ماہرین بتاتے ہیں کہ بہت سے امراض میں ترک غذا شفاء کا ایک یقینی طریقہ ہے ان کے نزدیک اس پر مداومت بقائے صحت کی ضمانت ہے۔

زکوٰۃ دینے سے صحت

زکوٰۃ نکالنے سے کردار و اخلاق کو اچھا بنانے کی ترغیب ملتی ہے اور اچھے اخلاق اور نیک کردار اچھی صحت کے ضامن ہیں زندگی کے معاملات اور لین دین میں انسان ذہانت اور شعور سے جب کام لیتا ہے تو وہ اس کی عافیت اور درازی عمر کا سبب بن جاتے ہیں۔

اگر دنیاوی امور کو اس نیت اور روشنی سے سرانجام دیا جائے تو اس کے مفید اور صحت بخش ہونے میں کوئی شک نہیں۔

حج کرنے سے صحت

حج ایک ایسی عبادت ہے جس سے اجنبیت میں اپنائیت' خود اعتمادی' بھائی چارہ جیسی

خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کے ذریعے اعصاب کو کشادگی اور روح کو تازگی نصیب ہوتی ہے اور کامیاب وصحت مند زندگی گزارنے کے راستے ہموار ہوتے ہیں۔

نمازِ تہجد سے صحت

یہ روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کی شفاء کا زبردست ذریعہ ہے۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رات کا قیام بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔

تہجد کے بارے طویل تحقیقات کے بعد ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پچھلی رات کا جاگنا (۱) دل کے امراض کیلئے تریاق اعظم ہے (۲) اعصابی کھچاؤ اور جکڑاؤ کیلئے بھی مفید ہے (۳) دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کیلئے آخری علاج ہے۔ (۴) نگاہوں کا علاج ہے خاص طور پر جن کی نگاہ میں دو چیزیں نظر آتی ہیں۔ (۵) انسانی جسم میں نشاط فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتا ہے جو سارا دن اسے ہشاش بشاش رکھتی ہے۔ (دینی زندگی)

ہوا سے امراض کا علاج

جو چیزیں ہماری زندگی میں صحت اور بقا کیلئے ضروری ہیں ان میں سرفہرست ہوا بھی ہے۔ جو لوگ صاف اور تازہ ہوا میں رہتے ہیں وہ تندرست مضبوط اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو لوگ کثیف (گندی) ہوا میں یا تنگ مکانات میں رہتے ہیں اور جن میں تازہ ہوا کی آمد و رفت کم ہوتی ہے وہ لوگ کمزور زرد رنگ اور نحیف ہوتے ہیں اور اکثر مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس سے ظاہر ہوا کہ صحت اور تندرستی صاف اور تازہ ہوا پہ منحصر ہے۔

اس لیے لازم ہے کہ ہر شخص تازہ اور صاف ہوا میں رہے اور سانس لینے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے منہ کی بجائے ناک کے ذریعے سانس لیں کیونکہ منہ کے ذریعے سانس لینے سے آپ کو زکام کی شکایت رہے گی ہو سکتا ہے آپ بہرے بھی ہو جائیں طبی نقطہ نظر سے بھی دیکھا جائے تو ناک سے سانس لینے سے ہوا کے نامیاتی اجزاء اور جراثیم ناک کے

اندرونی بالوں سے چھن جاتے ہیں ناک کی جھلی میں رطوبت رس کر اسے تر رکھتی ہے جب ہوا اس رطوبت سے مس کرتی ہوئی گزرتی ہے تو وہ چھننے کے علاوہ کسی قدر گرم اور مرطوب بھی ہو جاتی ہے جب کہ منہ کے ذریعے سانس لینے سے یہ فوائد حاصل نہیں ہوتے یہ عمل آپ نماز فجر کے بعد کھلی فضا میں کھل کر کریں تو پھیپھڑوں کی بیماری' سانس کی بیماری اور دوسری بیماریوں کیلئے مفید ہے۔ یہ عمل روزانہ کریں۔

نیز تازہ ہوا میں گھاس پر خوب تیز تیز پیدل چلیں بعد نماز فجر گھاس پر چلنا بہت سے موذی امراض کیلئے مفید ہے۔

''پانی'' سے کئی بیماریوں کا علاج

کچھ عرصہ قبل Japane Sickmess Association کی جانب سے ایک رپوٹ شائع ہوئی کہ نہار منہ پانی پینے سے بہت سے موذی امراض سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً شدید ذہنی تناؤ' السر' سرطان' کینسر' پیشاب کی بیماریاں' بواسیر' سردرد' انیمیا (خون کی کمی) جوڑوں کا درد' فالج' موٹاپا' بلڈ پریشر' قبض' ماہواری کی تکلیف' لیکوریا' بچہ دانی کا کینسر' ناک' کان' گلے کے امراض' پیچش' گیس کی بیماریاں وغیرہ۔

صبح اٹھ کر چار گلاس پانی ایک ساتھ پینا ہے اس کے بعد ۴۵ منٹ تک کچھ بھی کھانا پینا نہیں ہے اور دونوں وقت کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد ۲ گلاس پانی پینا ہے اس سے پہلے نہیں۔ جنہیں پانی پینے کی عادت نہیں شروع میں انہیں زیادہ پیشاب آئے گا پھر رفتہ رفتہ معمول پر آ جائے گا۔ جو شخص شروع میں چار گلاس پانی ایک ساتھ نہ پی سکتا ہو تو وہ پہلے چند دن دو گلاس پھر چند دن بعد تین گلاس اور پھر چار گلاس پانی پیئے۔ اس سے مختلف بیماریاں مختلف عرصہ کے استعمال سے ٹھیک ہو سکتی ہیں' مثلاً خون کا دباؤ ایک ماہ میں اور گیس وغیرہ دس یوم میں۔ شوگر ایک ماہ میں' قبض دن دس' کینسر چار ماہ' ٹی بی تین ماہ میں۔

صبح چار گلاس کا یہ کورس ہر بیماری کے مطابق کر کے بند کر دیں۔ اگر افاقہ نہ ہو تو ایک ماہ کے وقفہ سے دوبارہ شروع کر دیں لیکن دس گلاس پانی ترجیحاً ایک ایک گلاس ہر گھنٹہ بعد پینا ہے۔ پوری زندگی ۲۴ گھنٹوں میں کم از کم دس گلاس پانی پینا صحت کیلئے نہایت ضروری ہے۔

ممکن ہو تو روزانہ کم از کم ایک بار غسل کریں اس سے بھی امراض دور ہوتے ہیں۔

شبنم سے امراض کا علاج

بعد نماز فجر گھاس پر ننگے پاؤں چلیں جس پر شبنم گری ہوئی ہو۔ خوب پیدل چلیں جتنا زیادہ سے زیادہ چل سکتے ہوں۔ اکثر بیماریاں مثلاً بلڈ پریشر' معدہ کی جلن' تیزابیت' آنکھوں کی بیماری وغیرہ انشاء اللہ عزوجل ٹھیک ہو جائیں گی۔

دھوپ سے امراض کا علاج

ہوا کے ساتھ دھوپ اور روشنی بھی ہماری صحت کیلئے بہت ضروری ہے۔ اگر پودوں کو چند روز تک ہوا اور دھوپ سے بچا کر کسی اندھیری کوٹھڑی میں رکھیں تو وہ مرجھا جائیں گے۔ اسی طرح دھوپ اور روشنی اور ہوا سے محروم انسان بھی کمزور اور نحیف ہو جاتے ہیں دھوپ جسم کو بڑھاتی' جسمانی گرمی کو برقرار رکھتی' خون کی گردش قائم رکھتی اور زندگی کو خوشگوار بناتی ہے دھوپ اور روشنی کے فوائد سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے روزانہ صبح کو سورج نکلنے کے وقت کسی کھلے میدان یا نہر یا دریا کے کنارے اگر یہ نہ ہو سکے تو مکان کی چھت پر جا کر سورج کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور تمام جسم پر کم از کم نصف گھنٹہ آفتاب کی شعاعیں ڈالیں۔ منہ سینہ اور پشت اور پہلو الغرض جسم کے ہر حصے کو باری باری کرنوں کے سامنے کریں۔

گرمی کے موسم میں جسم پر کپڑا ہلکا سا ہو تو بھی کوئی حرج نہیں اس کو غسل آفتابی (دھوپ کا غسل) کہتے ہیں۔

جس طرح پانی سے غسل کرنے سے جسم کے مسامات کھلتے اور بیرونی آلائشیں صاف ہوتی ہیں اس طرح غسل آفتابی سے جسم کی اندرونی غلاظتیں دھل جاتی ہیں غسل آفتابی کے وقت گہرے سانس لینا یا ہلکی ورزش کرنا نہایت فائدہ بخش ہے۔

تین شدید بیماریوں سے محفوظ رہنے کا علاج

حضرت قبصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ آپ روزانہ صبح کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ وظیفہ پڑھ لیا کرو دنیا کی تین

بیماریوں سے محفوظ اللہ عزوجل تم کو محفوظ رکھے گا۔

(۱) نابینا ہونے سے (۲) جذام کی بیماری سے (۳) فالج کی بیماری سے

وہ وظیفہ یہ ہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ (اللہ پاک ہے وہ تعریفوں والا ہے) اس دعا کو ہمیشہ بعد نماز فجر پڑھنے والا ان بیماریوں سے انشاء اللہ عزوجل محفوظ رہے گا۔ (مسند احمد)

نفسیاتی بیماریوں کا علاج

مریض قرآن پاک کی چھوٹی چھوٹی سورتیں خود پڑھے اور خاص طور پر سورہ اخلاص بار بار پڑھے یا دوسرے لوگ باآواز بلند مریض کے سامنے قرآن پڑھیں اس لئے کہ قرآن پڑھنا اور سننا دونوں ہی باعث شفاء ہیں۔

اور سورہ اخلاص دل کی تنگی دور کرنے کا بہترین علاج بھی ہے۔ (ابوداؤد)

جدید تحقیق کے مطابق خون کے سرخ ذرات غیر مرئی اثرات سے ٹوٹتے رہتے ہیں اور اسکے ٹوٹنے کے عوامل بڑھتے جائیں تو پھر بلڈ کینسر کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور تلاوت کی لہریں اس مرض سے بہت محفوظ رکھتی ہیں۔

نفسیاتی امراض فی زمانہ انسان کیلئے وبال جان ہیں اور ان سے بچاؤ صرف اور صرف یہی ہے کہ ایسی لہروں کو اپنے اندر منتقل کیا جائے۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس)

جھوٹ بولنے سے ذہنی اور اعصابی بیماریاں

جھوٹ بولنے سے ذہنی الجھنیں اور اعصابی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولنا چاہیے۔ جھوٹ بول کر مال بیچنا حرام ہے۔ یہ بیماریوں کی جڑ اور جہنم کا راستہ ہے۔ جھوٹ بولنے سے ذہنی سکون سے محرومی ہو جاتی ہے۔ غصہ، حسد، تکبر اور جھوٹ بولنے جیسی بری عادتیں انسان کی زندگی کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہیں۔ اس لئے ان بری عادتوں کو چھوڑ کر ان سے توبہ کر کے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے جو کچھ خدا تعالیٰ نے دیا ہے اس پر قناعت کرنا چاہیے۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے جھوٹ بولنا ذہنی خلجان کا باعث ہے اور سچ ذہنی اطمینان کا باعث ہے۔ (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے (اعمال لکھنے والا) فرشتہ ایک میل دور بھاگ جاتا ہے۔ (ترمذی)

چغلی اور حسد سے دِل کے امراض

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ گناہ کرنے سے پریشانی، تذبذب اور نفسیاتی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ دراصل گناہ سے خون میں ہسٹامین کی زیادتی ہو جاتی ہے جن سے برین سیل بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور انسان بے شمار مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض گناہوں کی نحوست کے اثرات ذہنی بیماریوں کی شکل میں سامنے آتے ہیں اور بعض کے جسمانی بیماریوں کی صورت میں اور بعض گناہوں کی نحوست سے جسم میں درد، تھکان اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ جسم کے عضلات کھنچے جاتے ہیں۔ دماغ بوجھل بوجھل اور ہاتھ پاؤں میں کمزوری آ جاتی ہے۔ گناہوں کی وجہ سے خوف، گھبراہٹ، مایوسی، چڑچڑاپن اور وحشت ناک خواب وغیرہ آنے لگتے ہیں۔ ہاضمہ خراب اور نیند کم آتی ہے۔ پڑھنے لکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ نیز اعصابی اور جنسی کمزوری آ گھیرتی ہے۔ پھر ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکروں میں پھنس کر جیب کا صفایا بھی ہو جاتا ہے۔

چغلی اور حسد کرنے سے دل کی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ دل کی کمزوری جسم کے دوسرے اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گناہ سے انسان میں حوصلہ اور ہمت کم ہو جاتی ہے۔ ناامیدی اور بزدلی آ جاتی ہے۔ لیکن گناہ سے بچنے والے نیک لوگوں کا دل مضبوط ہوتا ہے اس میں بے پناہ ہمت اور حوصلہ ہوتا ہے ان کے عزم پتھر کی چٹانوں کی طرح ہوتے ہیں لیکن ان میں قوت ایمانی اور گناہوں سے بچنے کے سبب اتنی دلیری اور حوصلہ تھا کہ انہوں نے بڑی بڑی سلطنتوں کے تختے الٹ دیئے۔ بڑے بڑے جابر حاکموں کے سامنے کلمہ حق سنایا۔ ان کی کامیابی کا راز صرف یہی تھا کہ یہ لوگ گناہوں سے بچے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری میں اپنی

زندگی بسر کی۔

جسم میں بیماری پیدا ہونے کی چار وجوہات

(۱) بدنگاہی کرنا (۲) زیادہ گفتگو یعنی بے مقصد باتیں کرنا

(۳) زیادہ کھانا (۴) زیادہ سونا۔

۱- بدنگاہی کرنا

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق نگاہیں جس جگہ جمتی ہیں پھر ان کا اچھا اور برا اثر اعصاب، دماغ اور ہارمونز پر پڑتا ہے۔ شہوت کی نگاہ سے دیکھنے سے ہارمونزی سسٹم کے اندر خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان نگاہوں کا اثر زہریلی رطوبت کا باعث بن جاتا ہے اور ہارمونز گلینڈز ایسی تیز اور خلاف جسم زہریلی رطوبتیں خارج کرتے ہیں جس سے تمام جسم درہم برہم ہو جاتا ہے اور آدمی بے شمار امراض و علل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

بہرحال نگاہوں کی حفاظت نہ کرنے سے آدمی ڈپریشن، بے چینی اور مایوسی کا شکار ہوتا ہے جس کا علاج ناممکن ہے کیونکہ نگاہیں انسان کے خیالات اور جذبات کو منتشر کرتی ہیں ایسی خطرناک پوزیشن سے بچنے کیلئے صرف اور صرف اسلامی تعلیمات کا سہارا لینا پڑے گا۔ یعنی چلتے پھرتے اپنی نگاہوں کو نیچا رکھنے کی عادت بنائیں اور دل میں اللہ عزوجل کا خوف پیدا کریں کہ اللہ عزوجل مجھے دیکھ رہا ہے جس قدر اللہ عزوجل کا خوف زیادہ ہوگا اتنا ہی حرام چیزوں سے بچنا آسان ہوگا۔

یاد رکھئے! اگر اجنبی یا نامحرم عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو دوبارہ دیکھنا گناہ ہے قیامت کے روز ایسی آنکھ میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا حرام اشیاء کو دیکھنا ہے۔
(بخاری، مسلم)

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ عزوجل دیکھنے اور دکھانے والی

دونوں پر لعنت فرمائے۔ (بیہقی)

۲- زیادہ باتیں کرنا

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
جب تم اپنے دل میں قساوت (سنگ دلی) بدن میں سستی اور رزق میں تنگی محسوس کرو تو سمجھ لو کہ تم سے کہیں فضول کلمے نکل گئے ہیں جس کا یہ نتیجہ ہے۔
بدن میں سستی اور دل کی سختی سے بیسیوں روحانی اور جسمانی امراض جنم لیتے ہیں۔

۳- زیادہ کھانا

یہ حقیقت پر مبنی ہے کہ زیادہ کھانا متعدد امراض کا سبب بنتا ہے اور معدہ کی خرابی بہت سے امراض کی جڑ ہے۔ جن میں سے زیادہ خطرناک شوگر' بلڈ پریشر' فالج اور موٹاپا ہیں۔ کم کھانے سے طبیعت ہلکی پھلکی اور دماغ روشن رہتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بوجھل پیٹ کے ساتھ کوئی شخص اپنی خداداد صلاحیتوں کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ جب کہ اصول یہ ہے کہ تھوڑی سی بھوک رکھ کر دستر خوان سے ہاتھ کھینچ لینا چاہیے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے پینے کی کثرت کر کے دلوں کو نہ مارو' کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ جیسے پانی کی کثرت کے باعث کھیتی مر جاتی ہے۔ تباہ ہو جاتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی ڈکار سنی تو ارشاد فرمایا:
''اپنی ڈکار کم کر کیونکہ قیامت کے روز سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے''۔ (ترمذی)

مزید فرمایا'' آدمی نے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا' ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کر دیں اگر زیادہ کھانے کی ضرورت ہو تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے اور تہائی پانی کیلئے اور تہائی سانس کیلئے رکھے''۔ (ترمذی وابن ماجہ)

یہ حدیث خوراک کی متوازن مقدار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ معدہ میں غذا پانی اور رطوبتوں کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بنتی ہے اور یہ معدہ کے اوپر والے حصہ میں آجاتی ہے اگر معدہ کے اس حصے کو بھی خوراک سے بھر دیا جائے تو گیس کیلئے جگہ نہ ہو گی۔ یہ عمل معدہ کی بہت سی بیماریوں کا باعث اور سانس میں دشواری پیدا کرتا ہے۔

۴- زیادہ سونا

زیادہ سونا اعصاب اور دماغ کو کند کر دیتا ہے اور دوران خون کم و بیش نہ ہونے سے دل اور اعصاب کے کئی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ قبض اور ہاضمہ کی خرابی بڑھنی شروع ہو جاتی ہے خصوصاً کھانے کے فوراً بعد سو جانا معدہ اور آنتوں کی سنگین بیماریاں پیدا کرتا ہے۔

ذہانت میں اضافہ کیسے ممکن ہے

(۱) فضول گفتگو کو چھوڑنا (۲) مسواک کرنا (ہر وضو سے پہلے) (۳) نیک صحبت میں بیٹھنا (۴) عالم دین کی مجلس میں بیٹھنا۔

یہ قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

حادثات سے بچنے کا علاج

حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا۔ فرمایا نہیں جلا۔ پھر دوسرے شخص نے آ کر یہی اطلاع دی تو فرمایا نہیں جلا۔ پھر تیسرے شخص نے آ کر یہی خبر دی۔ آپ نے فرمایا نہیں جلا۔ پھر ایک اور شخص نے آ کر کہا اے ابو الدرداء آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی۔ فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ عزوجل ایسا نہیں کرے گا (کہ میرا مکان جل جائے) کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی''۔

میں نے یہ کلمات پڑھے تھے اس لئے مجھے یہ یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔

وہ کلمات یہ ہیں: الھم انت ربی لا الہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش الکریم ماشاء اللہ کان وما لم یشالم یکن ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اعلم ان اللہ علی کشئی قدیر وان اللہ قد احاط بکل لشی علماً اللھم انی اعوذ بک من شرنفسی ومن شر کل دآبۃ انت اخذبنا صیتھا ان ربی علی صراط مستقیم۔

جو شخص شام کو یہ کلمات پڑھے گا ان شاء اللہ عزوجل صبح تک اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

برے خواب کا علاج

سونے سے پہلے کم از کم ایک صفحہ قرآن کا ترجیحاً سورہ بقرہ کا آخری رکوع اور سورہ ملک مکمل اور چاروں قل اور پھر سونے کی دعا پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ برے اور ڈراؤنے خواب سے محفوظ فرمائے۔ سونے سے پہلے پیشاب کریں اور باوضو سویا کریں۔

برا خواب دیکھ کر لا حولا ولا قوۃ الا باللہ اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھیں۔ نیز اچھا خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ برے خواب کو کسی سے بیان نہ کریں شیطان کے شر سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگیے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (بخاری)

بری موت سے بچنے کا علاج

تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ صاحب معطر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دور رکھتا ہے۔ (ترمذی)

روزانہ کچھ نہ کچھ صدقہ دیجئے خواہ آدھی کھجور ہی کیوں نہ ہو۔

باب چہارم

طب نبوی ﷺ میں دردسر کا علاج

پہلے دردسر ہونے کے اسباب پیش خدمت ہیں۔

1- اخلاط اربعہ حار، بارد، رطب و یابس کے غلبہ کی وجہ سے۔

2- ریاح غلیظہ جو معدے میں پیدا ہوتی ہے اس کا صعود کھوپڑی کی جانب ہوتا ہے جس سے کھوپڑی میں تناؤ کے بعد درد پیدا ہوتا ہے۔

3- غیر معمولی بیدار، نیند کا فقدان۔

4- کثرت غذا کی وجہ سے امتلاء معدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ حصہ تو معدے سے براز وغیرہ کی شکل میں نیچے آ جاتا ہے۔ کچھ خام حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اس کی گرانی سے سر میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔

5- زخم معدہ کی وجہ سے کیونکہ معدے کا اعصاب کے ذریعے براہ راست دماغ سے تعلق ہے۔ قرم معدہ کی وجہ سے وہ عصبہ متورم ہو جاتا ہے یا خود معدے کا مقام ماؤف و متورم ہو کر عصبہ کے تناؤ کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح معدے کی اذیت کا احساس سر کو ہوتا ہے اور دردسر پیدا ہو جاتا ہے۔

6- معدے کے عروق میں ورم پیدا ہوتا ہے۔ ان عروق میں ورم کی وجہ سے سر میں درد کا احساس ہوتا ہے۔

7- دردسر بعض اوقات قے اور استفراغ کے بعد ہوتا ہے۔ جس کا سبب یا تو خشکی ہوتی ہے یا معدے سے بخارات سر کی طرف آنے لگتے ہیں۔

8- بعض اوقات دردسر گرم ہوا اور گرمی کے موسم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

9- شدید ٹھنڈک کی وجہ سے اس لئے کہ ٹھنڈک سے بخارات کثیف ہو جاتے ہیں اور سر سے تحلیل نہیں ہوتے بلکہ جم جاتے ہیں۔
10- سر کے اوپر غیر معمولی دباؤ یا گراں چیزوں کے اٹھانے سے۔
11- دماغ کی جھلی میں ورم کی وجہ سے جس میں مریضوں کو دماغ پر ہتھوڑا چلنے اور سر پھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔
12- بخار کی وجہ سے بھی دردسر ہوتا ہے۔اس لئے کہ بخار میں حرارت پیدا ہوتی ہے جو سر کی تکلیف کا باعث بن جاتی ہے۔
13- اعراض نفسانیہ کی بناء پر جیسے غم' فکر' رنج وساوس افکار ردیہ۔
14- غیر معمولی ریاضت ومحنت' شدید کثرت حرکت کی وجہ سے بھی دردسر پیدا ہوتا ہے۔
15- کثرت گفتار جس سے دماغ اس کی تکان محسوس کرتا ہے اور ضعف کی وجہ سے برداشت کی قوت کمتر ہو جاتی ہے' دردسر کا باعث بن جاتا ہے۔
16- شدید بھوک سے اس لئے کہ اس وقت پیدا ہونے والے بخارات کا کوئی مصرف نہیں رہ جاتا تو وہ اور زیادہ ہو جاتے ہیں اور دماغ کی جانب چڑھتے ہیں جس سے دردسر پیدا ہو جاتا ہے۔
17- جسم کے کھوکھلا اور کمزور ہونے کی وجہ سے جماع کے بعد دردسر پیدا ہو جاتا ہے۔اس لئے کہ تخلخل کی وجہ سے ہوا کی گرمی سر میں مقدار سے زیادہ سپلائی ہوتی ہے۔

علاج:- ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اس سلسلے میں ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جس کی صحت محلِ نظر ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی دردسر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر مہندی کا لیپ کرتے۔مہندی کا پلاسٹر چڑھاتے اور فرماتے کہ یہ صداع کے لئے خدا کے حکم سے نافع ہے۔(ابن ماجہ)

حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں' وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کوئی بھی دردسر کی بیماری کی شکایت کرتا' حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے کہ سینگی لگوالو اور پاؤں میں جو درد کی شکایت کرتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے کہ مہندی لگالو۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

خیال رہے کہ سینگی یا پچھنے لگانا سر کی ان بیماریوں میں نسبتاً زیادہ فائدہ بخش ہے جو دموی (خونی) ہوں۔ خون کی کمی ہو تو سینگی یا پچھنے نہ لگوائے۔ منگل کے دن بھی پچنا افضل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاند کی سترہ' انیس یا اکیس تاریخ کو سینگی کھنچوائے' اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوتی ہے۔ (ابوداؤد۔ شریف)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر میں پچھنے لگوانا سات امراض کی شفاء ہے۔

(1) جنون (2) حد (3) جذام (4) برص (5) درد داڑھ (6) ظلمت چشم (7) درد سر۔

مزید فرمایا جو شخص پچھنے لگتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے۔ اس کو پچھنے کا نفع پہنچتا ہے۔ پچھنے لگانے کے فوراً بعد دودھ یا دودھ کی بنی ہوئی کوئی شے مثلاً پنیر وغیرہ نہ کھائے بلکہ شیرینی اور سرکہ کھائے اور اس کے بعد عورتوں کے قریب نہ جائے۔ پچھنے لگوانے سے ایک روز پہلے بھی عورتوں کے پاس نہ جائے۔ (نزہۃ المجالس۔ اوّل)

سینگی کھنچوانا یا پچھنے لگوانا بالیقین بہت فائدہ بخش چیز ہے مگر ان ایام میں کہ جن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

حضرت کبشہ ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ میرا باپ منگل کے دن اپنے اہل خانہ کو سینگی لگوانے سے روکتا تھا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منگل کے دن خون کے جوش کا دن ہے اور اس میں ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ جس میں خون نہیں تھمتا۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ہفتہ یا بدھ کے روز سینگی کھچوائے ۔ بیپ کرے تو اسے (العیا : باللہ

تعالیٰ) کوڑھ ہو جائے تو اپنے آپ کو ملامت کرے (مشکوٰۃ)

فائدہ:- دردسر کا علاج نوعیت و اسباب کے پیش نظر مختلف ہوتا ہے۔ اس کی بعض اقسام کا علاج استفراغ سے کیا جاتا ہے۔ بعض کا غذا استعمال کرا کے بعض میں آرام و راحت رسانی علاج ہے اور بعض کا پلاسٹر سے بعض کا دردسر ٹھنڈک پہنچانے سے ختم ہوتا ہے۔ بعض کا گرمی پہنچا کر علاج کیا جاتا ہے۔ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں آواز سننے حرکت کرنے کی تحت ممانعت ہوتی ہے۔ اسی سے انہیں نفع ہو جاتا ہے۔ اس بات کے علم کے بعد آپ اس بات کو سمجھیں کہ حدیث میں حنا سے معالجے کا ذکر جزئی صداع کا ہے۔ کلی صداع کا نہیں۔ یہ صداع ایک قسم کا علاج ہے جبکہ صداع تیز حرارت کی بنا پر ہو اور صداع سادہ ہو مادی نہ ہو۔ اس میں استفراغ ضروری ہو۔ ایسے صداع میں حنا سے کھلے طور پر نفع ہوگا۔ حنا کو پیس کر سرکے میں ملا کر پیشانی پر ضماد کیا جائے تو دردسر جاتا رہے گا۔ اس لیے کہ حنا میں اعصاب کے مناسب قوت موجود ہے۔ جب اس کا ضماد ہوگا تو درد جاتا رہے گا۔ یہ کچھ دردسر کی خصوصیت نہیں بلکہ کسی عضو کا درد اگر غیر مادی اور حرارت سادہ کی بنا پر ہو تو اس میں نافع ہے۔ اس میں ایک قسم کا قبض ہے جس سے اعضاء میں قوت اور جان آتی ہے اور اگر کسی ورم حار یا التہاب کے مقام پر لگایا جائے تو اس کے ضماد سے درد کو سکون ہو جاتا ہے۔

نکسیر کا علاج نبوی ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے نتھنوں سے خون جاری تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا' یہ کیا؟ لوگوں نے کہا کہ کوا میں جونکے لانے کی وجہ سے یا دردسر کی وجہ سے سیلان خون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہاری سمجھ پر پتھر پڑے۔ اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو۔ جب کسی عورت کے بچے کو کوے کی تکلیف ہو یا دردسر ہو تو اسے عود ہندی کو لے کر پانی سے رگڑنا چاہیے۔ پھر اسے ناک میں چڑھانا چاہیے۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس تدبیر کے کرنے

کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ یہ ترکیب عمل میں لائی گئی۔ بچہ پوری طرح تندرست ہو گیا۔

قسط بحری جس کا ذکر حدیث شریف میں ہے وہ یہی عود ہندی ہے جو نسبتاً سفیدی مائل ہوتی ہے۔ وہ شیریں اور کثیر المنفعت ہے اور عربوں کا دستور تھا کہ وہ کوے کو زخمی کر کے علاج کرتے یا کوئی چیز لٹکا کر علاج کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح علاج کرنے سے منع کیا اور ایسا علاج بتلایا جو بچوں کے لئے زیادہ نفع اور والدین کے لئے آسان تر ہے۔

سعود ناک میں پہنچانے والی دوا کو کہتے ہیں۔ اس کے لئے مفرد و مرکب دونوں ہی قسم کی دوائیں کام میں لائی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ شیخ نے سقوط لہاۃ میں جو علاج لکھا ہے۔ اس میں عود ہندی، شب یمانی، تخم مرو کے ساتھ مفید ہے۔

ان دواؤں کو پیس چھان کر گوندھ کر کبھی سفوف بنا کر ضرورت کے وقت کسی چیز میں حل کر کے ناک میں ڈالتے اور چڑھاتے ہیں۔ دوا ڈالنے کے وقت مریض کو چت لٹا دیتے ہیں۔ مونڈھے اور پیٹھ کی تکیے پر ٹیک لگاتے ہیں تا کہ سر کا حصہ نیچے ہو اور یہ حصہ اٹھا ہو تا کہ دوا ڈالنے کا نتیجہ یہ ہو کہ دوا دماغ تک پہنچ جائے اور جو مواد دماغ میں ہو چھینک کے ساتھ باہر نکل آئے۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعود کے ذریعے علاج کو پسند فرمایا جہاں ضرورت ہو۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ناک میں دوا ڈلوائی۔ اس کا ذکر احادیث کی بہت سی کتابوں میں محدثین نے کیا ہے۔ خود ابوداؤد نے اس روایت کو اپنی سنن میں بیان کیا ہے۔ (ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعط) ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک میں دوا ڈلوائی۔''

آشوب چشم کا علاج نبوی ﷺ

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آشوب چشم کا علاج ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے سے فرمایا۔

(نزہۃ المجالس۔ جلد ثانی)

چندھیا پن:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ کیا کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ من کی ایک قسم ہے۔ (من وہ کھانا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر میدان تہیہ میں آسمان سے نازل ہوتا ہے۔) اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عجوہ جنت سے ہے اور وہ زہر سے شفاء ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تین' پانچ یا سات کھمبیاں لیں۔ ان کو نچوڑ کر ان کا پانی شیشی میں ڈالا اور بطور سرمہ اپنی ایک چندھی لونڈی کی آنکھ میں ڈالا تو وہ بفضل خدا اچھی ہوگئی۔ (ترمذی)

کمزوری نظر کا علاج نبوی ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اثمد سرمہ آنکھ میں ڈالا کرو' اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی کو بھی تیز کرتا ہے اور پلکیں خوب اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے ہر رات تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں ڈالا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

جدید تحقیق کے مطابق جب آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے تو سورج کی تیز شعاعیں آنکھوں کی تپلی کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ سرمہ اعلیٰ درجہ کا تعفن یعنی اینٹی سپٹک ہے۔ سرمہ سے آنکھوں کے اوپر پھنسی لینڈ انفکشن اور ککرے بالکل نہیں ہوتے۔ آشوب چشم کے لئے سرمہ بہت مفید ہے حتیٰ کہ جو آدمی سرمہ مستقل استعمال کرتا ہے' اسے آشوب چشم کا مرض نہیں ہوتا۔

آنکھوں کے زخم حراش اور سوزش کے لئے سرمہ بہت مفید ہے۔ ہر قسم کے چھوتی جراثیم ختم کر دیتا ہے۔

چہرے کی چھائیاں وغیرہ کا علاج نبوی ﷺ

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے اس وقت چہرے پر ایلوا لگا رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ایلوا ہے۔ اس میں خوشبو نہیں ہے۔ اس پر تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ چہرے کو صاف اور خوبصورت بناتا ہے۔ اس لئے اگر لگانا ہو تو رات کو لگایا کرو اور دن میں لگانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو۔ میں نے عرض کیا کہ کنگھا کرنے کے لئے کیا چیز سر پر لگاؤں؟ ارشاد فرمایا کہ بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

علماءِ طب کے نزدیک بیری کے پتوں سے سر دھونے سے بال لمبے' ملائم اور خوشنما ہو جاتے ہیں۔ موجودہ دور میں چہرے کے داغ' دھبے' کیل' چھائیاں دور کرنے کے لئے بڑے بڑے لوشن استعمال کئے جاتے ہیں۔ اگر ان تمام لوشنوں کی بجائے صرف ایلوا استعمال کیا جائے تو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

گلے پڑنا اور علاج نبوی ﷺ

یہ بیماری عموماً چھوٹے بچوں کو ہوا کرتی ہے۔ اکثر طور پر عورتیں حلق دبا کر یا تیل کی مالش سے اس کا علاج کرتی ہیں مگر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بچوں کا حلق دبا کر ان کو تکلیف دینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ ''بچوں کو حلق کی بیماری میں حلق دبا کر عذاب نہ دو بلکہ تم قسط کا استعمال لازم پکڑو۔'' (بخاری۔ مسلم)

دیگر حلق اور ذات الجنب کے لئے

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تم اپنی اولاد کے حلق کیوں دباتی ہو۔ تم پر لازم ہے کہ عود ہندی استعمال کرو کیونکہ اس میں

سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب (نمونیہ) کی بیماری ہے۔ حلق کی بیماری ہو تو ناک میں ڈالی جائے اور ذات الجنب کی بیماری ہو تو حلق میں ڈالی جائے۔

قسط کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ شیریں اور تلخ' اندرونی طور پر صرف کوٹھ شیریں ہی استعمال ہوتا ہے۔ کوٹھ تلخ بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ سے ۳ ماشہ ہے۔

یہ اعضاء رئیسہ اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے۔ امراض دماغی' فالج' لقوہ کو مفید ہے۔ پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔ پیشاب اور حیض کو کھول کر لاتا ہے۔ ذرا سی الائچی خورد کے ساتھ خیساندہ تیار کر کے استعمال کرانے سے بلغمی امراض مزمن' وجع المفاصل (جوڑوں کا درد) اور جلدی امراض کو فائدہ دیتا ہے۔ ضیق النفس اور کھانسی وغیرہ میں شہد ملا کر چٹاتے ہیں۔ (کتاب المفردات)

معدہ کے علاج میں طریقہ نبوی ﷺ

(1) بدہضمی:- بدہضمی ایک عام سی بیماری ہے۔ پیٹ میں بوجھ' کھٹے ڈکار' منہ میں کھٹا پانی آتے رہنا۔ پیٹ میں ہوا رہنا۔ یہ تمام کیفیات معدہ کی خرابی کی آئینہ دار ہیں۔ غذا ٹھیک سے ہضم نہ ہونے کی وجہ سے جسم میں کمزوری' سستی وغیرہ واقع ہو جاتی ہے۔

بدہضمی اکثر مرغن غذاؤں' مسلسل بسیاری خوری' آرام طلب زندگی' پرانی قبض' کھانے کے غیر متعین اوقات یا کھانے کے بعد جلد سو جانے کی وجہ سے آنتوں میں غذا معمول سے زیادہ ٹھہرتی ہے جس کی وجہ سے بدہضمی کی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ پیدل چلنے سے آنتوں میں موجود خوراک بھی آگے کو چلتی ہے۔ جو لوگ گھر سے سواری پر کام پر جاتے ہیں حتیٰ کہ تھوڑے سے فاصلہ پر بھی سواری کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کو بدہضمی اپنی اس کوشش سے حاصل ہوتی ہے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خان دہلوی نے ثقیل غذاؤں' ٹھنڈی اور بادی غذاؤں نیز کھانے کے درمیان زیادہ پانی پینے اور پیٹ بھر کر کھانا کھانے کو بدہضمی کا باعث قرار دیا ہے۔ مسند

اور دوسری کتابوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی خالی برتن کو بھرنا اتنا برا نہیں ہے جتنا کہ آدمی کا خالی شکم کو بھرنا۔ انسان کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی توانائی کو باقی رکھیں۔ اگر پیٹ بھرنے کا ہی خیال ہے تو ایک تہائی کھانا' ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس کے لئے خالی رکھے۔

مذکورہ بالا حدیث خوراک کی متوازن مقدار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ معدہ میں پانی' غذا اور رطوبتوں کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بنتی ہے اور یہ معدہ کے اوپر والے حصے میں آجاتی ہے۔ اگر معدہ کے اس حصے کو بھی خوراک سے بھر دیا جائے تو گیس کے لئے جگہ نہ ہوگی۔ یہ عمل معدہ میں بہت سی بیماریوں کا باعث اور سانس میں دشواری پیدا کرتا ہے۔ بدہضمی بذات خود کوئی بیماری نہیں بلکہ متعدد بیماریوں کی علامت ہے۔ ذہنی بوجھ یا ثقیل غذاؤں کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کا علاج تو ادویات سے کیا جا سکتا ہے لیکن پتہ یا اپینڈکس کی سوزش کا دواؤں سے علاج خطرناک ہے۔

علاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بدہضمی کا بنیادی علاج شہد ہے۔ حالت خواہ کچھ بھی ہو' شہد پینے سے آرام آتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کی جلن رفع ہوتی ہے۔ شہد اگر گرم پانی میں پیا جائے تو اکثر اوقات نیند آجاتی ہے جس کے بعد علامات کا بیشتر حصہ ختم ہو جاتا ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق شہد قدرے ملین' محلل ریاح اور دافع تعفن ہے۔

کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ زیادہ ہو تو 4-3 دانے خشک انجیر چبا لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پیٹ میں اگر السر نہ ہو تو انجیر کو کچھ عرصہ لگاتار کھانا مفید رہتا ہے۔ یہ فائدہ پتہ کی سوزش میں بھی جاری رہتا ہے۔ معدہ میں کینسر یا زخم کی صورت میں زیتون کا تیل ایک شافی علاج ہے۔ اکثر مریضوں میں جو کا دلیہ شہد ملا کر دینا مفید رہتا ہے کیونکہ جو کی لیس جلن کو سکون دیتی ہے۔ یہ قبض' کشاء اور جسمانی کمزوری کا بھی علاج ہے۔ بدہضمی اور تبخیر کے سلسلہ میں یہ دوائیں انتہائی مفید ہیں۔

قسط البحری 40 گرام

کلونجی 50 گرام

سوئے 10 گرام

تمام کو سفوف کر کے کھانے کے بعد پون چھوٹا چمچ پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

(طب نبوی اور جدید سائنس)

(2) سوزش معدہ

سوزش معدہ کا مرض آج بالکل عام ہے۔ اس سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت عطا فرمائی' وہ یہ ہے کہ کھانا گرم گرم نہ کھایا جائے کیونکہ جب گرم کھانا پیٹ کے اندر جاتا ہے تو معدہ کی جھلیوں میں اپنے درجہ حرارت کی وجہ سے خون کا ٹھہراؤ پیدا ہوتا ہے۔ جب ایسا بار بار ہوتا ہے تو معدہ میں سوزش کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

معدہ کی جھلیاں متورم ہو جاتی ہیں۔ ان میں سرخی آ جاتی ہے۔ اس کے ردعمل کے طور پر نازک خلیے گھسنے یا گلنے لگتے ہیں جن کی وجہ سے اندرونی طور جریان خون رہ جاتا ہے۔ یہ معمولی بھی ہو سکتا ہے اور شدید بھی۔

گردوں کے فیل ہونے کے نتیجے میں جب خون میں یوریا کی مقدار بڑھ جاتی ہے یا خون میں پیپ پیدا کرنے والے جراثیم کی وجہ سے زہرباد پیدا ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات معدہ پر سوزش کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ نیز سوزش اور جلن پیدا کرنے والی دواؤں مثلاً اسپرین' شراب اور جوڑوں کے درد کی دواؤں از قسم PHENYL BUTAZONE کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج:- تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ کو بیماری کا گھر قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ کی جھلیوں کی حفاظت کے سلسلہ میں متعدد اہم ہدایات عطا فرمائی ہیں جن میں صبح کو ناشتہ جلدی کرنے کا حکم بھی ہے۔ رات بھر کے فاقہ کے بعد معدہ صبح کو خالی ہوتا ہے۔ اس وقت اگر چائے یا کافی یا لیموں کا عرق وغیرہ پیا جائے تو معدہ کی تیزابیت میں اضافہ ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں وہاں پر سوزش اور السر کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الصبح خود ہمیشہ شہد پیا جو تیزابیت کو کم کرتا ہے اور معدہ کی

جھلیوں کی حفاظت کرتا ہے۔

نہار منہ شہد' ناشتہ میں جو کا دلیا شہد ڈال کر' جس وقت پیٹ خالی ہو اس وقت زیتون کا تیل پلانے سے معدہ میں سوزش کا کوئی بھی عنصر باقی نہیں رہتا۔

اسہال

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میرے بھائی کو اسہال ہو رہے ہیں۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہد پلاؤ۔ وہ پھر آیا اور عرض گزار ہوا کہ دستوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اسے پھر شہد ہی کی ہدایت کی گئی اور اس طرح وہ تین مرتبہ اضافہ کی شکایت لے کر اور شہد پینے کی ہدایت لے کر چلا گیا۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا تو پھر یہی ارشاد فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے اسے شہد پلایا ہے مگر ہر بار اس کے دست بڑھ گئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ عزوجل کا فرمان سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اس شخص نے پھر شہد پیا تو اس کا بھائی صحت مند ہو گیا۔

(بخاری۔مسلم۔مشکوٰۃ)

علم الادویہ اور اپنے افعال کے لحاظ سے شہد ملین بھی ہے اور زخموں کو مندمل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس لئے شہد کو بار بار دینے سے پہلے تو پیٹ میں جمع جراثیم کی TOXINS خارج ہو جائیں اور پھر اس نے جراثیم کو ہلاک کیا اور اس طرح مریض کے شفایاب ہونے میں اگرچہ ابتدائی طور پر کچھ وقت لگا لیکن اس وقت کا ہر حصہ مریض کی صحت کی بحالی کے لئے ضروری تھا۔ شہد جراثیم کو مارتا اور مقوی بھی ہے۔

پہلے کے اطباء اسہال کے علاج کی ابتداء کسٹرائیل سے کرتے تھے تاکہ زہریں نکل جائیں۔ اسہال کے علاج میں اہم ترین مسئلہ اور ضرورت سبب کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ مریض کے جسم سے نکل چکے نمکیات اور پانی کی کمی کو پورا کرنا ہے۔ شہد وہ عظیم اور منفرد دوائی ہے جو کمزوری کو دور کرتی ہے۔ پانی اور نمکیات کی کمی کو پورا کرتی ہے اور جراثیم کو ہلاک

کر کے آنتوں اور زخموں کو مندمل کرتی ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس مریض کو بار بار شہد پلانے کا مقصد یہ تھا کہ ایک خاص مقدار شہد کی پلائی جائے کیونکہ جب تک کسی بھی دوائی کی مطلوبہ مقدار استعمال نہ کی جائے۔ اس وقت تک خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب خوراک پوری ہوئی' مریض کو صحت ہوگئی۔ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ ضرورت ہی اس امر کی تھی کہ مریض کو مسہل دیا جائے تاکہ پیٹ سے فاسد مواد نکل جائے کیونکہ یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ اگر پیٹ میں فاسد مواد موجود ہو تو دست بند کرنے سے مریض کو نقصان ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کہ اللہ ﷻ سچا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہد کے استعمال کا حکم دینا عین مصی کے مطابق تھا۔ اس لئے کہ ارشاد ربانی ہے۔ مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى - (النجم) یعنی "یہ محبوب اپنی مرضی سے گفتگو نہیں فرماتے۔" اور یہ بھی ثابت ہوا کہ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جالینوس وغیرہ دیگر حکماء کی طرح ظنی نہیں بلکہ یقینی ہے۔

(مدارج النبوۃ ۔ نزہۃ المجالس وغیرہ)

قبض کا علاج نبوی ﷺ

اگر اجابت معمول کے مطابق نہ آئے یا آئے تو پاخانہ تھوڑا تھوڑا کئی بار آئے یا روزانہ حاجت ہونے کے بجائے دوسرے' تیسرے روز آئے۔ ان دونوں صورتوں کو قبض کہتے ہیں۔ باقاعدہ اجابت نہ ہونے سے طبیعت مضمحل رہتی ہے جسم کا تھکا تھکا زبان میلی اور بھوک روز بروز کم ہونے لگتی ہے۔ جب آنتوں میں پہلے سے جگہ موجود نہ ہو تو ان میں نئی غذا کا داخل کرنا ممکن نہیں رہتا اور جب غذا اندر نہ جائے تو توانائی میں کمی ایک لازمی نتیجہ ہے۔

آنتوں میں خوراک جب معمول سے زیادہ ٹھہرتی ہے تو وہاں پر سڑاند پیدا ہو کر بدبو دار ریاح پیدا ہوتی ہے۔ اگر رکاوٹ زیادہ ہو تو ان ریاح کا اخراج نہیں ہوتا۔ اس طرح پیٹ بوجھ کے ساتھ ڈھولک کی طرح تن جاتا ہے۔

پیٹ میں ریاح کی کثرت کی وجہ سے دماغ پر بوجھ' چکر' بے خوابی لازمی نتائج ہیں۔ پیٹ میں جب بوجھ محسوس ہو رہا ہو تو آسانی سے نیند نہیں آتی۔ ڈکار مارنے کی کوشش بذات خود ایک بیماری ہے جس سے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اطباء کا یہ قول بھی ہے کہ قبض عام بیماریوں کی ماں ہے۔

غذائی علاج

قبض کے علاج کے سلسلہ میں ابتدائی اہم بات غذا ہے۔ پرانی قبض میں مبتلا لوگوں کو کھانا وقت پر کھانا چاہیے۔ کھانا جو بھی ہو' اس میں پھوک یا ریشہ کی معقول مقدار ہونی چاہیے۔ گوشت کے ساتھ اگر سبزیاں شامل نہ ہوں تو ان کی کمی پھلوں سے دور ہو سکتی ہے لیکن پھلوں کا جوس یا عرق ہرگز اس ضرورت کو پورا نہیں کرتے۔ آٹا ان چھنا ہو۔

پانی کی مقدار زیادہ بھی قبض کشاء ہے لیکن کھانے کے ساتھ اس کی مقدار بہر حال کم ہونی چاہیے۔ رفع حاجت کے لئے کموڈ کی نسبت پیروں پر بیٹھنا زیادہ مفید ہے۔ اس شکل میں مریض اپنے بائیں گھٹنے کو جو کہ پیٹ کے ساتھ لگا ہوتا ہے' اگر اندر کی طرف دبا کر رکھیں تو یہ بڑی آنت کے آخری حصوں پر دباؤ ڈال کر اس میں موجود اشیاء کو اپنے دباؤ کی مدد سے آگے کو دھکیل کر باہر نکلنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

علم الغذا کے بارے میں آج سے صدیوں پہلے بڑی اہمیت کا ایک دلچسپ واقعہ یاد آ گیا۔ حضرت ام یمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سفر پر گئیں تو وہاں سے واپسی پر ایک نئے کھانے کی ترکیب سیکھ کر آئیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نئے کھانے کی دعوت دی جس کا حال وہ خود بیان فرماتی ہیں۔

''انہوں نے چھان کر سفید آٹا گوندھا اور بتایا کہ ہمارے ملک کا یہ کھانا ہے جو کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کر رہی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باریک آٹا دیکھ کر فرمایا کہ تم نے آٹے میں جو کچھ نکالا ہے' اس کو اس میں دوبارہ شامل کرو اور پھر تیار کرو۔'' (ابن ماجہ)

یہ واقعہ حدیث کی کئی کتب میں آیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہوں نے چھلنی نہ دیکھی تھی اور تنکے وغیرہ پھونک مار کر اڑا دیتے تھے۔ یہی بات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ ان کے گھر میں آٹا چھان کر استعمال کرنے کا رواج نہ تھا۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹے سے چھان کر جس چیز کو بڑی محنت اور کاوش سے نکال کر پھر اس کی سفید روٹیاں پکائیں مگر ان کو ہدایت فرمائی گئی کہ وہ چھان کو پھر سے شامل کر کے روٹی پکائیں جس سے چھان کی اہمیت کو آشکارا کیا گیا۔

جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ آٹے کا چھان پرانی قبض اور ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہترین دوائی ہے۔ اس میں ریشے کے علاوہ وٹامن ب طاقت کا باعث ہو سکتی ہے۔ وٹامن ب عضلات کے لئے مقوی ہے۔

قبض کا دوسرا اہم علاج غذا اور حاجت کے اوقات کا تعین ہے۔ جب جی چاہا بیت الخلاء چلے جائیں اور جب فرصت نہ ہو یا جی نہ چاہے' ملتوی کر دیا جائے۔ ایسے میں قبض کو صرف ادویہ کی مدد سے وقتی طور پر دور کیا جا سکتا ہے۔ باقاعدہ علاج سے نہیں۔ صبح اٹھ کر کچھ کھانے کے بعد ایک مقررہ وقت پر بیت الخلاء جانا اہم نکتہ ہے بلکہ مقررہ وقت پر اگر حاجت نہ ہو تب بھی جانا چاہیے۔ اس طرح وقت پر حاجت ہونے کی عادت بن جاتی ہے مگر اس کے لئے تین اہم لوازمات ہیں۔

- خالی پیٹ بیت الخلاء نہ جائیں۔ ضرور کچھ کھا کر جائیں۔ جیسا کہ نہار منہ شہد پینے کے بعد۔
- رات کو کھانا ضرور کھایا جائے کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانے سے صبح تک 19-18 گھنٹے کا فاقہ بن جاتا ہے۔ اتنے لمبے فاقہ سے خون میں مٹھاس کی مقدار گر جاتی ہے۔

کمزوری کے علاوہ سابقہ غذا کو آگے بڑھانے والا عنصر نہ ہونے کی وجہ سے قبض ہوتی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کا کھانا ہرگز ترک نہ کیا جائے' خواہ مٹھی بھر کھجور کھا

لیں کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھاپا (کمزوری) طاری ہوتی ہے۔
اس سلسلے میں متعدد روایات میسر ہیں جیسے کہ "رات کا کھانا امانت ہے۔" اور ارشاد گرامی میں واضح فرمایا گیا ہے کہ رات کا کھانا نہ کھانے سے کمزوری ہو جائے گی۔

○ رات کو کھانے اور سونے کے درمیان کم از کم تین گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہئے اور اس وقفہ کے درمیان 500 قدم چلنے سے آنتوں کی توانائی میں اضافہ ہے اور اگلے دن اجابت اطمینان سے ہوتی ہے۔

قبض کشاء ادویات۔ طب یونانی

جمال گوٹہ۔ جلاب۔ مصبر۔ سقمونیا۔ املتاس وغیرہ

ان میں جمال گوٹہ اس حد تک مخرش ہے کہ اس کا تیل اگر تندرست جلد پر لگایا جائے تو وہاں پر آبلہ اور پیپ پڑ جاتے ہیں۔ اپنے مضر اثرات کی وجہ سے جمال گوٹہ علاج کے طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ اس کے مدبر (اصلاح) کے بعد استعمال کیا جا سکتا ہے۔

چکنائی کی زیادہ مقدار آنتوں میں پھسلن پیدا کر کے اجابت لاتی ہے۔ اس غرض کے لئے روغن بادام، روغن بیدانجیر، کسٹرائیل اور گھی شہرت رکھتے ہیں۔

عضلات میں اگر کمزوری ہو تو یہ بھی قبض کا باعث ہے۔ اس لئے وہ تمام ادویہ جو جسم کو اور بالخصوص اعصاب اور عضلات کو طاقت دیتی ہے جیسے کہ کچلا، ہلیلہ سیاہ لوگ اسی امید پر سنکھیا بھی دے دیتے ہیں لیکن سنکھیا معدہ اور آنتوں میں شدید قسم کی خراش ہی نہیں بلکہ سوزش پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے دودھ اور گھی میں آمیز کر کے دیا جاتا ہے۔

سنا کی ایک قابل اعتماد محفوظ اور مفید دوائی ہے۔ اس میں تھوڑی سی خرابی پیٹ میں مروڑ ڈالنے کی ہے۔ وہ اگر تنکے چن کر اور سوئے اور شہد ملا کر استعمال کریں تو انتہائی نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ سوئے پیٹ سے ہوا نکالنے میں شہد آنتوں کو سکون دیتا اور مقوی ہے۔ اس طرح قبض کا باعث اگر آنتوں کی کمزوری بھی ہو تو سنا اور سوئے سے فائدہ ہوگا۔

طب نبوی ﷺ

قبض کے مسئلہ کو تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شاندار اور سائنسی طریقہ سے حل فرمایا ہے طب جدید آج بھی اس سے بہتر لائحہ عمل تجویز نہیں کر سکی جس پر عمل کرتے ہوئے قبض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حفظ ماتقدم:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات خوراک متعین فرما کر معدہ اور آنتوں کے GASTRO-COLIC REFLEX سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ جیسا کہ نہار منہ شہد کا استعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی روزمرہ کی عادت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشہ دار غذاؤں پر اصرار فرمایا۔ ان چھنے آٹے کی تاکید فرمائی۔ ''اپنے دستر خوان کو سبز چیزوں سے مزین کرو۔'' یہ ایک جامع ارشاد ہے جو کہ پیٹ میں اتنا پھوک پیدا کرتا ہے کہ آنتوں میں اخراج کا عمل خیر و خوبی سے وقوع پذیر ہوتا رہے۔

علاج بالغذا:- قبض کی ابتدائی حالتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادویہ کی بجائے کھانے پینے کی چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں۔

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو لایا جاتا کہ اس کو بھوک نہیں لگتی تو ارشاد ہوتا کہ اس کو جو کا مفید دلیا کھلایا جائے۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ پیغمبری عطا کی ہے۔ یہ پیٹ کو اس طرح صاف کر دیتا ہے کہ جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت کو اتار دیتا ہے۔

یہ ایک بڑی خوبصورت مثال ہے کیونکو جو میں باریک ریشہ کثیر مقدار میں ہوتا ہے۔ یہ پیٹ میں جا کر پھولتا ہے اور آنتوں میں بوجھ کی کیفیت پیدا کر کے اجابت کے عمل کو تیز کرتا ہے۔ جو میں لحمیات کے اجزاء بھی ہوتے ہیں جو جسم کو توانائی مہیا کرتے ہیں۔ اگر کسی کو کمزوری کی وجہ سے قبض محسوس ہو رہی ہو تو جو کھانے سے اس کا مداوا بھی ہو جائے گا۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے انجیر کی یہاں تک تعریف فرمائی کہ اسے جنت کا میوہ

قرار دیا۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''انجیر کھایا کرو۔ اگر مجھ سے کہا جائے کہ کیا کوئی پھل جنت سے زمین پر آ سکتا ہے تو میں کہوں گا کہ ہاں یہی ہے۔ یہ بلاشبہ جنت کا پھل ہے۔ اسے کھایا کرو کہ یہ بواسیر کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے اور گھنٹیا میں مفید ہے۔''

ہم جانتے ہیں کہ بواسیر پرانی قبض، جگر کی خرابیاں اور پیٹ کے آخری حصہ میں خون کی نالیوں میں دوران خون سست پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ ان کا علاج ہے تو مطلب یہ ہوا کہ انجیر قبض کو دور کرتی ہے۔ جگر کے لئے مصلح ہے اور خون کی نالیوں میں دوران خون کو درست کرتی ہے۔

انجیر کی ساخت میں موجود چھوٹے چھوٹے دانے پیٹ میں جا کر پھول جاتے ہیں۔ ان کا اسبغول کی مانند پھولنا بھی قبض کو دور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم اپنے پیٹ کو چلانے کے لئے کیا استعمال کرتی ہو۔ میں نے بتایا کہ شبرم لیتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو بہت گرم ہے۔ پھر اس کے بعد میں سناء استعمال کرنے لگی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی چیز موت سے شفا دے سکتی ہے تو وہ سناء ہے۔ (ابن ماجہ)

سناء کی مفید قسم وہ ہے جو وادی مکہ میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کے پتے نشتر کی شکل کے اور دونوں طرف سے چکنے ہوتے ہیں۔ ان کی پھلی گول اور پھول سبزی مائل سنہرے لگتے ہیں۔ اس کا بیج مصر میں بویا گیا مگر زمین کی وہ تائید حاصل نہ ہو سکی۔ اسی طرح بھارت اور سکھر میں پیدا ہونے والی سناء فوائد کے لحاظ سے تیسرے درجہ پر ہے کیونکہ ان میں اجزاء عاقل کی مقدار کم ہوتی ہے۔

اطباء نے سناء کا استعمال دسویں صدی سے شروع کیا۔ البتہ بوعلی سینا اسے مفید قرار دے چکے ہیں۔ عربوں کو دیکھ کر بھارتی وید بھی ان کے مدح ہو گئے اور اب اس کے کئی متعدد نسخے مرتب ہوئے ہیں۔ سناء کے مزید خواص ا[illegible]ب کے حصہ مفردات میں ملاحظہ

فرمائیں۔

بہرحال قبض کے بارے ماہرین کی تازہ ترین رائے کے مطابق اس کا علاج ادویہ کی بجائے غذا میں ریشہ دار اشیاء کے استعمال میں اضافہ (پھل اور سبزیاں) سے کیا جائے۔ آج کے تمام مشاہدات اور ایک ہزار سال کے تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبض کے علاج میں جو ارشادات فرمائے ہیں' سائنس اپنی تمام تر کاوشوں کے باوجود ان کے برابر بھی نہیں آسکی۔ ان کے اہم نکات خلاصہ یہ ہے۔

☆ کھانا وقت پر کھایا جائے۔
☆ رات کے کھانے کے بعد جلد نہ سویا جائے اور پیدل چلا جائے۔
☆ کھانے سے پہلے تربوز یا خربوزہ پیٹ کو صاف کرتا ہے۔
☆ ناشتہ میں جو کا دلیا آنتوں کو صاف کرتا ہے۔
☆ ریشے دار غذائیں کھائی جائیں جیسا کہ سبزیاں یا پھل۔
☆ آٹا چھان کر نہ پکایا جائے کیونکہ اس کی بھوسی قبض اور دل کا علاج ہے۔
☆ خشک انجیر کے 3-2 دانے ہر کھانے کے بعد کھانے سے نہ صرف قبض ختم ہو جاتی ہے بلکہ یہ بواسیر کا علاج بھی ہے۔
☆ ان تمام کوششوں کے باوجود اگر قبض میں بہتری نہ ہو تو سب سے پہلے زیتون یا اس کا کوئی مرکب نسخہ استعمال کیجئے۔

اگر ان تمام کوششوں کے باوجود قبض دور نہ ہو یا اس کے ساتھ درد' سوزش یا بخار ہو تو ایسے میں آنتوں میں رکاوٹ یا اپینڈکس کا شبہ کیا جا سکتا ہے جس کے لئے خود علاج کرنے کی بجائے کسی مستند معالج سے رجوع کرنا چاہئے کہ یہ بیماری خطرناک ہو سکتی ہے۔

بواسیر کا علاج نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسان نے جب سے آرام طلب زندگی اختیار کی ہے اور جب سے اس نے نفیس اور پرتکلف خوراک اپنائی ہے' اس وقت سے بواسیر کی بیماری اس کے لئے اذیت کا مستقل

سامان بنی رہی ہے۔ اس مرض میں مقعد سے باہر یا اس کے کناروں پر نیز اس کی اندرونی جانب سرخی مائل نیلے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں جو مسے کہلاتے ہیں۔ ان کا حجم مردانہ مٹر سے لے کر اخروٹ تک ہوتا ہے۔

مدمن قبض سے زیادہ یہ بیماری لاحق ہوتی ہے کیونکہ آنتوں کی رگوں پر فضلہ کا دباؤ پڑنے سے ان کے آخری کنارے پھول کر مسوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جن سے پیپ زرد رنگ یا خون نکلتا ہے۔

گوشت کی کثرت اور بار بار جلاب بھی اس مرض کو پیدا کر سکتے ہیں۔ نیز بواسیر کا اہم ترین سبب پیٹ کے نچلے حصے اور ٹانگوں کے دوران خون میں ٹھہراؤ بیان کیا جاتا ہے۔ جو لوگ پیدل نہیں چلتے' سارا دن گدے دار کرسیوں پر بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی خون کی نالیوں میں دوران خون متاثر ہوتا ہے اور مقعد اور اس سے اوپر کی وریدیں پھول جاتی ہیں۔ آج کے ماہرین اس کا اہم ترین سبب وراثت قرار دیتے ہیں۔ جن کو بواسیر کی بیماری رہی ہو ان کی اولاد کی خون کی نالیاں بھی کمزور ہوتی ہیں اور وریدوں کی دیواروں کی کمزوری ان کو بھی بواسیر میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اسی سبب کے تحت 3-2 سال کے بچوں کو بھی بواسیر کے مسے اور اجابت کے ساتھ خون آتے دیکھا ہے۔

جانوروں کو بواسیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ چار پیروں پر چلتے ہیں تو ان کے مقعد کے ارد گرد کی وریدوں پر کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑتا۔ اس لئے ان کی وریدوں کی دیواریں پچک کر مسے نہیں بنا سکتیں جبکہ انسان دو پیروں پر چلتا ہے اور مقعد کے ارد گرد کی وریدوں پر دباؤ بڑھ جاتا ہے اور وہ کمزور پڑنے پر مسوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

بسا اوقات بواسیر کا اہم ترین اور خطرناک سبب بڑی آنت کا کینسر ہے۔ آنت میں کینسر کے بوجھ اور اس کی وجہ سے دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور وریدیں پھول کر بواسیر کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اچھے اچھے ماہر یہاں غلطی کھا جاتے ہیں۔ مدتوں بواسیر کا علاج ہوتا رہتا ہے اور جب بات کھلتی ہے تو علاج کا وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ اس لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ بواسیر کے ہر مریض کا اوزار ڈال کر اندرونی معائنہ کیا جائے گا۔ اگر

مقعد کی نالی میں کوئی رسولی ہوئی تو آسانی سے نظر آجائے گی۔ خواتین میں حمل کے دوران پیٹ کے اندر خون کی نالیوں پر بوجھ اور دباؤ سے اکثر بواسیر ہو جاتی ہے۔ بواسیری کی مشکل قسم وہ ہے۔ جب وہ بڑی آنت کے کینسر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لئے ادویات سے علاج نامناسب اور خطرناک کام ہے۔ حمل کے دوران اگر بواسیر تکلیف دے تو اس کا علاج مرہموں اور ملین تیلوں سے کیا جائے۔

دوسرا اسبغول بھی بہترین دوا ہے۔ اسبغول آنتوں میں جا کر پھول جاتا ہے جس سے قبض نہیں ہوتی اور یہ پاخانہ میں اپنی لیس شامل کر کے اس کے اخراج کو آسان بنا دیتا ہے۔ بواسیر کا سارا زور نچلے حصے پر ہوتا ہے۔ اس لیے طب جدید میں ابتداء سے ہی ایسے مرہم تیار کئے جاتے ہیں۔ جن کو لگانے سے مسوں میں درد، جلن اور خارش رفع ہو جائیں۔ وہاں پر ورم نہ رہے اور اس طرح خون نہ بہے۔

اس طرح طب یونانی میں مفید ادویہ کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے جس میں ہر بیماری اور حالت کے مطابق مناسب دوائیں موجود ہیں۔ اگر ایک سے فائدہ نہ ہو تو اس کے بدل میں دس بھی مل سکتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ نتیجہ لکھنے والا دواؤں کے اثرات اور اس کی ماہیت سے آشنا ہو۔ مشہور اطباء کی بیاض سے نسخہ نکل کرنے والا کام علم کی ترقی میں رکاوٹ اور مریضوں کے لئے مفید نہیں ہوتا۔

اطباء قدیم نے بواسیر کے علاج میں زیادہ تر ایسی ادویات استعمال کی ہیں جو پرانی قبض کو دور کرتی ہیں۔ اس سے اکثر کو فائدہ ہوا لیکن مقعد میں دوران خون کی سست رفتاری کا مسئلہ محتاج توجہ رہا۔ بہنے والے خون کو روکنے میں بکائن بڑی مفید ہے۔

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بواسیر ان چند بیماریوں میں سے ہے جن کا علاج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست عطا فرمایا اور اس سے بچاؤ کے متعدد طریقے بھی بتلائے۔ غذا کے نظام اوقات کا تعین فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبض کا بندوبست فرما دیا۔ بہترین ناشتہ وہ ہے جو صبح جلد کیا جائے۔ رات کا کھانا جلد اور ضرور کھایا جائے۔ کھانا کے بعد پیدل سیر کی جائے اور

دن میں بھی متعدد مرتبہ پیدل چلنے کی صورت پیدا کی جائے۔ خوراک میں سبزیوں کی شمولیت اور روٹی میں چھان کو شامل کرنے کی اہمیت دی۔ یہ تمام امور ہیں جن پر عمل کرنے والے کو بواسیر نہ ہوگی۔ اگر ہو جائے تو پھر قبض کے بندوبست میں ایک ایسی دوا مرحمت فرمائی کہ وہ آج بھی جدید ترین سمجھی جاتی ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انجیر کا ایک تھال تحفہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ اس میں کھاؤ۔ اگر کوئی کہے کہ اگر کوئی پھل جنت میں سے زمین پر آ سکتا ہے تو میں کہوں گا کہ یہی ہے۔ بلاشبہ یہ جنت کا میوہ ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ اس کو کھاؤ کہ یہ بواسیر کو کاٹ کر پھینک دیتی ہے اور نقرس میں فائدہ دیتی ہے۔

انجیر میں گلوکوس والی مٹھاس کی مقدار 2-6 فیصدی تک ہو سکتی ہے لیکن اگر یہ درخت پر پک چکی ہو تو مٹھاس کی مقدار 8-3 فیصدی کے درمیان رہتی ہے۔ اس میں نشاستہ، گلوکوس، لحمیات اور چکنائیوں کو ہضم کرنے والے خامرے معقول مقدار میں ملتے ہیں۔ اس لئے کھانے کے بعد انجیر کھانے سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ ہوتا ہے ان کو اس کے کھانے سے آرام آ جاتا ہے اور پیٹ سے ہوا نکل جاتی ہے۔

انجیر بنیادی طور پر قبض کشا ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کا دودھ ہوتا ہے جو ملین اثرات رکھتا ہے۔ انجیر میں پائے جانے والے چھوٹے چھوٹے دانے معدہ کے تیزابوں میں جا کر پھول جاتے ہیں اور اس طرح آنتوں میں بوجھ کی کیفیت پیدا کر کے قبض کشائی کا باعث بنتے ہیں۔

حکیم جالینوس کہتا ہے کہ انجیر اور کلونجی کو نہار منہ کھانے والا زہروں کے اثر سے محفوظ رہتا ہے۔ انجیر بھوک لگانے والی، سکون آور، دافع سوزش و اورام ملین، جسم کو ٹھنڈک پہنچانے والی اور مخرج بلغم ہے۔ کچھ مدت کھائی جائے تو پتہ اور گردوں سے پتھریاں گلا کر نکال دیتی ہے۔

حضرت علقمہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا' تمہارے لئے زیتون کا تیل موجود ہے۔ اسے کھاؤ اور لگاؤ کیونکہ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔ حضرت علقمہ کے بھائی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ابن السخا اور ابونعیم کی اسی مضمون کی ایک روایت بیان کرتے ہیں جس میں بواسیر کی جگہ ''الباسور'' منقول ہے۔ باسور کا پھوڑا مقعد میں شگاف ڈال کر وہاں پر ہمیشہ رستا رہتا ہے۔ کسی ڈاکٹر نے اس پھوڑے کا کبھی بھی دواؤں سے علاج نہیں کیا۔ اس کا علاج آپریشن ہے اور وہ اذیت ناک ہونے کے علاوہ نامکمل کیونکہ اکثر مریضوں کو دوبارہ شکایت ہو جاتی ہے۔ ہم نے بواسیر کے رسنے والے مسوہ' ناسور اور مقعد کی سوزش کے زخموں کے لئے ایک اور حدیث مبارکہ کے سند لیکر یہ مرکب تیار کیا۔

برگ مہندی (پیس کر)	50 گرام
روغن زیتون	250 گرام

ان کو اچھی طرح ملا کر 5 منٹ ابالنے کے بعد چھانے بغیر کھلے منہ کی کسی ڈبیہ میں رکھ لیا گیا۔ رات سونے سے پہلے مریض اسے اپنے مسوں پر اور روئی سے تھوڑا اندر کی طرف لگا لیتا ہے۔ اس طرح صبح اٹھ کر یہ تیل لگایا جاتا ہے۔ اللہ ﷻ کا فضل رہا کہ ہر مریض کو سات دن سے کم عرصہ میں تمام شکایات جاتی رہیں۔ اضافی طور پر سوتے وقت بڑا چمچہ خالص تیل بھی پلایا جاتا رہا۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

بواسیر کے لئے انجیر کافی مدت تک کھانا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ اگر مسوں پر کوئی علامات ہوں تو وہاں تیل لگایا جائے۔ اس کے علاوہ جگر کی اصلاح کی ادویہ کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ جن کا ذکر ہم معدہ کی بیماریوں میں کر آئے ہیں۔

استسقاء (پیٹ میں پانی بھر جانا)

پیٹ میں پانی بھر جانا بذات خود کوئی بیماری نہیں بلکہ یہ دوسری بیماریوں کی علامت ہے۔ اس کے ذرج ذیل اسباب ہیں۔

1- دل کی بیماریاں

2- گردوں کی بیماریاں
3- جگر کی بیماریاں' لبلبہ کی سوزش' پیٹ کے کیڑے' رسولیاں وغیرہ
4- پیٹ کی جھلیوں کی سوزش خاص طور پر تپ دق کی وجہ سے۔ اگر جھلیوں کی دوسری سوزشوں میں بھی پانی پڑ سکتا ہے لیکن وہ زیادہ عرصہ نہیں رہتا۔ کیونکہ سوزش اگر ٹھیک ہوگئی تو پانی ختم ہوگیا ورنہ مریض راہ عدم ہو جاتا ہے۔
5- بچے دانی کے ساتھ مبیض کی بیماریاں۔
6- غذائی کمی۔ بالخصوص لحمیات اور وٹامن کی مسلسل کمی۔
7- اطباء قدیم نے اسے اسباب کی بجائے مختلف شکلوں کی اساس پر لحمی' طبعی اور ذقی قسموں کے لحاظ سے بیان کیا ہے۔ چونکہ وہ جسم کے اندرونی حالات اور بیماریوں کے پھیلاؤ کے علم سے زیادہ طور پر آگاہ نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے اس کی اقسام کو ظاہری شکل وصورت کے مطابق بیان کیا ہے۔

دل' گردوں اور غذائی کمی سے پڑنے والے پانی صرف پیٹ تک محدود نہیں رہتے بلکہ یہ جسم کے دوسرے حصوں میں بھی ورم کا باعث ہوتا ہے۔ جگر کی بعض بیماریوں میں پیٹ پہلے پھولتا ہے اور باقی جسم بعد میں جبکہ دوسری بیماریوں میں ابتداء جسم پر ورم سے ہوتی ہے۔

طب نبوی ﷺ

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کے سلسلہ میں اکثر اوقات اصول علاج یا ادویہ کے فوائد مطلع فرما کر مستند معالج کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ علاج خود تلاش کریں لیکن چند بیماریوں کے علاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائے یا کسی مریض کو شفایاب کر کے اپنے نسخہ کی افادیت خود آشکار فرمائی۔ اس میں استسقاء اہم ترین ہے۔

عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آ کر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ ہمارے پیٹ مدینہ کی آب وہوا کی وجہ سے پھول گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جگہ صدقہ کے اونٹ رکھے جاتے ہیں' وہاں چلے جاؤ۔ اونٹوں کا دودھ اور

پیشاب پیئے اس علاج سے وہ تندرست ہو گئے۔ شفایاب ہونے کے بعد انہوں نے ساربانوں پر حملہ کیا۔ اونٹ چوری کر کے لے گئے۔ محافظ قتل کر دیئے اور اس طرح اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

(بخاری-ابوداؤد-ترمذی-نسائی-مسند احمد)

اس نسخہ میں توجہ طلب بات یہ ہے کہ عرینہ کے مریضوں کے پیٹ پھولے ہوئے تھے اور چہرے پر ورم تھا۔ علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان کے گردے خراب تھے اور پیٹ میں پانی اس کی وجہ سے ہو سکتا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ورم دل یا جگر کی وجہ سے ہو یا لمبے سفر میں رہنے کی وجہ سے غذائی کمی کا نتیجہ ہو۔ آج کے اصل علاج کے مطابق سب سے پہلے طے ہونا ضروری تھا کہ پیٹ میں پانی اور چہرے پر ورم کس وجہ سے ہے۔ یہاں طبیبوں کے طبیب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خداداد علم کو استعمال فرماتے ہوئے ایک ایسا نسخہ تجویز فرمایا جو تمام اسباب پر حاوی تھا۔ اس میں غذائی کمی کے علاج کے لئے دودھ کی لحمیات تھیں۔ یہی لحمیات دوسرے اسباب میں بھی جگر اور گردوں کو توانائی دے سکتی تھیں اور جسم میں جمع شدہ پانی کو نکالنے کے لئے ایک قدرتی مدر بول بطور پیشاب کے نسخہ میں شامل تھا۔

دل اور گردوں سے پیدا ہونے والے اورام میں سوڈیم کے مرکبات پسند نہیں کئے جاتے۔ اس پیشاب آور ادویہ کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے۔ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''تمہارے لئے اونٹ کا دودھ موجود ہے۔ یہ ہر قسم کے درختوں سے چرتا ہے اور اس میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔'' (ابن عساکر)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج میں اونٹنی کے دودھ کی افادیت کا باعث بنا دیا کہ یہ اپنے مقررہ اجزاء کے علاوہ ہر قسم کے درختوں کی تاثیریں بھی ساتھ رکھتا ہے۔

دردِ گردہ کا علاج نبوی ﷺ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''کمر میں گردے کی جڑ یا رگ ہوتی ہے اور جب اس میں جنبش ہوتی ہے تو آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اس کی دوا یہ ہے کہ شہد پانی میں جوش دے کر پیئے۔'' (نزہتہ المجالس)

یاد رہے کہ دردِ گردہ ریحی بھی ہوتا ہے۔ اور پتھری والا بھی۔ یہ علاج جو حدیث پاک میں بیان ہوا یہ دردِ گردہ ریحی کا علاج ہے۔

عرق النساء کا علاج نبوی ﷺ

عرق النساء کو دردِ ریگن یا لنگڑی کا درد کہتے ہیں۔ یہ درد کولہے کی پچھلی طرف سرکے نیچے سے شروع ہو کر گٹے کے پیچھے تک تمام ٹانگ میں ہوتا ہے۔ بعض دفعہ آہستہ آہستہ اور بعض دفعہ یک لخت شدت کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ مریض کے لئے چلنا پھرنا سخت دشوار ہو جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ ''عرق انساء بیماری کی دوا عربی بکری یعنی دنبہ کی چکی میں ہے۔ اسے پگھلایا جائے' پھر اس کے تین حصے کیے جائیں۔ روزانہ ایک حصہ پی لیا جائے۔'' (احمد۔ حاکم)

تفسیر صادی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں نقل ہے کہ دنبیہ کی چکی کو پگھلا کر تین حصے کیے جائیں اور روزانہ ایک حصہ اس رگ جسے رگ ریق کہتے ہیں' مالش کر کے جذب کر دیا جائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے سو مریضوں پر آزمایا اور الحمد للہ مجرب پایا۔

ذات الجنب کا علاج نبوی ﷺ

اس مرض میں پھیپھڑے کے غلاف میں ورم ہو جاتا ہے۔ اکثر یہ مرض ایک ہی طرف ہو جاتا ہے لیکن کبھی دونوں طرف بھی ہو جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) شدید۔ (2) مزمن۔

علامات:- مرض کی ابتداء میں مریض کو خفیف سی سردی سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ پھر پستان کے نیچے چبھن محسوس ہوتی ہے۔ پھر اتنا شدید درد اٹھتا ہے جیسے کوئی برچھی مار رہا ہو۔ یہ درد بغل یا ہنسلی کی ہڈی تک محسوس ہوتا ہے۔ سانس کھینچ کر آتا ہے۔ ہلکی ہلکی کھانسی بھی ہوتی ہے۔ نبض تیز اور سخت چلتی ہے۔ زبان میلی اور سفید ہوتی ہے۔ پیشاب کم اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اگر فوراً مناسب علاج نہ کیا جائے تو مرض مزمن بن جاتا ہے اور بعض دفعہ مہلک بھی ہوتا ہے۔ اطباء کے نزدیک ذات الجنب کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور غیر حقیقی۔

حقیقی ورم مارے جو پسلیوں کے اندرونی جانب پھیلی ہوئی غشاء میں پیدا ہوتی ہے اور غیر حقیقی اسی طرح کا درد ہے جو پسلی کے ارد گرد ہوتا ہے جس کا سبب ریاح غلیظہ ہوتا ہے۔ اس کی دوا قسط ہے۔ اسے باریک پیس کر روغن زیتون میں ملا کر مقام درد پر مالش کرتے ہیں اور اس کی چند انگلیاں چٹاتے ہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم ذات الجنب کا علاج زیتون اور قسط بحری کے ساتھ کیا کریں۔ (ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات الجنب کا علاج زیتون اور ورس سے بیان فرماتے تھے۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

دل کے مریض کا علاج نبوی ﷺ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست

مبارک میرے سینے پر رکھا' دست اقدس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں محسوس کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا دل درد کرتا ہے؟ تو حارث بن کلدہ کے پاس جا جو قبیلہ ثقیف سے ہے' وہ طب جانتا ہے۔ (اسے چاہئے کہ) وہ مدینہ طیبہ کی سات عجوہ کھجوریں لے اور ان کو گٹھلیوں سمیت کوٹ کر تیرے منہ میں ڈال دے۔

دل کے دورے کا یہ انتہائی کامیاب علاج ہے۔ اس علاج کا دوسرا کوئی دینوی علاج ثانی نہیں۔ اس لئے کہ علاج تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے تجویز فرما چکا ہے۔ پھر اس علاج کا دوسرا بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ صحت حاصل ہو جانے کے بعد مرض کے دوبارہ عود کرنے کا اندیشہ نہیں ہوتا جبکہ طب جدید کے طریق علاج سے صحت یاب ہونے والے کو ہر ہفتے یا دو ہفتے بعد اپنے خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) چیک کروانا پڑتا ہے اور وہ کوئی سخت محنت طلب کام نہیں بھی نہیں کر سکتا۔ بعض دفعہ سیڑھیاں تک نہیں چڑھ سکتا۔ گویا صحت یاب ہو کر بھی بیمار ہی رہتا ہے۔

مگر قربان جائیں علاج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اس سے شفایاب ہو کر بھی ہونے والے صحابی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی ہزار میل کا سفر گھوڑے پر کیا۔ میدان جنگ پر کفار سے جاں ہتھیلی پر رکھ کر تلوار' نیزہ اور تیر چلا کر بہت سی لڑائیوں میں حصہ لیا۔ بعض دفعہ اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمن کے خلاف شدید ذہنی دباؤ برداشت کر کے اپنی فوج کو لڑایا مگر کیا مجال کہ درد دل کا کبھی شائبہ بھی گزرا ہو۔

حافظ ابونعیم نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ذکر کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی کو بہی عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اسے لے لو' یہ دل کو تقویت دیتی ہے۔ یہ منہ کو خوشبودار بناتی اور تنگدلی کو دور کرتی ہے۔ حضرت ذہبی نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہی کھایا کرو کیونکہ یہ قلب کو صاف کرتی ہے۔ (نزہۃ المجالس۔ جلد۲)

• حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں بہی کا ایک

پھل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ ”اے طلحہ لے لو بے شک یہ دل کو فرحت دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ہانڈی پکایا کرو تو اس میں کدو زیادہ ڈال لیا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔

حضرت ذہبی نے طب نبوی میں بیان کیا کہ کدو کھانے سے عقل بڑھاتی ہے۔

تاجدار انبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کدو سینہ کو صاف کرتا ہے اور دل کو قوت دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس۔ جلد ۲)

گرمی دانوں کا علاج نبوی ﷺ

ابن سخا نے اپنی کتاب میں بعض ازواج مطہرات سے یہ روایت نقل کی ہے۔

انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میری انگلی میں دانہ نکلا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ذریرہ ہے؟ میں نے کہا' ہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے اس پر لگاؤ اور یہ کہو۔ اے بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا بنانے والے خدا' مجھے جو چیز پیش آتی ہے' اسے چھوٹا کر دے۔

ذریرہ:- یہ ایک دوا ہے جسے جڑ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ معدہ' جگر کے ورم اور استسقاء کے لئے مفید ہے۔ اس کی خوشبو کی وجہ سے دل کو تقویت پہنچتی ہے۔

بثرہ ایک چھوٹا' معمولی' پھوڑا پھنسی جو مادہ حار کی وجہ سے جسم میں دافع طبیعت کے قوی ہونے سے پیدا ہوتا ہے' جہاں دافع کے زور سے پھنسی نکلنے والی ہوتی ہے' وہاں کی جلد رقیق ہو جاتی ہے۔ اب نضج اور اخراج مادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذریرہ سے یہ عمل بڑی جلدی تکمیل پذیر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ذریرہ میں خوشبو کے ساتھ انضاج و اخراج مادہ کی بھی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ مزید برآں اس میں اس سوزش کو بھی ٹھنڈا کرنے کی صلاحیت

موجود ہے جو اس مادہ میں موجود ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے صاحب ''قانون'' ابو علی سینا اس خیال کا اظہار کرتا ہے کہ آگ سے جلنے کے بعد جو چیز سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے وہ چرائتہ ہے جسے روغن گل اور سرکے میں آمیز کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ مویز منقی کھانا لازم کرو کیونکہ یہ پت (گرمی دانے) کو دور کر کے صورت کو حسین اور منہ کی بو کو پاکیزہ اور فکر کو دور کرتا ہے۔ (نزہتہ المجالس)

زخموں کا علاج نبوی ﷺ

حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا (تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ) فرماتی ہیں کہ اگر کوئی بھی زخم ہوتا، پتھر لگتا یا چوٹ لگتی تو حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے۔ میں اس پر سنہری لگاؤں۔ (ترمذی۔مشکوٰۃ)

جنگ احد میں ابن قمہ ملعون نے حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پتھر پھینکا تو رخسار اقدس خون آلود ہو گیا اور خود لوہے کی ٹوپی کی کڑیاں رخسار انور میں پیوست ہو گئیں۔ حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیٹھ کر اپنے سامنے کے دونوں دانت خود کی کڑی پر رکھ کر روئے انوار سے کھینچا تو ان کا دانت ٹوٹ کر گر پڑا مگر انہوں نے پروانہ کی جبکہ دوسرا دانت دوسری کڑی پر رکھ کر زور لگایا تو ان کا وہ دانت بھی ٹوٹ گیا مگر خود کی کڑیاں رخ انور سے نکل گئیں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک سے خون صاف کرتے جاتے تھے۔ اسی دوران عتبہ بن ابی وقاص نے ایک اور پتھر پھینکا جس سے لب زیریں لہولہان ہو گیا اور سامنے والے دو دانت مبارک شہید ہو گئے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب روئے انور سے خون بہنے لگا تو میرے والد مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً اس جگہ منہ رکھ کر خون چکیدہ کو پی جاتے۔ اس پر کسی نے کلام کیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل جائے تو اس پر آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔''

مروی ہے کہ (جنگ کے بعد) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سر پر پانی ڈھوتے

تھے اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا زخموں کو دھوتی تھیں مگر کسی طرح بھی خون بند نہ ہوتا تھا۔ بالآخر بوریئے کا ایک ٹکڑا جلایا گیا اور اس کا خاکستر زخم پر چھڑکا گیا۔ تب خون بند ہوا۔ ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جلی ہوئی ہڈیوں کی راکھ سے زخم کا علاج فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ زخم کا اثر بالکل جاتا رہا۔

(مدارج النبوۃ - جلد دوم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رگ ہفت اندام میں تیر لگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر کے پھل کے ساتھ اپنے دست مبارک سے ان کے زخم کو داغ دیا۔ پھر جب ورم آ گیا تو دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا۔ (مسلم - مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ ابی کو جنگ خندق کے دن رگ الحکل پر تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم کو داغا۔ (مسلم - مشکوٰۃ)

ان دو روایات میں داغنے کا ذکر ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت ذکر فرمائی اور اسے صاحب مشکوٰۃ نے بھی نقل فرمایا کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزوں میں شفا ہے۔

(1) سینگی لگوانے میں۔ (2) شہد پینے میں۔ (3) آگ کے ساتھ داغ لگانے میں اور میں اپنی امت کو داغنے سے روکتا ہوں۔ اس حدیث پاک میں اور پہلی دونوں روایات کی علماء کرام اس طرح تطبیق فرماتے ہیں کہ اگر بغیر داغ لگائے خون بند ہو جائے تو داغنا منع ہے لیکن اگر خون بند نہ ہو تو داغنے میں مضائقہ نہیں۔ (واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم)

سر کی جوؤں کا ازالہ اور علاج نبوی ﷺ

صحیح بخاری و مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے۔ میرے سر میں تکلیف تھی۔ لوگ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اٹھا کر لے گئے۔ میرے سر میں اتنی جوئیں تھیں کہ چہرے پر رینگتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بڑی سختی اور اذیت میں

ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سر منڈوانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے عوض چھ آدمیوں کی ایک جماعت کو کھانا کھلایئے یا ایک بکری ذبح کرے یا تین دن روزہ سے رہے۔

بدن میں یا سر میں جوں کے پیدا ہونے کے دو سبب ہیں۔ اس کا سبب خارج بدن سے ہوتا ہے یا داخل بدن سے۔

خارج بدن سے ہونے والا سبب میل کچیل ہے جو تہہ بہ تہہ جسم کے اوپر جم جائے اور دوسرا سبب خلط ردی اور عفن ہے جس کو طبیعت جلد اور گوشت کے درمیان پھینکتی ہے۔ یہ خلط ردی رطوبت دموی سے مل کر مسامات سے نکلنے کے بعد بشرہ میں متعفن ہو جاتا ہے۔ جس سے جوں پیدا ہو جاتی ہے اور عموماً مریض کی بیماری کے بعد یہ پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہ بیماری کی وجہ سے میل کچیل کی کثرت ہوتی ہے۔ بچوں کے سروں میں جوئیں زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ ان میں زیادہ ایسے رطوبات اور اسباب پائے جاتے ہیں جن سے جوں پیدا ہوتی ہے اس لئے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی جعفر کے سروں کو منڈایا تھا۔

اس کا سب سے بہترین علاج یہ ہے کہ سر منڈایا جائے تاکہ مسامات کھل جائیں جن سے بخارات نکلتے ہیں۔ چنانچہ جڑیں کھلنے سے ردی بخارات نکل جائیں گے اور مادہ خلط کمزور پڑ جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ سر منڈوانے کے بعد جوؤں کو مارنے والی دوائیں اس پر لیپ کی جائیں جن سے سر میں جوں کا وجود نہ رہے۔

طاعون کا علاج نبوی ﷺ

طاعون لغت کی وبا کی ایک قسم ہے مگر اطباء کے نزدیک ایک ردی جان لیوا ورم ہے جس کے ساتھ سخت قسم کی سوزش اور غیر معمولی درد اور بے چینی ہوتی ہے۔ یہ ورم اپنی حد سے بھی بڑھا ہوتا ہے۔ اس ورم کے اردگرد کا حصہ اکثر سیاہ سبز مٹیلا ہوتا ہے اور بڑی جلدی اس میں زخم پڑ جاتا ہے۔ یہ عموماً تین جگہوں پر ہوتا ہے۔ بغل میں، کان کے پیچھے، کنج ران اور نرم گوشت میں۔

طب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ طاعون درحقیقت چوہوں کی وبا ہے جو انسان کو طاعون زدہ چوہوں کے پسوؤں کے کاٹنے سے ہو جاتی ہے۔ خفیف طاعون میں بخار نہیں ہوتا۔ عموماً طاعون وبائی انداز سے ہوتا ہے اور وباء پذیر ممالک میں ہوتا ہے۔ جن کی فضا' غذا' آب و ہوا' فاسد و خراب ہوتی ہے۔ اس لئے طاعون کو وباء کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ طاعون ان وبائی امراض میں سے ہے۔ طاعون' دنبل' زخم ورم ردی کو کہتے ہیں جو جسم کے کھلے مقامات میں سے کسی جگہ پیدا ہو جاتے۔

یوں سمجھئے کہ یہ قروح' یہ ورم' یہ دنبل طاعون کے آثار ہیں۔ فی نفسہ طاعون نہیں ہیں۔ چونکہ اطباء کو بجز ان آثار ظاہرہ کے کوئی دوسری چیز نظر نہیں آتی' اس لئے انہیں آثار کو طاعون کے نام سے پکارنے لگے۔ طاعون تین تعبیرات کا نام ہے۔

پہلی چیز یہی اثر ظاہر جس کو اطباء طاعون کہتے ہیں۔

دوسری چیز وہ موت جو ان آثار کے ترتب کے بعد واقع ہوتی ہے اور غالب گمان ہے کہ حدیث میں "الطاعون شہادہ لکل مسلمہ" سے یہی مراد ہے۔

تیسری بات وہ سبب فاعل جس سے یہ بیماری پیدا ہوئی ہے اور حدیث صحیح میں موجود ہے کہ طاعون اس عذاب کا باقی ماندہ حصہ ہے جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا اور اسی میں ہے کہ طاعون جنوں کی خلش ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے اور اسی حدیث میں ہے کہ طاعون کسی پیغمبر کی بددعا کا اثر ہے۔

یہ علل و اسباب اطباء کے نزدیک واضح نہیں ہیں۔ جس طرح ان کے پاس اس بیماری کو بتانے والی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ پیغمبر تو آنکھوں سے اوجھل چیزوں کو بتاتے ہیں اور اطباء نے طاعون کے سلسلے میں جن آثار کو دریافت کیا ہے' اسے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ روح کے توسط سے نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ارواح کی تاثیر' طبیعت امراض اور ہلاکت طبعی کوئی ایسی چیز نہیں جس کا کوئی انکار کر سکے۔ وہی انکار کرے گا جو روحوں اور اس کے اثرات سے بالکل ناواقف اور کورا ہوگا یا اسے روح' جسم اور طبیعت کے انفعال کے بارے میں ادنیٰ معلومات بھی نہ ہوں گی۔

باری تعالیٰ وباء کے پیدا کرنے کے وقت اجسام بنی آدمی میں روحوں کو متصرف بنا دیتا ہے۔ اسی طرح جب فضا اور آب وہوا فاسد ہو جاتی ہے اس وقت بھی ارواح کا اجسام انسانی میں تصرف کرتے رہنا اور کسی جسم کا اس تصرف سے متاثر ہونا ایک عام بات ہے۔ اس کا بالکل وہی حال ہے جیسا کہ مواد ردیہ کے ذریعے بعض لوگوں پر ہیئت ردیہ پیدا کرتے وقت دیکھنے میں آیا ہے۔ اس لئے کہ ارواح شیطانی کی کارکردگی سے ان عوارض کے شکار لوگوں میں وہ صورت پیدا ہو جاتی ہے جو کسی دوسرے بد سے بد اثرات سے نہیں ہوتی۔ البتہ اگر ان کو دفع کرنے والے اسباب ان سے قوی ہیں تو بہت ممکن ہے کہ یہ عوارض پیش نہ آئیں۔ مثلاً یاد الٰہی دعا میں غیر معمولی آہ زاری' خدا کی راہ میں صدقہ' قرآن کی تلاوت کہ ان کے ذریعے ارواح ملکی کا نزول ہوتا ہے جو ارواح خبیثہ کو کھینچ کر مقہور کر دیتی ہیں اور ان کے شر کو ہمیشہ کے لئے نیست ونابود بنا دیتی ہیں۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کسی علاقہ میں طاعون پھیل جانے کی اطلاع ملے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر تم کسی ایسے علاقے میں ہو جہاں طاعون پھیل گیا ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

(بخاری کتاب الطب)

اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی معنویت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جدید طبی تحقیقات اس کی مکمل تائید کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے اگر کسی علاقہ میں کوئی وبائی مرض پھیلا ہو تو وہاں کسی صحت مند کو نہیں جانا چاہیے۔ نہ کسی مریض کو وہاں منتقل ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ دونوں صورتوں میں صحت مند لوگ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اسی طرح ایک حدیث شریف میں ہے کہ جذام زدہ شخص سے اس طرح بھاگو جیسے شر کو دیکھ کر بھاگتے ہو۔

(بخاری کتاب الطب)

تقویت بدن اور باہ کا علاج نبوی ﷺ

ایک شخص نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے قلت اولاد یعنی ضعف باہ کی شکایت ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انڈے کھانے کا

حکم صادر فرمایا۔ (نزہتہ المجالس۔ جلد اوّل)

بیہقی نے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پاک نقل فرمائی کہ کسی نبی علیہ السلام نے بارگاہ رب العالمین میں ضعف (بدن) کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے انڈے کھانے کا حکم فرمایا۔ (حوالہ مذکورہ)

صاحب نزہتہ المجالس فرماتے ہیں کہ عمدہ انڈا سیاہ رنگ کی چھوٹی مرغی کا ہوتا ہے۔ مرغی کے انڈے کی زردی مرکب القویٰ مائل بہ گرمی ہے اور سفید سرد تر ہوتی ہے۔ نیم بریاں (آدھا ابلا) بہترین اور زیادہ خون پیدا کرتا ہے۔ یہ دل' دماغ' بدن اور قوت مردی کو تقویت دیتا ہے۔ کمزور مریضوں کے لئے بہترین غذا ہے۔ اس کی زردی کا تیل بال پیدا کرتا ہے۔ جب بچوں کو قے اور دست آتے ہوں اور کوئی غذا ہضم نہ ہو تو (ایلبیومن واٹر) پلایا جاتا ہے۔ یہ ایک انڈے کی سفیدی کو پاؤ بھر پانی میں پھینٹ کر بقدر ذائقہ کھانڈ ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

ضعف اعصاب کا علاج نبوی ﷺ

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انگور کیا اچھی غذا ہے۔ یہ پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ مرض کو دور اور غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ نیز یہ بلغم کو دور' رنگ کو صاف اور منہ کی خوشبو پاکیزہ بناتا ہے۔ (نزہتہ المجالس)

انگور خشک ہو کر کشمش بنتی ہے۔ یہ بطور غذائیت بہت زیادہ استعمال کی جاتی ہے جس سے غذائیت بہت حاصل ہوتی ہے۔ تلیین شکم اور باہ کو تقویت دیتی ہے۔ مفرح ومقوی قلب ہونے کے باعث خفقان اور ضعف قلب میں مستعمل ہے۔ خصوصاً جبکہ ایک ایک تولہ کشمش کو رات کے وقت گلاب میں بھگو دیا جائے اور صبح کے وقت کشمش کھا کر اوپر سے گلاب پیا جائے۔

قبل از وقت بڑھاپا کا مدنی نسخہ

حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''رات کا کھانا ضرور کھایا کرو

کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے کی عادت بنانے سے بڑھاپا جلد آتا ہے۔"

(کتاب الطب)

نفاس کے لئے مدنی نسخہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے نزدیک نفاس والی عورت کے لئے کھجور کے برابر کوئی شفا نہیں اور نہ ہی شہد کے برابر مریض کے لئے کوئی شے ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی عورتوں کو حالت نفاس میں کھجور کھلایا کرو کیونکہ جب حضرت مریم علیہا السلام کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو حضرت مریم علیہا السلام کی یہ ہی غذا تھی۔ اگر علم خداوند میں اس سے اعلیٰ کوئی دوسری غذا ہوتی تو ان کو وہ ضرور کھانے کو ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! حالت نفاس میں جس عورت کی غذا کھجور یا چھوہارے رہتی ہے' اس کا بچہ بردبار ہوتا ہے۔ (نزہتہ المجالس۔ جلد دوئم)

دوران حمل کا مدنی نسخہ

ابن طرخان نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ذکر کیا کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی حاملہ عورتوں کو لوبان کھلایا کرو۔ (اس سے عصی لوبان کا ذکر مراد ہے) پس اگر پیٹ میں لڑکا ہے تو عقلمند پیدا ہوگا اور اگر لڑکی ہوگی تو خوش خصال ہوگی۔

(نزہتہ المجالس۔ جلد ثانی)

لوبان کی دو معروف اقسام ہیں۔ لوبان کوڑیا اور لوبان سیامی۔ یہ دوسری ہی طب جدید میں مستعمل ہے کیونکہ اس میں کثافت یا کھوٹ نہیں ہوتی۔ لوبان درخت فرد کا رال دار گوند ہے۔ اس میں سنامک ایسڈ اور بزونک ایسڈ کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ لوبان دافع تعفن ہے۔ یہ جگر کو تحریک دیتا ہے اور بلغم کو نکالتا ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔ مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی' کھانسی اور ضیق النفس میں استعمال کرتے ہیں۔ کوڑیا لوبان شربت ہفتہ کے ساتھ

…لانے سے پسینہ آ کر بخار اتر جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کا برادہ خون بہنے کو مفید ہے۔ اس کا …ل پٹھوں کو قوت دیتا ہے۔ اوجاع سردی، لقوہ، فالج، وجع المفاصل کو فائدہ بخش ہے۔ اس کی …ونی کیڑوں کو بھگاتی ہے۔ (کتاب المفردات)

تریاق زہر کا مدنی نسخہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے …رمایا، عجوہ جنت سے ہے اور وہ زہر کے لئے شفاء ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

عجوہ مدینہ طیبہ کی ایک مشہور کھجور کا نام ہے۔ حدیث پاک میں اس کی بہت تعریف …رمائی گئی ہے۔ یہ درمیانے سائز کی سیاہی مائل رنگت والی کھجور ہے۔ بعض لوگ بغیر گٹھلی والی کھجور کو عجوہ خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ یہ گٹھلی والی ہوتی ہے۔ دلیل اس بات کی وہ حدیث جو درد دل کے تحت درج ہے کہ عجوہ کو بمعہ گٹھلی کے کوٹا جائے۔ وہاں حدیث …ک کے اصل الفاظ یوں ہیں۔ فَلْيَجَاهُنَّ بَنَو اِتِهِنَّ۔ (سنن ابوداؤد و مشکوٰۃ۔ جلد ثانی)

جادو سے بچاؤ کا مدنی نسخہ

- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح سویرے سات عدد عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے، اسے اس دن کسی زہر یا جادو سے نقصان نہیں پہنچے گا۔ (بخاری شریف)

چار فائدہ بخش بیماریاں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چار چیزوں کو چار وجہ سے برا مت جانو۔

1- آشوب چشم کو برا مت سمجھو کیونکہ وہ نابینائی کی جڑ کاٹتی ہے۔

2- زکام کو برا نہ سمجھو کیونکہ وہ جذام (کوڑھ) کی جڑ کو قطع کرتا ہے۔

3- کھانسی کو برا مت کہو کیونکہ وہ فالج کی جڑ کی قاطع ہے۔

4- دل کو برا مت جانو کیونکہ وہ برص کی جڑ کاٹتا ہے۔(نزہتہ المجالس)

دل ایک پھوڑے کا نام ہے۔ برص بدن پر سفید داغوں کو کہا جاتا ہے۔

عشق مجازی کا علاج

عشق مجازی کی بنیاد عموماً وہ نگاہ بنتی ہے جسے انسان نے آزاد چھوڑنے کی حماقت کی تھی۔ جب نگاہ کسی کے حسن پر پڑے اور یہ دیکھنے والا باطنی لحاظ سے مضبوط نہ ہو تو پھر دل کو قابو میں رکھنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔

''مکاشفتہ القلوب'' میں ہے کہ شہوانی نظریں اور گھڑی بھر کی لذتیں طویل غم کا باعث ہوتی ہیں۔ انسان کے کسی بھی قسم کے گناہ میں مبتلا ہونے کا سب سے بڑا سبب نفس وشیطان کی اطاعت ہے۔ ان خبیثوں کا کام ہی انسانوں کے ایمان کا بیڑا غرق کر کے انہیں جہنم کا ایندھن بنوانا ہے۔

عشق مجازی کے سلسلے میں دونوں فریقین کے قلوب میں ایک دوسرے کے لئے محبت کے جذبات بیدار کرنا' اس سلسلے کو آگے بڑھانے کے لئے مشورے دینا' انہیں دنیا و آخرت کے خطرات سے بے خوف کرنا اور بدنگاہی سے زنا تک پہنچا دینا نفس وشیطان کی کوششوں ہی کا نتیجہ ہے' لہٰذا ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ حتی الامکان اپنی نگاہ کو حرام و فضول چیزوں کے دیکھنے سے بچانے کی کوشش کرے۔ خصوصاً اس مصیبت میں گرفتار مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو الغرض علاج کی کوشش کرنی چاہیے کہ کسی دوسری شخصیت کو نہ تو ارادتاً دیکھیں اور نہ ہی اس کا خیال جان بوجھ کر اپنے ذہن میں لائیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔ ''مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہ کچھ نیچی رکھیں اور شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہ کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔'' (نور 30-31 پ 18)

کیونکہ جب نگاہوں کی حفاظت ہوگی تو دل کی حفاظت بھی آسان ہو جائے گی اور جب دل کی حفاظت ہوگی تو بدن کے دیگر اعضاء بھی قابو میں رہیں گے اور بالفرض اگر کبھی بلا

ارادہ کسی پر نگاہ پڑ بھی جائے تو فوراً لاحول شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کرے اور ذہن میں آ جانے والے تصور کو فوراً جھٹک دے۔ اس کے بارے میں مزید نہ سوچے کیونکہ مزید سوچنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے شیطان کو اپنا کام کرنے کے لئے راستہ فراہم کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ ''اے علی (نامحرم پر غیر ارادی طور پر) ایک مرتبہ نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈالو کیونکہ تمہارے لئے صرف پہلی نظر معاف ہے۔ دوسری نہیں۔'' (مشکوٰۃ)

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ ''کوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ (غیر ارادی طور پر) کسی نامحرم عورت کی خوبصورتی پر نظر کرے پھر وہ اپنی نظر جھکا لے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت کی توفیق فرمائے گا کہ جس کی لذت اسے محسوس ہوگی۔''

(مسند احمد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میرے بعد مردوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں سے زیادہ اور کوئی نہ ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں اس لئے بھیجا ہے تاکہ تمہارا امتحان لے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ پس تم دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں سے اٹھا تھا۔'' (مسلم۔ ترمذی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی ایسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو کہ جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

عاشق کے لئے شرعی حکم

اگر مطلوبہ شخصیت سے شادی ممکن نہ ہو تو حکم یہ ہے کہ غلط و فاسد قدم اٹھانے کی بجائے صبر کرے۔ اس عشق کو چھپائے اور اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی بھرپور کوشش جاری رکھے۔

پھر اس صبر کا نتیجہ یا تو ''دل سے محبوب کی محبت دور ہو جانے'' کی صورت میں حاصل ہوگا یا تمام یا کچھ زندگی غم میں جلتے ہوئے گزرنے کی شکل میں اور یا پھر گھلتے گھلتے مرجانے کی حالت میں۔

اگر سمجھداری سے غور کیا جائے تو یہ تینوں صورتیں ہر لحاظ سے اس سے کہیں بہتر ہیں کہ بے صبری کا مظاہرہ کر کے اپنی آخرت کو تباہ و برباد کر دیا جائے کیونکہ محبت دور ہو جانے کی صورت میں تو ظاہر ہے کہ گناہ سے دوری بھی حاصل ہوگی اور آئندہ زندگی میں کوئی تکلیف بھی محسوس نہ ہوگی۔ دوسری صورت میں جلنے کڑھنے کی تکلیف تو ضرور ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عالیشان بھی تو ایک بشارت عظیمہ کے ساتھ موجود ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ یعنی بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور یہ بھی ہے کہ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ. ترجمہ ''اور صبر کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں۔'' اور یہ حدیث پاک بھی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ عَشَقَ وَکَتَمَ وَعف وَصَبَرَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ. جس نے عشق کیا اور اسے چھپایا اور پاک دامن رہا اور صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما کر اسے جنت میں داخلہ عطا کرے گا۔ (اتحاف سادۃ المتقین للزبیدی)

اور تیسری صورت میں بظاہر جان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا نقصان ہوتا نظر آتا ہے لیکن حقیقتاً اس میں بھی نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ عَشَقَ فَکَتَمَ وَعَفَّ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا۔ یعنی جس نے عشق کیا' پھر اسے چھپایا اور پاک دامن رہا پھر (اسی کے باعث) مر گیا تو وہ شہدا کی موت مرا۔ اللہ ﷻ شادی یا صبر کے علاوہ کسی اور ''آخرت کی بربادی کی صورت'' کو اختیار کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ تحریر علامہ محمد اکمل عطا قادری کی ہے۔ اسی عنوان کے تحت مزید تفصیل درکار ہو تو موصوف کی کتاب شیطانی چکر کا مطالعہ فرمائیے۔

OOOOO

باب پنجم

تاجدار مدینہ ﷺ کی مفرد دواؤں کا ذکر

آب زم زم

دنیا کے ہر حصے سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ہر سال حج وعمرہ کے لئے مکہ مکرمہ میں حاضر ہوتے ہیں اور قدرت الٰہی کے اس چشمہ فیض سے سیراب ہوتے ہیں۔ زم زم کا پانی چھوٹی بڑی کپیوں میں بوتلوں میں' ڈرم اور کنستروں میں بھر کر بطور تحفہ اپنے اہل وطن کیلئے لے جاتے ہیں۔ اہل مکہ سال بھر جی بھر کر زم زم کا پانی ہی پیتے ہیں مگر پانی ہے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔

آب زم زم تمام پانیوں کا سردار ہے۔ سب سے اعلیٰ' سب سے بہتر اور قابل احترام ہے۔ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور سب سے زیادہ بیش بہا ہے۔ سب سے نفیس پانی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پیر مارنے سے پیدا ہوا اور یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سیرابی کا ذریعہ بنا۔

زم زم کا ذکر احادیث میں

آب زم زم کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے رحمت کے پھول کچھ یوں بکھرے۔ ارشاد ہوا۔

"اللہ تعالیٰ اسماعیل علیہ السلام کی ماں پر رحم کرے۔ اگر وہ زم زم کے پانی کو اس طرح نہ روکتیں اور اس کے چاروں طرف باڑ نہ لگاتیں تو زم زم آج بہتا ہوا ایک زبردست چشمہ ہوتا۔" (بخاری شریف۔ کتاب الرویا۔ کتاب الانبیاء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ وہ آب زم زم کو خوب سیر ہو کر نہیں پیتے۔'' (ابن ماجہ)

ایک اور جگہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''میں نے نبی اکرم مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کو زم زم کا پانی پلایا اور انہوں نے کھڑے ہو کر پیا۔'' (بخاری-مسلم-ابن ماجہ)

اس غرض کے لئے ایک خصوصی دعا:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایک ایسے علم کا جو فائدہ دینے والا ہو اور ایسے رزق کا جو مجھے دل سے عطا کیا جائے اور مجھے تمام بیماریوں سے شفا مرحمت فرما۔''

وہ خود اسے بڑے احترام کے ساتھ پیتے رہے اور جب ہجرت کر کے مدینہ منور تشریف لے گئے تو صلح حدیبیہ کے موقع پر منگوا کر پیا اور واپسی میں ساتھ لے کر آئے۔ ان کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس سے مزید استفادہ کے لئے سفر حج کے بعد واپسی میں ہمراہ لایا کرتے تھے۔ حضور اکرم رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ عایہ وسلم کے وصال کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دستور کے بارے میں انہی سے ارشاد ہے۔

''وہ زم زم اپنے ہمراہ لے جایا کرتی تھیں اور بتاتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح لے جایا کرتے تھے۔'' (ترمذی)

اور یہ خوش رسم اسی انہماک سے آج بھی جاری ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زم زم کے فوائد کا خلاصہ:

ابن ماجہ میں حضرت جابر بن عبداللہ سے زم زم کے فوائد کا خلاصہ کچھ یوں مروی ہے۔

''زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے' مفید ہے۔'' (ابن ماجہ)

سبحان اللہ سبحان اللہ زم زم کے پانی کے کتنے کثیر فوائد ہیں اور یہ اتنے فوائد رکھنے کے ساتھ ساتھ باعث شفا بھی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

آب زم زم سے استسقاء کا شافی علاج

ابن القیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ذاتی طور پر مشاہدہ کیا ہے کہ زم زم پینے سے پیٹ میں پانی کا مریض شفایاب ہو گیا۔ اس کے علاوہ بڑی اذیت ناک بیماریوں کے مریض اللہ تعالیٰ عزم وجل کے فضل سے زم زم پی کر شفایاب ہوئے۔ ہم نے ایک شخص کو دیکھا جو سارا دن چلتا پھرتا اور طواف کرتا تھا۔ آب زم زم کے علاوہ نہ کچھ کھاتا تھا' نہ پیتا تھا۔ اسے نہ بھوک تنگ کرتی تھی اور نہ پیاس اور وہ اسی طرح آدھ مہینہ یا کچھ دن زیادہ زم زم پی کر شفایاب ہوا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بخاری اور مسلم میں موجود ہے کہ وہ چالیس دن کھائے پیئے بغیر کعبہ شریف سے لگے صرف زم زم کے پانی پر گزارا کرتے رہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''یہ پانی کھانا بھی ہے اور پینا بھی اور سب سے بڑھ کر یہ طبیعت کو بحال کرتا ہے۔''

سبحان اللہ سبحان اللہ اللہ اکبر کیا کیا غذائیت خدا تعالیٰ ﷻ نے اس پانی کے اندر ڈال رکھی ہے۔

آب زم زم پر 1935ء میں کیا گیا کیمیاوی تجزیہ

ابتدائی طور پر 1935ء میں مصری کیمیا دانوں نے آب زم زم کے اجزاء معلوم کرنے کی کوشش کی اور ان کی تحقیق کے مطابق اس میں مندرجہ ذیل عناصر پائے جاتے ہیں۔

میگنیشیم سلفیٹ	MAGNESIUM SULPHATE
سوڈیم سلفیٹ	SODIUM SULPHATE
سوڈیم کلورائیڈ	SODIUM CHLORIDE

کیلشیم کاربونٹ	CALCIUM CARBONATE
پوٹاشیم نائٹریٹ	POTASSIUM NITRATE
ہائیڈروجن سلفائیڈ	HYDROGEN SULPHIDE

1935ء میں کیا گیا یہ تجزیہ نامکمل اور غلط ہے کیونکہ اس کے مطابق پانی میں قلمی شورہ اور ہائیڈروجن سلفائیڈ موجود ہے۔ موٹی اور اہم بات تو یہ ہے کہ جس پانی میں یہ دو عناصر موجود ہوں' وہ انسانی استعمال کے قابل نہیں ہوتا۔

پاکستانی ڈاکٹر غلام رسول کا تفصیلی تجزیہ

ڈاکٹر غلام رسول قریشی لاہور کے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں علم الارض کے پروفیسر ہیں۔ قریشی صاحب نے آب زم زم کا تفصیلی تجزیہ اپنی ذاتی لیبارٹری میں کیا ہے۔ ان کے مشاہدات کے مطابق اس پانی میں دیگر عناصر کے علاوہ فولاد' میگنیز' جست اور کافی مقدار میں گندھک اور آکسیجن سے مرکب سلفیٹ اور سوڈیم ملتے ہیں۔

پروفیسر کا کہنا ہے کہ ان موجودات کی وجہ سے یہ پانی خون کی کمی کو دور کرنے کے لئے مفید اور کارآمد ہے۔ دماغ کو تیز کرتا ہے اور ہاضمہ کی اصلاح کرتا ہے۔

جدید کیمیاوی عناصر کی ترکیب

زم زم میں موجود کیمیاوی عناصر کے بارے میں راجہ ابوسمن اور طرابلس کی ٹیم نے 1976ء اور 1977ء میں معلوم کیا کہ موجودہ کیمیاوی عناصر کی ترکیب یوں ہے۔

TOTAL DISOLVED SOLIDS	1620
CHLORINE	234
CALCIUM CARBONATE	365
SULPHATE	190
CALCIUM	+VE
MAGNESIUM	+VE
IRON	

SULPHUR	-VE
NIRATES	-VE

مکہ مکرمہ سے 18 میل دور نہر زبیدہ کے دامن میں جبل عرفات کے قریب ایک کنواں واقع ہے۔اس پانی کے کیمیاوی اجزا زم زم سے قریب تر ہیں لیکن جو کمال کی چیزیں آب زم زم میں ملتی ہیں وہ کسی اور میں کبھی بھی نہیں ہوسکتیں۔

دماغ پر آب زم زم کے اثرات

آب زم زم کو جس غرض سے بھی استعمال کیا جائے الحمدللہ اس میں شفا ہی شفا ہے۔ بس یقین والوں کے بیڑے پار ہیں۔ باقاعدگی سے آب زم زم پینے سے انسان کا دماغ تندرست رہتا ہے اور ساتھ ساتھ انسان کا حافظہ بھی بہتر ہو جاتا ہے۔

آنکھوں پر اثرات

آنکھوں میں لگانے والا سرمہ پینے کے لئے عرق سونف کا پھر عرق گلاب استعمال کیا جاتا ہے۔بعض بلکہ اکثر اطباء نے عرق کی جگہ آب زم زم میں سرمہ کھرل کیا ہے۔زم زم کے پانی کی برکت کے ساتھ ساتھ اس میں موجود کیمیاوی عناصر اور گندھک اس سرمہ کی افادیت میں خصوصی طور پر اضافہ کرتے ہیں۔

پیٹ کی گرانی کا فوری علاج

آب زم زم کو اللہ تعالیٰ نے پانی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سے فوائد سے مالا مال کر دیا ہے۔

آب زم زم پینے کے بعد پیٹ کی گرانی فوراً ختم ہو جاتی ہے۔تیزابیت جاتی رہتی ہے اور بھوک باقاعدہ لگنی شروع ہو جاتی ہے۔

چند دن میں کینسر سے مکمل نجات

حرم شریف کے ایک خادم نے ہمیں بتایا کہ اس نے کینسر کے ایک مریض کو دیکھا جو جاں بلب تھا۔لوگ اسے اٹھا کر نماز کے وقت مسجد میں لاتے تھے۔"وہ روزانہ زم زم کا پانی

پیتا اور اسی پانی کو اپنی رسولیوں پر ڈال کر دن بھر کے لئے مزید پانی ہمراہ اپنے لے جاتا۔ چند دن کے بعد وہ شخص اپنے پیروں سے چل کر آنا شروع ہو گیا اور پھر پوری طرح تندرست ہو گیا۔

ذیابیطس پر ذاتی تجربہ

ذیابیطس ایک خطرناک بیماری ہے۔ جب یہ کسی کو لگ جاتی ہے تو اس کی ہر ہر رگ میں گھل مل جاتی ہے۔ یہ ہمارا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ذیابیطس کا جو بھی مریض حج کرنے گیا اور اس نے باقاعدگی سے زم زم پیا۔ اس کے خون اور پیشاب سے شکر ختم ہو گئی جتنی دیر وہ حجاز مقدس میں رہے ان کو انسولین لینے کی کبھی ضرورت نہیں پڑی۔

آب زم زم اور بلڈ پریشر

جب حجاج اکرام حج کے دوران آب زم زم کا استعمال شروع کرتے ہیں تو اس دوران آب زم زم کی برکت سے بلڈ پریشر کے کسی بھی مریض کو کسی بھی قسم کی کوئی دوائی کی ضرورت نہیں پڑی۔ حرم شریف میں جگہ جگہ ٹھنڈا پانی مہیا کرنے والے کولر نصب ہیں جن سے زائرین ٹھنڈ زم زم بلا روک ٹوک پی سکتے ہیں۔ اس لئے نبی اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اب دوبارہ میں لکھنا چاہتا ہوں کہ

"آب زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے' مفید ہے۔" (ابن ماجہ)

آب زم زم کی مقبولیت اور دیگر مذاہب

الحمد اللہ عزوجل آب زم زم تو خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے شفا کا چشمہ کھول دیا ہے۔ اب اپنے عقیدے اور یقین کے مطابق کوئی جتنا چاہے اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

آب زم زم کی مقبولیت اور تقدس سے متاثر ہو کر دیگر کئی مذاہب نے اپنے ماننے والوں کے لئے مقدس پانی تلاش کر لئے۔ ان میں اکثر پانی بیماریوں کا باعث ہوئے کیونکہ آلودہ پانی پینے سے پیٹ کی متعدد بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ الحمد اللہ عزوجل کمال کی یہ بات ہے کہ پوری تاریخ اسلام میں آج تک کوئی شخص زم زم کا پانی پی کر بیمار نہیں ہوا اور اس کے

برعکس ایسا کوئی پانی تاریخ کے کسی دور میں اور کسی ملک میں ایسا نہیں ہوا جس کی وجہ سے لوگ بیمار نہ ہوئے ہوں۔ ان پانیوں میں بجائے شفا کے وباء ہی وباء ہے۔

حال ہی میں کچھ چشموں کا پانی عالمی شہرت حاصل کر گیا ہے۔ لوگ ان کے معدنی پانی توانائی کے خیال سے پیتے ہیں۔ ایسا پانی پی کر توانائی حاصل کرنے والا ابھی تک کوئی نہیں دیکھا گیا۔

انجیر

مفسرین کا خیال ہے کہ زمین پر انسان کی آمد کے بعد اس کی افادیت کے لئے سب سے پہلا درخت جو معرضِ وجود میں آیا' وہ انجیر کا تھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے اپنی ستر پوشی کے لئے انجیر کے پتے استعمال کئے تھے۔ اس کے استعمال کی بہترین صورت اسے خشک کر کے کھانا ہے۔

قرآن مجید میں انجیر کے بارے ارشاد

قرآن مجید میں انجیر کا ذکر صرف ایک ہی جگہ آیا ہے مگر بھرپور ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ (التین:4-1)

ترجمہ "قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس دارالامن شہر کی کہ انسان کو ایک بہترین ترتیب سے تخلیق کیا گیا۔"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سفر کے دوران کی نمازوں میں نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں سورہ التین ضرور تلاوت فرماتے تھے۔ تفسیری اشارات کے طور پر دیکھیں تو اللہ ﷻ نے انجیر کو اتنی اہمیت عطا فرمائی کہ اس کی قسم کھائی جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ اس کے فوائد کا کوئی شمار نہیں۔

انجیر کے بارے میں ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت بابرکت میں کہیں سے انجیر سے بھرا ہوا تھال آیا۔ انہوں نے ہمیں فرمایا کہ "کھاؤ"۔ ہم نے اس میں سے کھایا اور پھر ارشاد فرمایا۔ "اگر کوئی کہے کہ کوئی پھل جنت سے زمین پر آسکتا ہے تو میں کہوں گا کہ یہی وہ ہے کیونکہ بلاشبہ جنت کا میوہ ہے۔ اس میں سے کھاؤ کہ یہ بواسیر کو ختم کر دیتی ہے اور گنٹھیا (جوڑوں کا درد) میں مفید ہے۔"

یہی حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے کنز العمال میں مسند فردوس کے ذریعہ سے دوسری جگہ بیان کرتے ہوئے "تقطع البواسیر" کی جگہ "یذہب بالبواسیر" کی تبدیلی کی ہے۔

انجیر کو بطور پھل اللہ تعالیٰ نے اہمیت دی اور نبی اکرم رحمت دو عالم سرور کائنات نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اسے جنت سے آیا ہوا میوہ قرار دینے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ بواسیر کو ختم کر دیتی ہے۔ علمی لحاظ سے یہ ایک بڑا اعلان ہے جو عام طور پر علم طب میں فاضل اطباء بڑی مشکل سے کرتے ہیں مگر جوڑوں کے درد میں اس کو صرف مفید قرار دیا' اس لئے یہ امور انجیر سے فوائد حاصل کرنے کے سلسلے میں پوری توجہ اور اہمیت کے طلبگار ہیں۔

جالینوس کا انجیر کے بارے قول

جالینوس جس کو حکیم ہونے کے ناطے سائنسدان ہونے کے ناطے ہر کوئی جانتا ہے اور پوری دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ملے جو اس نام سے واقف نہ ہو۔ جالینوس وہ نام جس نے طب میں اپنا لوہا جمایا اور ایک نہیں' دو نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں لاعلاج مریضوں کا علاج کیا اور اس وقت ایک چمکتا ہوا سورج بن کر پوری دنیا میں چمکا۔ جالینوس کہتا ہے کہ "انجیر کے ساتھ جوز اور بادام ملا کر کھالئے جائیں تو یہ خطرناک زہروں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔"

انجیر کے بارے میں امام محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

امام محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ انجیر میں تمام دوسرے پھلوں کی نسبت بہتر غذائیت موجود ہے۔ یہ پیاس کو بجھاتی ہے اور آنتوں کو نرم کرتی ہے۔ بلغم کو نکالتی ہے۔ پرانی بلغمی کھانسی میں مفید ہے۔ پیشاب آور ہے۔ آنتوں سے قولنج اور سدوں کو دور

کرتی ہے اور اسے نہار منہ کھانا عجیب وغریب فوائد کا باعث ہوتا ہے۔

انجیر میں پائے جانیوالے کیمیائی اجزاء

انجیر میں موجود کیمیائی اجزاء کا تناسب یوں ہے:

لحمیات	1.5
نشاشتہ	15.0
حدت کے حرارے	66
سوڈیم	24.6
پوٹاشیم	2.88
کیلشیم	8.05
مگنیشیم	26.2
فولاد	1.18
تانبہ	0.07
فاسفورس	26
گندھک	22.9
کلورین	7.1

ایک سو گرام خشک انجیر میں عام کیمیائی اجزاء کا یہ تناسب اسے ایک قابل اعتماد غذا بنا دیتا ہے۔ اس میں کھجور کی طرح سوڈیم کی مقدار کم اور پوٹاشیم زیادہ ہے۔ ایک سو گرام کے جلنے سے حرارت کے 66 حرارے حاصل ہوتے ہیں۔ حراروں کی یہ مقدار عام خیال کی نفی کرتی ہے کہ کھجور یا انجیر تاثیر کے لحاظ سے گرم ہوتے ہیں۔ وٹامن الف۔ ج کافی مقدار میں موجود ہیں اور ب مرکب معمولی مقدار میں ہوتے ہیں۔

بھارت کے طبی شعبہ کی انجیر پر تحقیقات

بھارت کی حکومت کے طبی شعبہ کی تحقیقات کے مطابق یہ ملین ہے۔ مدر البول ہے۔

اس لئے پرانی قبض، دمہ، کھانسی اور رنگ نکھارنے کے لئے مفید ہے۔ پرانی قبض کے لئے روزانہ پانچ دانے کھانے چاہئیں جبکہ موٹاپا کم کرنے کے لئے تین دانے بھی کافی ہیں۔ اطباء نے چیچک کے علاج میں بھی انجیر کا ذکر کیا ہے۔ چیچک یا دوسری متعدی بیماریوں میں انجیر چونکہ جسم کی قوت مدافعت بڑھاتی ہے اور سوزشوں کے ورم کو کرتی ہے۔ اس لئے سوزش خواہ کوئی بھی ہو، انجینئر کے استعمال کا جواز موجود ہے۔

نذکارنی سے انجیر کے فوائد کا خلاصہ

نذکارنی نے انجیر کے فوائد کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ بھوک لگانے والی، سکون آور، دافع سوزش اور ورم، ملین، جسم کو ٹھنڈک پہنچانے والی اور مخرج بلغم ہے۔ انجیر کے دودھ میں غذا کو ہضم کرنے والے جوہر Papaine کی مانند ہوتے ہیں۔

یہ غذا میں موجود نشاستہ کو منٹوں میں ہضم کر دیتے ہیں۔ ان فوائد کے ساتھ ساتھ ان میں بڑی عمدہ غذائیت بھی موجود ہے۔

اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ انجیر غذا کو مکمل طور پر ہضم کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ درد جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو اسے ختم کرتی ہے۔ جھلیوں کی جلن کو رفع کرتی ہے اور پیٹ کو چھوٹا کرتی ہے۔ بھارتی ماہرین بھی متفق ہیں کہ انجیر پتھری کو مار کر سکتی ہے۔

دماغ پر انجیر کے اثرات

افسنتین جو کا آٹا اور انجیر ملا کر کھانے سے متعدد دماغی امراض میں فائدہ ہوتا ہے۔

انجیر میں کیونکہ فاسفورس بھی پایا جاتا ہے اور فاسفورس چونکہ دماغ کی غذا ہے، اس لئے انجیر دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ ضعف دماغ میں بادام کے ساتھ انجیر ملا کر کھانے سے چند دنوں میں دماغ کی کمزوری ختم ہو جاتی ہے اور یہ کم خرچ اور بالانشین نسخہ ہے۔ انجیر کیونکہ ہر قسم کے درد کے لئے مفید اور موثر ہے۔ اس لئے دردسر میں انجیر کو کھانا مفید اور موثر ہے۔

انجیر کے دانتوں پر اثرات

کیلشیم کیونکہ دانتوں کی غذا ہے' کیلشیم انجیر میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے انجیر کو چبا چبا کر کھانے سے دانت مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں۔

دمہ اور کھانسی میں انجیر کے فوائد

قدرت کی عطا کردہ اس خاص نعمت یعنی انجیر میں نشاستہ بھی موجود ہے اور نشاستہ چونکہ سینہ کی اور حلق کی کھڑکھڑاہٹ کو دور کرتا ہے۔ اس لئے میتھی کے بیج' انجیر اور پانی کو پکا کر خوب گاڑھا کرلیں۔ اس میں شہد ملا کر کھانے سے کھانسی کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔ انجیر کیونکہ مخرج بلغم ہے' اس لئے یہ دمہ میں مفید پائی جاتی ہے۔ دمہ میں چونکہ بلغم گاڑھا ہوتا ہے' اس لئے حال ہی میں کیمیا دانوں نے اس میں ایک جوہر BROMELAIN دریافت کیا ہے جو بلغم کو پتلا کر کے نکالتا ہے اور التہابی سوزش کم کرتا ہے۔

انجیر میں غذا کو ہضم کرنے کی خصوصیات

غذا کو ہضم کرنے والے جوہروں کی تینوں اقسام یعنی نشاستہ کو ہضم کرنے والے لحمیات کو ہضم کرنے والے اور چکنائی کو ہضم کرنے والے اجزاء عمدہ تناسب میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں ان اجزاء کی موجودگی انجیر کو ہر طرح کی خوراک کو ہضم کرنے کے لئے بہترین مددگار بنا دیتی ہے۔

انجیر سے جگر اور پتہ کی سوزش کا کامیاب علاج

انجیر چونکہ محلل اورام ہے۔ اس لئے جگر کا ورم اور سوزش میں بہت کامیابی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ جگر اور پتہ کو تمام غلیظ مواد سے صاف کرتی ہے۔ انجیر میں چونکہ فولاد بھی پایا جاتا ہے' اس لئے یہ جگر کو طاقت دیتی ہے اور خون صالح پیدا کرتی ہے۔

ایک خاتون کو پتہ کی پرانی سوزش تھی۔ ایکسرے پر متعدد پتھریاں پائی گئیں۔ بطور ڈاکٹر اسے آپریشن کا مشورہ دیا گیا۔ وہ درد سے مرنے کو تیار تھی مگر آپریشن کی دہشت کو برداشت کرنے کا حوصلہ نہ رکھتی تھی۔ اس مجبوری کے لئے کچھ کرنا ضروری ٹھہرا۔ چونکہ نبی

اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلونجی کو ہر مرض کی شفا قرار دیا ہے۔اس لئے کاسنی اور کلونجی کا مرکب کھانے کو صبح نہار منہ چھ دانے انجیر کھانے کو کہا گیا۔ وہ دو ماہ کے اندر نہ صرف، کہ پتھریاں نکل گئیں بلکہ سوزشیں جاتی رہیں۔ علامات کے ختم ہونے کے ایک ماہ بعد کے ایکسرے سے پتہ مکمل طور پر صحت مند پایا گیا۔

انجیر سے بواسیر کا شافی علاج

بواسیر کے تین اہم اسباب ہیں۔

1- پرانی قبض۔ 2- تبخیر معدہ۔ 3- اور کرسی نشینی (یعنی کرسی پر زیادہ دیر بیٹھنا) ان چیزوں سے مقعد کے آس پاس کی اندرونی اور بیرونی وریدوں میں خون کا ٹھہراؤ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ رگیں پھول کر مسوں کی صورت میں باہر نکل آتی ہیں اور پاخانہ کرتے وقت ان سے خون آتا ہے۔

ان تمام مسائل کا آسان حل انجیر ہے۔ انجیر پیٹ میں تبخیر ہونے ہی نہیں دیتی۔ انجیر قبض کو توڑ دیتی ہے۔ انجیر خون کی نالیوں سے سدے نکالتی ہے اور ان کی دیواروں کو صحت مند بناتی ہے۔

انجیر خون کی نالیوں میں جمی ہوئی غلاظتوں کو نکال سکتی ہے اور اس کی اسی افادیت کو حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بواسیر میں پھولی ہوئی وریدوں کی اصلاح کے لئے استعمال فرمایا جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

انجیر سے برص کا مکمل علاج

برص چونکہ بلغمی مرض ہے، اس لئے اس بیماری میں انجیر اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

طب یونانی کے مشہور نسخہ سفوف برص کا خود عامل انجیر ہے۔ پوست انجیر کو عرق گلاب میں کھرل کر کے برص کے داغوں پر لگایا جاتا ہے اور آدھ چھٹانک انجیر اس کے ساتھ کھانے کو بھی دی جاتی ہے جس سے مرض ایک دو ماہ میں مکمل جاتا رہتا ہے۔

انجیر سے دائمی قبض سے نجات

قبض کا سبب چونکہ آنتوں کی خشکی ہے۔ انجیر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ عمدہ ملین ہے۔ اس لئے پرانی سے پرانی قبض کو چند دنوں میں درست کر دیتا ہے۔ قبض کے لئے خشک انجیر 5 سے 7 دانے رات کو سوتے وقت یا صبح کو نہار منہ اگر چبا چبا کر کھائے جائیں تو اس سے چند دن میں پرانی سے پرانی قبض سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

انجیر اور آنتوں کا کینسر

(حیرت انگیز جدید تحقیق) ڈاکٹر سید خالد غزنوی کراچی نے اپنے مضمون طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس کے عنوان پر انجیر کے بارے میں لکھا ہے۔

جاپان میں انجیر سے حاصل ہونے والے جوہر بروم لین، کو بڑی مقبولیت حاصل رہی اور انہوں نے سوزش کو رفع کرنے کے۔ لئے (KIHOTABS) تیار کیں ڈاکٹروں نے مطلع کیا کہ انہوں نے اسے آنتوں کے کینسر میں مفید پایا ہے۔ انجیر میں پائے جانے والے جوہر آنتوں کے سرطان کا علاج ہیں۔

انجیر سے پتھری کا اخراج

کرنل چوپڑا اعتراف کرتا ہے کہ انجیر گردوں سے پتھری اور ریت کو نکال سکتی ہے اور خوراک کو ہضم کرتی ہے۔ جب پیٹ خراب ہو تو وہ یوریٹ اور آکسی لیٹ پیدا کرتا ہے۔ جب یہ سمیات جسم سے باہر نکلتے ہیں تو جلن پیدا کرتے ہیں اور مکمل اخراج نہ ہو تو جوڑوں میں جم کر گنٹھیا کی بیماری پیدا کرتے ہیں اور گردوں میں پہنچتے ہیں تو وہاں پتھری بن جاتی ہیں۔ تاہم حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ انجیر قاطع بواسیر اور جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔

انجیر اور گردوں کا فعل ہو جانا

گردوں کے فیل ہو جانے کے متعدد اسباب ہیں۔ اس میں مرض کی اندرونی صورت یہ ہوتی ہے کہ خون کی نالیوں میں تنگی کی وجہ سے گردوں کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ یہی کیفیت پیشاب میں کمی اور بلڈ پریشر میں زیادتی کا باعث بن جاتی ہے۔ ان حالات میں

اگر زندگی کو اتنی مہلت مل سکے کہ کچھ مدت انجیر کھائی جائے تو اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے وہ بیماری جس میں گردے اگر تبدیل نہ ہوں تو موت یقینی ہے۔ شفایابی ہو جاتی ہے۔

انجیر اور جوڑوں کا درد

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث کے انجیر بواسیر کو قاطع اور جوڑوں کے درد میں فائدہ کرتی ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں دیکھیں تو ڈاکٹر چوپڑا اس حدیث کی ہر طرح تصدیق کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ جوڑوں کی تکلیف کو بواسیر کی مانند ختم کر دیتی ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لفظ فرمایا ''ینفع'' یعنی نفع یا آرام دیتی ہے۔ جب تک انجیر استعمال میں رہے گی کیونکہ جوڑوں میں درد پیدا کرنے والی اور بھی بیماریاں ہیں۔

انار

انار کی بحیثیت ذائقہ کئی قسمیں ہیں۔ میٹھا انار' کھٹا انار کھٹ مٹھا انار۔ انار کی سب قسمیں خشک شدہ دانے جنہیں انار دانہ کہتے ہیں' پھل کا پوست غنچے اور پھول' پتے' درخت کی چھال سب دوا بکثرت کارآمد ہیں۔ ڈاکٹری میں اس کے درخت کی چھال کو بطور قابض اور دافع کرم شکم استعمال کرتے ہیں۔

جدید تحقیقات

جدید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ جملہ قسم کے انار میں اجزاء لحمیہ' شکر' کیلشیم' فاسفورس اور فولاد جیسے قیمتی اجزاء پائے جاتے ہیں جو خون کی پیدائش و افزاء اور جسم کی پرورش میں معاون اور مد ثابت ہوتے ہیں اور خون کو اعتدال پر رکھتے ہیں۔ اس لئے بیماری کے بعد کی کمزوری کو رفع کرنے کے لئے انار بطور دواء بہت مفید ہے اور صحت کی حالت میں صحت کو برقرار رکھنے میں مفید ہے۔

انار کے بارے میں ارشادات ربانی عزوجل

سورۃ الانعام اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

"وَجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ"

(الانعام:99)

ترجمہ "اور وہاں پر باغ ہیں جن میں انگور' زیتون اور انار ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی شکلیں آپس میں ملتی بھی ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اپنی شکل اور ذائقہ میں مختلف ہیں۔ تم توجہ دو اور غور کرو' پھلوں پر کہ وہ کیسے پھل کی شکل اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہ وہ چیزیں ہیں جن میں خدا عزوجل کی قدرت کے کرشمے نظر آتے ہیں۔"

سورۃ الانعام میں دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

"وَهُوَ الَّذِىْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ. وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ." (انعام:141)

ترجمہ "تمہارا رب عزوجل وہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے مختلف اقسام کے باغات بنائے ہیں جن میں رنگ برنگ کی فصلیں جیسے کہ کھجور' زیتون اور انار اگتے ہیں۔ ان کی شکلیں اور ذائقے آپس میں ملتے جلتے بھی ہیں اور مختلف بھی۔ اللہ عزوجل دیئے ہوئے ان پھلوں کو اس وقت خوب کھاؤ جب وہ کھانے کے قابل ہو جائیں لیکن ان میں سے حقداروں یعنی غریب رشتہ داروں اور ان لوگوں کو جو انہیں خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کا حصہ مزدور اور اسراف نہ کرو۔ غالباً اس سے مراد تنہا فوری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل ضائع کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

جنت میں پائی جانے والی نعمتوں کے باب میں ارشاد فرماتا ہے۔

"فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ" وَّنَخْلٌ" وَّرُمَّانٌ" ۚ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ." (الرحمٰن:69)

''یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں ہر قسم کے پھل جیسے کہ کھجور اور انار موجود ہے۔ تو تم اپنے رب عزوجل کی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔''

جنت میں پائی جانے والی نعمتوں اور سہولتوں کی ایک طویل فہرست اس سورۃ میں بتائی گئی ہے۔

انار کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ انار کے بارے میں نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے رحمت کے پھول کچھ یوں بکھرے۔ ارشاد فرمایا کہ:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انار کے بارے میں پوچھا۔ حضور پاک نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی انار نہیں ہوتا کہ جس میں جنت کے اناروں کا دانہ شامل نہ ہو۔''

ابن القیم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''انار کھاؤ' اس کے اندرونی چھلکے سمیت کہ یہ معدہ کو حیات نو عطا کرتا ہے۔''

(ابن القیم)

اطباء کا قول

اطباء کا یہ قول مشہور ہے کہ جو شخص انار بستانی کے تین شگوفے ہر سال نگل لے' اس کو پورے سال آشوب چشم سے نجات مل جائے گی۔

ویدوں کا خیال:- ویدوں کا خیال ہے کہ انار کا پانی صفرا کو زائل کرتا ہے۔ دل اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ مقوی' تسکین دینے والا اور مفرح ہے۔ پیشاب آور ہونے کے علاوہ بلغم کو رفع کرتا ہے جس کی جلد سے بار بار خون نکل آتا ہو یا بواسیر سے خون بہتا ہو' انار کے دانے فائدہ دیتے ہیں۔

انار کا کیمیائی تجزیہ

بھارت اور پاکستان کے بازاروں میں ملنے والے اناروں کی بارہ اقسام ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ترکیبی عناصر دوسروں سے جدا ہیں۔ زرعی کالج پونا میں بازار سے ملنے والا اور ایک بہترین انار منگایا گیا اور اس سے تقابلی جائزہ کے لئے مسقطی انار منگوایا گیا اور دونوں کا کیمیائی تجزیہ یوں ظاہر ہوا۔

	بازار سے ملنے والا انار	(اچھا) مسقطی انار
کھایا نہ جانے والا حصہ	49.40	30.26 فیصدی
چھلکا	32.60	16.71 فیصدی
دانے	16.80	13.55 فیصدی
جوس	50.60	69.74 فیصدی

انار کے جوس کا تجزیہ

تیزابیت (کھٹائی)	0.516	0.27 فیصدی
گلا دینے والی مٹھاس	14.56	11.32 فیصدی
نہ گلانے والی مٹھاس	0.00	0.00 فیصدی
کل مٹھا	14.56	11.32 فیصدی

عام اناروں میں قابل خوراک حصہ 28 سے 49 فیصدی کے درمیان اور جوس 57 فیصدی سے 71 فیصدی کے درمیان پایا گیا۔

انار میں کیمیائی اجزاء کی موجودگی

عام انار میں ناقابل خوراک حصہ 28 سے 49 فیصدی کے درمیان اور جوس 57 فیصدی سے 71 فیصدی کے درمیان پایا گیا۔

انار میں کیمیائی اجزاء کی موجودگی اس طرح سے ہے۔ ایک سو گرام انار میں تناسب اس طرح ہے:

PROTEINS	.0.2
CARBOHYDRATES	11.6
CALORIES	48
SODIUM	1.1
ROTASSIUM	2.4
CALCIUM	2.9
MAGNSSIUM	3.1
FATS	0.15
COPPER	0.07
PHOSPHORUS	7.5
SULPHUR	4.2
CHLORIPES	52.5

ان تجزیوں سے دو اہم باتیں سامنے آتی ہیں۔ پہلی یہ کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ غذاؤں اور دواؤں کے ایک خصوصی اصول کے مطابق اس میں سوڈیم کی مقدار بہت کم اور پوٹاشیم زیادہ ہے جس کا اہم فائدہ یہ ہے کہ دل اور گردوں کی کسی بھی بیماری میں انار بے کھٹکے دیا جا سکتا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس میں مٹھائی کی ایسی کوئی قسم موجود نہیں جو ذیابیطس کے مریضوں کے لئے مضر ہو۔ اس لئے شکر کے مریض کھلے دل سے انار کا جوس پی سکتے ہیں۔ اس میں چکنائی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لئے انار کھانے سے خون کی نالیوں کو نقصان نہ ہوگا۔ کولیسٹرول میں اضافہ نہ ہوگا اور وزن کم کرنے والوں کے لئے مفید ہے۔

طب قدیم میں اس کے تمام اجزاء سے مختلف قسم کی دوائیں تیار کی جاتی ہیں اور وہ اکثر امرض بدنیہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

انار اور امراض دماغ

اس کا شربت اور رُب شراب کے خمار کو دور کرتا ہے۔ انار شیریں کے پتوں کے سایہ

میں خشک کر کے پیس لیں اور شہد کے ہمراہ گولیاں بنائیں۔ ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسنے سے نزلہ حار کو فائدہ ہوتا ہے۔

انار اور امراض چشم

آشوب چشم کے لئے اس کے پتوں کو پیس کر ٹکیاں بنا کر آنکھوں پر باندھنے سے آشوب چشم کو آرام ہو جاتا ہے۔

اگر انار شیریں کے دانوں کا پانی ایک بوتل میں بھر کر دھوپ میں یہاں تک رکھیں کہ گاڑھا ہو جائے اور پھر اسے آنکھوں میں لگایا کریں تو اس سے آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔ بصارت قوی ہوتی ہے اور یہ جتنا پرانا ہوا اتنا ہی بہتر ہے۔

انار ترش کا عصارہ تابنے کے برتن میں ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب گاڑھا ہو تو اسے آنکھوں میں لگائیں۔ اس سے سبل اور ناخنہ دفع ہوتا ہے۔ سلاق اور دھند کو مفید ہے۔ انار دانہ کو پانی میں بھگو کر یہ پانی آنکھوں میں ڈالنے سے آشوب چشم کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر انار کی کلیاں یا اس کے پھول تین عدد روزانہ ایک ہفتہ تک نگل لیا کریں تو اس عمل سے سال بھر تک آشوب چشم کا عارضہ نہیں ہوتا۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ انار کی سات کلیاں اس طرح نگل لیں کہ ان کو ہاتھ نہ لگے منہ سے توڑ کر نگل جائیں تو ایک سال تک پھوڑے پھنسیاں نہیں نکلیں اور نہ آنکھیں دکھتی ہیں۔

ابن زہر کا انار کے بارے میں بیان

ابن زہر نے کہا ہے کہ صرف ایک کلی نگلی جائے تو سال بھر تک آنکھیں نہیں دکھتیں۔ انار کی کلیوں کو باریک پیس کر آنکھوں پر لیپ کرنے سے آنکھوں کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔

انار کے امراض گوش پر اثرات

انار شیریں کو مع پوست کے کوٹ کر شراب میں پکائیں۔ جب اچھی طرح نرم ہو جائے تو کان پر باندھیں۔ اس سے ورم گوش دفع ہوتا ہے۔

انار شیریں کے دانوں کا پانی شہد کے ساتھ ملا کر کان میں ڈالنے سے درد گوش کو آرام

ہو جاتا ہے۔

انار ترش کا پانی کان میں ٹپکانے سے بھی کان کا درد دفع ہوتا ہے۔ اگر اس میں قدرے شہد حل کر کے ڈالیں تو زیادہ مفید ہے۔

امراض ناک پر انار کے اثرات

اگر ناک کے اندر پھنسیاں ہوں تو انار شیریں کا پانی ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا پانی ناک میں سعوط کرنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گل انار تازہ کا پانی نچوڑ کر ڈالنے سے نفع ہوتا ہے۔

انار اور امراض دہان

اگر منہ میں چھالے پیدا ہو جائیں جس کو منہ آنا کہتے ہیں، تو انار ترش کے پانی سے کلیاں کرنے سے ان کو آرام ہوتا ہے۔

اگر انار ترش کو مع پوست پانی میں جوش دے کر اس سے کلیاں کریں تو مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں اور ان سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔

گل انار خشک کو پیس کر دانتوں پر ملنے سے مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں اور دانتوں کی جڑوں سے خون آنا رک جاتا ہے۔

انار کے درخت کی چھال کو پانی میں جوش دے کر کلیاں کرنے سے مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں اور ان کا ورم دفع ہو جاتا ہے۔

انار اور امراض حلق

انار شیریں کا پانی گھونٹ گھونٹ پینے سے حلق اور سینہ کی خشونت دفع ہوتی ہے۔ اس کا غرغرہ کرنے سے حلق کا ورم گرم دور ہوتا ہے۔

انار اور امرض سینہ

انار شیریں کا پانی یا اس کا شربت پینے سے درد سینہ اور کھانسی دفع ہوتی ہے۔ اس کا چوسنا درد سینہ اور پرانی کھانسی کے لئے مجرب ہے۔ چنانچہ آب انار شیریں میں شکر تری اور

روغن بادام شیریں ملا کر قدرے صمغ عربی اور نشاستہ کا سفوف اضافہ کر کے نیم گرم پانی سے پورا فائدہ ہوتا ہے۔

اگر پوست انار پیس کر سینہ پر لیپ کریں تو اس سے بلغم میں خون آنا بند ہو جاتا ہے۔
پوست انار کو پیس کر گولیاں بنا کر چوسنے سے کھانسی کو آرام ہو جاتا ہے۔ غنچہ گل انار کو پیس کر بقدر ایک ماشہ کھانا کھانسی کو مفید ہے۔

امراض قلب اور انار

آب انار شیریں اور اس کا شربت ورُب مقوی قلب ہے اور خفقان قلب کو دفع کرتا ہے۔ اسی طرح انار ترش بھی خفقا گرم میں مفید ہے۔

انار اور امراض معدہ

اگر بخارات گرم سے ضم معدہ جلتا ہو تو آب انار شیریں یا اس کا شربت بہت نفع دیتا ہے۔

شربت انار شیریں مقوی معدہ ہے۔ بخارات معدہ کو دفع کرتا ہے۔ اگر گرم مزاج آدمی بعد غذا استعمال کرے تو غذا بہت جلد ہضم ہو جاتی ہے۔

انار شیریں کے رس میں قدرے شکر تری ملا کر پینے سے متلی دفع ہوتی ہے۔ اس کے رس میں شہد ملا کر پینے سے بھوک خوب لگتی ہے۔

انار ترش اور کھٹا مٹھا انار بھی مقوی معدہ ہے۔ ان کے کھانے سے ہچکی دفع ہوتی ہے۔
ترش انار دانہ کا سفوف پانچ حصہ مویز منقی پانچ حصہ زیرہ سیاہ ایک حصہ پیس کر کھانے سے معدہ کو تقویت ملتی ہے۔ قابض ہے۔ بھوک پیدا کرتا ہے۔ مواد صفراوی کو معدہ پر کرنے سے بچاتا ہے۔ صفراوی قے اور متلی کو نافع ہے۔

گل انار اور برگ انگور خام پیس کر معدہ پر لیپ کرنے سے شدید قے ساکن ہو جاتی ہے۔

انار اور امراض امعاء

سالم انار مع پوست نچوڑ کر پینے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ نیز بواسیر کو فائدہ ہوتا

ہے۔ اگر بخار کی وجہ سے قے اور دست آرہے ہوں تو انار ترش کھانے یا اس کا پانی پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اگر اس کو مع پوست نچوڑ کر پیا جائے تو صفراوی قے واسہال دفع ہوتے ہیں۔

پوست انار کو پانی میں بھگو کر اسی پانی کے ساتھ استنجا کرنے سے خون بواسیر کو بند کرتا ہے۔

اگر پوست انار کو پانی میں جوش دے کر صاف کریں اور چاولوں کی پیچھ کے ساتھ ملا کر اس سے حقنہ کریں تو اسہال بند ہو جاتے ہیں۔

پوست انار 2 تولہ شہتوت 2 تولہ جوش دیکر پلانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

پوست انار یا غنچہ انار پانی میں جوش دے کر دن میں چار بار پلانے سے اسہال قوی بھی بند ہو جاتے ہیں۔

غنچہ انار تین سے سات تک لے کر ببول کے کچے پتے اور تھوڑا سا زیرہ اس میں ملا کر پانی سے پیس اور صاف کر کے اس میں پتھر گرم کر کے بجھائیں۔ شیر خوار بچہ کو چار پانچ روز پلاتے رہیں تو کیسے ہی زبردست اسہال آرہے ہوں بند ہو جاتے ہیں۔ اس کے درخت کی چھال کو جوش دے کر پلانے سے سنگرہنی کا عارضہ دور ہو جاتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ اگر اس کے جوشاندہ میں مریض کو آبزن کرائیں تو بواسیر کے خون اور کانچ نکلنے کو فائدہ ہوتا ہے۔

اس کے درخت کی چھال نہایت عمدہ کرم کش ہے اور کدو دانے کے اخراج کے لئے ایک نہایت مفید دوا ہے۔

اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ رات کے وقت مریض کو ڈیڑھ تولہ کیسٹرائل (روغن ارنڈ) پلائیں۔ اگلی صبح اس کو انار کی جڑ کا جوشاندہ بقدر 5-5 تولہ ایک ایک گھنٹہ بعد چار مرتبہ پلائیں۔ آخری خوراک کے پلانے کے دو گھنٹہ بعد نصف چھٹانک روغن ارنڈ پلائیں۔ اس کے اثر سے تقریباً بارہ گھنٹہ بعد کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔

انار اور امراض جگر و طحال

انار شیریں یرقان طحال اور استسقاء میں مفید ہے۔ صاحب استسقاء کو جہاں دیگر میوہ

جات کھانے کی اجازت نہیں، اس کے لئے انار دانہ صرف جائز بلکہ نفع رساں ہے۔ سالم انار کو نچوڑ کر اس کا پانی 14 تالہ سے 23 تولہ تک لیں اور اس میں تین تولہ سے چھ تولہ تک شکر سفید ملا کر مریض کو پلائیں تو اس سے مرہ صفراء دستوں کی راہ نکل جاتا ہے اور معدہ کو قوت پہنچتی ہے۔ اس مطلب کے لئے یہ بلیلہ زرد کی طرح کام دتا ہے۔ انار ترش جگر کی گرمی اور جوش خون کو دور کرتا ہے۔

انار اور امراض اعضاء بول

انار شیریں میں اسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو مدر بول ہیں۔ اس لئے احتباس بول کی حالت میں اس کا کھانا فائدہ دیتا ہے۔ اس کی چھال کا جوشاندہ مسلسل البول کو مفید ہے۔

انار اور امراض مخصوصہ مرداں

انار شیریں مقوی باہ و مولد منی ہے۔ انار کے پھول تازہ کا رس نکال کر احلیل میں پچکاری کرنے سے زخم مجرائے بول اچھا ہو جاتا ہے۔

انار اور امراض زناں

انار ترش کھانے سے حاملہ کی مٹی کھانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ عورت کی اندام نہانی میں پوست انار کی دھونی دینے سے مرا ہوا بچہ نکل آتا ہے۔ پوست انار کے پانی سے کپڑا تر کر کے اندام نہانی میں رکھنے سے اس کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ درخت انار کی چھال کے جوشاندہ میں اگر عورت کو آبزن کرایا جائے تو رحم سے خون آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ سیلان رحم کو فائدہ ہوتا ہے۔

انار اور حمیات

اگر شراب پینے کی وجہ سے تپ ہو گیا ہو تو انار شیریں کا پانی پینے سے رفع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انار ترش کا کھانا بھی مفید ہے۔

انار اور امراض جلد

اگر انار کر مع پوست پیس کر قدرے شہد ملا کر زخم پر باندھیں تو اس سے خراب اور

گندے زخم دور ہوتے ہیں۔ انار ترش کو آگ میں بھلبھلا کر بدن پر مالش کرنے سے تر و خشک کھجلی کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر انار ترش کا پانی نکال کر قدرے شہد ملا کر تانبے کے برتن میں پکائیں۔ جب گاڑھا ہو تو آکلہ پر لگائیں۔ اس سے اس کی ترقی موقوف ہو جائے گی۔ انار ترش کا پانی خراب اور گندے زخم پر لگانے سے اس کو درست کرتا ہے اور گندے گوشت کو دور کر کے زخم کو جلد اچھا کرتا ہے۔ پوست انار باریک پیس کر زخم پر چھڑکنے سے اس کو بہت جلد بھرلاتا ہے۔ اسی طرح گل انار کا سفوف...... کرنے سے زخم جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ گلنار کو پیس کر ورم پر لگانے سے جلد تحلیل ہو جاتا ہے۔ درخت انار کی چھال کو پیس کر ہمراہ شہد چیچک کے دانوں پر لگانے سے اس کی رطوبت بہت جلد خشک ہو جاتی ہے۔ اس کی چھال کا سفوف زخم آتشک پر کرنے سے جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔

اس کو سرکہ میں پیس کر لگانے سے سرخیاوہ رفع ہو جاتا ہے۔

انار اور حشرت الارض

ابن زہر کہتا ہے کہ انار کی ڈالیوں سے سانپ' بچھو اور دوسرے حشرات الارض ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پرندے زیادہ تر اس درخت پر اپنے گھونسلے بناتے ہیں تاکہ موذی کیڑوں سے امن رہے۔

عام صحت اور انار

عام صحت کے لئے انار نہایت عمدہ میوہ ہے۔ قرآن شریف میں بھی اس کو نعمت ہائے بہشت شمار کیا گیا ہے۔ اس کے کھانے سے صحت درست رہتی ہے۔ خون صالح پیدا ہوتا ہے اور بدن موٹا ہوتا ہے۔ اس کے کھانے سے انسان صحت مند اور توانا رہتا ہے۔

انار اور امراض اطفال

بچوں کے سوکھا اور آنتوں کی دق میں بھی بھارتی ماہرین اس کے جوشاندہ کو مفید قرار دیتے ہیں۔ انار کے چھلکے میں پائے جانے والے الکلائیڈ علیحدہ کر کے خالص صورت میں پیٹ سے کیڑے نکالنے کے لئے ماضی میں مستعمل رہے ہیں مگر کیمیاوی ذرائع سے حاصل

ہونے والی جدید ادویہ کے بعد لوگوں میں اس سے دلچسپی کم ہوگئی۔ حالانکہ یہ جدید ادویہ سے زیادہ مؤثر اور محفوظ ہے۔

انار سے روحانی علاج

انار کے کھانے سے انسان کا دل روشن ہو جاتا ہے اور اس کو طاقت ملتی ہے۔ گویا جس کسی نے انار کھایا' اللہ تعالیٰ اس کے دل کو روشن کر دے گا۔

دل کو روشن کر دینے سے صوفیاء کی اصطلاح میں تو حیات القلب لیا جا سکتا ہے لیکن اس کے پس منظر کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ دل کو طاقت دیتا ہے۔

وہ بیماریاں جن کی تفتیش پر تو دل میں کچھ نہیں ہوتا لیکن مریض دل کے فعل سے مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ اسے مضمحل قرار دیتا ہے۔ غالباً اسی پس منظر کے بنا پر طائف کے مشہور باغ ''ہوایا'' کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کے انار اور چشموں کا پانی دل کو طاقت دیتے ہیں۔

مکہ معظّمہ کے مقیم ڈاکٹر کا مشاہدہ

مکہ معظّمہ میں عرصہ دراز سے مقیم ایک فاضل ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ان کے دل کے مریض جب طائف کے انار کھاتے ہیں تو ان میں بشاشت آ جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جس کا طب جدید کی کتابوں میں کسی دوائی کے بارے میں مذکور نہیں۔ البتہ طب قدیم کے ماہرین خمیرہ گاؤ زبان اور اس نوع کے دوسرے مرکبات کو مفرح قرار دیتے آئے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ان میں سے اکثر ادویہ دل کو فرحت دیتی ہیں۔

انڈا

صاحب نزہتہ المجالس فرماتے ہیں کہ عمدہ انڈا سیاہ رنگ کی چھوٹی مرغی کا ہوتا ہے کیونکہ وہ خصوصیت سے مقوی قلب ہوتا ہے۔ اگر اس کی زردی گھی اور زعفران میں ملا کر ورم پر لیپ کی جائے تو ورم کا پکاتی ہے۔ مرغابی کا انڈا نسیان کو بڑا مفید ہے۔ اس سے فہم بڑھتا ہے۔

طب جدید کے مطابق باسی انڈوں کی نسبت تازہ انڈے ہمیشہ بھاری ہوتے ہیں۔ اچھے اور گندے انڈے کی پہچان یہ ہے کہ پاؤ بھر پانی میں نصف چھٹانک نمک حل کر کے

ایک ایک انڈا ڈال کر دیکھیں۔ اگر ڈوب جائے تو درست ہے۔ اگر تیرنے لگے تو خراب ہے۔ مرغی کے انڈے کی زردی مرکب القویٰ مائل بہ گرمی ہے اور سفیدی سردتر ہوتی ہے۔ نیم بریاں (آدھا ابلا) بہترین اور زیادہ خون پیدا کرتا ہے۔ یہ دل' دماغ' بدن اور باہ (قوت مردمی) کو تقویت دیتا ہے۔ کمزور مریضوں کے لئے بہترین غذا ہے۔ اس کی زردی کا تیل بال پیدا کرتا ہے۔ جب بچوں کو قے اور دست آتے ہوں اور کوئی غذا ہضم نہ ہو تو (اپلیومن واٹر) پلایا جاتا ہے۔

یہ ایک انڈے کی سفیدی کو پاؤ بھر پانی میں پھینٹ کر بقدر ذائقہ کھانڈ ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں انڈے کے بارے ارشادات

بیہقی نے حضرت خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پاک نقل فرمائی۔

''کسی نبی نے بارگاہ رب العزت عزوجل میں ضعف (بدن) کی شکایت کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے انڈے کھانے کا حکم فرمایا۔'' (نزہتہ المجالس۔ جلد اوّل)

''قانون'' کے مصنف بوعلی سینا کا بیان

قانون کے مصنف نے اس کی زردی کو حارطب لکھا ہے۔ یہ خون عمدہ صالح پیدا کرتا ہے۔ معمولی طور پر تغذیہ کرتا ہے اور اگر انڈا ابال کر استعمال کیا جائے تو معدے سے تیزی کے ساتھ نیچے کی جانب جاتا ہے۔

قابل طبیب کا انڈے کے بارے بیان

طبیب لکھتا ہے کہ زردی بیضہ مرغ مسکن درد ہے۔ حلق اور سانس کی نالی کو چکنا اور ملائم کرتی ہے۔ یہ حلق کے امراض کھانسی' پھیپھڑے' گردے اور مثانے کے زخموں کے لئے نفع بخش ہے۔ اس کے استعمال سے حلق کی خشونت ختم ہو جاتی ہے۔ بالخصوص شیریں بادام کے تیل کے ساتھ اس کا استعمال اور بھی نفع بخش ہے۔ مواد سینہ کو پختہ کر کے اس کو نرم کرتا ہے اور حلق کی خشونت کے لئے مسہل ہے۔ اگر آنکھ میں گرم ورم ہو جائے اور اس سے درد

ہو تو انڈے کی سفیدی کے چند قطرے آنکھ میں ٹپکانے سے درد ختم ہو جائے گا اور آنکھ میں ٹھنڈک پہنچنے کی وجہ سے سکون ملے گا۔ اگر آتش زدہ جلد پر اس کا ضماد کریں تو آبلے نہ آئیں گے۔ اگر درد کے مقام پر اس کا ضماد کریں تو درد جاتا رہے گا۔ اور اس کے ضماد سے حفاظت ہوگی۔ اگر گوند کے ساتھ اس کو آمیز کر کے پیشانی پر ضماد کیا جائے تو نزلے کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

بوعلی سینا سے انڈے کے فوائد کا خلاصہ

مصنف ''قانون'' شیخ بوعلی سینا نے دل کی دواؤں میں اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اگرچہ یہ دل کی عام دواؤں میں سے نہیں، پھر بھی اس کی زردی کو تقویت قلب میں خاص مقام حاصل ہے۔ اس لئے کہ اس میں تین خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

1- یہ بہت جلد خون بن جاتا ہے۔

2- دوسرے اس سے فضلہ کی مقدار کم ہوتی ہے۔

3- تیسرے یہ کہ اس سے پیدا ہونے والا خون دل کی غذائیت کے کام آنے والے خون کی طرح ہلکا ہوتا ہے۔ تیزی کے ساتھ دل کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے جوہر روح کو تحلیل کرنے والے عام امراض کی تلافی کے لئے اسے سب سے مناسب مانا جاتا ہے کیونکہ اس سے بہت جلد تحلیل روح ہوتی ہے۔

اذخر (روسا گھاس)

اہل مکہ کے نزدیک ایک مشہور خوشبودار پودا ہے جس کی جڑ اندر ہوتی ہے اور شاخیں پتلی ہوتی ہیں۔ یہ قابل کاشت ہموار اور غیر ہموار دونوں طرح کی زمینوں پر اگتا ہے۔ اذخر کا مزاج دوسرے درجے میں حار اور پہلے درجے میں یابس ہے۔ یہ لطیف زود ہضم ہے۔ سرون شریانوں کے منہ کھولتا ہے اور بار بار پیشاب لاتا ہے۔ مدر حیض ہے۔ یہ گھاس کنکروں کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کر دیتی ہے۔ معدہ اور جگر اور گردوں کے سخت ورم اس کے پینے یا اس کے جماد کرنے سے تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس کی جڑ دانتوں کو مضبوط کرتی ہے اور معدہ کو

تقویت بخشتی ہے۔ متلی روکتی ہے اور پاخانہ بستہ کرتی ہے۔

حدیث مبارکہ میں اذخر کا ذکر

اس کا ذکر صحیح بخاری میں آیا ہے۔ آپ نے مکہ کی حرمت کے بارے میں فرمایا:

''مکہ کے سبزے بھی نہ کاٹے جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اذخر گھاس کو اس سے مستثنیٰ کر دیجئے۔ کیونکہ یہ ان کے لئے زیب و زینت کا سامان ہے اور اس سے گھروں کو سجاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ٹھیک ہے۔ اذخر اس سے مستثنیٰ ہے۔''

اذخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں بڑی اہمیت کی حامل تھی۔ اسی لئے فتح مکہ کے بعد وہاں ہر قسم کے نباتات کو کاٹنے سے منع فرمایا گیا لیکن اذخر کو کاٹنے کی چھوٹ دیدی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کسی جاندار کو ہلاک کرنے یا پریشان کرنے یا نباتات کو کاٹنا حرام قرار دیا اور فرمایا۔ اس کا کانٹا (شوک) نہ توڑا جائے۔ اس کا درخت نہ کاٹا جائے۔''

قریش میں سے ایک شخص نے کہا کہ ''اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے کہ ہم اسے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر کے سوا' اذخر کے سوا۔''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ کیا کہ اونٹنی پر اذخر گھاس کاٹ کر لا دلاؤں اور اس کو فروخت کر کے جناب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کا بندوبست کروں۔ (بخاری)

عرب میں اذخر کے جنگلات اور میدان ماحول کو حسن یقیناً بخشتے تھے کیونکہ یہ خوشبو بھی بکھیرتے تھے۔

اذخر کا سنار کے کام میں ضروری سمجھا جانا

اذخر کا استعمال سنار اپنے کام میں اس حد تک ضروری سمجھتے تھے کہ اسے کاٹ کر

سناروں کے ہاتھ بیچنا ایک نفع بخش کام سمجھا جاتا تھا۔

اذخر کے مختلف اعضاء پر اثرات

اذخر کے سرد بلغمی امراض مثلاً فالج، لقوہ، تشنج، استرخاء اور نسیان اور تپ بلغمی میں بطور منضج و معدل بہت اچھے اثرات ہیں۔ استسقاء و ورم معدہ و جگر و طحال، احتباس بول و حیض و سنگ گردہ و مثانہ میں اس کا جوشاندہ تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پلاتے ہیں۔
معدہ گردہ اور جگر کے سخت اورام کو تحلیل کرنے کے لئے اس کا ضماد بھی لگاتے ہیں۔ روغن شگوفہ اذخر کارش کو زائل کرنے اور بدن کی تکان دور کرنے کے لئے بدن پر ملتے ہیں۔

روغن شگوفہ اذخر

شگوفہ اذخر بقدر ضرورت لے کر اس قدر روغن زیت میں بھگوئیں کہ دو چند تیل اوپر ہو، مشتی میں ڈال کر تیس روز دھوپ میں رکھیں۔ اس کے بعد صاف کر لیں اور پھر اس صاف شدہ تیل کو دوبارہ اذخر کا شگوفہ بھگو رکھیں۔ غرضیکہ اسی طرح تین مرتبہ کریں اور روغن تیار ہے۔
دانتوں اور مسوڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے بیخ اذخر کے جوشاندہ سے مضمضہ (کلی) کراتے ہیں۔ علاوہ ازیں بیخ اذخر کو ضعف معدہ اور غلشیاں بلغمی اور دستوں کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

مزید تحقیقات

اذخر کے کیمیائی تجزیہ سے اس کا روغن حاصل ہو گیا ہے جس کے فوائد اوپر تحریر کر دیئے گئے۔

اونٹنی کا دودھ

اونٹنی کا دودھ حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ تندرست اونٹنی سے حاصل کیا جائے۔ جانور کو اچھی خوراک دی جائے۔ جو اونٹنی باہر سے گھاس وغیرہ کھاتی ہے اس کا دودھ عمدہ ہوتا ہے۔ وہ اس لئے کہ اس نے ہر طرح کا گھاس اور ہر طرح جڑی بوٹی کھائی ہوتی

ہے اور ہر چیز جو اللہ ﷻ نے پیدا کی ہے اس میں اللہ ﷻ نے کسی نہ کسی مرض سے شفا کی طاقت رکھی ہے۔

نہیں کوئی چیز نکمی اس زمانے میں
کوئی برا نہیں ہے قدرت کے کارخانے میں

اونٹنی کا دودھ جلا کرتا ہے اور معتدل القوام ہے اور جسم کو قوت بخشتا ہے اور سدہ کھولتا ہے اور باطنی ورموں کو تحلیل کرتا ہے اور جلندر وقے کو اور دمہ اور کھانسی کو مفید ہے۔

حدیث مبارکہ میں اونٹنی کے دودھ کا ذکر

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اونٹنی کے دودھ اور اس کے پیشاب میں تمہارے پیٹ میں پڑنے والے پانی کا علاج ہے۔'' (ابن حبان)

سبحان اللہ ﷻ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بڑی بیماری کا علاج کتنا آسان بتایا ہے۔ قربان ہو جائیں ایسے طبیبوں کے طبیب پر قربان جائیں ایسے حکیم پر اللہ تعالیٰ ﷻ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں درود اور کروڑوں سلام بھیجے۔ آمین۔

استسقاء کیا ہے

استسقاء ایسی بیماری ہے جس میں مریض کے پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے۔ پیٹ پھولنے لگتا ہے اور صحت گرنے لگتی ہے۔ پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ جلد اور زبان خشک' آنکھیں ویران' نبض کمزور ہو کر چلنا پھرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ اس کیفیت کو انگریزی میں ASCITIES کہتے ہیں۔

استسقاء کا اونٹنی کے دودھ سے شافی علاج

جیسا کہ حدیث مبارکہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ نبی اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''اونٹنی کے دودھ اور اس کے پیشاب میں تمہارے پیٹ میں پڑنے والی پانی کا علاج ہے۔''

استسقاء مرض مادی ہے جس کا سبب ایک مادہ غریبہ باردہ ہے جو اعضاء کے خلل میں گھس جاتا ہے۔ جس سے ان اعضاء میں بڑھوتری آجاتی ہے۔ کبھی تمام اعضاء ظاہرہ میں یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی ان خالی جگہوں میں جہاں غذا اور اخلاط میں مدبر اعضاء ہوتے ہیں اور اس کے نواحی میں یہ مادہ باردہ غریبہ گھس جاتا ہے اور ان حصوں کو بڑھوتری کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ لحمی جو تینوں میں بدتر ہے۔ زقی، طبلی۔

اس مرض یعنی استسقاء میں جن دواؤں کی سخت ضرورت ہے۔ وہ دوائیں ایسی ہونی چاہئیں، جو ان مواد کو کھینچ کر ہلکے دستوں کے ذریعے یا ادوار معتدل کے ذریعے باہر کر دیں۔ یہ دونوں خصوصیات اونٹوں کے دودھ میں اور ان کے پیشاب میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ نبی اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کے استعمال کا حکم فرمایا۔ اس لئے گابھن اونٹنی یعنی (حمل والی) کے دودھ میں جلا مادہ اور براز کی تلیین ہے جس سے نرم پاخانے کے ساتھ مادہ غریبہ باردہ خارج ہو جانے، ڈھیلے پاخانے کے ساتھ اس میں پیشاب لانے کی بھی خاصیت ہے۔ خواہ یہ پاخانے و پیشاب کسی قدر زیادہ ہو، خواہ کسی قدر کم ہو، ان کے استعمال سے سدے کھل جاتے ہیں یعنی ہر قسم کے روک کھل جاتے ہیں۔ اس لئے کہ عموماً ہر اونٹ شیخ (درمنہ ترکی) مقیوم (ربتہ پتہ) بابونہ اقحوان (سوبھل) اذخر (گنڈھل) چرتے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سی دوسری گھاس جو مفید استسقاء ہے، ان کی مرغوب غذا ہے۔

یہ بیماری جگر کی خرابی کے بغیر پیدا نہیں ہوتی۔ اگر جگہ سے کلیتہً نہیں تو کسی قدر شرکت تو ضروری ہوتی ہے اور عموماً جگر اس کا سبب ہوتا ہے اور عربی اونٹوں کا دودھ اس کے لئے اور سدوں کو کھولنے کے لئے مفید ہے۔ دوسرے ایسے منافع بھی اس سے مرتب ہوتے ہیں جو استسقاء کو کم یا ختم کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر عادل کا بیان

ڈاکٹر عادل ازہری نے لکھا ہے کہ استسقاء ایک ایسا مرض ''ہے جس میں انتفاخ بطن

خصوصی علامت ہے۔اس لئے برتیونی تجویلیف بدبودار رطوبت پائی جاتی ہے۔اس کے چند اسباب ہوتے ہیں۔جن میں سب سے اہم جگر کی دیازت رطوبی اور قلب کا نیچے آجانا ہے یا بارتیونی تذرن یا اس قسم کا کوئی دوسرا سبب ہے۔اس کا علاج سبب کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔

اونٹنی کے دودھ کے بارے میں رازی کا بیان

رازی لکھتا ہے کہ اونٹنی کا دودھ جگر کے تمام دردوں کے لئے دوائے شافی ہے۔اسی طرح مزاج جگر کے فساد کو بھی ختم کر دیتا ہے۔اسرائیل نے کہا کہ اونٹنی کا دودھ بہت زیادہ رقیق ہوتا ہے۔اس میں ماہیئت اور تیزی یعنی سرعت نفوذ غیر معمولی ہوتی ہے اور غذائیت کے اعتبار سے سب سے زیادہ قوی ہے۔اس کے پینے سے دست آتے ہیں اور جگر اور دوسری تجویلیفوں کے سرے کھل جاتے ہیں۔اس میں موجود ہوتی ہے۔اس کی تلطیف کی خصوصیات پر دلیل بین ہے۔اسی وجہ سے جگر کی ترتیب کے لئے استعمال ہونے والی دواؤں میں اسے سب سے زیادہ قوی اور عمدہ تسلیم کیا جاتا ہے۔اس کے سدے کھولتا ہے۔اس سے طحال کی صلابت بھی اگر یہ صلابت اور ورم زیادہ پرانا ہو تو اس سے فوراً تحلیل ہو جاتا ہے اور اگر حرارت جگر سے ہونے والے استسقاء میں تھن سے نکلتے ہی گرم گرم دودھ اونٹنی کے بچے کے پیشاب کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو بہت زیادہ نافع ثابت ہوتا ہے۔اس لئے کہ تھن سے نکلتے وقت کے دودھ کی گرمی کے ساتھ استعمال میں نمکیت کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔اس سے فضولات جلد منقطع ہو جاتے ہیں اور اسہال بآسانی ہوتا ہے۔

اگر اس کے استعمال کے بعد بھی فضولات کا رخ نکلنے کی طرف نہ ہو اور اسہال میں دشواری یا تاخیر ہو رہی ہو تو پھر کسی دوسری دوائے سہل سے کام لیا جائے اور دست لائے جائیں۔دوائیں ایسی ہونی چاہئیں جو استسقاء کی قاطع ہوں۔

اونٹنی کے دودھ کے بارے میں بوعلی سینا کے خیالات

صاحب قانون نے کہا ہے کہ اس کا کوئی خیال نہ کیا جائے کہ دودھ کا مزاج علاج

استسقاء کے متضاد ہے۔ اس لئے کہ اونٹنی کا دودھ استسقاء کے لئے تریاق ہے کیونکہ یہ آنتوں کو صاف کرنے والا ہے۔ خواہ جس انداز کا بھی ہو اور بھی بہت سی خوبیاں اس میں ہیں۔ اس لئے کہ دودھ نہایت درجہ مفید ہے۔ اگر کوئی مریض پانی کے بجائے صرف دودھ ہی استعمال کرتا رہے تو اس میں شفا متیقن ہے۔

اونٹنی کے دودھ کے گردوں پر اثرات

اونٹنی کا دودھ گردوں پر بھی اپنے اثرات بہت زیادہ رکھتا ہے جس کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جا سکتا ہے۔

گوجرانوالہ سے ایک نوعمر لڑکا گردوں کی خرابی لے کر دربدر بھٹک رہا تھا۔ اس کے پیٹ میں پانی تھا۔ چہرہ سوجا ہوا' ٹانگیں پھولی ہوئیں اور پیشاب برائے نام' اس بچے کو پہلے تو شہد سے راہ راست پر لانے کی کوشش کی گئی لیکن بات نہ بنی۔ البتہ کمزوری جاتی رہی۔ پھر دودھ اور اونٹنی کا پیشاب دیا گیا۔ ورم چند دنوں میں ختم ہو گیا۔ اس بات کو آج سات سال ہو گئے ہیں' وہ ایک تندرست نوجوان کی شکل اختیار کر گیا ہے لیکن محض اپنے شوق سے اونٹنی کا دودھ ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پیتا ہے۔

ایک جگہ پر اونٹنی کے دودھ کا تجربہ ہوا ہے۔ اس کا تجربہ ایسے گردوں پر ہو چکا ہے جن کو جنگی اسباب نے عرب ممالک میں ٹھہرا دیا تھا۔ ضرورت نے انہیں اس مجرب دواء کے استعمال پر مجبور کیا۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

استعمال کے بعد وہ توانا و تندرست بھی ہو گئے۔ سب سے زیادہ مفید عربی دیہات کے اصل اونٹ کا پیشاب ہے۔ اس واقعہ سے پیشاب کا بطور دوا استعمال کرنا اور اس سے شفا پانا معلوم ہوتا ہے۔

بارش کا پانی

زمین کے آبادکاروں کی آسائش کے لئے جو چیزیں خدا نے تخلیق کی ہیں' ان میں بارش ایک عجیب و غریب سہولت ہے۔ بادل آتے ہیں' بجلی چمکتی ہے اور مینہ برسنے لگتا ہے۔

بارش کے ہونے کے بعد ندی نالے بھر کر بہنے لگتے ہیں۔ کھیتوں میں ہریالی آتی ہے۔ انسانوں، جانوروں اور نباتات کے لئے غذا کا بندوبست ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو درخت مرجھا جاتے ہیں۔ فصلیں سوکھ جاتی ہیں۔ جنگلی جانور بھوک اور پیاس سے مرنے لگتے ہیں۔ بنجر زمین خوراک پیدا کرنے سے عاجز ہو کر قحط کا باعث بنتی ہے۔

قرآن مجید میں بارش کے بارے ارشادات

سورۃ الروم میں ارشاد ہوتا ہے کہ

ترجمہ ''اور اس کی نشانیوں میں سے جو وہ دکھاتا ہے۔ بجلی ہے، جس سے تم ڈرتے بھی ہو اور بعد کی طمع بھی کرتے ہو اور آسمانی پانی اتارتا ہے۔ جو زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی دیتا ہے اور ان چیزوں میں نشانیاں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو عقل و دانش رکھتے ہیں۔'' (الروم:24)

قرآن مجید نے بارش کے برسنے اور اس کی وجہ سے زمین کو حیات نو میسر آنے والی بات متعدد مقامات پر وضاحت سے ان اشاروں کے ساتھ بتائی ہے کہ لوگ ان کی ماہیت کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ان پر فوائد کے کئی اور راستے کھل جائیں گے۔

عقلمندوں کے لئے مزید اشارہ دیتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور اس نے آسمان سے پانی برسایا جس کی وجہ سے زمین سے تمہاری خوراک کے لئے پھل پیدا ہوتے ہیں۔'' (البقرہ:22)

یہی بات سورہ ابراہیم میں دہرائی گئی اور پھر سورہ طٰہٰ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نباتات کی ہر صنف میں نر اور مادہ ہوتے ہیں جن کی قربت پودوں کی آئندہ نسل کو چلاتی ہے۔

چنانچہ سورہ انفعال میں ذکر ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ:

''جب اس نے تم پر امن اور سلامتی کے نشان کے طور پر اونگھ پیدا کی اور آسمان سے پانی برسایا تاکہ تم کو پاک اور شیطان کی گندگی دور کرے اور تمہارے دل کو مضبوط کر کے تمہارے قدم پکے کر دے۔'' (الانفال:11)

بارش کے پانی کے متعلق ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جب بارش نہ ہوتو نبی کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس کے لئے دعا کی اور نماز استسقاء پڑھی اور جب زیادہ ہوئی تو رکنے کی دعا کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ:

''جب بارش ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے کہ اے ہمارے رب! تو اسے ہمارے لئے مفید بنا۔'' (بخاری)

ابن کثیر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان ہے کہ وہ شفا کے لئے بیماروں کو ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ قرآن مجید کی کوئی سی آیت لکھ کر اس کو بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی میں شہد ملا کر پی لیں۔ ان شاءاللہ عزوجل شفایاب ہوں گے۔

بارش کے پانی کے فوائد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گردے کا بطن اس کی جان ہے۔ اگر اس میں سوزش ہو جائے تو مریض کو شدید اذیت ہوتی ہے۔ اس کا علاج جلے ہوئے پانی اور شہد سے کیا جائے۔

(ابوداؤد۔ مستدرک حاکم)

محدثین نے ماءالحرق کا لفظی ترجمہ تو ابلا ہوا پانی ہی کیا ہے لیکن تشریح کے دوران اکثر کی رائے یہ ہے کہ مریض کو بارش کا پانی ملا کر دینا اس نسخہ کی مکمل ترکیب ہے۔

ڈاکٹر خالد غزنوی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ہم نے اپنے کئی مریضوں کو شہد اور بارش کا پانی متعدد بیماریوں میں دیا ہے۔ بلاشبہ دوسرے نسخوں سے زیادہ مؤثر ہے۔

بارش کا پانی اگر پینے یا دوائی کے لئے جمع کرنا مقصود ہو تو وہ مینہ برسنے کے شروع میں نہ لیا جائے کیونکہ فضا میں دھواں، کیمیاوی عناصر اور آلودگی ہوتی ہے۔ ابتدائی بارش ان چیزوں کو دھو کر زمین پر لاتی ہے اور جب یہ ختم ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد کی بارش ہر طرح سے صاف اور پاک ہوتی ہے۔

بہی۔سفرجل

بہی ایک مشہور سیب کی شکل کا پھل ہے۔ عام طور پر اس کا مربہ مستعمل ہے۔ اس کے بیجوں کو بہیدانہ کہتے ہیں۔ یہ پھل دل ودماغ' معدہ اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔ یہ پھل دنیا کے اکثر ممالک کے پہاڑی علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے جبکہ پاکستان میں آزاد کشمیر' مری' سوات اور مردان کے علاقوں میں پایا جاتا ہے مگر اب اس کے درخت ناپید ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ لوگوں کو اس کا صحیح مصرف معلوم نہیں رہا۔ اس کا درخت چار میٹر کے قریب بلند ہوتا ہے اور اس کے تمام حصے دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں۔

احادیث میں بہی کی اہمیت اور دل کے دورے کا علاج

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''سفرجل کھاؤ کیونکہ وہ دل کے دورے کو ٹھیک کر کے سینہ سے بوجھ اتار دیتا ہے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''سفرجل کھانے سے دل پر سے بوجھ اتر جاتا ہے۔'' (کنزالاعمال)

مزید فرمایا۔ ''سفرجل کھاؤ کہ دل کے دورے کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں مامور فرمایا جسے جنت کا سفرجل نہ کھلایا ہو کیونکہ یہ فرد کی قوت کو چالیس افراد کے برابر کر دیتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

مزید فرمایا۔ ''اپنی حاملہ عورتوں کو بہی کھلاؤ کیونکہ یہ دل کی بیماریوں کو ٹھیک کرتا ہے اور لڑکے کو حسین بناتا ہے۔'' (ذہبی)

مزید فرمایا: ''خالی پیٹ میں بہی کھاؤ۔'' (سیوطی)

حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارکہ میں بہی کا ایک پھل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ ''اے طلحہ لے لو بے شک یہ دل کو فرحت دیتا

ہے۔" (ابن ماجہ)

ان روایات میں ایک ہی پھل کی متواتر تاکید سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سفرجل کے طبی افادات کے قائل تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہار منہ کھانے کی ہدایت کی اور دل کی مختلف بیماریوں کے لئے اسے اکسیر قرار دیا۔

امراض ہضم پر بہی کے اثرات

ہر طبیب نے امراض ہضم اور پیٹ کی بیماریوں میں اس کے اثرات کو مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے۔ پکی ہوئی بہی کھانے سے خوراک جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ قے کو دور کرتی ہے۔ پیاس بجھاتی ہے۔ دل اور جگر کو طاقت دیتی ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے۔ اس کو بھون کر کھانے سے جن کو بھوک نہ لگتی ہو ان کو مفید ہے۔ جگر کے سدے کھولتی ہے۔ جن عورتوں کو مٹی کھانے کی عادت ہوتی ہے اگر وہ بہی کھائیں تو مٹی کھانے کی عادت جاتی رہتی ہے۔

بہی سے اسہال اور پیچش کا علاج

جب اسہال اور پیچش بخار کے بغیر ہوں تو بہی دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ برطانوی ماہرین کے مشاہدہ کے مطابق پرانی پیچش اور اسہال قدیم میں کمال کی چیز ہے۔ ان کے نزدیک یہ اثر اس لیسدار مادہ کی وجہ سے ہے جو بہی میں پایا جاتا ہے۔ بہی سے پیچش اور اسہال کا علاج کرنے سے پاخانہ میں آنے والے لیسدار مادے آہستہ آہستہ کم ہونے لگتے ہیں۔ بار بار کی حاجت میں کمی آنے لگتی ہے اور شفا ہو جاتی ہے۔ اسطوائی بیماریوں کے علاج میں عالمی شہرت رکھنے والے ڈاکٹر مینسن بابر نے سفرجل کو پیچش' اسہال اور آنتوں کے زخموں کی مختلف قسموں میں اکسیر قرار دیا ہے۔

بہی دانہ سے گلے اور سانس کی بیماریوں کا علاج

بہیدانہ کا لعاب کھانسی کی شدت کو کم کرتا ہے۔ سانس کی نالیوں کو کھولتا ہے۔ اس سے منہ اور گلے کے چھالے مندمل ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی دوائی کی وجہ سے پیٹ اور گلے میں جلن ہو تو اس کا لعاب فائدہ مند ہے۔ اس کی جڑ کا جوشاندہ دماغی امراض' مالیخولیا' مراق

اور ہسٹریا میں مفید قرار دیا گیا ہے اور سوزش والے مقامات پر پتوں کا لیپ اور اس کے پھل کا عرق بخار اور اختلاج قلب میں قدیم دوا ہے۔ نیز بہی دانہ کا لعاب' شکر ملا کر دینے سے پیشاب کی جلن جاتی رہتی ہے۔ بہی کا مربہ یا شربت غشیات کے نشہ کو زائل کرنے میں بہترین ہے۔ منہ کی بدبو جاتی رہتی ہے۔ یہ مربہ دل کے مریضوں کے علاوہ آنتوں میں السر' پرانی کھانسی' دمہ' دل کے پھیلاؤ اور پرانی پیچش کے مریضوں کو مفید ہے۔

بیر۔ سدر

بیر بطور میوہ بکثرت کھایا جاتا ہے۔ بیر کا اصل گھر چین ہے جہاں پر اس کے درخت 9 میٹر تک بلند ہو جاتے ہیں۔ ان کو زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں جو پھل لگنے سے پہلے رنگ میں گہرائی اختیار کرنے لگتے ہیں۔ 1906ء میں چین سے بیر کی سفید قسمیں امریکہ میں درآمد کی گئیں اور جنوب مغربی علاقہ میں زراعت کی گئیں۔

لاہور میں اچھرہ سے مسلم ٹاؤن تک کا پورا علاقہ بیریوں کے باغات پر مشتمل تھا جہاں لمبے' زرد اور میٹھے بیر لگتے ہیں۔

امریکہ میں بیر کے جوس سے چھوٹی چھوٹی موم بتیاں بنائی جاتی ہیں جن کو تقریبات میں جلایا جاتا ہے۔ بیر سے کئی قسم کی چٹنیاں بنتی ہیں۔ ان کو گوشت کے ساتھ سبزی کی مانند بھون کر پکایا جاتا ہے۔ ان کو شہد اور کھانڈ کے ساتھ پکا کر ان کا لذیذ مربہ بنایا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر بیری کے درخت کا ذکر آیا ہے۔ چنانچہ سورہ سبا (16) اور سورہ واقعہ 27 تا 30 اور سورہ النجم 13-14-15 اور 17 میں اس مبارک درخت کا ذکر آیا ہے۔

اس بیری کی تعریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے بیر جسامت میں مٹکے کی مانند ہوں گے۔ ان کے 72 ذائقے ہوں گے۔ مٹھاس اور خوشبو اس کے علاوہ ہوگی۔ (مسلم شریف)

احادیث میں بیر کا ذکر بطور پھل' جنت میں ملنے والے میوہ اور غسل میت کے سلسلہ میں اس کے پتوں کی افادیت کے بیان میں ملتا ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیری کے پھل کے یہ اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ "بیری کے پھل کا کسی اور سے کیا مقابلہ کے اس کے تین اہم اوصاف ہیں۔ اس کا سایہ گھنا اور ٹھنڈا۔ اس کو لذیذ پھل لگتے ہیں اور اس سے اچھی خوشبو آتی ہے۔" (بخاری)

ابن القیم نے یہ حدیث اسناد کے بغیر نقل کی ہے جس کی صداقت کے بارے میں وہ فرماتے ہیں۔ فی الحدیث المحقق علیٰ صحتہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں ذکر فرمایا۔ "شب معراج آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ (بیری) دیکھی۔ اس کو لگے ہوئے بیر پتھر کے مٹکوں کی مانند تھے۔"

ایک روز ایک دیہاتی آیا اور اس نے پوچھا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسے درخت کا ذکر کیا ہے' جو لوگوں کو تکلیف دیتا ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا' وہ کیا ہے؟ کہا وہ بیری ہے کیونکہ اس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ قرآن مجید نے ایسی بیریاں بیان فرمائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کانٹے دور کر کے ان کی جگہ پھل لگائے ہیں اور وہ ایسے پھل ہیں جن کے 72 رنگ اور مزے ہیں اور ہر ذائقہ اور رنگ دوسرے سے جدا ہے۔

قرآن مجید نے جنت میں ملنے والے پھلوں میں بیر کا ذکر کیا ہے۔ یہ دیہاتی غالباً اس بات سے گھبرا رہے تھے کہ بیریوں کے ساتھ تو کانٹے لگے ہوتے ہیں' کیا جنت میں بھی ان کو کانٹے ہی سنبھالنے پڑیں گے؟ جن کا مفصل جواب ان کی تشفی کا باعث ہوا۔

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وفات ہوئی اور وہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اسے غسل دو۔ تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ۔ یہ غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دیا جائے اور اس کے آخر میں کافور یا اس سے بنی ہوئی چیز شامل کرو۔ پھر فرمایا کہ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے مطلع کرو۔ جب ہم غسل سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہہ بند عطا فرمایا اور فرمایا کہ یہ اس کے بدن پر لپیٹ دو۔

(موطا امام مالک)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجتہ الوداع کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ ہمارے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کھڑا تھا۔ میدان عرفات میں اس کی اونٹنی نے اسے گرا دیا۔ گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ اس کا سر کپڑے سے ڈھانپا نہ جائے اور اسے خوشبو نہ لگائی جائے کیونکہ یہ قیامت کے روز جب اٹھے گا تو لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

اس حدیث میں حج کے دوران اور حالت احرام میں وفات پانے والوں کے کفن دفن کے بارے میں بھی اصول مرحمت فرما دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو جو خدا کے راستہ میں وفات پا گئے' خوشبو نہ لگائی جائے۔ دو کپڑوں میں دفن کئے جانے اور ان کا سر ننگا رکھا جائے کیونکہ جب یہ روز محشر اٹھائے جائیں گے تو احرام کی حالت میں ہوں گے اور ایک حاجی کی طرح لبیک لبیک پکارتے اٹھیں گے۔ اس سلسلہ میں بعض علماء کا خیال مختلف ہے۔ البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فقہ میں یہی طریقہ مروج ہے۔

بیر سے نظام ہضم کی اصلاح

ابن القیم بیر کو بڑی مفید چیز قرار دیتے ہیں اور اسے اسہال اور معدہ کی کمزوری کے لئے لاجواب قرار دیتے ہیں۔ ان کا مشاہدہ ہے کہ یہ نظام ہضم کی اصلاح کر کے اسے صحیح حالت پر لے آتا ہے۔ فوائد میں انہوں نے ایک جامع لفظ ینفع الذاب الصفر اوی بیان کیا ہے۔ ذرب کے معنی کسی ایسی بیماری کا علاج کرنا بھی ہے جو آسانی سے ٹھیک نہ ہو رہی ہو۔

بیر سے پیچش اور پیٹ کے کیڑوں کا خاتمہ

بیر پیچش کے لئے بھی مستعمل ہے اور جب ذراب صفراوی بیان کرتے ہیں تو ان کا مقصد ایسے اسہال ہیں جو طبیعت میں صفراوی مادہ یا دوسرے الفاظ میں جراثیمی سوزش کی وجہ سے آ رہے ہوں۔ آنتوں کی خراش اور جلن کو دور کرتا ہے۔ جسم کو عمدہ غذا مہیا کر کے گری ہوئی طبیعت کو بحال کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے اور اگر اسے کوٹ کر کھایا جائے تو جھلیوں کو

طاقت دیتا ہے۔ اس کے مضر اثرات کو دور کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اسے شہد کے ساتھ کھایا جائے کیونکہ شہد اس کے تمام مضر اثرات کو ختم کر دیتا ہے۔

بیر کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ اس کا جوشاندہ پینے سے بڑھی ہوئی ......کم ہو جاتی ہے اور مسلسل پلانے سے پیٹ میں اگر پانی پڑا ہو تو اس میں فائدہ ہوتا ہے۔

بیر سے معدہ اور آنتوں کے السر کا علاج

بیر کا پھل خواہ تازہ ہو یا سوکھا' اپنی لیس کی وجہ سے منہ' معدہ اور آنتوں کی جلن کو دور کرتا ہے۔ بیر کی کیمیاوی ساخت میں لیسدار مادوں' مٹھاس' ثمری' حموضات کی موجودگی اسے کمزوری کے علاوہ معدہ اور آنتوں کے السر کے لئے مفید بنا دیتے ہیں۔ السر کے لئے دی جانے والی اکثر ادویہ میں خرابی یہ ہے کہ وہ تیزاب کو ختم کرنے کے ساتھ خوراک کو ہضم کرنے والے جوہر بھی ختم کر دیتی ہے۔ یہ تو درست ہے کہ ایسا کرنے سے درد اور جلن ختم ہو جاتے ہیں لیکن مریض کی بھوک اڑ جاتی ہے اور وہ کھانا ہضم کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ طب نبوی میں مذکور بیر' بہی اور جو اپنے لیس رکھنے کی وجہ سے فالتو تیزاب کو ختم کر دیتے ہیں لیکن وہ ہاضمہ کے عمل میں دخل انداز نہیں ہوتے بلکہ ہاضمہ میں معاون ہے۔ اس میں خوراک کو ہضم کرنے والے کیمیاوی عناصر بھی موجود ہیں۔ اس لئے السر میں ان تین میں سے کسی ایک کا یا بہتر فوائد کے لئے تینوں کا استعمال مرض کو جلد دور کرتا اور مریض کی صحت کو بھی بحال کرتا ہے۔

بیر کی چھال سے منہ کے چھالوں اور گنٹھیا کا علاج

منہ کے چھالے دور کرنے کے لئے کیکر اور بیری کی چھالوں کے جوشاندہ سے کلیاں کرنا فوری فائدہ کرتا ہے۔ بیری اور نیم کے پتے گھوٹ کر گنج پر لگانے سے بال اگتے ہیں۔ بیری کی جڑوں کا رس نکال کر اسے قبض' گنٹھیا اور جوڑوں کے دردوں کے لئے پلاتے ہیں اور اس میں تلی کا تیل ملا کر جوڑوں کی تکالیف کے لئے مالش کرتے ہیں۔

پیلو۔ اراک

پیلو دراصل ایک صحرائی درخت ہے جو صحراؤں کے علاوہ خلیج عرب کے گرم ساحلوں

اور ایران میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ بازار میں بکنے والی سفید مسواکیں اس کی شاخیں اور جڑوں سے بنتی ہیں۔

حضرت ابی حیرہ الصباحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیلو کی شاخ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ اس سے مسواک کیا کرو۔

(ابن سعد)

پیلو کا ذکر احادیث میں متعدد مقامات پر مختلف صورتوں میں آیا ہے لیکن اجتماعی ضرورت کے لئے تمام ساتھیوں کے لئے پیلو کی مسواکیں مہیا کرنے کا ایک دلچسپ واقعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بیتی کے طور پر بیان فرماتے ہیں۔

''وہ مسواک اتارنے کے لئے پیلو کے درخت پر چڑھے۔ ان کی پنڈلیاں بڑی کمزور اور دبلی تھیں۔ جب ہوا کا جھونکا آیا اور وہ ننگی ہوگئیں تو سارے ساتھی ہنسنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم لوگ کس بات پر ہنس رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان کی دبلی ٹانگوں پر ہنس رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' روز حشر یہ ترازو میں کسی سے بھی وزنی ہوں گی۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مرالظہر ان میں تھے کہ پیلو کے درختوں کا پھل (کباث) چننے کو نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کالے کالے دانے چننا کیونکہ وہ عمدہ ہوتے ہیں۔ ہم نے پوچھا' کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں بھی چراتے رہے ہیں؟ تو فرمایا' ہاں! کوئی نبی ایسا نہیں جس نے کبھی بکریاں نہ چرائی ہوں۔

دانتوں کی بیماریوں میں پیلو کے فوائد

پیلو کا مشہور ترین استعمال مسواک ہے۔ یہ دانتوں کو جلا دیتی ہے۔ مسوڑھوں سے گندے مواد کو نکالتی اور دانتوں کو مضبوط کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو ڈھیلا کرنے والی رطوبت نس کو نکال کر ان کو تندرست بناتی ہے۔

پاکستان میں صحرائی علاقوں کا پیلو فوائد میں دوسرے علاقوں سے ذائقہ میں تیز اور فوائد میں بہترین ہے۔ اس کی مسواک گلے کی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔

پیلو کی جڑ میں نرم ریشے' ٹینک ایسڈ' جزو عامل الکلائیڈ اور دوسرے کیمیادی عنصر کثرت سے ملتے ہیں۔ اس لئے ان کا بطور مسواک استعمال ایک مفید عمل ہے کیونکہ جڑ اور چھال میں پائے جانے والے اجزاء جراثیم کش اثرات کے ساتھ دافع تعفن بھی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ گھر میں تشریف لانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے کون سا کام کرتے تھے۔ فرمایا کہ مسواک۔ (مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر مجھے یہ احساس نہ ہوتا کہ میری امت پر بوجھ ہوگا تو میں حکم دیتا کہ ہر نماز سے پہلے مسواک کی جائے۔ (ترمذی۔ مسلم)

مسواک کرنے کے دس فوائد

(1) منہ کو خوشبودار کرتی ہے۔ (2) مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ (3) نظر کو تیز کرتی ہے۔ (4) بلغم نکالتی ہے۔ (5) سوزش کو دور کرتی ہے۔ (6) فرشتوں کو خوش کرتی ہے۔ (7) اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث۔ (8) نیکیوں میں اضافہ (9) معدہ کی اصلاح۔ (10) سنت پر عمل کا ثواب۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے۔ منہ کو پاک کرتی اور رب کو راضی کرتی اور شیطان کو بدگمان کرتی' بھوک بڑھاتی اور دانتوں کو چمکاتی ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مسوک سے جس قدر رغبت تھی' اس کے بارے میں روایات کی کمی نہیں۔

مسواک کرنے کی ایک اچھی ترکیب یہ ہے کہ اسے رات بھر عرق گلاب میں بھگو کر صبح استعمال کیا جائے۔ ایسی مسواک حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اس کے دیگر فوائد میں سانس کو خوشبودار بنانا۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرنا' بلغم نکالنا' بینائی کو تیز کرنا' معدہ کی اصلاح کرنا' آواز کو نکھارنا' کھانے کو ہضم کرنا' نیز قرأت کرنے والوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے۔

بعض محدثین نے مسوک کو دماغ کی طاقت کے لئے بھی مفید قرار دیا ہے۔

مسواک کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے لیکن سونے سے قبل اور اٹھنے کے بعد اور نماز سے پہلے' یہ منہ سے غلاظت کو نکال کر منہ کو صاف کر دیتی ہے۔ روزے دار کے لئے مسواک ایک مفید عادت ہے کیونکہ یہ منہ کو صاف کرتی ہے اور روزہ دار کو پاک کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ یستاک اوّل النهار واخره (بخاری)

دن کے شروع ہونے اور ختم ہونے پر مسواک کرتے تھے۔

روزہ کے دوران مسواک کرنے کے بارے میں کچھ لوگ اختلاف کرتے رہے ہیں لیکن احادیث میں روزے کے دوران مسواک کی سند میسر ہے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ میں مسواک کو ہر طرح سے اہمیت حاصل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ شاخ سے مسواک استعمال فرماتے۔ پہلے اسے دانتوں سے چبا کر نرم کرتے تھے' پھر اسے صرف استعمال ہی نہ کرتے تھے بلکہ کرتے رہتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد سے پہلے مسواک کرتے دیکھا۔ حتیٰ کہ اپنی دنیاوی زندگی میں آخری کام بھی مسواک ہی کیا۔ اس غرض کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیلو کے درخت کی لکڑی کو پسند فرماتے تھے اور ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون کی مسواک بھی پسند فرمائی۔

مسواک کے فوائد پر توجہ کریں تو پیلو کی کیمیاوی ترکیب میں وہ تمام عناصر شامل ہیں جن کے بارے میں کسی بھی ماہر امراض دندان نے آج تک ذکر کیا ہے۔ اس میں مسوڑھوں کو خشک کرنے کے لئے ٹینک ایسڈ ہے۔ دانتوں کے انحطاط کو روکنے کے لئے فلورائیڈ ہیں۔ منہ کی جھلی کی صحت کے لئے وٹامن ہے۔ جراثیم کو مارنے والے عناصر کے ساتھ نمک کی معقول مقدار موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ وہ مسواک کو دانتوں کے

اطراف میں اندر اور باہر سے پھیرنے کے علاوہ اسے زبان پر بھی ملتے تھے۔ جس کا اضافی فائدہ بلغم کا اخراج اور ہاضمہ کی اصلاح ہے۔ مسواک کرنے سے دانتوں اور مسوڑھوں کے عضلات کی ورزش ہوتی ہے۔ ان کے دوران خون میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب دانتوں کے دوران غذا نہ پھنسے گی' ان پر چپکی ہوئی چیزوں کو دن میں کم از کم ایکس مرتبہ دھو کر نکال دیا جائے گا اور ان کو دن میں کم از کم دو مرتبہ ورزش کے ساتھ جراثیم کش اور محرک کیمیاوی عناصر سے مالش کی جائے گی تو پھر ان کا خراب ہونا ناممکن امر ہے۔

پیلو کے متعدد افعال

بلغم چھانٹا ہے۔ مسام کھولتا ہے۔ ریاح غلیظ کو دفع کرتا ہے۔ اس کی چھال کا جوشاندہ بطور مقوی و محرک احتباس طمث میں پلاتے ہیں۔ اس کا پھل کا سر ریاح' مدر بول اور ملین طبع ہے اور مار گزیدہ کو سہاگہ کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔ معدے کے لئے مقوی ہے۔ ہاضمہ درست کرتا ہے۔ پشت کے درد کو دور کرتا ہے۔ اگر اس کو پیس کر پیا جائے تو پیشاب لاتا ہے۔ مثانہ صاف کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی بیماریوں میں نافع ہے۔

تربوز

تربوز دنیا کے اکثر گرم ملکوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے ہر ملک میں پایا جاتا ہے۔ ہندو پاکستان میں بھی عام ملتا ہے۔ امریکی ریاست کیلی فورنیا کا تربوز اپنی سرخی اور حلاوت میں مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ ریتلے علاقوں کا تربوز اپنی سرخی اور حلاوت میں مشہور ہے۔ تربوز کی عمدگی اس کے گودے کی سرخی اور مٹھاس پر قرار دی جاتی ہے۔ ملاوٹ کے اس دور میں دیکھا گیا ہے کہ پھل فروش سرخ رنگ میں سکرین ملا کر تربوزوں میں انجکشن لگا کر ان کو مصنوعی طور پر سرخ اور میٹھا کر لیتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ افریقہ کا پھل ہے جو سیاحوں کی بدولت دنیا بھر میں مقبول ہو گیا۔ آج کل پاکستان میں چین کے درآمدی بیج سے چھوٹے حجم کے ایسے تربوز کثرت سے پیدا ہو رہے ہیں جو لذیذ بھی ہیں۔ پھل وزنی ہونے کی وجہ سے اس کا پودا زمین پر رینگنے والا ہے۔ بیج بونے سے چار ماہ میں پھل پک کر تیار ہو

جاتا ہے۔ پکے ہوئے پھل کی پہچان میں کہا جاتا ہے کہ اگر اس پر ہاتھ ماریں تو جواب میں مدھم آواز عمدگی کی علامت ہے۔

محدثین کی اکثریت تربوز کے بارے میں صرف ایک حدیث کو ثقہ قرار دیتی ہے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ پکی ہوئی کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔

اس حدیث کے الفاظ میں سنن ابوداؤد میں یہ اضافہ ملتا ہے۔

اور فرمایا کہ اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک مار دیتی ہے اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی مار دیتی ہے۔ مزید فرمایا کہ تربوز کھانا بھی ہے اور مشروب بھی یہ مثانہ کو دھو کر صاف کر دیتا ہے اور باہ میں اضافہ اور چہرے کو نکھارتا ہے۔ (ذہبی، مسند فردوس)

اکثر محدثین نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پھلوں میں انگور اور تربوز بہت پسند تھے اور وہ انہیں شوق سے کھاتے ہیں۔

تربوز سے پیٹ کی گرمی کا علاج

تربوز کا ہر حصہ مدر بول ہے۔ پیٹ سے جلن اور سوزش کو رفع کرتا ہے۔ خون کی تیزی اور صفرا کو تسکین دیتا ہے۔ اس کا جوس پیاس کو بجھاتا ہے اور تپ محرقہ میں مفید ہے۔ اس میں غذائی عناصر کی مقدار اسے جسم کے لئے مقوی بلکہ وزن کو بڑھانے والا بنا دیتی ہے اور معدے میں غلاظت کو نکال کر پیٹ کو صاف کرتا ہے۔

تربوز کا استعمال پتھری میں مفید ہے

چونکہ تربوز پیشاب آور ہونے کی وجہ سے گردہ اور مثانہ کی پتھری کو نکالا ہے نیز سوزش بول اور سوزاک میں بھی پلایا جاتا ہے۔ اس کے جوس میں کھانڈ اور زیرہ ملا کر گردہ و مثانہ کی پتھری اور پیشاب اور پیشاب کی نالی کی سوزشوں میں مفید ہے۔

تربوز معدہ اور آنتوں کے زخم مندمل کرتا ہے

تربوز کھانے سے معدہ اور آنتوں کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ اس میں ہی کی طرح

pectin کی موجودگی اسے اسہال اور پیچش میں بھی مفید بنا دیتی ہے۔ سندھ میں پایا جانے والا جنگلی تربوز کڑوا ہوتا ہے مگر وہ بھوک بڑھاتا ہے اور قبض میں مفید ہے۔ تربوز کے گودہ میں مواد لحمیہ، شحمیہ، معدنی مواد شکر و نشاستہ پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تربوز میں پکٹین کافی مقدار میں ہوتی ہے۔

تربوز کے بیج کے افعال

مذکورہ افعال کی طرح تخم تربوز کو لاغری، جسم، لاغری گردہ، جوش خون، زیادتی صفراء، شدت عطش، سوزش معدہ، نفث الدم، حمیات حارہ میں زیادہ تر شیرہ نکال کر پلایا جاتا ہے۔ مرد مرطب ہونے کے باعث یبوست دماغ اور سل دق میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مدر بول ہونے کے باعث سوزش بول، سوزاک اور عسر البول جو کہ گرمی خشکی کی وجہ سے ہو میں استعمال کیا جاتا ہے۔

جو۔شعیر

خوردنی اجناس میں جو ایک عام سی جنس ہیں۔ یہ گندم کے کھیتوں میں پائے جاتے ہیں اور گندم سے پہلے پک جاتے ہیں۔ عربی اور فارسی میں انہیں شعیر اور انگریزی میں Barley کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ کاشت کیے جاتے ہیں مگر اس کی خودرو قسم بھی پائی جاتی ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بہت پسند تھے۔ یوں تو عرب میں ستو گندم سے بھی بنائے جاتے تھے مگر ان کو جو سے بنے ہوئے ستو پسند تھے۔

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا۔ اس کے اوپر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے اور کھالیا۔ (ابوداؤد شریف)

جو کوٹ کر انہیں دودھ میں پکانے کے بعد مٹھاس کے لیے اس میں شہد ڈالا جاتا ہے اسے تلبینہ کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو حکم ہوتا تھا کہ اس کے لئے جو کا دلیہ تیار کیا

جائے۔ پھر فرماتے تھے کہ بیمار کے دل سے غم کو اتار دیتا ہے اور اس کی کمزور گویوں کو اتار دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت اتار دیتا ہے۔

(ابن ماجہ)

اس سے معلوم ہوا دلیا مریض کو مسلسل اور بار بار دینا اس کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور اس کے جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی استعداد پیدا کرتا ہے۔

جو سے جسمانی کمزوری کا علاج

جو کا دلیا مریض کو کھلانے سے قوت حاصل ہوتی ہے۔ ابن القیم نے جو کے پانی کو پکانے کا جو نسخہ بیان کیا ہے۔ اس کے مطابق جو لے کر ان سے پانچ گنا پانی ان میں ڈالا جائے۔ پھر انہیں اتنا پکایا جائے کہ پانی دودھیا ہو جائے اور اس کی مقدار میں کم از کم ایک چوتھائی کی کمی آ جائے۔ اس غرض کے لئے اگر ثابت جو استعمال کرنے کی بجائے جو کا دلیہ استعمال کیا جائے تو جو سے حاصل ہونے والے فوائد اور زیادہ ہو جائیں گے۔ یہ امر صریح ہے کہ پکنے کے بعد جو کا پانی فوری اثر کر کے طبیعت کو بشاش بناتا ہے۔ جسم کو کمزوری کا مقابلہ کرنے کے لئے غذا مہیا کرتا ہے۔ اگر اسے گرم گرم پیا جائے تو اس کا فوری اثر شروع ہو کر جسم میں حرارت پیدا کرتا' مریض کے چہرے پر شگفتگی لاتا ہے۔

پیٹ کی جملہ سوزشوں کا علاج

جو کے چار بڑے چمچے 2½ اونس چار سیر پانی میں اتنی دیر پکاتے جائیں کہ پانی کی نصف رہ جائے۔ یہ پانی آنتوں اور معدہ کی سوزش' بخاروں کی تپش' پیشاب کی جلن' مقعد کے ناسور کی جلن اور گردوں کی سوزش میں مفید ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''گردے کا مرکز اس کی جان ہے۔ اگر اس میں سوزش ہو جائے تو جس کا گردہ ہے' اسے بڑی اذیت ہوتی ہے۔ اس کا علاج ابلے ہوئے پانی میں شہد ملا کر کیا جائے۔ پانی کو ابالتے وقت اگر اس میں جو بھی شامل کر لیں تو فوائد سر گنا ہو جائیں گے۔ یہ لذیذ شرابت گردوں کی ہمہ اقسام کی سوزشوں' مثانہ کی سوزش

اور معدہ کے السر میں کسی بھی دوائی سے زیادہ مفید اور فوری طور پر مؤثر پایا گیا ہے۔

بھارتی ماہرین نے زچہ کے دستوں میں جو کے ساتھ مسور کی دال ابال کر یا یخنی میں جو ڈال کر دینا کمزوری کے لئے بھی مفید بیان کیا ہے۔ انہوں نے معدہ' آنتوں اور گلے کی سوزش کے لئے یہ نسخہ مجرب بیان کیا ہے۔

انجیر خشک	2½ اونس
منقی	2½ اونس
سفوف ملٹھی	2 چمچے
جو کا پانی	2 سیر
سادہ پانی	1 سیر

جب یہ پانی پکنے پر آدھا رہ جائے تو اتار کر چھان لیں۔ آدھ پیالی چائے والی گرم گرم دی جائے۔ یہ نسخہ ایک تاریخی نسخے سے حاصل کیا معلوم ہوتا ہے۔ مکہ معظمہ میں جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن وقاص بیمار ہوئے تو ان کے لئے حکیم حارث بن کلدہ نے ایک نسخہ کیا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کے بعد اس طرح تیار کیا گیا تھا' انجیر خشک' ملٹھی' میتھرے' شہد' پانی۔

یہ فریقہ مریض کو نہار منہ گرم گرم پلایا جاتا ہے۔ بھارت ماہرین کے نسخہ میں جو کی آمیزش ہے جبکہ اس نسخہ میں میتھرے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انجیر اور منقی کو بیک وقت دینے سے منع فرمایا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بھارتی نسخہ میں اکثر مریضوں کو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

پیشاب کے جملہ عوارض کا علاج

پیشاب میں خون اور پیپ کے مریضوں میں وجہ کوئی بھی ہو' مناسب علاج کے ساتھ جو کا پانی اگر شہد ڈال کر پلایا جائے تو یہ تکلیف پندرہ روز میں ختم ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہی طریقہ پتھری نکالنے کا باعث بھی ہوا۔

کولیسٹرول کم کرنے کا علاج

اب یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ جو کا دلیا (تلبنیہ) کھانے سے خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔ متعدد تجربات کے بعد جو کا دلیہ کھانے سے دل کے دورے کا خدشہ کم ہو جاتا ہے اور خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔ دل کے ہر مریض کو بلڈ پریشر سمیت نہار منہ جو کا دلیہ شہد ڈال کر دیا جائے تو نتائج شاندار ہوتے ہیں۔ بہرحال تلبینہ دل کے تمام مسائل کا مکمل علاج ہے۔

ویدک طب میں جو ہر تجربات

ویدک طب میں اسے بھاری پن کو کم کرنے والا' چہرے کو نکھارنے والا پیٹ کو کم کرنے والا قرار دیا ہے۔ بدن کو مضبوط کرتا ہے۔ چونکہ یہ جلد ہضم ہو جاتا ہے' اس لئے کمزوری اور بدہضمی کے مریضوں کے لئے غذا اور دوا ہے۔ وید اسے بھوک بڑھانے کا باعث مانتے ہیں۔ پیٹ سے ہوا نکالنا اور ملین ہے۔ اس کا گرم پانی پینے سے گلے کی سوزش میں کمی آتی ہے۔ اس کا مریدہ قابض دواؤں کے ساتھ دست روکتا ہے۔ جو کا آٹا گوندھ کر اس میں چھاچھ ملا کر پینے سے صفراوی قے۔ پیاس کی شدت اور معدہ کی سوزش میں فائدہ ہوتا ہے۔

اطباء نے اعصابی دردوں' اورام' سوزشوں اور خارش کی مختلف اقسام میں جو کے استعمال کو مفید بتایا ہے۔ جو کا آٹا سرکہ میں گوندھ کر ہر قسم کی خارش میں لگانا مفید ہے۔ سر کی پھپھوندی کو دور کرتا ہے۔ جو کے آٹے کو شہد کے پانی میں گوندھ کر لیپ کریں تو بلغمی اورام تحلیل ہوتے ہیں۔ سفرجل (بہی) کا چھلکا اتار کر اسے جو اور سرکہ کے ساتھ پیس کر جوڑوں کے درد اور اعصابی دردوں پر لگانا نفع آور ہے۔ جو کے ساتھ تخم ضیاپن پیس کر پلورسی پستان کے درد میں لگانا مفید ہے۔ جو اور گیہوں کی بھوسی کو پانی میں ابال کر اس پانی سے کلیاں کریں تو دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔ جو کے بارے میں حکماء نے بڑے اہم تجربے کئے ہیں۔ بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ جو کھانے سے جو خون پیدا ہوتا ہے۔ وہ معتدل' صالح' اور کم گاڑھا ہوتا ہے۔ فردوس الحکمت میں لکھا ہے کہ جو کوئی اس کے وزن سے پندرہ گنا پانی میں اتنی دیر ہلکی

آگ پر پکایا جائے کہ تیسرا حصہ اڑ جائے۔ یہ پانی جسم کی تقریباً ایک سو بیماریوں میں مفید ہے۔ شمس الدین ثمرقندی اسے فوائد کے لحاظ سے گندم سے کم درجہ دیتا ہے مگر گندم سے فضیلت دیتا ہے کہ جسم کی گرمی اور تپش کو کم کرتا ہے۔

چقندر

شلجم کی مانند مشہور ترکاری ہے۔ یہ باہر اور اندر سے سرخ ہوتی ہے۔ اس کے پتے پالک کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ چقندر کا ذائقہ گاجر کے مانند شیریں ہوتا ہے۔ یہ بھارت' پاکستان' شمالی افریقہ اور یورپ میں کثرت سے سبزی کے طور پر کاشت کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی جنگلی قسم بھی ہے مگر اس کو خوراک اور علاج دونوں کے لئے بیکار سمجھا جاتا ہے۔

چقندر کی پھولی ہوئی جڑ اور پتے خوراک میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ سلاد کے طور پر پکایا جاتا ہے۔ اسے ابال کر کھاتے ہیں۔ گوشت کے ساتھ سالن کے طور پر پکایا جاتا ہے۔ اس کا اچار ڈالتے ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت چقندر کو جو کے آٹے کے ساتھ اس طرح پکاتی کہ وہ بوٹیاں لگنے لگتیں۔ یہ کھانا وہ جمعہ کے دن بناتی تھی۔ سارے مسلمانوں کو جمعہ کے دن کا انتظار ہوتا کیونکہ وہ نماز جمعہ کے بعد اس کھانے کو کھاتے۔ (بخاری)

حضرت ام المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں' میرے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ میرے یہاں اس وقت کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ ان کی خدمت میں وہ پیش کئے گئے۔ وہ دونوں کھاتے رہے اور اس کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم اب مزید نہ کھاؤ کہ ابھی بیماری سے اٹھنے کی وجہ سے کمزور ہو۔ پھر میں نے ان کے لئے چقندر کا سالن اور جو کی روٹی پکائی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم اس میں سے کھاؤ کہ یہ تمہارے لئے مفید ہے۔

چقندر سے جگر اور تلی کی بیماریوں کا علاج

چقندر کھانے سے جگر کا فعل بہتر ہوتا ہے اور تلی کی سوزش کو کم کرتا ہے۔ چقندر کے پانی کو شہد کے ساتھ پیا جائے تو بڑھتی ہوئی تلی کو کم کرتا ہے اور جگر میں پیدا ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔ شہد اور چقندر کا پانی نہ صرف یرقان میں مفید ہے بلکہ صفرا کی نالیوں میں پتھری یا دوسرے اسباب سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں کا علاج بھی ہے۔

محدثین کرام نے چقندر کے بارے میں جو مشاہدات رقم کئے ہیں' ان میں سے اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدات کے برعکس ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے چقندر کے سالن کو اس وقت پسند فرمایا جب وہ بیماری سے اٹھے تھے۔ نقاہت محسوس کر رہے تھے۔ ایسے میں ان کو ایسی غذا دینی مقصود تھی جو آسانی سے ہضم ہو سکے اور ان کی کمزوری کو دفع کرے۔ اس غرض کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چقندر کا سالن اگر پسند فرمایا تو یہ یقینی بات ہے کہ اس سالن میں کمزوری کو دور کرنے اور جلد ہضم ہو جانے کی صلاحیت موجود تھی۔

چقندر کی کیمیاوی ہیئت پر غور کریں تو اہم ترین بات جو سامنے آتی ہے' وہ اس میں شکر کی موجودگی ہے۔ عام طور پر یہ مقدار 24 فیصدی کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ یہ عام بات ہے کہ لوگ بیماری کے دوران یا اس کے بعد کی کمزوری کے لئے گلوکوز دیتے ہیں۔ شکر اور نشاستہ کی قسم خواہ کوئی ہو' جسم کے اندر جا کر ایک مختصر سے عمل کے بعد گلوکوز میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے چقندر کے دیگر اجزاء سے قطع نظر بھی کریں تو شکر کی موجودگی کمزوری کے لئے یقیناً فائدہ مند ہوگی۔ سبزی اور پھل جیسے بھی ہوں' ان میں ناقابل ہضم مادہ کثیر مقدار میں ہوتا ہے جو قبض کو دور کرتا ہے۔

دردِ سر اور دردِ دانت اور آنکھوں کی سوزش کا علاج

چقندر کی جڑوں کا جوس نکال کر اگر اس کو ناک میں ٹپکایا جائے تو سر درد اور دانت درد کو فوراً دور کرتا ہے۔ اسے اگر اس کے اطراف میں لگایا جائے تو آنکھوں کی سوزش اور جلن میں

مفید ہے۔ چقندر کے پانی کو روغن زیتون میں ملا کر جلے ہوئے مقام پر لگانا مفید ہے۔ سفید چقندر کا پانی جگر کی بیماریوں میں اچھے اثرات رکھتا ہے۔

چقندر کے بواسیر اور قبض پر اثرات

چقندر کے قتلوں کو پانی میں ابال کر اس پانی کی ایک پیالی صبح ناشتہ سے ایک گھنٹہ پہلے پینے سے پرانی قبض جاتی رہتی ہے ہے اور بواسیر کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔ یورپ اور ایشیا میں اکثر لوگ چقندر کے قتلوں کو ابال کر کھانے کے ساتھ سلاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

چقندر کے نسوانی اعضاء پر اثرات

سرخ چقندر کو نسوانی اعضاء کے لئے مقوی مانا گیا ہے۔ رحم کی کمزوری کے لئے بطور سبزی یا اس کا جوشاندہ ایک طویل عرصہ تک استعمال کرنا مفید ہے۔

امراض جلد میں چقندر کے فوائد

جلد کے زخموں، بفہ اور خشک خارش میں چقندر کے قتلوں کو پانی اور سرکہ میں ابال کر لگانا مفید ہے۔ اس مرکب کو دو چار مرتبہ لگانے سے سر کی خشکی غائب ہو جاتی ہے۔ سرکہ کی موجودگی کی وجہ سے زیر ناف خارش میں بھی مفید ہے۔

چقندر ایک مفید اور مقوی غذا او خارش کی متعدد قسموں کے لئے مقامی استعمال کی قابل اعتماد دوا ہے۔

چقندر کے دیگر متعدد فوائد

چقندر کے پتوں کا پانی نکال کر اس سے کلی کرنا اسے مسوڑھوں پر ملنے سے دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔ بعض اطباء کا خیال ہے کہ ایسا کرنے کے بعد آئندہ درد نہیں ہوتا۔ سر کے بال کم ہوں تو چقندر کے پانی سے دھونا مفید ہے جبکہ نجم الغنی خاں اس میں بورہ ارضی ملا کر استسقاء اور ہاتھوں اور پیروں کے ورم پر لیپ کرنے کی تجویز کرتے اور فائدہ بیان کرتے ہیں۔

چقندر کے اجزاء دست آور ہیں جبکہ اس کا پانی دستوں کو بند کرتا ہے۔ سرخ قسم کو پکا کر کھانا کمزوری اور ضعف باہ میں مفید ہے۔ اس کو رائی اور سرکہ میں ڈال کر پکانے کے بعد کھایا جائے تو یہ جگر اور تلی سے سدے نکال دیتا ہے۔ اسے کافی دنوں تک کھانے سے درد گردہ و مثانہ اور جوڑوں کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔

یہی ترکیب مرگی کی شدت کو کم کرنے میں مفید ہے۔ حکیم مفتی فضل الرحمٰن نے لکھا ہے کہ چقندر کے قتلے کاٹ کر ان کو پانی میں خوب ابالا جائے۔ اس پانی کے ساتھ نقرس یا گنٹھیا والے جوڑوں کو بار بار دھونے سے درد اور ورم جاتا ہے۔

اطباء نے لکھا ہے کہ چقندر کی اصلاح کے لئے سرکہ اور السی شامل کرنا مفید ہے کیونکہ اس طرح کرنے سے پیٹ میں نفخ نہیں پیدا ہوتا۔

حب الرشاد۔ الشفاء

یہ اڈھ میٹر سے کم بلندی کی جھاڑیاں ہیں جو تمام ایشیا میں کاشت کی جاتی ہیں۔ اس کے پتوں کو کھانے میں بطور سلاد شوق سے کھایا جاتا ہے۔

ان جھاڑیوں کو پھلیاں لگتی ہیں جن میں گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کو حب الرشاد یا ہالیوں یا حرف کہتے ہیں۔ حدیث میں اسے الشفاء کا نام میسر ہے۔ اس کا ذکر پرانی کتابوں میں مختلف ناموں سے ملتا ہے۔

احادیث میں اس کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابان بن صالح بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اپنے گھروں میں حب الرشاد مر اور صعتر سے دھونی دیتے رہا کرو۔''

اسی روای نے عبداللہ بن جعفر سے ایک اور روایت نقل کی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اپنے گھروں میں لوبان اور حب الرشاد کی دھونی دیا کرو۔'' (بیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "تمہارے پاس الشفا موجود ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری سے شفاء رکھی ہے۔"

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "کیا تم نہیں جانتے کہ کن دو کاموں میں شفاء ہے۔ الشفاء اور صبر میں۔" (ابوداؤد)

اطباء قدیم میں سب سے پہلے الشفاء کو صرف اور حب الرشاد قرار دیا ہے۔ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متقدمین میں محمد بن ابوبکر ابن القیم اور محمد احمد ذہبی نے بھی اسے حرف کے عنوان سے بیان کیا ہے۔ محققین جدید بھی حرف کو حب الرشاد قرار دیتے ہیں۔

کیمیاوی ماہیت

حب الرشاد کے بیجوں میں ایک گاڑھا نباتاتی تیل ہوتا ہے اور دوسرا فرازی یعنی Volatile Oil ہوتا ہے۔ اس کے عناصر ترکیبی میں کوبالٹ ایوڈین، فاسفورس، پوٹاشیم اور گندھک کے علاوہ کئی معدنی نمک اور وٹامن بی پائے جاتے ہیں۔ اس میں لیسدار مادے اور کڑوے عناصر بھی شامل ہیں۔ اس میں لحمیات کا سراغ بھی ملا ہے۔

حب الرشاد کے معدہ پر اثرات

بھارتی حکومت کے محکمہ طب کی سرکاری کتاب میں اسے ضعف ہضم، کمی بھوک اور بدہضمی میں مفید قرار دیا ہے۔

حب الرشاد سے سینے کی بلغم پر اثرات

اس کے بیج پیس کر یا ان کا جوشاندہ پینے سے سینہ میں رکی ہوئی بلغم نکل جاتی ہے۔ سردی کی وجہ سے جو بھی عارضہ ہو دور ہو جاتا ہے۔ معدہ کا درد رفع ہو جاتا ہے۔ حاملہ عورتوں کو یہ جوشاندہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ اس کے جوشاندہ سے زکام رفع ہو جاتا ہے۔ یہ ہلکی اور ملین ہے مگر چکنائی کے دستوں کو روکتی ہے۔ نیز اس کی ٹہنیوں کا جوشاندہ پینے سے سوکھی

کھانسی اور دمہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے جوشاندہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کے دو تولہ بیج نیم کوب کر کے اس کے ساتھ نیم کوب پونے چار ماشہ ملٹھی شامل کر لی جائے۔ پھر ساڑھے بارہ چھٹانک پانی میں ڈال کر برتن کو پوری طرح گل حکمت کر دیا جائے۔ اس طرح دس منٹ پکانے کے بعد اتار کر چھان لیں۔

حب الرشاد سے قبض اور قولنج کا علاج

حب الرشاد کا جوشاندہ گرم گرم پینے سے قبض دور ہوتی ہے۔ پیٹ سے ریاح نکل جاتے ہیں اور قولنج کی دردوں کو دور کرتی ہے۔ اس کے گرم پانی سے کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کی سوجن جاتی رہتی ہے۔

حب الرشاد اورام اور دردوں میں مفید

بیرونی استعمال میں لیموں کے عرض کے ساتھ حب الرشاد کا سفوف اورام کو دور کرنے میں مفید ہے۔ جرمنی کے ڈاکٹر نے اسے دمہ میں مفید پایا۔

حب الرشاد کا سرکہ جو آٹے میں پلستر جوڑوں اور اعصاب کی دردوں میں مفید ہے۔

حب الرشاد کو بال اگانے میں مفید پایا گیا ہے۔

حب الرشاد کے دیگر متعدد فوائد

بھاؤ پرکاش کے نسخہ کے مطابق اس کے بیجوں کو پانی کی آٹھ گنا مقدار میں آدھ گھنٹہ ابال کر اس پانی کے دو بڑے چمچے اس وقت تک دیتے رہیں جب تک کہ ہچکی دور نہ ہو جائے۔ بیج پیس کر ان میں کھانڈ ملا کر اسہال اور بدہضمی میں مفید ہے۔ بھارت میں عام کمزوری کے لئے اسے کھانڈ ملا کر گھی میں بھون کر سردی کے موسم میں بطور مقوی استعمال کرتے ہیں۔ حب الرشاد کو دودھ میں پکا کر اس کی فرنی سی بنا لی جاتی ہے۔ اس کو کھانے سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسمانی دردیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ سیلان الرحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ اطباء کے نزدیک یہ فرنی مادہ منویہ کو گڑھا کرتی ہے جبکہ ایک برطانوی محقق نے مشاہدہ کیا ہے کہ دودھ میں حب الرشاد ملا کر پکا کر دینے سے حاملہ عورت کو اسقاط ہو سکتا ہے۔ اس

لئے یہ دوائی حاملہ عورتوں کو نہ دی جائے۔

حب الرشاد کی دھونی کیڑوں مکوڑوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اسے شہد میں ملا کر اگر پیٹ پر لیپ کیا جائے تو طحال کے ورم کو دور کرتی ہے۔ اس کا جوشاندہ سر میں ڈالنے سے گرتے بال رک جاتے ہیں۔ اسے جو کے آٹے میں ملا کر سرکہ میں حل کر کے کسی چوٹ یا ورم پر لیپ کیا جائے تو پٹھوں کی اکڑن اور عرق النساء کو دور کرتی ہے۔ اسے پانی میں گھول کر پھنسیوں پر لگایا جائے تو وہ بیٹھ جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ کمر اور جوڑوں کے درد میں بھی مفید ہے۔ اگر اسے جلا کر برص پر لگایا جائے بلکہ ساتھ پلایا بھی جائے تو اسے دور کرتا ہے۔ پھلبہری کے علاوہ اس کا لگانا چھیپ میں بھی مفید ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ یہ رائی کی مانند ہے۔ اس کے فوائد بھی تقریباً ایک جیسے ہیں۔ یہ طبیعت کی ٹھنڈک کو دور کرتی ہے اور تلی کے ورم کو بھی اتارتی ہے۔

حنا HENNA

مہندی کا پودا دو میٹر کے قریب بلند اور ہندو پاکستان میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اسے عام طور پر گھروں اور کھیتوں کے اردگرد باڑ لگانے کے لئے لگایا جاتا ہے۔ رات کو خوشبو دیتا ہے۔ پاکستان میں بھیرہ اور حیدر آباد کی مہندی زیادہ مقبول ہے۔ اس پودے کے پتے اور شاخیں اور پھول دوا اور زیبائش کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

مہندی کے بارے ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی میں نہ تو ایسا کوئی زخم ہوا اور نہ ہی کانٹا چبھا جس پر مہندی نہ لگائی گئی ہو۔" (ترمذی)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی کوئی دردِ سر کی شکایت لیکر آیا تو اسے پچھنے لگوانے کی ہدایت کی اور جس نے پاؤں میں درد کی شکایت کی، اسے مہندی لگانے کا مشورہ دیا۔ (بخاری - ابوداؤد)

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "تمہارے پاس مہندی موجود ہے۔ یہ تمہارے سروں کو پرنور بناتی ہے۔

تمہارے دلوں کو پاک کرتی ہے۔قوت باہ میں اضافہ کرتی ہے اور قبر میں تمہاری گواہ ہوگی۔
(ابن عساکر)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"بڑھاپے کو بدلنے کی بہترین ترکیب مہندی اور وسمہ ہیں مگر انہوں نے سیاہ رنگت سے نفرت فرمائی۔" (ابن ماجہ)

مہندی کے پتوں سے زخموں کا علاج

محمد احمد ذہبی بیان کرتے ہیں کہ کسی بھی زخم کے علاج کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اس میں موجود رطوبت نکل جائے' مزید پیدا نہ ہو اور اس میں تندرست گوشت پیدا ہو کر شگاف کو بھر دے۔مہندی کے اثرات میں یہ تینوں صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔مہندی کے پتے رات پانی میں بھگو کر صبح نچوڑ کر ان کا رس شکر ملا کر اگر چالیس دن لگاتار پیا جائے تو یہ نہ صرف جذام کا علاج ہے بلکہ زخموں کو مندمل کر دے گا۔ابن قیم اپنے تجربات میں بیان کرتے ہیں کہ یہ آگ سے جلے ہوئے کا بہترین علاج ہے۔اس کو پانی میں ملا کر اگر غرارے کئے جائیں تو گلے' منہ اور زبان کے تمام زخموں اور منہ پک جانے میں از حد مفید ہے۔اس کا لیپ گرم سوزشوں کو کم کرتا اور اگر پھوڑے میں پیپ نہ پڑ گئی ہو تو اسے مندمل کر دیتا ہے۔اگر اس میں گرم کر کے موم اور گلاب کا تیل ملا کر سینے کے اطراف اور کمر درد والے مقام پر لیپ کریں تو درد جاتا رہتا ہے۔

مہندی کے چیچک پر اثرات

یہ آزمودہ ہے کہ چیچک کے مریض کے پیروں کے تلوؤں پر اگر مہندی صبح شام لگا دی جائے تو اس کی آنکھیں بیماری سے محفوظ رہتی ہیں اور چیچک کے آبلے جلد خشک ہو جاتے ہیں۔

مہندی مصفیٰ خون اور کثرت حیض کا علاج ہے

حکیم کبیر الدین نے مہندی کو مصفیٰ خون قرار دیا ہے۔مسیح الملک حکیم جمیل خان نے

کثرت حیض کی ایک ایسی مریضہ کو جس کو پورا مہینہ خون جاری رہتا تھا' ان کو مہندی اور پکھان پیس کر دی۔ یہ مرکب پانی میں حل کر کے اس کی ہتھیلیوں پر لیپ کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جریان خون دس منٹ میں بند ہو گیا۔ پھوڑے پھنسیوں کے لئے خاندان شریفی کے اطباء نے مہندی کا جوشاندہ پینے میں اور اس کا لیپ لگانے میں تجویز کر کے اچھے نتائج حاصل کیے ہیں۔

مہندی یرقان اور عظم الطحال میں مفید ہے

مہندی کے پتوں کو پانی میں رات بھگو کر صبح اس کا پانی شکر ملا کر یرقان کے مریض کو دینا مفید ہے۔ اسی پانی کے پینے سے بڑھی ہوئی تلی بھی کم ہو جاتی ہے۔

مہندی سے السر اور پیشاب کی تکالیف کا علاج

برطانوی سائنسدان جونز نے مہندی کے پتوں کے جوشاندہ کو پیٹ کے السر میں مفید پایا۔ اس امر کی تصدیق امریکی محقق ہنری سے بھی میسر ہے۔ مہندی کا جوشاندہ بھی مفید پایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مثانہ میں گرمی اور جلن کو بھی فائدہ ہے۔

مہندی کے خضاب کے قوت باہ پر اثرات

بالوں کو مہندی سے رنگین کرنے سے متعلق ڈاکٹر نڈکرنی اپنے میریا میڈیکا جلد دوم صفحہ نمبر 730 پر لکھا ہے کہ اس سے نہ صرف بالوں کی خوبصورتی بڑھتی ہے بلکہ بالوں کی مضبوطی اور جلد کے صحت مندی کی ضمانت ملتی ہے۔ نیز مہندی کے خضاب سے قوت باہ بھی بڑھتی ہے۔ اس کے برعکس بالوں کو سیاہ بنانے سے متعلق 5 جنوری 1978ء دہلی کے حوالے سے یہ خبر وحشت اثر شائع ہو چکی ہے کہ امریکی نیشنل کینسر انسٹی ٹیوٹ کے سائنسدانوں کی تازہ تحقیق کے بموجب بالوں کو سیاہ بنانے کے لئے استعمال کیے جانے والے خضاب میں ایک جزو شامل ہوتا ہے جس کی وجہ سے کینسر کا مرض لاحق ہو سکتا ہے۔ نیز سیاہ خضاب کے استعمال سے بعض آدمیوں میں بے حد حساسیت پائی گئی ہے۔

لیکوریا اور اندام نہانی کی سوزش کا علاج

مسیح الملک حکیم اجمل والا تجربہ بھارتی سائنسدانوں نے بھی کیا ہے۔ وہ کثرت حیض

کے علاوہ اندام نہانی کی سوزش اور لیکوریا میں بھی مہندی کا سفوف مقامی طور پر استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا جوشاندہ بھی پلاتے ہیں۔

مہندی سے متعلق ایک محدث کا قول

محدث عبداللطیف بغدادی کہتے ہیں کہ اس کا آتشی رنگ دل پسند ہوتا ہے۔ اس کا رنگ اور خوشبو محرک اعصاب ہیں۔ اس کے لگانے سے اعصاب کو تحریک ہوتی ہے۔ عبداللطیف کا یہ مشاہدہ محض خیال آرائی نہیں بلکہ جدید نفسیات میں مختلف رنگوں اور خوشبوؤں کے بصری اور ذہنی اثرات کے بارے میں خاصی تحقیق ہوئی ہے اور اب یہ بات ثابت ہے کہ خوشبو اور رنگ اعصاب اور باہ کو تحریک دینے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس کے لگانے سے ناخنوں کا پھٹنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مہندی کا پھول سونگھنے سے گرمی سے ہونے والے سر درد میں مفید ہے۔ مہندی کے پھولوں کو کسی تیل یا روغن زیتون میں ملا کر دھوپ میں رکھ کر ہلکی آنچ پر پکا کر مہندی کا تیل تیار کیا جاتا ہے جس کی مالش سے پٹھوں کی اکڑن جاتی رہتی ہے۔

دودھ

دودھ حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ تندرست جانور سے حاصل کیا جائے۔ جانور کو اچھی خوراک دی جائے۔ دودھ نکالنے سے پہلے اس کے تھن صاف کئے جائیں تاکہ بیرونی غلاظت دودھ میں داخل نہ ہو۔ جس برتن میں دودھ نکالا جائے وہ برتن صاف ورنہ دودھ خراب ہو جائے گا۔ پھر اسے ڈھانپ کر رکھا جائے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں نقیع سے انصار کا ایک شخص ابوحمید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ایک برتن لے کر حاضر ہوا۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ڈھانپ کر کیوں نہیں رکھا گیا' خواہ اس پر لکڑی کا ٹکڑا ہی رکھ دیا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

عام طور پر دودھ سے یہ مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

1- برتن ننگا ہو تو اس پر مکھیاں، آس پاس کی دھول، گوالوں کے گندے ہاتھ سے متعدد اقسام کے جراثیم داخل کر دیتے ہیں۔

2- گایوں میں تپ دق ایک عام بیماری ہے۔ کمزور جانور پر بھی تو دق کا شبہ ہو سکتا ہے لیکن انگلستان میں حیرت اس وقت ہوئی جب ہارلکس کمپنی کی گائے کو صحت اور تندرستی کی بنا پر بہترین گائے کا انعام دیا گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس گائے کو دق تھی۔ اس کے علاوہ زہرباد، ہیضہ، اسہال اور مالٹا بخار جراثیم آلود دودھ سے ہو سکتے ہیں۔

3- گلے کی سوزش، جراثیمی سوزش، سرخ بخار، زہرباد، تپ محرقہ، گوالوں کے گندے ہاتھوں سے ہو سکتے ہیں۔

4- جانور کے تھنوں کی سوزش اور ان کی متعدد بیماریاں کچا دودھ پینے سے ہو سکتی ہیں۔

5- دودھ پڑا پڑا خراب ہو جاتا ہے۔ برتن اگر گندا ہو یا دودھ کو گرمی کے موسم میں ٹھنڈا نہ رکھا جائے تو خراب ہو کر پینے والوں کو آنتوں کی بیماری میں مبتلا کر سکتا ہے۔

دودھ سے پیدا ہونے والی بیماریاں کا آسان حل یہ ہے کہ بیمار جانور کا دودھ نہ لیا جائے۔ گندگی کھانے والے جانور کا دودھ نہ پیا جائے۔ دودھ کے برتن گوالے کے ہاتھ جانور کے تھن صاف رکھے جائیں۔ دودھ کو محفوظ رکھنے میں سب سے بڑی مشکل ولٹوہی ہے۔ اگر دودھ ایک مرتبہ کسی گندے برتن میں دوھ لیا جائے تو اس کے بعد بھی کوئی قدیم یا جدید طریقہ اختیار کریں، دودھ خراب ہو جائے گا۔

دودھ تازہ کو اسی وقت پینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اگر دودھ دوھ کر رکھ دیا جائے تو اس میں جراثیم کی شمولیت کا قوی امکان ہے۔ اس وقت دودھ کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ آگ پر جوش دے کر پیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ بہت پسند تھا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے دوا نازل فرمائی ہے۔ پس

گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ یہ ہر قسم کے درختوں پر چرتی ہے۔" (نسائی)

حضرت ملکیہ بنت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "گائے کے دودھ میں شفا ہے۔ اس کا مکھن دوا ہے۔ اس کا گوشت بیماری ہے۔" (طبرانی)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہارے لئے اونٹنی کا دودھ ایک مفید چیز ہے۔ یہ ہر قسم کے درختوں سے چرتی ہے اور اس میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔"

حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اونٹنی کے دودھ اور اس کے پیشاب میں تمہارے پیٹ میں پڑنے والے پانی کا علاج ہے۔" (ابن حبان)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے جانور کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا۔
(ابن ماجہ - ابوداؤد - ترمذی)

بہرحال دودھ کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کے بعد شکر خداوندی ادا کرنے کے لئے ایک خصوصی دعا فرمائی۔

اللھم بارک لنا فیه وزد نامنه

دودھ سے زہروں کا علاج

طب جدید میں دودھ کا سب سے اہم اور بڑا استعمال زہروں کے علاج میں ہے۔ اگر کسی نے کوئی سی زہر بھی کھائی ہو تو اس کے مقامی اثرات کو زائل کرنے کے لئے سب سے پہلی اور مفید دوائی دودھ ہے۔ مثلاً سنکھیا اور دوسری تیز زہروں کی وجہ سے معدہ کی جھلیاں جل جاتی ہیں جس سے قے' اسہال اور خون آنے لگتے ہیں۔ دودھ دینے سے ان چیزوں سے بچا جا سکتا ہے کیونکہ یہ سکون دیتا اور جلن کو دور کرتا ہے۔

ورم افشاء اور ذیابیطس کا دودھ سے علاج

دل، گردہ اور جگر کے مریضوں کو جسم پر ورم آنے کے بعد غذائی پابندیاں لگتی ہیں۔ ان بیماریوں میں دودھ ہی ایسی غذا ہے جو ان کو پورے اطمینان سے دی جا سکتی ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کی شکر میں جب علاج کے باوجود کمی نہیں آتی تو ایک طریقہ یہ ہے کہ مریض کو کچھ دنوں کے لئے کھانے پینے کے لئے دودھ کے علاوہ اور کچھ نہ دیا جائے۔ چند دنوں میں خون میں شکر کی مقدار کم ہونے لگتی ہے۔ جب وہ اعتدال پر آ جائے تو پھر آہستہ آہستہ غذا میں ایک چیز شامل کر کے مشاہدات کے ساتھ پتہ چلا جاتا ہے کہ کون کون سی چیزیں کھانے سے مریض کی شکر کنٹرول رہے گی۔

استسقاء کا شافی علاج

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرینہ سے کچھ لوگ آ کر معروض ہوئے کہ ہمارے پیٹ اور جسم مدینہ کی آب وہوا کی وجہ سے پھول گئے ہیں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم وہاں چلے جاؤ جہاں ہمارے صدقہ کے اونٹ رکھے جاتے ہیں اور وہاں پر ان کا دودھ اور پیشاب پیو تو اچھا ہے۔ وہ وہاں چلے گئے اور چند روز میں صحت مند ہو گئے۔ ان لوگوں نے ان کے چرواہوں کو قتل کیا اور اونٹ چوری کر کے بھاگ گئے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ابتداء کر ڈالی۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے ہنگامی دستہ روانہ فرمایا جس نے ان کو گرفتار کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش کیا۔ سرقہ بالجبر اور قتل کے جرائم میں ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر کر ان کو دودھ میں مرنے کے لئے پھینک دیا گیا۔

(بخاری - ابوداؤد - ترمذی - مسند احمد)

دوسری احادیث میں ان کے پیٹ پھول لئے ٹانگوں اور چہرے کے ورم کا ذکر بھی ملتا ہے۔ امام ذہبی نے اس بیماری پر تبصرہ کرتے ہوئے آج سے آٹھ سو سال پہلے لکھا تھا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری کا ایسا شافی علاج بتایا جس کا طبیبوں کے پاس اور کوئی علاج موجود نہیں۔ ان کا مشاہدہ اس روز کے لئے نہیں بلکہ آج کے لئے بھی تندرست ہے۔ اس علاج کی ماہیئت پر غور کریں تو اس میں تمام اسباب کا مکمل اور جامع علاج موجود ہے۔ ورم اگر گردوں کی خرابی کی وجہ سے ہو تو اس میں چکنائی اور نمکیات دینا درست نہیں۔ ورم اگر لحمیات کی کمی سے ہو تو لحمیات درکار ہیں لیکن چکنائی کم ہو تو دل کی بیماریوں میں چکنائی دینا درست نہیں۔ اونٹنی کے دودھ میں چکنائی کی مقدار سب سے کم ہوتی ہے۔ اس لئے یہ دودھ بے اطمینان سے ان تینوں بیماریوں میں دیا جا سکتا ہے۔

پیشاب میں یوریا ہوتا ہے۔ یوریا کھار ہونے کے ساتھ ساتھ پیشاب آور اور مدر بول بھی ہے۔ چونکہ یہ جسم کا حصہ بھی ہے اس لئے یوریا کی موجودگی کسی حساسیت کا باعث نہیں ہوتی اور یہ کھل کر پیشاب لاتا ہے۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نسخہ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ یہ پیٹ میں پانی پڑنے کے ہر سبب کا مکمل اور شافی علاج ہے۔

ابتدائی ایام میں ہمیں یہ ڈر رہتا ہے کہ جن مریضوں کو گردوں کی خرابی کے باعث یوریا کی مقدار پہلے ہی زیادہ ہے اگر ان کو ہم باہر سے اونٹ کے پیشاب کی صورت میں مزید یوریا دیدیں گے تو ان کی موت واقع ہو جائے گی لیکن تجربات سے ثابت ہوا کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی نسخہ سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہو سکتی اور اگر فنی طور پر ایسا کوئی اندیشہ موجود ہو تو وہ بے معنی ہے کیونکہ اونٹنی کے پیشاب میں یوریا کے علاوہ اور بھی ایسے کئی عناصر ہیں جن کی تفصیل ہم نہیں جانتے لیکن وہ جسم میں جمع رہنے والے غیر مطلوبہ پانی کا اخراج کر دیتے ہیں۔

ذریرہ۔ باچھ

یہ ایک خوشبودار پودا ہے جس کی جڑیں زیادہ خوشبودار ہوتی ہیں۔ قد اس کا ایک فٹ سے کم، ذائقہ میں تلخ اور رنگت میں سفیدی مائل ہوتا ہے۔ اطباء یونان اس سے آشنا تھے اور قدیم عربی کتب میں اسے قصب الزیرہ کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔ عربی سے اردو ترجمہ کے دوران نام کا مغالطہ دوسری صورت اختیار کر گیا اور قصب الزیرہ مذکور تھا۔ لوگوں نے

چرائتہ شیریں ڈال کر نسخہ میں افادیت کو کم کر دیا۔ حالانکہ یہاں ذریرہ ہونا چاہئے تھا۔

احادیث میں اس کی اہمیت وافادیت

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک محترمہ نے روایت فرمائی ہے۔ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میری انگلی پر پھنسی نکلی ہوئی تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تیرے پاس ذریرہ ہے؟ میں نے کہا' ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پھنسی پر ذریرہ لگاؤ اور یہ دعا پڑھو۔

''اے اللہ تو بڑوں کو چھوٹا کرتا ہے اور چھوٹوں کو بڑا۔ میرے جو نکلا ہے تو اس کو چھوٹا کر دے۔'' (ابن السنا - مسند احمد - حاکم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ

''میں نے حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام اور داڑھی پر ذریرہ کی خوشبو لگائی۔ دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسا ہوا ذریرہ جسم اور احرام پر لگایا گیا تو اس کے سفیدی مائل ذرروں کی چمک سر کی مانگ میں نظر آ رہی تھی۔''

دمہ' مرگی اور گلے کی سوزش کا علاج

ذریرہ کا سفوف شہد میں ملا کر چٹانے سے مرگی جاتی رہتی ہے۔ یہی نسخہ بچوں کے گلے کی سوزش میں مفید ہے۔ دمہ کا دورہ ختم کرنے کے لئے پہلی خوراک ایک ماشہ دینے کے بعد ہر تین گھنٹے کے بعد پانچ رتی دینے سے سانس کی گھٹن ختم ہو جاتی ہے۔

مدر حیض و بول میں اس کی تاثیر

ذریرہ مدر البول اور مدر حیض ہونے کی وجہ سے حیض کی قلت کو دور کرتا ہے اور گردوں میں سوزش کی وجہ سے اگر پیشاب میں کمی آ گئی ہو تو اسے دور کرتا ہے۔ اس کا یہی اثر استسقاء کو کم کرتا ہے۔ اس کا مربہ فالج اور مرگی میں مفید ہے۔

اعصابی امراض میں اس کا فائدہ

حکومت ہند کے شعبہ طب یونانی کی تحقیقات کے مطابق یہ ہاضم' کاسر الریاح' مدر بول' قاتل کرم شکم ہے۔ مقوی ہونے کی وجہ سے اعصابی امراض' فالج' نسیان' لقوہ' تشنج' مرگی اور ہسٹریا میں مفید ہے۔ رازی کی مشہور دوا معجون ملیت کے اجزاء میں باچھ بھی شامل تھی جسے وہ لقوہ اور فالج کے لئے بڑے اعتماد سے دیا کرتا تھا۔

قے آور' قولنج اور سدوں پر اس کے فوائد

ندکارنی اور چوپڑا نے اسے محرک اعصاب' مخرش معدہ اور قے آور قرار دیا ہے۔ باچھ کا تیس گرین سفوف کھانے سے قے ہونے لگتی ہے۔ یہ قولنج کو رفع کرتی اور سدوں کو کھولتی ہے۔ مخرج' بلغم' مقوی' معدہ اور دافع عفونت ہے۔ اعصاب پر مسکن اثر کی وجہ سے مقوی ہے۔

ذریرہ کے دیگر متعدد فوائد

ایک حصہ سفوف کو دس گنا پانی میں ابال کر جوشاندہ بناتے ہیں۔ اگر 10 گرہن سفوف لیا جائے تو اس کے جوشاندہ کے دو بڑے چمچے دن میں تین سے چار مرتبہ دیئے جاتے ہیں۔ اعصابی دردوں کے علاوہ اسی مقدار سے تیسرے دن چڑھنے والے ملیریا بخار میں بھی فائدہ دیا ہے۔ جوشاندہ میں ملٹھی کی چٹکی ملا دینے سے سانس کی نالیوں کو کھولتی اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ اس کا استعمال زہروں اور خاص طور پر سانپ کے زہر کا تریاق ہے۔ اس کا لیپ جوڑوں کے دردوں میں مفید ہے۔ اس کی راکھ ناریل کے تیل یا کسٹرائیل میں ملا کر پیٹ پر ملنے سے قولنج دور ہوتا ہے۔

چھاتی پر لیپ کرنے سے پٹھوں کا درد اور اینٹھن جاتے رہتے ہیں۔

چھوٹے بچوں کو جڑوں کی راکھ کے تین گرین پر دینے سے اسہال میں مفید ہے۔

اجوائن اور باچھ کا سفوف مفلوج حصوں پر مالش کے لئے مفید ہے۔

یہ فالج کی بہترین دوائی ہے لیکن بہت کم مقدار میں استعمال کی جانے اور کھانے کے

ساتھ دی جائے ورنہ قے لاتی ہے۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

ریحان-تلسی

ابن القیم ہر اس چیز کو جو خوشبودار اور لطیف ہو' ریحان کہتے ہیں کیونکہ ہر علاقہ کے لوگوں کی دانست میں ریحان مختلف ہے۔ مثلاً عرب میں حب آلاس (تلسی) کو ریحان مانتے ہیں۔ عراق اور شام میں حبق ریحان ہے اور ایرانی کپور تلسی یا ریحان سلیمان یا کافوری کو ریحان کہتے ہیں۔

ماہیت کے اعتبار سے ریحان ریحان کو تلسی کے بیج سمجھنا چاہیے لیکن ہر علاقہ کے ماہرین نے خاصیت کی بنا پر اپنے یہاں کے پودوں میں سے خوشبودار بیجوں والی کسی بھی منافع بخش نباتات کو ریحان قرار دیا ہے۔ ان سے اکثر کے فوائد ریحان کی مانند ہیں۔ اس لئے اگر ان کو بھی ریحان ہی کی قسم شامل کر لیا جائے تو غالباً کوئی مضائقہ نہیں لیکن نباتات کے اصول کے مطابق وہ آٹھ چیزیں جن کو مختلف مقامات پر ریحان سمجھا جاتا ہے۔ کسی ایک خاندان سے تعلق نہیں رکھتیں۔ ان کی ماہیت' نام اور عادات مختلف ہیں البتہ فوائد یکساں ہیں۔

بھارتی حکومت کی کتاب ''کتاب الادویہ'' میں سید صفی الدین نے قرار دیا ہے کہ ریحان بذات خود کوئی پودا نہیں بلکہ وہ تمام پودے جن کے بیج' خوشبودار اور لطیف ہیں۔ ان سے کسی ایک کو بھی ریحان کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ

تخم کنوچہ' خرنج مشک' گولہ تلسی' حبق' تخم بالنگو' حرزنجوش' ریحان کافوری افریقہ کے مچھر دور بیج۔

ان میں سے مرزنجوش کا ذکر احادیث میں زکام کے علاج کے لئے ہے جبکہ حبق بھی علیحدہ مذکور ہے۔ اس لئے گمان یہی ہے کہ ریحان کا تعلق تلسی کے خاندان سے ہے۔ بازار میں تخم ریحان کے نام سے ملنے والے بیج یکساں نہیں ہوتے اور ان میں خوشبو بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ اس لئے پنساری اپنی سہولت کے مطابق ان میں سے کسی ایک کو ریحان قرار دے دیتے ہیں جبکہ ماہرین' حبق اور فرنج مشک کو بھی ریحان کہتے ہیں۔ تلسی کو ہندو مذہب میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہر ہندو جسے اپنے گھر کے اندر کھلی جگہ میسر ہے' تلسی کا پودا لگانا

باعث برکت خیال کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ریحان کا ذکر

وَالْحَبُّ ذُوالْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ (سورہ الرحمٰن)

اس میں اجناس گندم' جو نخود' باجرہ' مکی وغیرہ کے دانے ہوں گے اور پتوں والے پودے اور ریحان ہوں گے۔ ریحان کو مفسرین نے رزق بھی قرار دیا ہے اور ریحان خوشبودار چیزوں کو بھی کہتے ہیں۔

احادیث میں ریحان کا ذکر

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''کیا جنت کے لئے کوئی تیار ہے۔ بے شک جنت کے اردگرد کوئی باڑ نہیں ہے۔ رب کعبہ کی قسم! وہ نور اور چمکتی روشنی ہے اور وہ ریحان کی ڈالیاں ہیں جو لہلہاتی ہیں۔ وہاں مضبوط محل ہیں اور سیدھی نہر ہے اور پکی ہوئی کھجوریں ہیں اور خوش اطوار خوبصورت بیویاں ہیں۔ بے شمار عمدہ لباس ہیں۔ ہاں پر ہمیشہ رہنے کے لئے سلامتی اور اطمینان کے گھر ہیں۔ یہاں پر پھل ہیں' سبزیاں ہیں۔ یہاں پر دھاری دار چادریں ہیں اور عمدہ نعمتیں ہیں۔ بلند اور بارونق محل ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا' ہم وہاں جانے کو تیار نہیں' فرمایا نہیں' کہو ان شاء اللہ ہم جائیں گے۔ چنانچہ حاضری نے کہا' ان شاء اللہ۔'' (ابن ماجہ)

حضرت ابی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جب تم میں سے کسی کو ریحان دیا جائے تو انکار نہ کرو کیونکہ یہ پودا جنت سے آیا ہے۔'' (ترمذی)

حضرت ابو موسیٰ شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی مانند ہے جس کی خوشبو تو عمدہ ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔''

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت سے محبت اور ان کی عظمت کے اظہار

میں اپنے عظیم نواسوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں فرمایا۔

''هما ریحانی من الدنیا'' (بخاری)

''یہ دونوں دنیا میں میرے خوشبودار پھول ہیں۔''

کھانسی اور دمہ میں ریحان کا استعمال

تلسی کے پتوں کا رس نکال کر اس میں شہد یا شکر ملا کر بار بار چٹانے سے پرانی کھانسی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ دمہ کی شدت کم ہوتی ہے اور تپ دق کی وجہ سے آنے والی کھانسی میں بھی کمی آتی ہے۔ اس پانی کو مسلسل پینے اور تخم ریحان لگاتار پینے سے بواسیر ٹھیک ہو جاتی ہے۔

پیشاب کی سوزش میں اس کا استعمال

لمبے پتوں والی تلسی کے خشک پتوں کو چائے کی مانند ابال کر دینے سے گردہ' مثانہ اور پیشاب کی نالی کی سوزش ٹھیک ہو جاتی ہے۔ ہم نے ذاتی تجربات میں اس جوشاندہ میں شہد ملا کر زیادہ اچھے نتائج حاصل کیے ہیں۔

قلب کی کمزوری کا علاج

بھارتی حکومت کے محکمہ طب کی تحقیقات کے مطابق اس کی تمام اقسام مقوی قلب ہیں۔ اس لئے ان کو ضعف قلب خفقان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دافع تعفن' ملطف اور منفت حیض اثرات رکھتی ہے۔

بخار' نزلہ' زکام اور کھانسی کا علاج

ریحان کی تمام قسموں کے اثرات کا خلاصہ بھارتی ماہرین کے نزدیک یہ ہے کہ اس سے پسینہ آتا ہے اور پرانا بخار ٹوٹ جاتا ہے۔ پرانی کھانسی اسہال میں دینا اس کا فائدہ مند ہے۔

کرم شکم اور زہر کا علاج

بعض اطباء اس غرض کے لئے جڑوں کے جوشاندہ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ یہ پیٹ

سے ریاح کو نکالتا ہے۔ محرک باہ' مقوی' پیشاب آور اور دافع تعفن ہیں۔ پودے کا رس نکال کر پینے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں اور اس رس کو سانپ کا زہر زائل کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

متلی' قے اور اسہال میں فوری فائدہ

تلسی کے بیجوں کو گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ کھرل کر کے قے' متلی اور اسہال میں فوری فائدہ کرتا ہے۔

جراثیموں سے بچاؤ کا بہترین طریقہ

تلسی کے پتوں اور شاخوں کا ہار بنا کر اگر مستقل پہنا جائے تو جراثیم سے ہونے والی اکثر بیماریاں نہ ہوں گی بلکہ ان کی خوشبو سے کئی ایک بیماریاں ٹھیک ہو جائیں گی۔

زیتون

زیتون کا درخت تین میٹر کے قریب اونچا ہوتا ہے۔ چمکدار پتوں کے علاوہ اس میں بیر کی شکل کا ایک پھل لگتا ہے جس کا رنگ اودا اور جامنی ذائقہ بظاہر کسیلا اور چمکدار ہوتا ہے۔ مفسرین کی تحقیقات کے مطابق زیتون کا درخت تاریخ کا قدیم ترین پودا ہے۔ طوفان نوح کے اختتام پر پانی اترنے کے بعد زمین پر سب سے پہلی چیز نمایاں ہوئی' وہ زیتون کا درخت تھا۔ اس پس منظر کی بدولت زیتون کا درخت سیاست میں امن اور سلامتی کا نشان بن گیا ہے۔

زیتون کا پھل غذائیت سے بھرپور ہے مگر اپنے ذائقہ کی وجہ سے پھل کی صورت میں زیادہ مقبول نہیں۔ اس کے باوجود مشرق وسطیٰ' اٹلی' یونان اور ترکی میں بہت لوگ یہ پھل خالص صورت میں اور یورپ میں اس کا اچار بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ یونان سے زیتون کا اچار سرکہ میں آتا ہے اور مغربی ممالک میں بڑی مقبولیت رکھتا ہے۔ یہ درخت یورپی ممالک' اٹلی' کیلیفورنیا اور آسٹریلیا اور دیگر یورپی ممالک سے درآمد ہوتا ہے۔

قرآن مجید نے زیتون اور اس کے تیل کا بار بار ذکر کر کے شہرت دوام عطا کر دی ہے۔

سورہ الانعام' سورہ النحل' سورہ النور' سورہ المومنون' سورہ التین' ان سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے زیتون کے درخت کو ایک مبارک یعنی برکت والا درخت قرار دیا۔ اس کے پھل کو اہمیت عطا فرمائی۔ پھر لوگوں کو متوجہ کیا کہ زیتون' کھجور' انار اور انگور میں فوائد کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ بشرطیکہ تم ان کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرو۔

حدیث پاک میں اس کی افادیت واہمیت

حضرت اسید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زیتون کے تل کو کھاؤ اور اس سے جسم کی مالش کرو کہ یہ ایک مبارک درخت سے ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ یہ پاک اور مبارک ہے۔"

(ابن ماجہ - حاکم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں' ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم ذات الجنب کا علاج قسط البحری اور زیتون کے تیل سے کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے جن میں ایک کوڑھ بھی ہے۔"

زیتون کے تیل کو سر پر لگانے کا فائدہ

جو لوگ باقاعدگی سے یہ تیل سر پر لگاتے ہیں' نہ تو ان کے بال گرتے ہیں اور نہ ہی جلد سفید ہوتے ہیں۔ اس کی مالش سے داد اور بھوسی زائل ہو جاتے ہیں۔ کان میں پانی پڑا ہو تو زیتون کا تیل ڈالنے سے یہ پانی نکل جاتا ہے۔ اطباء نے لکھا ہے کہ اس کی سلائی باقاعدہ

آنکھ میں لگانے سے آنکھ کی سرخی کٹ جاتی ہے اور موتیا بند کو کم کرنے میں مفید ہے۔

جسم پر مالش کے اثرات اور فوائد

زیتون کے تیل کی مالش کرنے سے اعضاء کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ پٹھوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ بعض طبیب اس کی مالش کو مرگی کے لئے بھی مفید قرار دیتے ہیں۔ وجع المفاصل اور عرق النساء کو دور کرتا ہے۔ چہرے کو بشاشت دیتا ہے۔ اسے مرہم میں شامل کرنے سے زخم بہت جلد بھرتے ہیں۔ ناسور کو مندمل کرنے میں کوئی دوائی زیتون سے بہتر نہیں۔

زیتون کے تیل سے قبض کا علاج

اکیس تولہ جو کے پانی میں روغن زیتون ملا کر پینے سے پرانی قبض جاتی رہے۔ تیل پینے سے معدہ اور آنتوں کے اکثر امراض جاتے رہتے ہیں۔ پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔ گردہ کی پتھری توڑ کر نکال سکتا ہے۔ استسقاء میں بھی مفید ہے۔ جسمانی کمزوری کو رفع کرتا اور پیشاب آور ہے۔

پتہ کی سوزش اور پتھری کا علاج

اطباء نے اسے مرارہ (پتہ) کی پتھری میں مفید قرار دیا ہے۔ پتہ کی سوزش اور پتھری کے مریضوں کو بنیادی طور پر چکنائی سے پرہیز کرایا جاتا ہے مگر روغن زیتون ان کے لئے بھی مفید ہے بلکہ پرانے اطباء نے مریضوں کو 1½ پاؤ تک مریضوں کو روزانہ تیل پلا کر صفراوی نالیوں سے سرے نکالنے کا کام لیا ہے۔ بعض اوقات اسی عمل کے دوران پتھریاں بھی نکل جاتی ہیں۔

امراض تنفس اور زیتون کا تیل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب میں زیتون کا تیل ارشاد فرمایا۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر سانس کی ہر بیماری کے مبتلا کو زیتون کا تیل ضرور دیا گیا۔ دمہ کے مریضوں کی بیماری میں جب کمی آجائے تو آئندہ اس قسم کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے زیتون کے تیل سے بہتر دوا میسر نہ آسکی۔

انفلوئنزا اور زکام والوں کو باقاعدہ زیتون کا تیل پینے سے نہ ہی ان کو زکام لگتا ہے اور نہ ہی نمونیا ہوتا ہے۔ اگر ان کو کبھی انفلوئنزا ہو بھی جائے تو ان کا حملہ بڑا معمولی ہوتا ہے۔ زکام اور دمہ کے دوران اضافی فائدے کے لئے ابلے ہوئے پانی میں شہد بھی مفید ہے۔
(طب نبوی اور جدید سائنس)

تپ دق اور زیتون کا تیل

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں روایات میں ذات الجنب میں زیتون کا تیل تجویز ہوا۔ اس کے ساتھ ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں زیتون کا تیل جذام میں مفید ہے۔ علم الجراثیم اور علم الامراض کے اعتبار سے کوڑھ اور تپ دق کی نوعیت ایک ہے۔ دونوں کے جراثیم Acid Fast ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ادویہ جو تپ دق پر مؤثر ہوتی ہیں' جذام میں بھی مفید ہیں اور اس کے برعکس بھی درست ہے۔ اس لئے تپ دق کے مریضوں کو اس نسخہ کے مطابق قسط اور زیتون دینے کا خیال پیدا ہوا۔ زیتون کے تیل کے سلسلہ میں معلومات کے دوران خان بہادر ڈاکٹر سعید احمد خان سے ملنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر سعید صاحب پاکستان میں تپ دق کے علاج کے سبب سب سے بڑے سینی ٹوریم ڈاڈر ضلع مانسہرہ کے تیس سال سپرنٹنڈنٹ رہے ہیں۔ انہوں نے اس ضمن میں عجیب تجربہ سنایا۔

ایک مریض کو 1936ء میں دق ہوگئی۔ مدراس کے مدناپلی سینی ٹوریم میں اس کی پانچ پسلیاں نکال دی گئیں۔ اس کی حالت ابھی بہتر نہ ہوئی تھی تو معلوم ہوا کہ دق کا اثر آنتوں پر بھی ہو گیا ہے۔ اس زمانے کے علم کے مطابق Ileocoecal Tuberculosis کا کوئی علاج نہ تھا۔ ڈاکٹروں نے اس مرحلہ پر اسے جواب دے دیا۔ مریض نے سارا دن رو رو کر مناجات کی۔ خواب میں اسے زیتون کا تیل' الٹرا وائیلٹ' شعاعوں اور ایک دوائی کا اشارہ ہوا۔ دوائی تو وہ بھول گیا مگر روزانہ تین اونس تیل پینے لگا اور الٹرا وائیلٹ شعاعیں لگوائیں۔

جس ہسپتال سے اسے لاعلاج قرار دیا گیا تھا' اسی سے وہ تین ماہ بعد تندرست ہو کر فارغ ہوا۔ وہ مریض تادم تحریر پچاس سال کی عمر میں بھی سرخ و سفید 1991ء میں زندہ

موجود تھا۔ اس مریض پر زیتون کے تیل کے اثرات کے مشاہدہ کے بعد ڈاکٹر سعید صاحب نے چالیس سال تک دق کے مریضوں کو علاج میں تیل ضرور دیا اوران کا کوئی مریض ضائع نہ ہوا۔ ان مریضوں کو 25 گرام زیتون کا تیل روزانہ اور 8 گرام روزانہ قسط شیریں دی گئی۔ کمزوری کے لئے شہد کھانسی کے لئے انجیر یا اس کا شربت اضافی طور پر دیئے گئے۔ ابتدائی درجہ کے مریض عام طور پر تین سے چار ماہ میں ٹھیک ہو گئے۔ علامات ختم ہونے اور خون کے نارمل ہونے کے بعد مریضوں کو زیتون کا تیل ایک سال تک پینے کی ہدایت کی گئی۔ چھ سال کے مشاہدوں میں کسی مریض کو دوبارہ تکلیف نہیں ہوتی۔

(طب نبوی اور جدید سائنس)

زیتون کے تیل سے پرانے زکام اور نکسیر کا علاج

ابن قیم نے زکام کے علاج میں قسط البحری کو مفید قرار دیا ہے۔ ذہبی کے مشاہدہ میں قسط کو سونگھنا بھی زکام میں مفید ہے جبکہ ایک روایت کے مطابق مرزنجوش سونگھنے سے زکام ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پرانے زکام میں یا ان مریضوں کو جن کو بار بار زکام ہو جاتا ہے۔ زیتون کا تیل آئندہ کے لئے محفوظ کر دیتا ہے۔ بخاری اور ابن ماجہ میں خالد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کے مطابق ایک چمچ کلونجی کو پیس کر بارہ چمچ زیتون کے تیل میں حل کر کے اس مرکب کو پانچ منٹ ابالنے کے بعد چھان لیا گیا۔ صبح شام ناک میں ڈالنے سے نہ صرف یہ کہ پرانا زکام ٹھیک ہوا بلکہ نکسیر میں بھی از حد مفید رہا۔

معدہ اور آنتوں کے سرطان کا علاج

جاپان کے بعض طبی جرائد نے آنتوں کے سرطان میں روغن زیتون کو مفید قرار دیا ہے مگر وہ اپنے اس بیان میں واضح نہ تھے۔ اس ضمن میں مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں طبی خدمت بجا لانے والے سینکڑوں ڈاکٹروں سے معلومات حاصل کی گئی۔ ان سب کا متفقہ جواب یہ تھا کہ انہوں نے زیتون کا تیل پینے والے کسی شخص کو بھی پیٹ کے سرطان میں مبتلا نہیں دیکھا۔ جاپانی ماہرین کا خیال ہے کہ لمبے عرصہ تک زیتون کا تیل پینے سے معدہ اور

آنتوں کے سرطان ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

زیتون کا تیل بہتر ٹانک ہے

یہ طبیعت کو بحال اور چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ پیٹ کے فعل کو اعتدال پر لاتا ہے۔ ذہبی کی تحقیقات کے مطابق بالوں اور جسم کو مضبوط کر کے بڑھاپے کے آثار کم کرتا ہے۔ کسی بھی چکنائی اور تیل کے پینے سے پیٹ خراب ہو سکتا ہے مگر زیتون کا تیل اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ تیل ہونے کے باوجود پیٹ کی بہت سی بیماریوں کے لئے مصلح ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ زیتون کا تیل غرباء کے لئے بہترین ٹانک ہے مگر زیتون کا وہ تیل جو سبز اور سنہری ہو وہی مفید ہے۔ سیاہی مائل رنگ کا تیل مضر صحت ہے۔ صحیح تیل مقوی باہ' مقوی معدہ اور سینے کی بیماریوں سے تحفظ مہیا کرتا ہے۔ زیتون کا تیل آگ سے ہونے والے زخموں کے لئے اکسیر ہے۔

زیتون کے تیل میں نمک ملا کر اگر مسوڑھوں پر ملا جائے تو یہ ان کو تقویت دیتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مہمان آیا۔ انہوں نے رات کے کھانے میں اسے اونٹ کی سری اور زیتون کا تیل پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں یہ تمہیں اس لئے کھلا رہا ہوں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو مبارک درخت قرار دیا ہے۔"

زیتون کے تیل کے فوائد ایک نظر میں

☆ زیتون کا تیل زیادہ تر قروح معدہ میں 10 گرام پلاتے ہیں۔ خصوصاً سوتے وقت دودھ کے ساتھ۔

☆ درد گردہ اور پتہ کی پتھری میں بے حد فائدہ بخش ہے۔

☆ حکماء کا قول ہے کہ زیتون سنگ مثانہ کو گلاتا' بلغم کو دور کرتا' پٹھوں کو مضبوط کرتا' تھکن کو دور کرتا اور منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے۔

☆ یہ نیک لوگوں کی غذا اور سر کا تیل بھی ہے۔

☆ یہ دونس 50 گرام کی مقدار میں ملین ہے جو متورم بواسیر' قروح معدہ' خونی بواسیر اور قبض میں ایک مفید دوا ہے۔
☆ تیل مقوی ہے اور امراض جلد میں شفا ہے۔
☆ پیٹ کی بیماریوں میں مفید ہے۔ تیل پرانا بھی ہو جائے تو مفید رہتا ہے۔
☆ آنکھ میں لگانے سے آنکھ کی سرخی کٹ جاتی ہے۔
☆ موتیا کو کم کرنے میں مفید ہے۔
☆ زہر خورانی میں اس کا تیل دودھ میں ملا کر پلانے سے آرام ہو جاتا ہے اور جان بچ سکتی ہے۔
☆ اس کے تیل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس پر چیونٹیاں نہیں آتیں اور جب اسے دیئے میں جلایا جائے تو یہ دیگر تیلوں کی طرح دھواں نہیں دیتا۔
☆ دست آور ہے' آنتوں کے کیڑوں کو نکالتا ہے۔
☆ جلد میں نرمی اور ملائمت پیدا کرتا ہے۔
☆ بالوں کی سفیدی کو روکتا ہے۔
☆ ایگزیما اور چنبل میں قسط' سنا ہم وزن پیس کر روغن زیتون چار گنا میں پکا کر لگانا مفید ہے۔
☆ مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے۔
☆ زیتون کا نمکین پانی آتش زدہ مقام پر آبلے نہیں آنے دیتا۔
☆ فالج اور اوجاع مفاصل میں بطور مالش استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔
☆ چنبل جیسے جلدی امراض' جلے ہوئے حصوں پر اور زخموں پر لگانے اور سخت جوڑوں کو نرم کرتا ہے۔
☆ رکٹس اور بچوں کے دق میں مالش سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔
☆ بلا تکلیف صفراوی پتھریوں کو توڑتا ہے۔ کولیسٹرول جو صفراوی پتھریوں کا جزو اعظم ہے' اس کو روغن زیتون جسمانی حرارت 98.5 پر تحلیل کرتا ہے اور چند دنوں میں پتے کی

پتھری ایک ایسے رقیق محلول میں تبدیل ہو جاتی ہے جو اپنے مقررہ راستوں سے بآسانی گزر جاتی ہے۔اس لئے دردِ جگر کے دورے ختم ہو جاتے ہیں۔

زنجبیل - ادرک

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ''ان کو ایسے گلاسوں سے پلایا جائے گا جن میں ادرک کی مہک ہوگی۔'' (الدھر)

جنت میں جگہ پانے والوں کو جو اچھی چیزیں ملیں گی' ان کے تذکرہ میں قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے کہ ''ان کو مشروبات ایسے برتنوں میں دیئے جائیں گے جن کی ساخت میں خوشبو ہوگی۔ حوضِ کوثر پر ملنے والے برتنوں میں کستوری کی مہک بتائی گئی ہے جبکہ جنت کی نہروں کا پانی ادرک کی خوشبو کے ساتھ میسر ہوگا۔''

ادرک ایک مشہور سبزی ہے جسے لوگ گھروں میں کھانا پکانے میں یا بعض اوقات اپنی منفرد تیز اور خوشگوار خوشبو کی وجہ سے مشروبات کو دل پسند بنانے کے کام آتا ہے۔ دنیا کے اکثر ملکوں میں ادرک کی کاشت ہوتی ہے۔

ادرک قدیم زمانہ سے ہی خوراک کو لذیذ بنانے اور علاج کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ''شہنشاہ روم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ادرک کے مربہ کا ایک مرتبان تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمانے کے بعد تمام لوگوں کو اس کا ایک ایک ٹکڑا مرحمت فرمایا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا ملا جسے میں نے کھایا۔'' (ابونعیم)

بدہضمی اور امراضِ ہضم میں ادرک مفید ہے

ادرک معدہ کے لئے مقوی ہے۔ غذا کو ہضم کرتا اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں یہ قابض بھی ہے اور دست آور بھی۔ اگر پیٹ میں غلاظت جمع ہو تو اس کو نکالنے

کے لئے یہ جلاب لاتا ہے۔ جب وہ نکل جاتی ہے تو قابض بن جاتا ہے۔ اطباء قدیم سات ماشہ سونٹھ کو پیس کر اس میں کھانڈ ملا کر پانی کے ہمراہ پیٹ کو صاف اور سینہ میں جمی ہوئی بلغم کو نکالنے کے لئے دیتے آئے ہیں۔ اس نسخہ کے بعد بلغم' کھانسی کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔

بھارتی ماہرین نے ادرک کے اثرات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے اسے کاسر الریاح محرک مقوی' ہاضم' پیشاب آور اور جسم سے اورام کو دور کرنے والا قرار دیا ہے۔

ادرک کے ساتھ فلفل سیاہ اور فلفل دراز ملا کر استعمال کرنا' بدہضمی' تبخیر معدہ' قولنج' قے' کھانسی' زکام' نزلہ' دمہ میں بڑی کامیابی کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

زنجبیل کے متعدد دیگر فوائد

ادرک بھوک بڑھاتا اور حافظہ کی خرابی کو دور کرتا ہے۔ مسلسل خرابی کی وجہ سے معدہ اگر سست پڑ گیا ہو' بھوک میں کمی لاحق ہو گئی ہو اور کھانا ہضم ہونے میں دیر لگتی ہو تو ادرک بڑا مفید رہتا ہے۔ یہ سانس سے بدبو کو دور کر کے منہ کے خراب ذائقہ کو ٹھیک کرتا ہے۔ ذہبی کی تحقیقات کے مطابق مکھن کے ہمراہ ادرک کھانے سے بلغم ختم ہو جاتی ہے۔ مچھلی کے ساتھ ادرک کھانے سے زیادہ پیاس نہیں لگتی۔ اس کا مربہ استعمال کے لئے آسان اور مفید شکل ہے۔

سونٹھ کے ساتھ جائفل اور اسگندھ کو پیس کر تیل میں ملا کر مالش کرنا جوڑوں کے دردوں میں ازحد مفید ہے۔ اس نسخہ کو زیتون کے تیل میں ڈال کر پانچ منٹ ابالنے کے بعد اگلے روز چھان کر مالش میں استعمال کیا جائے تو ازحد فائدہ دیتا ہے۔

سونٹھ کے ساتھ کالی مرچ ہم وزن پیس کر بے ہوشی میں نسوار دینے سے ہسٹریا کا دورہ ختم ہو جاتا ہے۔ برطانوی محقق برڈ وڈ نے بدہضمی کے لئے 10 گرین سونٹھ اجوائن 10 گرین الائچی خورد 3 گرین کو پیس کر صبح و شام بدہضمی کے لئے مفید بیان کیا ہے۔ ثقیل اشیاء کی وجہ سے پیدا ہونے والی تبخیر کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں میں سوزش کی وجہ سے نظر میں کمی آ گئی ہو تو اسے دور کرتا ہے۔ اس غرض کے لئے ادرک میں سلائی ڈال کر آنکھ میں پھیری بھی جاتی ہے۔ آنتوں سے غلیظ مادہ اور گندی ہوا نکالتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ چونکہ ادرک جسم

سے غلیظ رطوبتوں کو نکالتا ہے۔ اس لئے جب کسی جگہ ورم حتیٰ کہ فیل پا بھی ہوتو اس کے کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دمہ کے مریضوں کو اس کے استعمال سے راحت ہوتی ہے۔

سرمہ - اثمد

سیاہ رنگ کا چمکدار وزنی پتھر ہے جس کو عام طور پر باریک کھرل کر کے زینت و آرائش کی غرض سے آنکھوں میں ڈالتے ہیں۔ پاکستان میں سرمہ کا پتھر چترال اور کوہستان کے علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ دنیا کا بہترین سرمہ اصفہان اور چترال میں پایا جاتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''تمہارے سرموں میں سب سے بہترین اثمد ہے۔ یہ بینائی کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔'' (ابن ماجہ - ترمذی - مسند احمد - طبرانی)

سرمہ کے طبی فوائد

سرمہ زیادہ تر آنکھوں کو قوت دینے' تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ کھرل کر کے آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ مسلمانوں میں سرمہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر رائج ہوا۔ اسے کروڑوں نہیں اربوں افراد نے استعمال کیا اور اتنے طویل عرصہ کے مشاہدات کے بعد بھی اس کے مضر اثرات کے بارے میں کوئی شہادت میسر نہیں۔ سنت کے شیدائی ساری عمر باقاعدگی سے سرمہ لگاتے رہے۔ ان کی بینائی نہ تو بڑھاپے میں کمزور ہوئی اور نہ پلکوں کے بال گرے۔

اصفہان کا سرمہ سب سے زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ یہ آنکھوں اور ان کے اعصاب کو تقویت دیتا ہے۔ زخموں کے اوپر اور آس پاس جو فالتو گوشت نمودار ہوتا ہے' سرمہ اسے زائل کرتا ہے۔ ان کو مندمل کرتا ہے۔ ان سے غلاظت نکالتا ہے اور بند راستے کھول دیتا ہے۔

اگر پانی آمیزہ شہد میں سرمے کو ملا کر استعمال کیا جائے تو دردسر ختم ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو باریک کر کے تازہ چربی میں آمیز کر کے آتش زدہ حصے پر ضحاد کیا جائے تو خشک ریشہ نہیں ہوگا اور جلنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے آبلے کو ختم کرتا ہے۔ خاص طور پر بوڑھوں اور کمزور نگاہ والے لوگوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ تھوڑا سا مشک ملا کر استعمال کیا جائے تو ضعیف البصر کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے۔

حکومت ہند کے یونانی ادویہ کے شعبہ کی تحقیقات کے مطابق آنکھوں کے لئے سرمہ بنانے کا بہترین نسخہ ہے۔ سرمے کے پتھر کو پہلے آگ میں سرخ کر لیا جائے۔ پھر اکیس دن بارش کے پانی میں بھگو کر رکھیں۔ پھر اسے 12 گھنٹے تک ترپھلا کے پانی میں جوش دیں۔ وہاں سے نکال کر خشک کر کے سونف کے عرق میں اتنا کھرل کریں کہ باریک ریشمی کپڑے سے چھن کر نکل جائے۔ اب یہ آنکھوں میں لگانے کے قابل ہوگیا۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

سرکہ - الخل

تاریخ کے ہر دور میں اسے غذا اور دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ بقراط نے متعدد بیماریوں کے علاج میں سرکہ استعمال کیا ہے۔

فرانس کے ماہر جراثیم پاسچر نے معلوم کیا کہ ناشتہ میں خمیر جراثیم سے پیدا ہوتا ہے اور سرکہ کے کیمیائی عمل کا باعث جراثیم ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جراثیم کی ایک ایسی قسم بھی موجود ہے جو بیماریاں پیدا کرنے کے بجائے ہمارے ہی فائدے کے کام کرتی ہے۔ ان کو دوست Anti Bodies جراثیم کہتے ہیں۔

ان دوست جراثیم کی جانب سے انسانی فائدے کے لئے یہ منفرد کام نہیں بلکہ دودھ دہی بنانے یا شکر کو الکحل میں تبدیل کرنے' جو سے مالٹ اکسٹریکٹ بنانے کے عمل میں بھی اسی قسم کے دوست جراثیم کی کوششیں شامل ہیں۔

احادیث میں سرکہ کی اہمیت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم شاہ

بنی آدم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔'' (مسلم۔مشکوٰۃ)

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ ''کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟'' میں نے کہا۔ ''نہیں۔ البتہ باسی روٹی اور سرکہ ہے۔'' فرمایا کہ ''اسے لے آؤ۔ وہ گھر کبھی غریب نہ ہوگا جس میں سرکہ موجود ہے۔'' (ترمذی)

سرکہ امراض معدہ اور تلی میں مفید ہے

سرکہ کھانے کے بعد معدہ کا فعل قوی ہو جاتا ہے۔ پیاس اور صفراء کو اعتدال پر لاتا ہے۔ بھوک کھولتا ہے اور معدہ اور پیٹ کی سوزش میں انتہائی مفید ہے۔ پیٹ سے نفخ کو نکالتا ہے اور ہچکی کو روکتا ہے۔ صفرا اور گرمی کی وجہ سے بھوک نہ لگتی ہو تو اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ انجیر کو دو روز تک سرکہ میں بھگو کو کھایا جائے بڑھی ہوئی تلی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تلی میں سرکہ کے لئے خصوصی رغبت ہے۔ اس لئے سرکہ کی جو بھی مقدار پیٹ میں جاتی ہے' فوراً تلی میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ ادویہ جو تلی کے علاج میں دی جائیں' اگر اس کے ساتھ سرکہ بھی شامل کر دیا جائے تو اثر جلد ہوتا ہے۔ منقی اور جڑ کبر کو سرکہ کے ساتھ نہار منہ کھایا جائے تو پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

گلے اور دانتوں کے امراض میں سرکہ کا استعمال

گلے کے اندر لٹکنے والے کوے کی سوزش' حساسیت اور اس کے ٹیڑھا پن میں مفید ہے۔ گرم سرکہ کے غرارے دانت کی درد کو ٹھیک کرتے ہیں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ موسم گرم میں سرکہ پینا جسم کی حدت کو کم کر کے طبیعت کو مطمئن کرتا ہے۔ علامہ محمد احمد ذہبی کہتے ہیں کہ ''سرکہ گرمی اور ٹھنڈک دونوں کی تاثیر رکھتا ہے لیکن اس میں ٹھنڈا پیدا کرنے کا عنصر زیادہ غالب ہے۔ یہ معدہ کی سوزش کو دور کرتا ہے۔ عرق گلاب کے ساتھ سر درد میں مفید ہے۔ گرم پانی کے ساتھ غرارے دانت درد کو مفید ہے۔''

سرکہ اورام اور دردوں میں مفید ہے

ابن قیم کہتے ہیں کہ اس کا لگانا سوزشوں سے پیدا ہونے والے اورام میں مفید ہے۔ حب الرشاد کے ساتھ جو کا آٹا ملا کر سرکہ میں لیپ بنا کر اعصابی دردوں اور خاص طور پر عرق النساء کے لئے لیپ کریں تو ازحد مفید ہے۔ میتھی کے بیج اور طرون پیس کر سرکہ میں لیپ بنا کر پیٹ کی سوزش میں مفید ہے۔ یہی نسخہ ورم سے پیدا ہونے والے دردوں میں مفید ہے۔

سرکہ سے منشیات کا نشہ اتر جاتا ہے

سرکہ پینے سے شراب اور افیون کا نشہ اتر جاتا ہے۔ چونکہ سرکہ بنیادی طور پر تیزابی صفات رکھتا ہے' اس لئے قلوی رجحان والی زہروں کے علاج میں سرکہ دینا صحیح معنوں میں علاج بالضد ہے۔ جیسا کہ کاسٹک سوڈا وغیرہ۔ آپریشن کے بعد مریض کو جو قے آتی ہے' اس کو روکنے کے لئے رومال کا سرکہ میں تر کر کے مریض کے منہ پر ڈال دیا جاتا ہے۔ بے ہوشی کے بعد کی متلی رک جاتی ہے۔

ہیضہ کے علاج میں سرکہ کا استعمال

ویدک طب میں بھی سرکہ کے استعمال کا کافی ذکر ملتا ہے۔ ویدوں نے ہیضہ کے علاج میں سرکہ کو مفید قرار دیا ہے۔ ایک نسخہ کے مطابق پیاز کے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر سرکہ میں بھگو دیئے جائیں' ہیضہ کی وباء کے دنوں میں اس پیاز کو کھانے سے ہیضہ نہیں ہوتی۔

امراض جلد میں سرکہ کا استعمال

سرکہ اپنے اثرات کے لحاظ سے جراثیم کش' دافع تعفن اور مقامی طور پر خون کی گردش میں اضافہ کرتا ہے۔ ان فوائد کی بنا پر یہ پھپھوندی سے پیدا ہونے والی تمام سوزشوں میں کمال کی چیز ہے۔ اس میں اگر کسی اور دوائی کا اضافہ نہ بھی کیا جائے تو چھیپ' داد اور رانوں کے اندرونی طرف کی خارش میں مفید ہے۔ پھپھوندی کے علاج میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ پھپھوندی دواؤں کی عادی ہو جاتی ہے۔ اس لئے صحیح دوائی کے چندروزہ استعمال کے بعد فائدہ ہونا رک جاتا ہے بلکہ مؤثر دوائی کے استعمال کے دوران ہی مرض میں اضافہ ہونے لگتا

ہے۔ سرکہ وہ منفرد دوائی ہے جس کی پھپھوندی عادی نہیں ہوتی اور یہ ہر حال میں اس کے لئے مفید ہے۔ ابن قیم کے مشاہدات کی روشنی میں پھپھوندی سے پیدا ہونے والی سوزشوں کے لئے ایک نسخہ آزمایا گیا۔ برگ مہندی' سنا مکی' کلونجی' میتھرے' حب الرشاد' قسط شیریں کو ہم وزن پیس کر اس کے ایک پیالہ میں چھ پیالہ سرکہ ملا کر اسے دس منٹ ہلکی آنچ پر ابالا گیا۔ پھر کپڑے میں نچوڑ کر چھان کر یہ لوشن ہمہ اقسام پھپھوندی میں استعمال کیا گیا۔ فوائد میں لاجواب پایا گیا۔ کسی بھی مریض کو بیس روز کے بعد مزید علاج کی ضرورت نہ رہی۔

سرکہ کے سر کے بالوں پر اثرات

سرکہ جلد اور بالوں کی بیماریوں کے لئے اطباء قدیم کے اکثر نسخہ سرکہ پر ہی مبنی ہیں۔ بو علی سینا کہتے ہیں کہ روغن گل میں ہم وزن سرکہ ملا کر خوب ملائیں۔ پھر موٹے کپڑے کے ساتھ سرکہ کو رگڑ کر سر کے گنج پر لگائیں۔ انہی کے ایک نسخہ میں کلونجی کو توے پر جلا کر سرکہ میں حل کر کے لیپ کرنے سے گنج ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بکری کے کھر اور بھینس کے سینگ کو جلا کر سرکہ میں حل کر کے سر پر بار بار لگانے سے گرتے بال اگ آتے ہیں۔ اسی مقصد کے لئے ادرک کا پانی اور سرکہ ملا کر لگانا بھی مفید ہے۔ بال اگانے کے لئے کاغذ جلا کر اس کی راکھ سرکہ میں حل کر کے لگانے کے بارے میں بھی حکماء نے ذکر کیا ہے۔

سرکہ کے فوائد ایک نظر میں:

☆ خارش اور حساسیت میں سرکہ پلانا اور لگانا مفید ہوتا ہے۔

☆ سرکہ میں پکائے ہوئے گوشت کو یرقان میں مفید بتلایا ہے۔

☆ سرکہ جوش خون اور صفراء اور پیاس میں مفید ہے۔ ان وجوہات کی وجہ سے بھوک نہ لگتی ہو تو مفید ہے۔

☆ سرکہ میں گندھک ملا کر خارش میں لیپ کرنا مفید ہوتا ہے۔

☆ سرکہ کاسٹک سوڈا کا علاج ہے۔

☆ عرق النساء میں حکماء نے لکھا ہے کہ حب الرشاد اور جو کا آٹا سرکہ میں حل کر کے لیپ

کرنا نہایت مفید ہے۔

☆ ہیضہ اور اندرونی سوزشوں میں مفید ہے۔

☆ حلق کے ورم میں اس کی بھاپ سونگھایا جانا بے حد مفید ہوتا ہے۔ شراب کا نشہ اتارنے کے لئے ایک اونس سرکہ پلانا کافی ہوتا ہے۔

☆ سرکہ اور شہد کا مشہور مرکب بخار' متلی اور صفراوی امراض میں مستعمل ہے۔

☆ برسات اور موسموں کی تبدیلیوں میں بہترین چیز ہے۔ پیٹ کی اکثر بیماریاں دور کرتا ہے۔

☆ امام صادق فرماتے ہیں کہ سرکہ عقل کو تیز کرتا ہے اور اس سے مثانہ کی پتھری گل جاتی ہے۔

سرکہ بنانے کا طریقہ

سرکہ سازی کا بنیادی طریقہ کار جو آج کے دور میں رائج ہے۔ یہ معمولی فرق کے ساتھ بالکل وہی ہے جو آج سے ہزاروں سال پہلے کا تھا بلکہ بنوں' کوہاٹ اور پشاور کے علاقوں میں جہاں گھر گھر میں سرکہ سازی ہوئی ہے' وہی قدیم طریقہ استعمال کیا جاتا ہے یعنی کسی میٹھے یا نشاستہ دار محلول کو ضامن لگا کر جب خمیر اٹھایا جاتا ہے تو اس میں الکحل پیدا ہو جاتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ نکل جاتی ہے اور پھر جب الکحل اور آکسیجن کا ملاپ ہوتا ہے تو سرکہ بن جاتا ہے جبکہ اطباء کے ہاں سرکہ کی تیاری کا طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ جس چیز کا سرکہ بنانا ہو' پہلے اس کا رس (جوس) حاصل کر کے پھر اس کو کسی روغنی مٹکے میں ڈال کر زیرزمین اس طرح دبایا جاتا ہے کہ مٹکے کا تمام حصہ زمین کے اندر رہے اور صرف گردن باہر ہو یا پھر کسی ایسی جگہ رکھا جاتا ہے جہاں سورج کی شعاعیں دیر تک رہیں۔ تقریباً چالیس روز بعد یا پھر دو ماہ کے بعد نکال کر استعمال میں لاتے ہیں۔

مجموعی طور پر تیاری کے اعتبار سے سرکہ کی تین اقسام ہیں۔

☆ پہلی قسم وہ ہے جو پھلوں سے تیار کی جاتی ہے۔ یہ فطری اور قدرتی طریقہ سے بننے والا سرکہ ہے جو اپنی افادیت کے اعتبار سے بھی اعلیٰ خصوصیات کا حامل ہے۔

☆ دوسری قسم خشک اجناس مثلاً جو کے جوہر (ایکسٹریکٹ) سے تیار ہوتی ہے' اپنی افادیت کے اعتبار سے یہ دوسرے نمبر پر ہے۔

☆ تیسری قسم تیزاب سرکہ سے تیار کی جاتی ہے۔اس کی تیاری میں مقطر پانی' تیزاب سرکہ کچھ مقدار چینی اور رنگ استعمال کیا جاتا ہے۔

سرکہ گنے' جامن' انگور' چقندر' گندم' جو وغیرہ سے تیار اور استعمال کیا جاتا ہے۔

سنا مکی۔ سنا

سنا ایک جلاب آور بوٹی ہے۔اس کے پتے مہندی کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی بہترین قسم وہ ہے جو حجاز مقدس کے پہاڑوں پر پیدا ہوتی ہے اور سنا مکی کے نام سے مشہور ہے۔اس کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔یہ ہر خلط کی مسہل ہے۔

اس کے پتے دندانوں والے اور پودا ایک میٹر کے قریب بلند ہوتا ہے۔

طب میں سنا کا استعمال دسویں صدی سے پہلے کتابوں میں نہیں ملتا اور یہ بات طے ہے کہ اسے دوائی کے طور پر عرب اطباء نے دسویں صدی عیسوی سے شروع کیا۔

اس کا مزاج گرم خشک ہے اور مصلح روغن بادام ہے۔مقدار خوراک 3 سے 5 ماشہ۔

احادیث میں سنا کی اہمیت

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم کس چیز کا جلاب لیتی ہو۔انہوں نے عرض کی کہ شبرم کے ساتھ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔وہ تو گرم ہے' وہ تو بہت گرم ہے۔پھر اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ کس چیز کے ساتھ جلاب لوں؟ فرمایا! اگر موت کے سوا کسی چیز میں شفا ہوئی تو سنا میں ہوتی۔ (ترمذی شریف۔سنن ابن ماجہ)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔"سنا اور سنوت میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔"

(ابن عساکر)

سناء سے قبض کا علاج

سناء کو اگر تھوڑی مقدار میں دیا جائے تو ملین ہے۔زیادہ مقدار میں مسہل ہے۔اس کے استعمال سے جسم کے غلیظ مادے باہر نکل آتے ہیں اور اس طرح غلاظتوں کے اخراج سے جسم میں تندرستی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

سنا کو مفرد استعمال کرنا مناسب نہیں۔اس کے جوشاندہ میں گلاب کے پھول اور روغن بادام ملا لینا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔گلاب کے پھول سات ماشہ آدھ سیر دودھ گائے کے ساتھ ایک تولہ برگ سنا پکا کر اس میں کھانڈ ملا کر پینا زیادہ منفعت بخش ہوتا ہے۔اس کا دوسرا تناسب حسب ذیل ہے۔

برگ سنا	160 گرم
گندھک مدبر	80 گرام
ملٹھی	160 گرام
سونف	80 گرام
کھانڈ	52 گرام

یہ تمام چیزیں باریک پیس کر ملائی جائیں۔مقدار خوراک ایک تولہ

سنا جلدی امراض اور جوڑوں کے درد میں مفید ہے

الرازی تجویز کرتے ہیں کہ سنا کے سفوف سے اس کا جوشاندہ بہتر ہے۔جوشاندہ ں منقی اور بنفشہ کو بھی ضروری سمجھتے ہیں۔البتہ مٹھاس کے لئے اس میں کھانڈ کا استعمال ضرور یا جائے۔یہ جوشاندہ چار سے سات ماشہ تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔اس کے استعمال سے کمر درد' بواسیر' جوڑوں کا درد اور خارش دور ہو جاتے ہیں۔اگر اسے سرکہ کے ساتھ پکایا جائے تو یہ جلدی امراض کو دور کرتی ہے۔اس کے لگانے سے ایگزیما' پھنسیاں اور بال گرنے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

برگ حنا' شاہترہ اور سرکہ کے ساتھ پکانے کر لگانے سے بھی ایگزیما' پھوڑے پھنسیاں

رفع ہوتے ہیں۔ مہندی کے ساتھ ملا کر سر پر لگانے سے بال سیاہ ہوتے ہیں اور سر کی پھنسیاں ٹھیک ہونے کے علاوہ بال بڑھتے اور گنج مٹتا ہے۔

پتھری اور پیشاب کی جملہ امراض کا اعلاج

ہاضمہ کی خرابی سے جب آکسلیٹ اور یوریٹ زیادہ مقدار میں پیدا ہو رہے ہوں تو سنا کا استعمال ان کے اخراج کا باعث ہوتا ہے۔ پشاب میں آکسلیٹ نے آئندہ کی پتھری کا پیش خیمہ ہونے کے ساتھ ساتھ جلن اور ذہنی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ یوریٹ اور آکسلیٹ پیشاب میں حل نہیں ہوتے اور مریض کو سفید رطوبت کی صورت میں علیحدہ نظر آتے ہیں جسے انپڑھ معالج جریان قرار دیتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے سنا مکی کا ملٹھی اور سونف کے ساتھ مرکب بڑے شاندار اثرات رکھتا ہے کیونکہ اس کے چندروزہ استعمال سے پیشاب میں آنے والی سفید رطوبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ سنا مکی کا مسلسل استعمال گردوں' پتہ اور مثانہ سے پتھری کو حل کر کے نکالنے میں شہرت رکھتا ہے۔

سنگترہ - اترج

احادیث میں اترج نامی ایک پھل کی تعریف مذکور ہے۔ لغت میں اس کو لیموں کے قریب کی کوئی چیز بیان کیا گیا ہے جبکہ وہاں پر اس کا ذائقہ عمدہ اور فرحت بخش بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے لیموں نہیں ہوسکتا۔ بعض مصنفین نے اسے میٹھا لیموں قرار دیا ہے۔ یہ نام ہمیں اس لئے قبول نہیں کہ لیموں کی قاشیں نہیں ہوتیں جبکہ ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا گیا کہ وہ کسی کو اترج کی قاشیں چھیل کر کھلا رہی تھیں۔ ان اشارات کو سامنے رکھیں تو اترج غالباً سنگترہ' کنو وغیرہ قسم کا کوئی پھل ہوسکتا ہے جس کا ذائقہ اچھا' خوشبو عمدہ اور طبیعت کو فرحت دینے کی صلاحیت موجود ہے۔

بہرحال اترج سے مراد سنگترہ' کنو اور فروٹر' نارنگی' میٹھا لیموں' مسمی اور اس خاندان کے تمام افراد دیئے گئے ہیں اور ان کے فوائد بھی تقریباً یکساں نہیں۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ مومن جو قرآن پڑھتا ہے۔ اس کی مثال اترج کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور ذائقہ بھی لطیف اور لذیذ ہوتا ہے۔'' (بخاری)

حضرت عبدالرحمٰن بن دلہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تمہارے لئے اترج میں بے شمار فوائد موجود ہیں کیونکہ یہ دل کے دورے کی شدت کو کم کرتا ہے اور دل کو مضبوط بناتا ہے۔''

(مسند فردوس الدیلمی)

اترج مقوی معدہ اور قے میں مفید ہے

اترج مقوی معدہ اور قے کو روکتا ہے۔ اس کے چھلکے اور پتوں کا تیل جراثیم کش اور کاسر الریاح ہے۔ جب آنتوں اور معدہ میں خراش کی وجہ سے پیٹ میں تبخیر رہے تو یہ اس کا آسان حل ہے۔ اس کا ٹنکچر بھوک بڑھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے پھولوں سے کشید کیا ہوا تیل نہ صرف یہ کہ ایک عمدہ خوشبو ہے بلکہ معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ صفراوی اسہال کو دور کرتا ہے۔ جن بچوں کو کمزوری اور اسہال ہمیشہ رہتے ہوں' ان کو سنگترہ کا عرق ابلے پانی میں ہم وزن ملا کر چھان کر ہر تین گھنٹہ بعد چمچہ چمچہ پلانا نہایت فائدہ مند ہے۔ نیز سنگترے کا چھلکا سکا کر دینا قے اور پیٹ کے کیڑوں سے بچاتا ہے۔

اختلاج قلب میں اس کا استعمال

اس کا مربہ اس کا ٹکڑا شہد میں لگا کر نہار منہ قلب کے مریضوں کو فائدہ بخشتا ہے۔ اس کا شربت گرمی اور حدت کو رفع کرتا ہے۔ صفراوی قے میں مفید ہے۔ صفراوی بخار اور باری کے بخاروں میں اس کے نرم چھلکے کا مربہ اسہال میں مفید ہے جن لوگوں کو نفسیاتی وجوہات کی بنا پر اختلاج قلب کی شکایت ہوتی ہے' وہ اگر روزانہ آدھ اونس اس کا عرق پی لیں تو تندرست ہو جائیں گے۔

گھنٹیا اور نقرس پر اس کا استعمال

گنٹھیا اور نقرس کے مریضوں کے لئے سنگترے کا استعمال اس کے چھلکے سکا کر ان کو پیس کر میگنیشیا کاربونیٹ ملا کر دینے سے ان مریضوں کی بدہضمی رفع ہو جاتی ہے اور پیٹ کی جلن کم ہوتی ہے۔ سنگترے کے تیل کو زیتون کے تیل میں ملا کر چنبل پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور اسی تیل کی مالش جوڑوں کے دردوں میں مفید ہے۔

سنگترہ مفرح اور زہروں کا تریاق ہے

ابن ماسویہ کہتا ہے کہ سنگترے کا بیج ہر قسم کی زہروں کا تریاق ہے۔ یہ ورم اور سوزش کو تحلیل کر کے صحت لاتا ہے۔ بیج کا چھلکا اتار کر اسے پیس کر ایک گرام سفوف کو پانی کے ساتھ پھانک لینا اکثر زہریلے کیڑوں کے کاٹے کا علاج ہے۔ قبض اور سانس کی بدبو دور کرتا ہے۔ دوسرے اطباء بھی اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ بیجوں کو بار بار پلانا اور ہر قسم کے سانپوں اور بچھو کے کاٹے پر لگانا فوری فائدہ دیتا ہے۔ چونکہ سنگترے کی خوشبو اور ذائقہ عمدہ ہے۔ اس حیثیت سے یہ مفرح، طبیعت کو بحال کرنے والا ہے۔ چھلکے کی خوشبو عمدہ، گودے کا ذائقہ اچھا، گودے میں لذت کے ساتھ توانائی اس کے بیج زہروں کا تریاق اور اس میں ایک خوشبو والا تیل بھی موجود ہے۔

شہد۔ عسل

قرآن مجید نے شہد کی مکھی کو اتنی اہمیت دی ہے کہ ایک سورہ اس کے نام سے نازل ہوئی اور اس کے کمالات کی تعریف فرمائی۔ فیہ شفاء للناس. ”آدمیوں کے لئے شہد میں شفاء ہے۔“ (النحل)

احادیث میں اس کی افادیت واہمیت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو اہم ارشادات منقول ہیں۔

”پینے والی چیزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد سب سے زیادہ پسند تھا۔“ (بخاری)

''تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلوہ (مٹھاس) اور شہد بہت زیادہ پسند تھے۔''

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''تمہارے لئے شفا کے دو مظہر ہیں۔ شہد اور قرآن۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اپنی حلال کی کمائی کے درہم سے شہد خرید کر اسے بارش کے پانی میں ملا کر پینا تقریباً سبھی بیماریوں کا علاج ہے۔'' (کنزالاعمال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جو شخص ہر مہینہ میں کم از کم تین دن صبح صبح شہد چاٹ لے' اس کو اس مہینہ میں کوئی بڑی بیماری نہ ہوگی۔'' (ابن ماجہ۔ بیہقی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ میں شہد آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو تھوڑا تھوڑا چاٹنے کے لئے مرحمت فرمایا۔ میں نے اپنا حصہ چاٹ کر مزید عرض کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائی۔ (ابن ماجہ)

شہد اور امراض معدہ

شہد معدہ کا دوست ہے۔ اس سے معدہ کی تیزابی کیفیت میں کمی آ جاتی ہے۔ شکم اور آنتوں کی بیماریاں قرمہ معدہ (السر) اور ورم معدہ میں بہت ہی کارآمد ہے۔ روس نے 100 مریضوں پر تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ ان مریضوں کے تیزابی کیفیت معدہ کی جلن' اینٹھن اور زخم اچھے ہو گئے۔

معدہ کے نروس سسٹم پر خاص طور پر بہتر اثر ہوتا ہے۔ معدہ کے زخموں کے لئے غذا کے دو تین گھنٹے قبل یا بعد استعمال کیا جانا چاہیے۔

نیز ایسے مریضوں کو طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں صبح اٹھتے ہی دو بڑے چمچے شہد کا شربت ناشتہ میں جو کا دلیا' شہد ڈال کر اور عصر کے وقت شہد کا شربت دیا جائے۔ اتنا ہی

علاج کافی ہو جاتا ہے جہاں تکلیف اور کمزوری زیادہ ہو وہاں بہی دانہ کا لعاب نکال کر اس میں شہد ملا کر ہر دو گھنٹے کے بعد گھونٹ گھونٹ پلایا جائے۔ اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے ناکامی نہ ہوگی۔ چونکہ زیتون کا تیل بھی زخموں کو مندمل کرنے اور پیٹ کی تیزابیت کو مارنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس لئے دن کے گیارہ بجے اور رات سوتے وقت ایک سے تین بڑے چمچے زیتون کا تیل بھی دیا جائے۔ نہار منہ شہد پینے سے پیٹ کی ہوا نکل جاتی ہے۔

شہد اور امراض جگر و یرقان

جگر کے پیتھالوجیکل امور مثلاً کاربوہائیڈریٹ، پروٹین، فیٹس، وٹامن اور ہارمونس کی تبدیلیوں میں نمایاں کام انجام دیتا ہے۔ جگر کے ذخیرہ گلائیکوجن میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے۔

جگر اور پتہ کی خرابیاں اور وائرس کی وجہ سے سوزش یرقان کا باعث ہوتے ہیں۔ شراب نوشی کی وجہ سے جگر خراب ہو جاتا ہے۔ یہی خرابی استسقاء اور Cirrhosis کی وجہ سے موت کا باعث بن جاتی ہے۔ گندے اوزاروں سے ٹیکے لگوانے کے بعد اکثر لوگ یرقان کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے تمام مریضوں کو ابلے ہوئے پانی یا بارش کے پانی میں شہد دیا گیا۔ شہد کی مقدار بیمار کی شدت کے مطابق بڑھائی گئی۔ جگر کی بیماریوں میں شہد اور مولی کا رس 100 تا 150 گرام روزانہ کھانا مفید ہے۔

شہد اور گردوں کی پتھریاں

جن لوگوں کے گردوں میں پتھری ہو ان کو ایک چمچہ چائے شہد اور زیتون کا تیل اور لیموں کا رس ملا کر دن میں دو تین مرتبہ دینا چاہیے۔

گردوں میں سوزش براہ راست نہیں ہوتی۔ عام طور پر گلے کی مسلسل خرابی یا کسی اور مقام پر سوزش کی وجہ سے جراثیم گردوں تک آتے ہیں۔ سوزش کے علاوہ گردوں کی دوسری بیماریاں، پیٹ کی خرابی، غذا میں آکسلیٹ اور یوریٹ والے مرکبات کی کثرت، پانی کی کمی، پیشاب کو روکے رکھنا اور پیشاب کی نالی میں سوزش ان میں سے ہر بیماری کا حتمی اور یقین علاج طب نبوی میں موجود ہے۔ بہرحال سوزش دور کرنے، تیزابیت اور عفونت دور کرنے

میں شہد اور جو کے پانی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ شہد کے ساتھ جو کا مسلسل استعمال سوزش کے علاوہ پتھری بھی نکال سکتا ہے۔

امراض تنفس اور شہد

گلے سے لے کر پھیپھڑوں تک کی ہر سوزش میں گرم پانی میں شہد اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ کھانسی اور گلے کی سوزش میں اگرچہ شہد کے غرارے بھی مفید ہیں مگر ایک کام کی چیز کو ضائع کرنے کی بجائے اسے گرم گرم اور گھونٹ گھونٹ پیا جائے تو نالیوں کے آخری سرے تک اثر انداز ہوتا ہے۔ انفلوئنزا آج بھی لاعلاج بیماریوں میں سے ہے۔ عام طور پر اس میں آرام دس دن سے پہلے نہیں ہوتی اور تندرست ہونے کے باوجود مریض کو اتنی کمزوری ہوتی ہے کہ وہ چارپائی سے اٹھ نہیں سکتا۔ ایسے مریضوں کو علالت کے دوران جب ایک دو بڑے چمچے شہد دن میں تین سے چار مرتبہ پلایا گیا تو عرصہ علالت سمٹ کر تین سے چار دن رہ گیا اور تندرستی کے بعد کمزوری بالکل نہیں ہوئی۔ اس تجربہ کا حوصلہ ہمیں برطانیہ کے ایک طبی رسالہ سے ہوا۔

دمہ کے مریضوں میں نالیوں کی گھٹن کو دور کرنے اور بلغم نکالنے کے لئے گرم پانی میں شہد سے بہتر کوئی دوائی نہیں۔ مریضوں کو بتایا گیا کہ وہ ابلتا پانی لے کر اس میں چمچ بھر شہد ملا کر بار بار پئیں۔ اکثر و بیشتر مریضوں کا دورہ اسی سے ختم ہو جاتا ہے۔

ابن قیم نے شہد میں بہی کا مربہ بنانے کی جو ترکیب بتائی ہے اس کے اور انہی کے کھانسی کے علاج میں انجیر وغیرہ کے ساتھ مخرج بلغم نسخوں سے شاندار نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

تپ دق کے مریضوں کے لئے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیتون کا تیل اور قسط کا ہدیہ میسر ہے۔ اگر قسط کو زیتون کے تیل میں ملانے کے بعد اس میں شہد ملا کر معجون بنائی جائے تو اس کی افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ تپ دق کے علاج میں ایک اہم ضرورت مریض کی کمزوری کو دور کرنا اور اس کی قوت مدافعت کو بڑھانا ہے۔ اس غرض کے لئے گرم پانی میں دو بڑے چمچے شہد نہار منہ اور عصر کے وقت اسے توانائی بھی مہیا کرتے ہیں

اور اس کی سانس کی نالیوں کے ورم میں بھی مفید ہیں۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

شہد اور دانتوں کے امراض

تمام ڈینٹل سرجن اس بات سے متفق ہیں کہ شکر کی مٹھاس سے دانتوں میں ایسٹک ایسڈ کے تیزاب سے دانتوں پر جمی چونے کی پرت ختم ہو جاتی ہے مگر شہد منہ کے جراثیم کو خصوصی طور پر ختم کر دیتا ہے۔ اس طرح ہماری زندگی میں ادویاتی نقطہ نظر سے شہد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دانتوں سے میل اور تمباکو کا لاکھا اتارنا ایک مشکل کام ہے۔ اس غرض کے لئے امراض اسنان کے معالجین کے پاس کئی روز جانا پڑتا ہے۔ ایک نسخہ کے مطابق سرکہ اور شہد ہم وزن ملا کر دانتوں پر منجن کریں تو داغ اتر جاتے ہیں اور مسوڑھوں کی سوزش جاتی رہتی ہے۔

شہد اور کانوں کے امراض

شہد میں انزروت اور نمک ملا کر بہتے کان میں ڈالنے سے پیپ بند ہو جاتی ہے۔ قلمی شورہ پانی میں بھگو کر اس میں شہد ملا کر کان میں ڈالنا ثقل سماعت میں مفید ہے۔

شہد اور دل کے امراض

دل کی توانائی کو بحال رکھنے کے لئے بہترین گلوکوز کی ضرورت ہے۔ تجرباتی طور پر اگر متحرک دل کو پہلو سے الگ کر کے فزیالوجیکل سیلاسن میں رکھا جاتا ہے لیکن اگر اس میں ایک فیصد شہد ملا دیا جائے تو یہ دل مزید چار دن حرکت کرتا رہا ہے۔ اس لئے دل کے ہر مرض کے لئے شہد مفید ہوتا ہے۔ قلب کے مریضوں کو اگر ستر گرام شہد روزانہ 2-3 ماہ تک دیا جائے تو ان کے خون میں موجود اجزاء نارمل ہو جاتے ہیں اور خون کے خلیوں کی تعداد بڑھنے لگتی ہے۔

شہد اور سانس کی نالیوں کی خشکی

سانس کے ذریعے شہد کا دس فیصد آبی محلول کو سانس کے ذریعے اوپر چڑھانے سے نہ صرف گلے کی لعاب دار جھلیوں بلکہ پھیپھڑوں کے الویولی (ہوائی کیسوں) پر بھی اثر پڑتا

ہے۔ جراثیم کش اثر ہونے سے ٹی بی کے خلاف آرگنیزم کی مدد کرتا ہے۔

شہد سے زخموں کا علاج

روسی سرجن کرنیکی نے شہد اور مچھلی کے تیل سے زخموں کے مندمل ہونے کی شہادت دی اور یہ بیان کیا کہ شہد گلوٹا تھیوں خلیوں کے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس طرح یہ پیٹ معدہ اور آنتوں کے زخموں میں بھی مفید ہے۔ جلی ہوئی جلد اور شہد سے زخموں کے علاج کے سلسلے ہربل کیور صفحہ 3 پر لکھا ہے کہ نائیجیریا کے ڈاکٹر اسپنسر ایضم نے 54 کیسوں میں مختلف زخموں اور جلے ہوئے مقامات کے لئے شہد سے کامیاب علاج کیا۔ (ہربل کیور، حیدرآباد)

اس کے علاوہ اس ڈاکٹر نے مزید لکھا ہے کہ اس کے تجربہ میں آنکھوں کے تعدیہ اور پیشاب کی نالیوں اور آنتوں کے ورم اور دردوں میں شہد کامیابی کے ساتھ شفاء بخش ثابت ہوا ہے۔ اس ڈاکٹر نے آگے چل کر لکھا ہے کہ اعضاء کو نکال دینے کی صورت میں بھی اس کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ صرف شہد کے استعمال سے جلد کا رقبہ بڑھ جاتا ہے۔

شہد کے استعمال سے کینسر سے بچاؤ

تازہ ترین انکشاف کی رو سے جس کو پنجاب ایگریکلچرل یونیورسٹی لدھیانہ میں کئے طویل مطالعہ اور ریسرچ سے پتہ چلتا ہے کہ شہد میں کینسر سے مدافعت کی تاثیر موجود ہے۔

یونیورسٹی کے ماہنامے جریدے کے تازہ شمارے میں بتایا گیا ہے کہ شہد کی مکھیاں پالنے والوں میں دس لاکھوں میں سے صرف تین کو کینسر کا مرض لاحق ہوتا ہے جبکہ دیگر پیشوں مین اس کی شرح 10 گنا ہے۔ اس مطالعہ میں کارنیل یونیورسٹی کی اس تحقیق سے کینسر کے جوڑوں کے علاج کے لئے شہد کے استعمال پر مزید تحقیقات کی راہ کھلی ہے۔

شہد اور اصلاح جگر

شہد ہیموگلوبن آر بی سی کی مقدار میں اضافہ کرتا ہے۔ اس مطالعہ کے مطابق شہد کا استعمال گیس کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے اور جگر کی اصلاح بھی ہوتی ہے کیونکہ شہد سے ملنے والی شکر کو جزو بدن بنانے میں جگر کو بہت کم محنت کرنی پڑتی ہے۔

شہد سے جگر سے گلوکوز کو محفوظ ذخیرے میں اضافہ ہوتا ہے جس سے نہ صرف یہ کہ جگر کے خلیوں کو غذا فراہم ہوتی ہے بلکہ گلائیکوجن کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے اور نئے خلیوں کی افزائش کا عمل بھی تیز ہو جاتا ہے جس سے وہ پرانے خلیوں کی جگہ لے لیتے ہیں۔

شہد اور جسمانی کمزوری

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ ہر صبح شہد کے شربت کا پیالہ نوش فرماتے تھے اور کبھی یہ مشروب نمازِ عصر کے بعد پسند فرمایا جاتا تھا اور اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ اپنی پوری زندگی میں نہ تو کبھی بیمار پڑے اور نہ ہی کبھی تھکن کا اظہار فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے یہ سبق ہمارے اکثر مسائل کا حل ہے۔ ان اوقات میں جب پیٹ خالی ہو اور آنتوں کی قوت انجذاب دوسری چیزوں سے متاثر نہ ہو شہد پینا جسم کے اکثر و بیشتر مسائل کا حل ہے۔ یہ کسی بھی حالت' بیماری اور کمزوری میں بلا کھٹکے پیا جا سکتا ہے۔

اکثر لوگ جسمانی اور ذہنی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے مختلف قسم کے کشتہ جات اور ٹانک تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ یہ امر کسی شک و شبہ کے بغیر حقیقت ہے کہ شہد سے بڑھ کر تھکاوٹ' پژمردگی اور کمزوری کو دور کرنے والی چیز آج تک نسخہ زمین پر میسر نہیں آ سکی۔ امتحان کے دنوں میں طالب علم کو شہد پلا کر دیکھا گیا۔ اس سے وہ زیادہ دیر تک پڑھ سکے اور ان کی یادداشت اعتدال سے بہتر رہی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ دنیا کے مشہور پہلوان ہرکولیس اور گولائتھ اپنی توانائی کو بڑھانے کے لئے شہد پیتے تھے۔ مشہور بھارتی سینڈو رام مورتی کی طاقت کا منبع بھی شہد تھا۔

(طب نبوی اور جدید سائنس)

شہد کے افعال ایک نظر میں

☆ تازہ شہد محرک اور ملین (اجابت لانے والا) اثر کرتا ہے۔ پرانا شہد ایک سال کے بعد قابض' محرک' مقوی' مرضی اور ملین اثر رکھتا ہے۔ عام تغذیہ کا موجب ہے۔

☆ حرکت دودیہ کو بڑھاتا ہے اور ہضم غذا میں مدد دیتا ہے۔
☆ ضرورت پر یہ ایسی غذا ہے جو فوری جذب و تحلیل ہو جائے۔
☆ یہ ایسا ایندھن ہے جو اہم عضلات بدن جو آرام نہ پاتے ہوں (مثلاً عضلات قلب) کے کام آتا ہے۔
☆ شہد لیموں کے ساتھ درون جسم غدودوں کے ترشحات میں خوبی پیدا کرتا ہے۔
☆ رات 2 چمچے چائے کے برابر شہد ایک پیالی پانی میں ملا کر پینے سے بہترین نیند لاتا ہے۔
☆ پیٹ کے نفخ کو کم کرنے اور عام استحالہ (طاقت) کو بڑھانے میں مفید اور بچوں کے پیشاب کی کثرت میں فائدہ مند ہے۔
☆ عام طور پر کمزوری (ناطاقتی) کے لئے مفید ہے۔
☆ جریان خون کو روکنے والی حابس عروق ادویہ میں شامل ہے۔
☆ شہد میں ایک خاص پروٹین (کمی مادہ) جو شہد کی مکھیوں سے نکلتا ہے شامل ہے۔
☆ سینے سے بلغم خارج کرنے، گرم پانی یا بارلی (جو) میں ملا کر بلغمی کھانسی اور دمہ میں استعمال ہوتا ہے۔
☆ شہد انسانی جسم میں حرارت کو بڑھا کر دوران خون کو تیز کرتا اور خون صاف کرتا ہے۔
☆ شہد کا استعمال ذیابیطس میں نقصان دہ نہیں کیونکہ اس میں Velulose ہوتا ہے۔
☆ منہ اور حلق کی خشکی میں اور تغذیہ کے لئے بطور نیوٹریشن استعمال ہوتا ہے۔ زیادہ مقدار میں ملین ہے۔
☆ شہد جسم سے فاسد مادوں کو نکالنے کے لئے زہریلے اثرات سے بچاتا ہے۔

خالص شہد کی پہچان

بہترین شہد ربیع کا ہے۔ اس کے بعد موسم گرما کا اور پھر سردی کا۔ اطباء اس امر پر متفق ہیں کہ یہ بہترین ٹانک ہے۔

لوگوں نے شہد کی پہچان کے لئے کئی طریقے مشہور کئے ہیں۔ ایک میں نمک کی ڈلی

شہد میں ملاتے ہیں۔ اگر شہد نمکین ہو جائے تو ملاوٹ ہے۔ خالص شہد میں نمک حل نہیں ہوتا۔ ٹیسٹ غلط نہیں لیکن شہد میں 25 فیصدی پانی بھی ہوتا ہے جس میں نمک حل ہو سکتا ہے' لہٰذا ذائقہ نمکین ہو جانے کے باوجود شہد خالص ہو سکتا ہے۔

کہتے ہیں کہ خالص شہد روٹی پر لگا کر کتے کو کھلایا جائے تو کتا شہد نہیں کھاتا جبکہ شیرہ کھا لیتا ہے۔ یہ بھی کوئی معیار نہیں کیونکہ عین ممکن ہے کہ کتا کسی وقت کھانے کے موڈ ہی میں نہ ہو۔ جس کا غلط مطلب نکل سکتا ہے۔

شہد آسانی سے پانی میں حل نہیں ہوتا۔ جب خالص شہد قطرہ قطرہ پانی کے پیالہ میں ٹپکایا جائے تو یہ قطرے ثابت و سالم پیندے تک چلے جاتے ہیں جبکہ شربت یا شیرہ کا قطرہ پیندے تک جانے سے پہلے ٹوٹ کر حل ہو جاتا ہے۔

صعتر

اطباء قدیم اسے جنگلی پودینہ کی قسم بیان کرتے ہیں۔ یہ بوٹی عرب' ایران' عراق اور افغانستان کے جنگلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ پتے گول اور پودینہ سے بڑے ہوتے ہیں۔ اس کی خشک شاخیں اور پتے بازار میں صعتر فارسی کے نام سے ملتے ہیں۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اپنے گھروں کو مرشیح اور صعتر سے دھونی دیا کرو۔" (بیہقی)

یہی روایت ابان بن صالح بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مذکور ہے۔ یہ دونوں روایات کنز الاعمال نے ان اسناد سے بیان کی ہیں۔

نفخ شکم اور پیٹ کے کیڑوں کا علاج

یہ پیٹ سے ریاح خارج کرتا ہے۔ کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ چہرے کے رنگ کو نکھارتا

ہے اور پیشاب آور ہے۔ جگر اور معدہ کے فعل کو بہتر بناتا ہے۔ اس کا جوشاندہ پیٹ کے کیڑوں سے نجات دلاتا ہے۔ اس کا سونگھنا زکام میں مفید ہے۔

صفر اور اس کا جذو عامل تھائی مول بڑے مؤثر جراثیم کش اور دافع عفونت ہیں۔ ان میں طفیلی کیڑوں کو مارنے کی اعلیٰ صلاحیت موجود ہے۔ اسی باعث طب جدید کے اکثر نسخوں میں اسے چھوٹے کیڑوں کو مارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

سانس کی بیماریوں میں اس کے فوائد

اسے شہد میں ملا کر چاٹنے سے دل اور پھیپھڑوں کے اورام اتر جاتے ہیں۔ نیز سوزشی امراض اور سانس کی بیماریوں میں زیادہ مفید ہے۔ انجیر بھگو کر نرم کرنے کے بعد اسکے جوشاندے کے ساتھ کھانے سے کھانسی اور دمہ مٹ جاتے ہیں۔ قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ رات سوتے وقت اسے انجیر اور گلقند کے ساتھ کھانے سے ناک کے پچھلے حصہ سے بلغم نکل جاتی ہے۔ اس کے پھول اور نمک اور سرکہ کے ساتھ کھانے سے کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے۔ پیشاب آور ہے اور پیٹ کدو دانے نکال دیتا ہے۔

صعتر کی دھونی کے فوائد

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہے کہ صعتر ایک طاقتور جراثیم اور کرم کش دوائی ہے۔ اگر اسے جلا کر کسی گھر میں دھونی دی جائے تو یہ مکھیوں اور مچھروں کے علاوہ رینگنے والے کیڑوں کو بھی ہلاک کر سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مر کے ساتھ مرکب کر کے جلانے کی ہدایت فرمائی ہے جس سے اس کا اثر اور فائدہ چار گنا بڑھ جاتا ہے۔ لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ جس کمرے میں صعتر بکھری ہو اس کمرے میں سانپ بھی داخل نہیں ہوتا۔ کتابوں کی الماری میں صعتر رکھنے سے وہ چوہوں' ٹڈی اور دیمک سے محفوظ رہتی ہیں۔ اس لحاظ سے اسے حشرات کو بھگانے والی قرار دیا جا سکتا ہے۔ بازار میں ملنے والی ایسی ادویہ میں صرف گندھک میں یہ صلاحیت ہے۔ وہ ہر قسم کے کیڑے مکوڑوں کو اس کے علاوہ جراثیم کو ہلاک کر سکتی ہے مگر اس کا دھواں انسانوں کے لئے زہریلا ہے۔ ان کے مقابلے

میں صعتر زیادہ محفوظ اور کارآمد ہے۔ اگر اس کی دھونی اچھی طرح دی جائے تو ایک طویل عرصہ کے لئے اس کمرے میں کیڑوں کی نئی کھیپ داخل نہیں ہوتی۔

قسط - قسط البحری

ایک نبات کی جڑ ہے۔ یہ سفیدی زردی مائل' وزن میں ہلکی اور خوشبودار ہوتی ہے۔

اطباء نے لکھا ہے کہ اس کا پودا دو میٹر تک بلند ہوتا ہے لیکن یہ عام طور پر گلوئے پان اور عشق پیچہ کی طرح زمین پر رینگنے والا پودا ہے۔ قسط کے پودے ہندوستان کے شمال مغربی اور شمال مشرقی میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس کے پتے بڑے اور دندانے دار شکل کے ہوتے ہیں۔ اس پودے کی جڑیں دواؤں میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ جڑیں ستمبر اور اکتوبر کے درمیان کاٹ کر نکال لی جاتی ہیں جن دنوں اس کی جڑیں کاٹی جاتی ہیں' سارا جنگل خوشبو سے مہک جاتا ہے۔ آزاد کشمیر میں دریائے جہلم اور دریائے چناب کے کناروں یہ پودا بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر اور افادیت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم ذات الجنب کا علاج قسط البحری اور زیتون کے تیل سے کریں۔

(ابن ماجہ - ترمذی - مسند احمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اپنے بچوں کو حلق کی بیماری میں گلا دبا کر عذاب نہ دو جبکہ تمہارے پاس قسط موجود ہے۔" (بخاری و مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ بچے کو عذرہ ہے تو فرمایا کہ اے عورتو! تم پر افسوس ہے کہ اپنے بچوں کو یوں قتل

کرتی ہو۔ اگر آئندہ کسی بچے کو حلق میں عذرہ کی تکلیف ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو قسط ہندی کو رگڑ کر اسے چٹا دو۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر عمل کروایا اور بچہ تندرست ہو گیا۔ (مسلم)

روایات میں قسط کا ذکر بطور ہندی اور البحری آیا ہے اس لیے محدثین نے اسے قسط کی اقسام فرض کر لیا۔ بخاری کی تمام روایات میں دوائی کا نام عود الہندی مذکور ہے جبکہ دیگر تمام کتابوں میں دوائی کا نام قسط الہندی یا قسط البحری مذکور ہے۔

قسط سے عذرہ کا علاج

عذرہ اصل میں حلق کے اندر واقع لوزتین کی سوزش ہے۔ جب ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اور خواتین زمانہ قدیم سے حلق میں انگلی ڈال کر ان کو دبا دیتی تھیں۔ اسی طرح دبانے سے ان میں خون اور پیپ نکلتے ہیں اور بچہ بڑی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ یہ پیپ اور خون اگر سانس کی نالیوں میں داخل ہو جائے تو سانس بند کر سکتا ہے یا یہ سوزشی مواد پر نمونیہ کا باعث ہو سکتا ہے۔

گلے کی یہ سوزش بچوں میں بڑی عام بیماری ہے کیونکہ ماں کا دودھ پینے کے بعد دوران ماں کی جلد کے جراثیم ان کے منہ میں داخل ہو جاتے ہیں یا فیڈر اور نپل کے جراثیم۔ بچے کو چپ کروانے والی چوسنی' بچے کو پیار کرنے والے اکثر ان کے منہ میں اپنی گندی انگلیاں ڈالتے ہیں جس سے گلے میں درد' بخار اور کھانسی ہوتے ہیں۔ بار بار کی سوزش کے بعد لوزتین میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ پرانی عورتیں ان بچوں کے گلوں کے اندر انگوٹھا ڈال کر لوزتین کو زور سے دباتی تھیں جس سے خون اور پیپ نکل کر گلا ٹھیک ہو جاتا تھا۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی کیفیت اور بعد کے مسائل کو توجہ میں لاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بچوں کے ایسے تکلیف دہ علاج نہ کیے جائیں جبکہ قسط موجود ہے۔ اس بیماری میں مبتلا ہزاروں بچوں کو قسط کا سفوف صبح و شام کھانے کے بعد دیا گیا۔ عام طور پر یہ بچے پندرہ دن میں بہتر ہونے لگتے ہیں اور چھ ہفتوں میں مکمل شفایاب ہو جاتے ہیں۔

دمہ اور سانس کی نالیوں میں اس کے اثرات

قسطِ شیریں مخرج بلغم ہونے اور سانس کی نالیوں کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔ اطباء قدیم میں اسماعیل جرجانی نے سانس کی تنگی میں اس کی افادیت کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ سانس کی نالیوں سے انقباض کو دور کرتی ہے۔

ابن قیم نے حب الرشاد کے فوائد میں سانس کی نالیوں کو وسعت دینے کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کلونجی کو پرانی کھانسی میں مفید بتایا گیا ہے۔ حدیث پاک میں حلبہ کے فوائد کو لاانتہاء قرار دیا۔ ان معلومات کی روشنی میں یہ نسخہ ترتیب دیا گیا۔

قسطِ شیریں	30 گرام
حب الرشاد	10 گرام
کلونجی	5 گرام
تخم حلبہ	3 گرام

ان تمام ادویہ کو پیس کر چار گرام صبح و شام کھانے کے بعد دیا گیا۔ اس کے ساتھ ابلتے پانی میں شہد بیماری کی شدت کے مطابق' زیتون کا تیل اور دن میں چھ دانے خشک انجیر بھی دیئے گئے۔ عام طور پر تمام مریض بہتر ہوتے گئے۔ بہرحال قسط یقینی طور پر امراض تنفس میں مفید ہے۔

قسط سے تپ دق کا کامیاب علاج

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی نے ذات الجنب کی تشریح میں بھی قرار دیا ہے کہ یہ تپ دق کی قسم ہے۔ اس لئے اس مرکب کا تپ دق میں مفید ہونا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ تپ دق کے جدید ترین علاج سے یہ بیماری کم از کم نو ماہ میں ٹھیک ہو جاتی ہے۔ جن پھیپھڑوں میں سوراخ کی جسامت ڈیڑھ سینٹی میٹر سے زائد ہو' ان میں عرصہ علاج ڈیڑھ سے دو سال تک محیط ہوتا ہے۔ جدید ادویہ سے علاج پر کم از کم پچاس روپے روزانہ لاگت آتی ہے۔ اس کے مقابلے میں قسط اور زیتون کا تیل تپ دق پر پہلے مہینے کے بعد ہی واضح اثرات دکھانے لگ جاتے

ہیں۔ تین ماہ میں خون کا ESR نارمل ہو جاتا ہے اور چوتھے مہینے کا ایکسرے چھاتی کے زخموں کو مندمل ہوتا دکھا دیتا ہے۔ اس علاج پر روزانہ پانچ روپے سے بھی کم خرچہ آتا ہے۔ چونکہ دق میں جسمانی کمزوری علالت کا اہم حصہ ہے۔ اس لئے ہر مریض کو سنت کے مطابق نہار منہ اور عصر کے وقت دو بڑے چمچے شہد بھی دیا گیا۔ مریض کو کھانسی اگر زیادہ رہی تو یہ شہد ابلتے پانی مین دیا گیا۔

آنتوں کی تپ دق میں اس علاج کے فوائد زیادہ جلد ظاہر ہو جاتے ہیں لیکن خنازیر گردوں اور فوطوں کی دق میں بھی زیادہ دیر نہیں ہوتی۔ البتہ جلد اور ہڈیوں کی دق میں عرصہ علاج سال کے قریب ہو جاتا ہے مگر اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ قسط اور زیتون کا تیل دق کا مؤثر اور مکمل علاج ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ معالج سمجھدار ہوتا کہ وہ مریض کی بیماری کی مناسبت سے تبدیلیاں کرنے کا اہل ہو۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

قسط کے دیگر متعدد فوائد

انڈین میڈیکل گزٹ نے نومبر 1924ء میں اس پر مشاہدات کی اشاعت میں قرار دیا کہ قسط کی جڑوں کا سفوف اگرچہ بدمزہ ہوتا ہے مگر دمہ کے دوروں کو کم کر دیتا ہے۔ یہ سفوف کاسرالریاح، قاطع کرم شکم، مقوی، دافع قبض اور مقوی باہ ہے۔ تپ دق، بھوک کی کمی اور یرقان میں اس کا استعمال مفید پایا گیا۔

ہیضہ کے لئے قسط (3 گرام) الائچی خورد (1 گرام) پانی (32 گرام) کو پکا کر دینا مفید ہے۔

یہ کمزوری کو دور کرنے کے علاوہ آنتوں کے جراثیم کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ اس کی خوراک ہر گھنٹہ کے بعد ایک بڑا چمچ ہے۔ ہچکی، گنٹھیا، کوڑھ اور پرانے ملیریا بخار میں قسط کا سفوف مفید پایا گیا۔ چینی طبیب یقین رکھتے ہیں کہ اس کو کھانے اور لگانے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ چین میں قسط کے ساتھ کستوری ملا کر دانت درد پر لگاتے ہیں۔ بھارتی ماہرین نے خالص قسط کا منجن بھی دانتوں کی بیماریوں میں مفید قرار دیا ہے۔ قسط کا سفوف سر کو دھونے کے لئے مفید دوائی ہے۔ اسے زخموں پر لگانے سے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں اور ان کے

مندمل ہونے کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔

قسط کے استعمال سے جسم یا جراثیم اس کے عادی نہیں ہوتے۔ اس لئے مریض کو علاج کے دوران دوائی کی مقدار بڑھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مقامی طور پر قسط جاذب خون خون، مصفی خون اور دافع تعفن بھی ہے۔ اس لئے امراض جلد خاص کر بغہٗ کلف، نمش، دار میں مفید ہے۔ کپڑوں کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کیلئے کشمیر کے لوگ اونی پارچات میں قسط رکھتے ہیں اور کپڑے محفوظ رہتے ہیں۔

اندرونی طور پر منفث بلغم دافع تشنج اور مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے سعال، سعال شعبی دمہ فالج لقوہ اور ضعف اعصاب میں مفید ہے۔

کاسنی۔ ہندباء

کاسنی مشہور نبات ہے۔ اس کے پتے چوڑے مثل پالک کے پھول نیلگوں ہوتے ہیں۔ تخم سفید خاکستری چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جن کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ اس کے پتے جڑ اور تخم بطور دوا مستعمل ہیں۔

پاکستان کے شمال مغربی علاقوں بھارت میں بمبئی اور دکن کے علاقوں میں جانوروں کے چارہ کے طور پر کاشت کی جاتی ہے۔

احادیث میں اس کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”تمہارے لئے کاسنی موجود ہے کیونکہ کوئی ایسا دن نہیں گزرتا جب جنت کے پانی کے قطرے اس پر نہ گرتے ہوں۔“ (ابونعیم)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی خاص بیماری یا حالات میں تجویز نہیں فرمایا بلکہ اس کی اہمیت کے بارے میں صرف اتنی بات بتا دی کہ جنت سے پانی کے قطرے روزانہ اس پر گرتے ہیں۔ اس ارشاد کے جو معنی ایک عام قاری کی سمجھ میں آتے ہیں۔ وہ یہ کہ اس کے استعمال میں برکت ہے۔ اسے جس کیفیت میں بھی استعمال کریں، مفید ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ اب تک اطباء نے اسے سینکڑوں قسم کی بیماریوں میں آزمایا اور عام طور پر کامیابی ہوئی۔

کاسنی اور امراض جگر و مرارہ

امراض جگر اور مرارہ میں کاسنی کی ہر شکل نہ صرف مفید ہے بلکہ سدے اور رکاوٹیں کھول دیتی ہے۔ استسقاء میں بھی مفید ہے۔ بڑھی ہوئی تلی' بخاروں اور اسہال میں مفید ہے۔ کاسنی کے استعمال سے پتہ سے صفراء کے اخراج میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہاضمہ کی اصلاح ہوتی ہے۔ زیادہ مقدار میں مسہل اور پیشاب آور ہے۔ پودے کا بہترین حصہ اِس کی جڑ ہے۔

پیٹ کی سوزش اور کاسنی

اگر پیٹ میں سوزش ہو تو جو کے ہمراہ زیادہ مفید ہے۔ کاسنی کا عرق گردوں اور معدہ کی سوزش کے لئے مفید ہے۔ اس کے پینے سے پیشاب کے ساتھ آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔ پرانے ڈاکٹر جنگلی کاسِنی کی جڑوں کے جوشاندہ کو امراض معدہ وامعاء میں اکسیر قرار دیتے ہیں۔ یہ مزاج کو درست کرتی ہے۔ اس میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ جگر کے ہر مزاج میں مفید ہے۔ آنتوں کی جلن کو رفع کر کے ٹھنڈک دیتی ہے۔ اگر اس کے پتوں کو پکا کر سرکہ کے ہمراہ کھایا جائے تو پیٹ کی جملہ بیماریوں میں مفید ہے۔ اس کے پتوں کو کوٹ کر اورام پر باندھنے سے سوجن اور بالخصوص نقرس کی دکھن جاتی رہتی ہے۔

کاسنی کے آنکھوں پر اثرات

اس کے پتوں کا رس آنکھوں میں ڈالنے سے موتیا کو فائدہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کی سفیدی سے مراد موتیا بند بھی ہو سکتا ہے جسے اردو میں پھولا اور پنجابی میں ''چٹا'' کہتے ہیں۔ امکان موجود ہے کہ یہ دونوں میں مفید ہے۔ اطباء قدیم نے اس کے پتے کوٹ کر آنکھ کے اوپر پلٹس کی صورت باندھتے ہیں اور اس کے پتوں کو عرق گلاب میں کھرل کر کے سلائی کے ساتھ آنکھوں میں لگایا ہے لیکن محدثین کاسنی کی جڑ کے پانی کو آنکھ میں لگانے کی تجویز

کرتے ہیں۔

پرانے ڈاکٹر اس کی جنگلی قسم کو دمہ' کھانسی' سر درد' بھوک کی کمی اور کمزوری میں استعمال کرتے آئے ہیں۔ یہ حیض آور ہے۔ اس غرض کے لئے پودے کے کسی بھی حصہ کا جوشاندہ مفید ہے۔

پتھری میں کاسنی کا استعمال

ایک مشاہدہ کے مطابق کاسنی کا سفوف' مغز تربوز یا خربوزہ اور سونف ملا کر اس کے سفوف کا نصف چھوٹا چمچہ کچھ عرصہ کھایا جائے تو گردوں سے پتھری نکل جاتی ہے۔ اس کے پتوں کا لیپ جوڑوں کی سوجن کے لئے مفید ہے۔

کافور

کافور ایک سدا بہار درخت کا لطیف گوند' رنگ سفید' بو تیز ہوا میں جلد اڑ جاتا ہے۔ چین' جاپان اور فارموسا میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ کسی قدر تلخ' چڑچڑا اور منہ میں رکھنے سے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

سری لنکا میں اسے 500 فٹ کی بلندی پر کاشت کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں کلکتہ' ڈیرہ دون' نیل گری وغیرہ میں کافور کے درخت تجرباتی طور پر لگائے گئے ہیں۔ لاہور کے باغ جناح میں بھی اس کا درخت موجود ہے۔

کافور کو ادویہ اور خوشبوؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مسلمان اپنے مردوں کو لگاتے ہیں۔ اس کا مقصد اس کی خوشبو کے علاوہ کیڑوں مکوڑوں کو دور رکھنا بھی ہے۔ کیونکہ اگر کافور کی بتی جلائی جائے تو کمرے سے تمام حشرات بھاگ جاتے ہیں۔

کیمیاوی تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ ادرک' دارچینی' ریحان' قولنجان' الائچی خورد اور کچور میں بھی کافور بطور جزو شامل ہوتا ہے۔ یہ تمام ادویات مہنگی ہیں اور ان سے کافور نکالنا مہنگا ہوگا۔

قرآن میں کافور کا ذکر

"نیکی کرنے والے برگزیدہ بندوں کے لئے مشروبات ایسے گلاسوں میں پیش کئے جائیں گے جن میں کافور کی مہک ہوگی۔" (الدھر)

حدیث پاک میں اس کا ذکر

احادیث میں کافور کا ذکر صرف میت کے غسل اور کفن دینے کے سلسلہ میں آتا ہے۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی اور مقصد کے لئے بیان نہیں فرمایا۔ بیر کے تذکرہ میں غسل المیت کا ذکر کے تحت بیان کی جاچکی ہیں۔

کافور امراض جلد میں مؤثر

کافور بنیادی طور پر جلد کے لئے محرک ہے۔ وہاں لگنے کے بعد ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ پھر دوران خون میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس صلاحیت کی بنا پر پٹھوں اور جوڑوں کے دردوں میں مالش کے جتنے بھی تیل یا لوشن بنتے ہیں' کافور ان کا جزو لاینفک ہے۔ خارش کو دور کرنے کے اکثر و بیشتر نسخوں میں یہ ضرور شامل ہوتا ہے کیونکہ خارش کو' خواہ وہ کسی وجہ سے ہو' دور کرنا اس کی بنیادی صفت ہے۔ کافور کا لگانا اور کھانا جراثیم کو مارتا ہے۔

بخاروں میں کافور کا استعمال

طب جدید میں ماہرین نے اسے ٹائی فس بخار تپ محرقہ کی قسم کے بخاروں' خسرہ' بخار کی وجہ سے پیدا ہونے والے ہذیان' کالی کھانسی' دمہ' ہچکی' ہسٹریا' مراق' گنٹھیا' حیض کے دردوں' دانت درد' مرگی اور مالیخولیا میں استعمال کیا ہے۔

بخاروں کی شدید کمزوری اور دل بیٹھنے میں یہ مفید ہے۔ لوگوں نے رعشہ میں اسے مفید قرار دیا ہے۔

کافور کے دیگر متعدد فوائد

بھارتی حکومت کے طب یونانی کے محکمہ کی تحقیقات کے مطابق کافور ابتدائی طور پر

محرک ہے اور بعد میں مسکن ہو جاتا ہے۔ دفاع تشنج کاسر الریاح' منفث بلغم پسینہ لانے والا' دافع تعفن اور مقامی طور پر خارش اور درد کو تسکین دینے والا بیان کیا ہے۔ اس لئے کافور کو ہر قسم کے درد' خواہ وہ عضلات' موچ یا اعصاب کی وجہ سے ہوں' میں اور سعال' ذات الریہ اور ذات الجنب میں بیرونی طور پر لگاتے ہیں۔ اسہال' ہیضہ' قے اور حمیات میں اس کا کھلانا مفید ہے۔

بلغم نکالنے والی ادویات کے ساتھ کافور ملانے سے پرانی کھانسی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ کھانسی کے جدید شربتوں میں اکثر کے نسخہ میں کافور شامل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حیض کا درد' مرگی' رعشہ اور اختلاج قلب میں کافور دینا مفید ہے۔

کافور کی دھونی سے جریان خون رک جاتا ہے۔ ایک حصہ کافور کو چار حصہ کتھ میں ملا کر 2 رتی کی گولیاں بنائی جاتی ہیں۔ یہ گولیاں صفراوی بخاری اتار دیتی ہیں۔

کافور کو سرکہ میں حل کر کے بھڑ یا بچھو کے کاٹے پر لگانے سے ورم اتر جاتا ہے۔ یہی نسخہ درد والے دانت کے لئے بھی مفید ہے۔ عام طور پر مفرح اور مقوی قلب اور مقوی دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نزلہ وزکام میں اس کو سونگھانے اور نفخ شکم وغیرہ میں بے حد مفید ہے۔

کلونجی۔ حبتہ السوداء

کلونجی کا پودا جھاڑیوں کی مانند تقریباً آدھ میٹر اونچا ہوتا ہے جس کو نیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ یہ پودا اصل میں ترکی اور اٹلی میں ہوتا تھا جہاں سے حکماء نے افادیت کی بنا پر حاصل کر کے برصغیر میں کاشت کیا۔ یہ خودرو بھی ہوتا ہے اور اس کی فرزوعہ اقسام بھی پنجاب میں اسے پیاز کے بیج سمجھا جاتا ہے جو کہ غلط ہے۔ اس کے بیج تکونے خوشبو میں تیز' ذائقہ میں تیز اور کاغذ کے لفافے میں رکھیں تو اس پر تیل کے سے دھبے لگ جاتے ہیں۔

کلونجی کا احادیث میں ذکر

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ”کالے دانے میں ہر بیماری سے موت کے سوا شفاء ہے اور کالے دانے سونیز ہیں۔“ (بخاری۔مسلم۔ابن ماجہ۔مسند احمد)

ایک اور روایت یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔”بیماریوں میں موت کے سوا ایسی کوئی بیماری نہیں جس کیلئے کلونجی میں شفا نہ ہو۔“ (مسلم)

سالم بن عبداللہ اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تم اپنے اوپر ان کالے دانوں کو لازم کرلو کہ ان میں موت کے علاوہ ہر بیماری میں شفاء ہے۔“ (ابن ماجہ)

اس طرح کی اور بھی روایات کلونجی سے متعلق ملتی ہیں۔

کلونجی سے پیٹ کی بیماریوں کا علاج

کلونجی، بدہضمی اور ضعف ہضم کا علاج ہے۔معدہ کی بادی کو دور کرتی ہے۔جالینوس کو پیٹ کی بیماریوں کے علاج میں بڑا دعویٰ تھا۔اس کے لئے اس کا مجربہ نسخہ کلونجی کو شہد میں ملا کر دینا تھا۔اتفاق سے یہ ایک ایسی ترکیب ہے کہ اسے پیٹ کی بیماریوں کے علاوہ سانس کی گھٹن، جگر کی خرابی، پھوڑے پھنسیوں اور اعصابی تکالیف میں بڑے اعتماد کے ساتھ دیا جا سکتا ہے۔

ذہبی کہتا ہے کہ کلونجی معدہ کو مضبوط اور تبخیری مادہ کو خارج کرتی ہے۔اس کا سفوف مکھن میں چٹانے سے ہچکی بند ہو جاتی ہے۔پیشاب کی رکاوٹ کو بھی دور کرتی ہے۔

ذیابیطس پر کلونجی کے اثرات

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہر بیماری میں شفاء قرار دیا ہے۔اس اصول کو سامنے رکھ کر ذیابیطس (شوگر) کے مریضوں کو تین حصہ کلونجی اور ایک حصہ کاسنی کے بیج ملا کر ناشتہ کے بعد ایک چھوٹا چمچ دیا گیا۔ایک ہفتہ میں خون میں گلوکوز کی مقدار کم ہونے لگی۔پیشاب میں شوگر کافی ختم ہوگئی لیکن اسے مکمل شفاء قرار دینا ابھی مزید مشاہدات کی

ضرورت ہے۔

کلونجی سے برص کا علاج

کلونجی اور حب الرشاد کو ہم وزن ملا کر توے پر جلا کر اسے سرکہ میں حل کر کے مرہم بنائی گئی۔ یہ مرہم برص کے داغوں پر لگانے سے داغ تین سے چار ماہ میں ٹھیک ہو گئے مگر اس کے ساتھ اسی نسخہ کو بھونے بغیر خالص صورت میں شہد کے شربت کے ساتھ مریض کو ایک چمچہ روزانہ کھلایا گیا۔ برص وہ بیماری ہے جس کا عام حالات میں کوئی علاج نہیں مگر اس سے ٹھیک ہو گئی۔

گرتے بالوں میں کلونجی کا فائدہ

گرتے بالوں بلکہ گنج پر بال اگانے کے اور بفہ کے علاج میں کلونجی اور مہندی کو سرکہ میں حل کر کے اگر سر پر تیسرے دن ایک گھنٹہ کے لئے لگایا جائے تو مفید ہے۔

ضعف دماغ اور اعصاب میں فوائد

بھارتی ماہرین نے اسے نفخ شکم، درد شکم، قولنج، استسقاء، ضعف اعصاب، ضعف دماغ، نسیان، فالج اور رعشہ میں مفید قرار دیا ہے۔ پرانے حفاظ بچوں کو قرآن حفظ کراتے وقت یادداشت کو بہتر بنانے کے لئے نہار منہ کلونجی کے چند دانے کھلاتے تھے۔

جلد کے امراض میں کلونجی کے فوائد

سرکہ اور کلونجی کا مرکب جلدی امراض، اکیزیما وغیرہ میں از حد مفید ہے۔ زخموں پر چھلکے آتے ہوں تو چند روز کلونجی اور تیل لگائیں، پھر کلونجی اور سرکہ لگانے سے جسم کے کسی بھی حصہ کے پھوڑے پھنسیاں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ جلد کے داغ جاتے رہتے ہیں۔

کلونجی کے جامع فوائد

(طب جدید کی روشنی میں)

☆ کلونجی حراروں اور لحمیات سے بھرپور ہے۔

☆ آنتوں سے چھوٹے بڑے کیڑے خارج کرتی ہے۔
☆ آنتوں کی حرکت دودیہ کو تیز کر کے قبض دائمی کو رفع کرتی ہے۔
☆ معدہ کی گرانی اور گیس کے لئے کلونجی' پودینہ اور فلفل دراز کا سفوف بنا کر بعد غذا 2 تا 6 ماشہ لینا بے حد ضروری ہے۔
☆ بخاروں میں کلونجی 3 تا 5 ماشہ جس سے تلی اور جگر کا ورم کم ہو جاتا ہے۔
☆ گردے اور مثانے کی پتھریوں میں کلونجی شہد ملا کر استعمال کیجئے۔
☆ جوڑوں کے درد میں کلونجی' ہالون اور میتھی ایک حصہ خراسانی اجوائن 1/2 حصہ سفوف کر کے 1 تا 2 چمچہ صبح وشام۔
☆ بار بار پیشاب جو اکثر ورم غدہ مذی میں آیا کرتا ہے' کلونجی سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کلونجی سفوف کردہ + دو چند شہد آدھا چمچہ سوتے وقت۔
☆ روغن کلونجی 5 تا 15 قطرے صبح وشام نیم گرم دودھ' چائے' یا یخنی میں ملا کر چند ہفتہ استعمال کرنے سے فالج' لقوہ' رعشہ' جوڑوں کا درد' اعصابی کمزوری کو فائدہ کرتا ہے۔
☆ اعصابی تناؤ میں اس کا روغن 10-10 قطرے دودھ یا شہد میں ملا کر دو مرتبہ جوانی کی امنگ بھی حاصل ہوگی۔
☆ سردیوں کے موسم میں 5-10 قطرے چائے یا شہد میں ملا کر پینے سے موسم کی خرابیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔
☆ کلونجی کو فرائی کر کے پوٹلی سے نیم گرم سینکیں جس سے زکام اور ناک کا بہنا کم ہو جاتا ہے۔
☆ پیٹ کے کیڑوں میں سفوف پیس کر سرکہ میں ملا کر کھانے سے کیڑے مر جاتے ہیں۔
☆ سر کے گنج پر اس کا تیل لگانے سے بال اگ آتے ہیں اور جلد سفید نہیں ہوتے۔
☆ دمہ میں نصف چمچہ سفوف مفید ہے۔
☆ جلدی امراض میں ایگزیما خصوصاً برص اور کان کے درد میں مفید ہے۔
☆ کلونجی کو سرکہ میں پکا کر اس کی کلیاں کرنا مسوڑھوں اور دانتوں کے درد میں مفید ہے۔

کھجور۔نخل

پاکستان میں کھجور کے لئے خیر پور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان کے علاقے اگرچہ زیادہ مشہور ہیں مگر کھجور چاروں صوبوں میں ملتی ہے۔صوبہ سرحد میں کھجوریں اگرچہ کم ہوتی ہیں مگر ان کا معیار عمدہ ہوتا ہے۔اسی طرح لاہور کے آس پاس بھی پائی جاتی ہیں مگر عمدگی نہیں ہوتی۔کہتے ہیں کہ خیر پور اور ڈیرہ غازی خان کے علاقہ میں کھجور کی 95 اقسام کاشت کی جاتی ہیں اور وہاں اس کا مربہ بھی ڈالا جاتا ہے۔

کھجور کا درخت بنیادی طور پر گرم علاقوں میں ہوتا ہے۔کھجور کا درخت جنس کے لحاظ سے مذکر اور مونث ہوتا ہے۔مذکر کو پھل نہیں لگتا جبکہ اسکے دانے مونث پودوں کو بارور کرنے کے لئے ہوا یا باغبانوں کی کوشش سے پہنچائے جاتے ہیں۔پھل شدید گرمی میں لگتا ہے۔جو گچھوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ایسے درخت بھی ہیں جن کے ایک ایک گچھے میں ایک ہزار تک دانے ہوتے ہیں۔درخت کی اوسط عمر 150 سو سال ہے۔اس کا کوئی حصہ بیکار نہیں۔پتوں سے ٹوکریاں اور ٹوپیاں بنتی ہیں۔تنا عمارتی لکڑی کے کام آتا ہے۔شاخیں کرسیاں بننے اور جلانے کے کام آتی ہیں۔

قرآن مجید میں اس کا ذکر

قرآن مجید میں کھجور کا ذکر بے شمار مقامات پر آیا ہے۔(البقرہ:2) (الانعام:6) (الرعد:13) (النحل:16) (اسرائیل:17)(الکھف: 18) (مریم:19) (طٰہٰ:20) (الشعراء: 148) (یٰسین:قٓ-50) (القمر: 54) (الرحمٰن: 55) (الحاقۃ: 69) (عبس:80)

کھجور کا ذکر احادیث میں

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور بہت پسند تھی۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے ساتھ تربوز کھا رہے

تھے۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ مسلم)

ابوداؤد میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں کھجور کی گرمی کو تربوز کی ٹھنڈک سے برابر کر لیتا ہوں۔ فرمایا تربوز کی ٹھنڈک کھجور کی گرمی سے زائل ہو جاتی ہے)

بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہم نے ان کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکھن کے ساتھ کھجور پسند تھی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں' میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجوریں رکھے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کہ یہ اس روٹی کے ساتھ سالن ہے۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' وہ اکڑوں بیٹھے ہوئے کھجوریں کھا رہے تھے۔ (مسلم)

دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ وہ اس طرح بیٹھے ہوئے جلد جلد کھجوریں کھا رہے تھے۔ سفیان جبلہ بن سحیم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر سے منع کیا کہ کوئی شخص دوسرے شرکاء مجلس کے بغیر بیک وقت دو یا ان سے زائد کھجوریں اکٹھی کھائے۔

(بخاری۔ ابن ماجہ۔ مسلم)

کھجور کی برکتیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس گھر میں کھجور ہو اس گھر والے کبھی بھوکے نہ رہیں گے۔" (مسلم)

حضرت رافع بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "عجوہ کھجور اور بیت المقدس کی مسجد کا گنبد دونوں جنت سے آئے ہیں۔" (ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''رات کو کھانا ضرور کھاؤ کہ تمہیں کھجور کی ایک مٹھی میسر ہو کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھاپا جلد طاری ہو جاتا ہے۔'' (ترمذی)

اس طرح کی ایک اور روایت ''ابن ماجہ'' میں بھی مذکور ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''پرانی کھجور کے ساتھ تازہ کھجور ملا کر کھاؤ کیونکہ شیطان جب کسی کو ایسا کرتے دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے کہ پرانی کے ساتھ نئی کھجور کھا کر آدمی تنومند ہو گیا۔'' (ابن ماجہ۔ نسائی)

جسے کھجور میسر ہو وہ اس سے روزہ افطار کرے۔ جسے نہ ملے وہ پانی سے کھول لے کیونکہ وہ بھی پاک ہے۔ (النسائی)

کھجور کے بارے میں احتیاط

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''منقہ اور کھجور کو بیک وقت کھانے سے منع فرمایا۔'' (بخاری شریف)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے کہ میں مجلس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کھجوریں کھا رہا تھا۔ ان دنوں میری آنکھ دکھ رہی تھی کہ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تم کھجوریں کھا رہے ہو جبکہ تمہاری آنکھیں دکھ رہی ہیں۔'' (طبری)

یہ ارشاد گرامی اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ جب آنکھیں دکھتی ہوں تو اس وقت کھجوریں کھانا مناسب نہ ہوگا۔

حضرت ام المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں۔ ہمارے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ان کے ہمراہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اس وقت ہمارے یہاں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے۔ یہ ان کی خدمات میں پیش کیے گئے۔ دونوں کھاتے رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ''تم اب اور مت کھاؤ کہ ابھی تم بیماری سے اٹھے ہو۔''

اس روایت میں مزید آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات کھجوریں کھائی

تھیں کہ ان کو روک دیا گیا۔ ام المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر ان کے لئے چقندر، گوشت اور جو کی روٹی پکائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے پسند فرمایا۔ (ابن ماجہ۔ترمذی۔مسند احمد)

کھجور سے جسمانی اور جنسی کمزوری کا علاج

بنیادی طور پر کھجور غذائیت سے بھر پور ہے۔ اس کو کچھ عرصہ لگاتار استعمال کرنے سے توانائی جلد بحال ہو جاتی ہے۔ خصوصاً مکھن کے ساتھ صبح نہار منہ استعمال مقوی باہ ثابت ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کھجور کو دھو کر دودھ میں ابال کر دینے سے ایک مقوی اور فوری طور پر توانائی مہیا کرنے والی غذا تیار ہو جاتی ہے۔ یہ غذا بیماریوں کے بعد کمزوری کے لئے حد درجہ مفید ہے۔ کھجور میں توانائی مہیا کرنے والے عناصر فوری اثر کرتے ہیں۔ یہی وجہ تھی جس کی بنا پر زچگی کی اذیت اور بعد کی کمزوری کے لئے حضرت مریم علیہا السلام کو کھجور مہیا کی گئی۔ اس لئے بخار اور چیچک کے بعد کی کمزوری جلد رفع ہو جاتی ہے۔

خشک کھجور اور اس میں بادام، بہی دانہ، پستہ، لونگ اور سونٹھ ملا کر جسمانی کمزوری کے لئے ویدک کی مشہور دوا ہے۔

بھارتی ادارہ طب نے کھجور کو اعصاب باہ اور جسم کو تقویت دینے والا قرار دیا ہے۔ اس کو دودھ میں پکا کر استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ ایک وقت میں 5 تولہ سے زیادہ استعمال نہ کی جائیں۔ طب یونانی کی مشہور دوا معجون آرد فرما جبکہ ہمدرد کی خوباں میں کمزوری کے لئے کھجور ارخوبانی شامل ہے۔

کھجور کے فوائد ایک نظر میں

☆ مقوی باہ اور ٹانک ہے۔

☆ مقوی جگر اور خون پیدا کرتی ہے۔

☆ گردوں کو قوت دیتی ہے۔

☆ اس کے بیج کو پیس کر اورام پر لگانے سے آرام ملتا ہے۔
☆ وٹامن اے اور بی کے علاوہ اس میں فولاد کی بھی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ تولیدِ خون کے لئے اچھا ذریعہ ہے۔
☆ خالی پیٹ ان کا کھانا پیٹ کے کیڑوں کو نکالتی ہے۔
☆ کھجور کی گٹھلی جلا کر دانتوں پر ملی جائے تو منہ کے تعفن کو دور کرتی ہے۔
☆ کھجور زخموں کو مندمل کرتی ہے اور لغث الدم میں مفید ہے۔
☆ کھجور مخرج بلغم ہے۔ نیز ملین اور قبض کو رفع کرتی ہے۔
☆ کھجور کی گٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر ان کی دھونی دینے سے بواسیر کے مسے خشک ہو جاتے ہیں۔
☆ گردوں، مثانہ، پتہ، آنتوں میں قولنجی دردوں کو روکنے کے لئے مفید ہے۔
☆ کھجور دافع قولنج اور جھلیوں سے خیزش کو دور کر کے مسکن اثرات رکھتی ہے۔ اس لئے دمہ خواہ وہ امراض تنفس سے ہو یا دل کی وجہ سے اسے دور کرتی ہے۔
☆ کھجور کا مسلسل استعمال اور اس کی پسی ہوئی گٹھلیاں دل کی توسیع (عظم القلب) میں مفید ہیں۔ یہی نسخہ کالا موتیا کے مریضوں کو بھی مفید رہا۔
☆ تازہ پکی ہوئی کھجور کا استعمال عورتوں میں خون حیض کثرت سے آنا میں مفید ہے۔ یہ کیفیت غدودوں کی خرابی، جھلیوں کی سوزش، غذائی کمی اور خون میں فولاد کی کمی وغیرہ سے ہو سکتی ہے۔ کھجور ان میں سے ہر ایک کا مکمل علاج ہے۔

کھنبی۔ من

یہ بغیر تنا اور بغیر پتوں کے خودار پودا ہے جو گرمی کے موسم میں بارش کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس میں جوہر ارضی زیادہ اور جوہر مائی کم ہوتا ہے لیکن جب یہ خشک ہو جاتی ہے تو اس کی ماہیت زریں ہو جاتی ہے اور صرف ارضیت کے باقی رہنے سے غلظت بڑھ جاتی ہے۔

علمائے طب فرماتے ہیں کہ کھنبی کی تین قسمیں ہیں:

(1) سیاہ (2) سرخی مائل سفید (3) بالکل سفید

پہلی قسم یعنی سیاہ زہریلی ہوتی ہے۔ دوسری قسم یعنی سرخی مائل سفید یہ بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔ البتہ تیسری قسم بالکل سفید استعمال کی جاتی ہے۔ اس مبارک حدیث میں اسی تیسری کھمبی کا ذکر ہے۔ اس میں سوداوی اور بلغمی مادہ کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اگر پکا کر یا تل کر کھائی جائے تو ساتھ زیرہ سیاہ' دار چینی' لونگ' مرچ سیاہ (گرم مصالحہ جات) ضرور استعمال کریں ورنہ بلغمی اور سوداوی امراض کا اندیشہ ہوتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''کھمبی من میں سے ہے۔ اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔''

(بخاری-مسند احمد)

''من'' وہ کھانا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر میدان تیہہ میں آسمان سے نازل ہوتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ایک روز بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کیا کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''کھمبی من میں سے ہے۔ اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عجوہ جنت سے ہے اور زہر سے شفا ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین' پانچ یا سات کھمبیاں لیں' ان کو نچوڑ کر ان کا پانی شیشی میں ڈالا اور بطور سرمہ اپنی ایک چندھی لونڈی کی آنکھ میں ڈالا تو وہ (بفضل خدا) اچھی ہوگئی۔

(ترمذی-مشکوٰۃ)

یہ حدیث کھمبی کے پانی سے آنکھوں کی بیماریوں سے شفا کی بہترین مثال ہے۔

آنکھوں کی امراض میں کھمبی کے فوائد

کھمبی کا رس نکال کر اور خاص کر اسے بند دیگچی میں ڈال کر بھوننے پر اس وقت جو

پانی اس میں سے نکلتا ہے آنکھ میں ٹپکانے سے آنکھ کا مالا کٹ جاتا ہے۔ کھنبی کے پانی میں سرمہ کو کھرل کر کے آنکھوں میں لگایا جائے تو یہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ پلکوں کو قوت دیتا ہے۔ پلکوں کے گرتے بالوں کو روکتا اور ان کو لمبا کرتا ہے۔ بوعلی سینا کے استاد ابو سہیل مسیحی اور بوعلی سینا نے اسے آنکھ کی متعدد بیماریوں میں اکسیر قرار دیا ہے۔ اس میں جراثیم کش ادویہ کی موجودگی ثابت ہو چکی ہے۔ اس لئے جب احادیث میں اسے آنکھوں کی بیماریوں میں شفاء قرار دیا ہے تو وہ ثابت ہے طب جدید اس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ کھنبی کے پانی میں جراثیم کو مارنے کی صلاحیت موجود ہے۔

کھنبی کے دیگر فوائد

مقامی اثرات کے سلسلہ میں کھنبی کو سریش ماہی کے ساتھ کوٹ کر سرکہ میں حل کر کے بچوں کی بڑھی ہوئی ناف پر لگانے سے وہ اندر چلی جاتی ہے۔ فتق (ہرنیا) میں بھی لیپ مفید پایا گیا ہے۔ کھنبی خون بڑھاتی ہے۔ اسے پیس کر زخموں میں لگانا مفید ہے جو آسانی سے بھرنے میں نہ آتے ہوں۔ وید خشک کھنبی سر پر ملنے کو بال اگانے کا باعث قرار دیتے ہیں۔ سوکھی کھنبی کے استعمال کے بارے میں اطباء کا مشورہ ہے کہ اسے پہلے ایک دن پانی میں بھگویا جائے۔ پھر صاف کر کے گھی میں بھوننے کے بعد استعمال میں لائیں۔ اس کے مضر اثرات کی اصلاح کے لئے گھی کی بجائے زیتون کے تیل میں بھوننا زیادہ مفید ہوگا۔ اس کے ساتھ ناشپاتی اور سرکہ کا استعمال نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے۔

اس کے دیگر اثرات میں اسے مدرالبول' مخرج بلغم' مسہل' دودھ پیدا کرنے والی اور پسینہ کو روکنے والی قرار دیا ہے۔ اسے شہد کے ساتھ ملا کر موتی جھرہ' ٹائی فس اور دوسرے بخاروں میں افادیت کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ تھوک میں خون آنے' تپ دق' پرانی کھانسی اور رات کو پسینے آتے ہیں۔ مفید ہے' جونک لگنے کے بعد زخم سے بہنے والا خون اس سے رک جاتا ہے۔

البتہ دیر ہضم ہوتی ہے۔ پیٹ میں نفخ پیدا کرتی ہے' لہٰذا اس کو کسی مناسب چیز کے ساتھ مرکب کی شکل میں استعمال کیا جانا چاہیے۔ اسے گوشت کے ساتھ پکا کر کھایا جائے تو

خوش ذائقہ اور مقوی باہ بیان کی جاتی ہے۔

کدو

کدو ایک عام سبزی ہے جو کہ دنیا بھر میں کاشت کی جاتی ہے۔ جو زمین پر رینگتی ہے۔ زرعی قسم کے علاوہ جنگلوں میں اس کی خودرو قسم بھی ملتی ہے جسے جنگلی کدو کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں اس کا ذکر

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍO

اس آیت مبارکہ میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر ہے کہ جب وہ کمزور اور بیمار تھے تو ان کو کھلے میدان پر کدو کی بیل اگا دی۔

احادیث میں کدو کا ذکر اور افادیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی دعوت کی۔ میں ان کے ساتھ گیا۔ اس نے جو کی روٹی اور سوکھے گوشت کے سالن میں کدو پیش کیا۔ میں نے دیکھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تھالی کے اطراف سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے کھاتے تھے۔ اسی دن کے بعد سے مجھے کدو سے محبت ہو گئی۔ (بخاری-ترمذی-ابوداؤد)

یہ حدیث بخاری نے چار مختلف مقامات پر کئی ذرائع سے بیان کی ہے اور ہر جگہ الفاظ اور معانی تقریباً یکساں ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو سے محبت کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تم ہانڈی پکایا کرو تو اس میں کدو زیادہ ڈال لیا کرو کیونکہ وہ غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔"

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کدو سینہ کو صاف کرتا اور دل کو قوت دیتا ہے۔ (نزہتہ المجالس۔ جلد ثانی)

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تمہارے لئے کدو موجود ہے کہ یہ دماغ کو بڑھاتا ہے۔ مزید تمہارے لئے مسور کی دال ہے جسے کم از کم ستر پیغمبروں کی زبان پر لگنے کا شرف حاصل رہا ہے۔'' (طبرانی)

کدو اور صفراوی امراض

اطباء قدیم کے مشاہدات کے مطابق پیاس بجھاتا ہے اور جگر کی گرمی اور صفراء کو دور کرتا ہے۔ سدے کھولتا اور پیشاب آور ہے۔ پیٹ کو نرم کرتا ہے۔ صفراوی مزاج والے اگر انار شیریں اور سحاق کے ساتھ کھائیں تو جسم پر پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کو سونگھنا بھی مفید ہے اور اس پر ملنے سے دردسر کو سکون آتا ہے۔ کدو کا بھرتہ کر کے اس کا پانی نکال کر آنکھ میں ڈالنے سے یرقان کی زردی جاتی رہتی ہے۔ جگر کی سوزش میں کدو کا مربہ از حد مفید ہے۔

کدو قبض کا آسان علاج ہے

کدو کے پتوں کا جوشاندہ قبض کا آسان اور محفوظ علاج ہے۔

کدو امراض چشم میں مفید ہے

اطباء دہلی کڑوے کدو کو خشک کر کے جلا کر شہد میں ملا کر اس کی سلائی ایسے مریضوں کی آنکھوں میں لگاتے ہیں جن کو رات کے وقت ٹھیک سے نظر نہیں آتا۔

آنتوں کی سوزش اور یرقان کا علاج

حکیم مفتی فضل الرحمٰن یرقان اور آنتوں کی سوزش اور پرانے زکام کے لئے کدو پر آٹا لیپ کر کے گرم تنور میں کچھ دیر رکھتے تھے۔ پھر اس کے پیندے میں سوراخ کرتے تو اس کا سارا پانی نکل جاتا۔ یرقان میں یہ پانی شہد ملا کر پلایا جاتا اور پرانے زکام میں اس کے قطرے ناک میں ڈالے جاتے تھے۔

کدو کے دیگر فوائد

کدو کو کھانڈ کے ساتھ پکا کر دینے سے جنون اور خفقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پانی کی کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔ کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے آنتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔ کدو کی بیل کے پتے دست آور ہیں۔ ان کو ابال کر چینی ملا کر پینے سے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔ خفقان کے مریضوں کا سر مونڈ کر اس پر کدو پیس کر لیپ کیا جائے۔ کدو کے بیج خون نکلنے اور روکنے کو مفید اور جسم کو فربہ کرتے ہیں۔ وید کہتے ہیں کہ یہ بیج ٹھنڈے ہوتے ہیں اور سر درد کو دور کرتے ہیں۔ کدو کا تیل سر میں ملنے سے نیند آتی ہے۔

کدو اور خونی بواسیر

کدو کا گودا خشک کر کے اس کا جوشاندہ بواسیر اور پھیپھڑوں سے آنے والے خون کی بہترین دوائی ہے۔ کدو کے چھلکے پیس کر روغن زیتون اور مہندی کے پتوں کے ہمراہ کھرل کرنے کے بعد ہلکی آنچ پر پانچ منٹ پکانے کے بعد اسے مریضوں پر آزمایا جن کی بواسیر کا خون بند نہیں ہوتا تھا' خون دو دن میں بند ہو گیا۔

کدو اور پیٹ کی تیزابیت

کدو پیٹ کی تیزابیت میں بھی اکسیر پایا گیا ہے۔ مریض کو خصوصی اہتمام کے بغیر کم مرچ کے ساتھ کئی دن تک کدو کا سالن کھلانے سے آنتوں کی جلن ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اکثر میں تو مرض کی شدت میں پہلے روز سے ہی کمی آ گئی۔

کستوری۔ مسک

حیوانی ذریعہ سے حاصل ہونے والی خوشبوؤں میں کستوری کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ اس کی خوشبو دیرپا اور کسی بھی بدبو یا خوشبو پر غلبہ پا سکتی ہے۔ یہ تمام خوشبوؤں کی سرتاج ہے۔ سب سے بہتر اور خوشگوار ہوتی ہے۔

اطباء قدیم میں اس کی ماہیت اور نوعیت مدتوں تحسہ کا باعث رہی ہے۔ جیسا کہ ابن زہر جیسا ماہر طبیب اسے مگرمچھ کا گوبر قرار دیتا ہے۔ ہمارے یہاں کے اطباء کا خیال ہے کہ ہرن کو مارنے کے فوراً بعد شکاری اس کی ناف کو رسی سے باندھ دیتے ہیں۔ اس طرح ناف کا خون اس بند کی وجہ سے ایک جگہ محدود ہو کر جم جاتا ہے جسے کستوری کہتے ہیں۔

کستوری کی تھیلی ہرن کے جسم میں صرف اس عرصہ تک موجود رہتی ہے جب تک اسے اپنی نسل کشی کے لئے درکار ہو۔ جب اس کی بہار ختم ہو جاتی ہے تو وہ پیر کی ٹھوکر سے اس تھیلی کو پھوڑ دیتا ہے اور کستوری زمین پر گر جاتی ہے۔

ناف کی لمبائی عام طور پر دو انچ سے کم ہوتی ہے جس سے دو اونس کے لگ بھگ کستوری حاصل ہوتی ہے۔ ہرن کی عمر اگر ایک سال سے کم ہو تو اس میں یہ مقدار کم ہوتی ہے۔ دو سال کے نر ہرن میں کستوری کی بھرپور مقدار ملتی ہے۔

احادیث میں کستوری کا ذکر

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو ہمیشہ پسند رہی اور اس ضمن میں کستوری ان کی خصوصی پسند تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''سب سے بہترین خوشبو کستوری ہے۔'' (مسلم۔ مسند احمد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام سے پہلے قربانی والے دن اور طواف کعبہ سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔ اس میں کستوری شامل ہوتی تھی۔ (بخاری۔ مسلم)

کستوری اور دماغی عوارض

دماغی عوارض میں فالج، لقوہ، رعشہ، نسیان، خفقان اور جنون میں مفید ہے۔ مسلسل استعمال سے مرگی میں نافع ہے۔ گاڑھی خلطوں کو پتلا کر کے نکالتی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے بلکہ اس کے سونگھنے سے نزلہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ سردی کے سر درد میں مفید ہے۔ آنکھ میں

لگانے سے دھند جالا کو دور کرتی ہے۔

کستوری کھانے یا سونگھنے سے سرد مزاج والوں کی دماغی صلاحیت بہتر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو ہر وقت تھکے تھکے رہتے ہیں' ان کے لئے بہترین دوائی ہے۔ بعض اطباء نے قرار دیا ہے کہ کستوری کے استعمال سے بزدلی رفع ہو جاتی ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق یہ دوران خون کو بڑھاتا ہے۔ مرکز دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ دودھ اور پیشاب کو بڑھاتا ہے اور محرک اثر کرتا ہے۔ دماغی اور جسمانی تھکاوٹ میں نہایت مفید ہے۔

طب یونانی میں اس کا مشہور مرکب دوالمسک ہے جو ضعف قلب و دماغ اور خفقان و مالیخولیا تقویت باہ کی غرض سے مقوی باہ معاجین میں شامل کرتے ہیں۔ اس سے قوت باہ عود کر آتی ہے۔

کستوری اور جدید سائنسی تحقیق

موجودہ سائنسی تحقیقات سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ دنیا کی جتنی خوشبوئیں ہیں' ان میں کستوری ایسی خوشبو ہے جو سب سے زیادہ فضا کو عطر بیز کرتی ہے۔ یہ فضا کو مہکا تو دیتی ہے لیکن اس میں خود کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوتی۔ برخلاف اس کے کوئی دوسری قسم کی خوشبو آہستہ آہستہ مہک کر ختم ہو جاتی ہے۔ کستوری سے متعلق یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ اگر کستوری کو تین ہزار گرام (تین کلو) وزن کے برابر کسی بغیر خوشبودار شے (مٹی' ریت' اسٹارچ پوڈر) میں ملا دیا جائے تو بھی کستوری کی تیزی برقرار رہے گی اور وہ اچھی طرح پہچانی جا سکے گی۔

کستوری کے دیگر فوائد

کستوری ضعیف القوہ میں حرارت عزیزی کو ابھارتی ہے۔ آنکھ کی سفیدی کو جلا بخشتی ہے اور رطوبات چشم کو نکال پھینکتی ہے۔ جسم کے تمام اعضاء سے ریاح خارج کرتی ہے۔ زہر کے اثر کے لئے تریاق ہے۔ سانپ کے ڈسنے میں مفید ہے۔ مفرحات میں اعلیٰ ترین مفرح کا درجہ رکھتی ہے۔

ویدک طب اس کے مفرح اثرات کو تسلیم کرتی ہے۔ یہ بینائی کو بڑھاتی اور جسم کے سدے کھولتی ہے۔ جسمانی قوت میں اضافہ کرتی ہے اور وید اسے کھانسی میں اور دمہ اور بدبوئے دہن میں دیا جاتا ہے۔

کھیرا۔قثاء

جو مشہور پھل ہے وہ ایک بالشت یا اس سے کم وبیش لمبا ہوتا ہے اور اس کو ککڑی کے مانند تراش کر کھایا جاتا ہے۔ اطباء ہند کھیرے اور ککڑی کو خیارین کہتے ہیں۔ لغت کی بعض کتابوں میں قثاء سے مراد ککڑی لی گئی جبکہ عرب میں قثاء کا نام کھیرے کے طور پر استعمال ہوتا دیکھا گیا۔

احادیث میں کھیرا کا ذکر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کھجوروں کے ساتھ کھیرے کھا رہے تھے۔

(بخاری۔مسلم۔ابن ماجہ۔ترمذی)

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے ساتھ کھیرا کھاتے دیکھنے کا مشاہدہ صحابی نے بیان کیا۔ اب اس مرکب کا فائدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان مبارک سے جانئے۔ ''میری والدہ چاہتی تھی کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں تو موٹی ہو کر جاؤں۔ (کیونکہ عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے۔) اس غرض کے لئے متعدد دوائیں دی گئیں مگر فائدہ نہ ہوا پھر میں نے کھیرا اور کھجور کھائے اور خوب موٹی ہوگئی۔'' (بخاری۔مسلم۔ابن ماجہ۔نسائی)

کھیرا اور پیٹ کی سوزش

کھیرا کھانے سے معدہ اور آنتوں کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اسے آتش حدت کو بجھانے والا قرار دیا جاسکتا ہے۔ مثانہ کی سوزش اور جلن اور پیشاب کی جلن کو دور کرتا

ہے۔ پیشاب آور ہے۔ گرمی کے دستوں کو فائدہ دیتا ہے۔

صفراوی امراض اور یرقان میں نافع

کھیرے کا ایک پاؤ پانی نکال کر اس میں تین تولہ مصری ملا کر پینے سے معدہ اور آنتوں کے تمام صفراوی مادے نکل جاتے ہیں۔ یرقان کو نفع دیتا ہے اور حیض اور پیشاب لاتا ہے۔ کھیرے کے بیج پیشاب آور ہونے کے ساتھ نالی کی جلن کو دور کرتے ہیں۔ ورم جگر اور تلی تحلیل کرتے ہیں۔ کھیرا' ککڑی' خربوزہ اور کدو کے بیج میں سے ہر ایک کو اونس بھر لے کر ان کے ساتھ تخم کاسنی دو اونس کھانڈ 10 اونس اور پانی ایک پونڈ ملا کر خوب پکائیں۔ پھر چھان کر ان کا قوام بنائیں اور سرکہ شامل کر کے شربت بنالیں۔ اس شربت میں ایک گھونٹ پانی ملا کر دن میں تین چار مرتبہ پیشاب کی جلن اور گرم بخاروں میں مفید ہے۔ اکثر اطباء کا خیال ہے کہ اس میں ٹھنڈک کی زیادتی بعض جسموں کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اس کو معتدل بنانے کیلئے کوئی گرم چیز دینی مناسب رہتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھجور کھاتے تھے۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو اصلاح کے لئے منقی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بعض محدثین کھیرے کو شہد کے ساتھ کھانا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کھیرا امراض کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔

پتھری اور اعصابی کمزوری کا علاج

کھیرا میں ایک جوہر PEPSIN پایا جاتا ہے جو غذا کو ہضم کرتا ہے اور پیشاب آور ہے۔ پھل میں حیاتین ب اور ج کی قسم پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے اعصابی کمزوری میں مفید ہے اور امراض کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ لحمیات کو ہضم کرانے والا جوہر از قسم OXIDASE SUCCINIC AND MALIC پائے جاتے ہیں جو جسم کے اندر متعدد عوامل کے فعل کو کارآمد ہیں۔

کھیرے کے رس کو زیتون کے تل میں ملا کر اتنا پکائیں کہ صرف تیل رہ جائے۔ یہ تیل مثانہ کی پتھری نکالنے کے لئے پلایا جاتا ہے اور اعصابی کمزوری میں اس کی مالش مفید بتائی

جاتی ہے۔

گوشت۔لحمہ

چونکہ گوشت ایک مکمل غذا ہے اس لئے جب کوئی اسے مسلسل ترک کر دے تو اس کو لحمیات کی کمی ہوتی ہے اور سبزیوں میں موجود کم غذائی عناصر سے مطلوبات حاصل کرنے کی کوشش میں آنتوں کا حجم بڑھ جاتا ہے اور پیٹ بڑا ہو جاتا ہے۔

گوشت کی پہچان	گوشت کا رنگ	چربی کا رنگ
گائے۔بیل	سرخ	زرد اور خشک
بکری	ہلکا سرخ	سفید
بھیڑ۔دنبہ	ہلکا سرخ	سفید۔دنبہ کے گوشت کے اندر بھی چربی کے ریشے ملتے ہیں
بھینس	گہرا سرخ	سفید
اونٹ	سرخ	ہلکا زرد
ہرن	ہلکا سرخ	زرد
گھوڑا	گہرا سرخ	سفید مگر زردی مائل
وہیل مچھلی	نہایت گہرا سرخ	سیال
انسان	گلابی	سنہری زرد

گوشت خریدتے وقت توجہ طلب امور

1- گوشت کا رنگ نہ تو زردی مائل سرخی پر ہو اور نہ ہی بینگن کی طرح کا ہو یعنی Purple بینگنی نہ ہو کیونکہ بینگنی رنگ کا مطلب یہ ہے کہ جانور کو ذبح نہ کیا گیا تھا۔

2- گوشت کی شکل وصورت اور ہیئت اس طرح ہو کہ جیسے کوئی مرصع فرش اصطلاحاً اس شکل کو MARBELLED APPEARANCE کہتے ہیں۔

3- گوشت کو جب ہاتھ لگایا جائے تو اس میں مضبوطی اور لچک محسوس ہو۔ انگلی نہ تو اندر دھنسے اور نہ ہی پلپلا محسوس ہو اور انگلی کو گیلا نہ کرے۔
4- گوشت کو جب انگلی سے دبایا جائے تو اس کے اندر ہوا کی موجودگی محسوس نہ ہو۔
5- گوشت سے کسی قسم کی کوئی خوشبو یا بدبو نہ نکل رہی ہو۔
6- پکانے سے گوشت زیادہ نہ سکڑے۔
7- گوشت اگر تھوڑی دیر پڑا رہے تو پانی نہ چھوڑے بلکہ پڑا رہنے پر وہ مزید خشک ہو جائے اور اس کے اوپر بالائی سطح خشک ہو جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو گوشت خراب ہے۔
8- جب گوشت پانی چھوڑے۔ رنگت زردی مائل ہو جائے اور سبزی مائل ہو کر اس میں یوں تری آجائے جیسے خمیرے آٹے میں ہوتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ گوشت خراب ہو گیا۔
9- کھلی ہوا میں دو تین گھنٹے پڑا رہنے پر گوشت خراب نہیں ہوتا۔ اگر اس پر پورا دن گزر جائے تو گرم علاقوں میں گوشت میں سڑاند پیدا ہو کر انسانی استعمال کے ناقابل ہو جاتا ہے۔

احادیث میں گوشت کی اہمیت

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''دنیا اور جنت کے رہنے والوں کے کھانے کا سردار گوشت ہے۔'' (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت آیا۔ وہ دستی کا تھا کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے دانتوں کے ساتھ نوچ کر تناول فرما رہے تھے۔
(ابن ماجہ-ترمذی)

گوشت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی کا خلاصہ کریں تو ان کو بکرے کا گوشت اور پائے پسند تھے۔ اس میں سے بھی وہ دستی اور شانہ زیادہ پسند کرتے تھے۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں پر ریشے موٹے نہیں ہوتے اور گوشت جلد گلتا اور

ملائم ہوتا ہے۔اس کے بعد ان کی پسند پشت کا گوشت تھا جس کا ریشہ ران سے کم موٹا مگر اس میں خون پیدا کرنے والے اجزاء ملتے ہیں۔انہوں نے شکار کے جانور اور پرندے زیادہ پسند فرمائے کیونکہ قرآن مجید نے پرندوں کے گوشت کو بہترین گوشت قرار دیا ہے۔آج کل بھی پرندوں کے گوشت کو سفید گوشت کے نام سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔انہوں نے مرغ شوق سے کھایا لیکن گائے کے گوشت کو بیماریوں کا باعث قرار دیا ہے۔

گوشت کے فوائد

گوشت بدن کو بڑھا کر طاقت بخشتا ہے۔گوشت کے فوائد جانوروں کے حساب سے مختلف ہیں۔بکری کا گوشت خون لطیف پیدا کرتا ہے۔گرم مزاجوں کے موافق ہے۔تپ دق اور کمزوری میں اس کی یخنی مفید ہے۔فاضل طبیبوں کا قول ہے کہ بکری یا بکرے کے جس عضو کو کھایا جائے' انسان کے اس عضو کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔

مرغ کا گوشت کثیر الغذا اور عمدہ خون پیدا کرتا ہے۔بھوک تیز کرتا اور جسم کو خوبصورت بناتا ہے۔اس کا شوربہ گرمی کے سوا ہر قسم کے بخاروں میں مفید ہے۔فہم و فراست اور دماغ کو چست اور چالاک بناتا ہے۔مرغ جتنی کم عمر کا ہو اتنا ہی اس کا گوشت مفید ہے۔پرندوں کا گوشت لاغری اور کمزوری میں مفید ہے۔بھوک لگاتا اور کمزور معدہ والوں کو مفید ہے۔باہ اور اکثر اعضاء کو قوت دیتا ہے۔تپ دق میں اس کا شوربا مفید ہے۔

گوشت کی کثرت سے گردوں میں یورک ایسڈ کی زیادتی ہو جاتی ہے۔گردے اسے بآسانی خارج نہیں کر سکتے۔ایک حالیہ تحقیق کے مطابق زیادہ مقدار میں گوشت کھانے سے کینسر کا امکان بڑھ جاتا ہے۔غالباً اسی لئے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ گوشت کھانے اور روزانہ کھانے کو متعدد مقامات پر ناپسند فرمایا۔

یخنی کے فائدے

گوشت کو ابال کر جو پانی حاصل ہوتا ہے وہ عام الفاظ میں یخنی ہے۔اگرچہ سبزیوں کے جوشاندہ کو بھی یخنی ہی کہا جا سکتا ہے۔مرغ کی یخنی کے علاوہ گوشت کے ٹکڑے' انڈے

کی سفیدی، مکی کا آٹا بھی شامل ہے۔ ان اضافات سے یہ شوربہ ایک نہایت مفید اور مقوی غذا بن جاتا ہے۔ یخنی بنانے کا عام طریقہ یہ ہے کہ گوشت کے ساتھ لہسن اور مصالحے ڈال کر ان کو پانی میں اس وقت پکاتے ہیں جب تک کہ وہ گوشت گل جائے۔ اس غرض کے لئے زیادہ طور پر گردن کا گوشت پسند کیا جاتا ہے۔ گردن اور پشت کے گوشت میں معمول کے لحمیات کے علاوہ خون کی تیاری میں کام آنے والے عناصر بھی شامل ہوتے ہیں۔ ایک مغربی نسخہ کے مطابق ہڈیوں کی یخنی مفید چیز ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جوڑ بنانے والی ہڈیوں میں سے کسی کے آخری سرے کو توڑ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لئے جاتے ہیں۔ پھر ان ٹکڑوں میں نمک اور پانی ڈال کر کافی دیر تک پکایا جاتا ہے۔

آج کل مرغی کے پنجوں سے بھی یخنی تیار کی جاتی ہے۔ اگرچہ اپنی افادیت کے لحاظ سے یہ چوپایوں کی یخنی کے برابر نہیں لیکن اس کو بیکار بھی نہیں کہا جا سکتا۔

پرندوں کے گوشت کا شوربہ یا یخنی کمزوری اور غذائی کمی کا علاج ہے۔ یخنی پکانے میں بعض لوگ سبزیاں یا پھل بھی شامل کر لیتے ہیں۔ اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ سوائے اس کے کہ ان کے نمک بھی شامل ہو گئے۔

لوبان-لیبان

لوبان ایک درخت ضردر (کمکام) کا گوند ہے جس کا رنگ باہر سے بھورا سرخی مائل یا زرد اور اندر سے مثل دودھ کے سفید ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کے درخت ہندوستان میں بھی ہیں لیکن دنیا میں زیادہ تر لوبان کی درآمد جنوبی تھائی لینڈ، ملیشیا اور جزائر شرق الہند سے ہوتی ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اپنے گھروں میں لوبان اور شیخ کی دھونی دیا کرو۔" (بیہقی)

محدثین نے احادیث کی تفسیر میں لوبان کو کندر کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔ ابن قیم

نے لوبان کو کندر قرار دیتے ہوئے دونوں کے فوائد ملا دیئے ہیں۔

لوبان سے زخموں کا علاج

دافع تعفن' حابس خون ہونے کی وجہ سے زخموں کے علاج میں اہمت رکھتا ہے۔ جراثیم کش ہونے کی وجہ سے سانس کی نالیوں کی سوزش' گردہ کی سوزش اور پتھری کے علاوہ پیشاب آور اثر کی وجہ سے مقبول ہے۔ زخموں کے علاج میں ٹنکچر کو روئی پر لگا کر زخم پر لگائیں تو یہ چپک جاتی ہے۔ زخم سے عفونت کو دور کرنے کے علاوہ اسے مندمل کرتی ہے۔ اس کو لگانے سے بار بار پٹی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سوڈیم بنزویٹ اکثر مرہموں کا اہم جزو ہے۔ خاص طور پر پھپھوندی سے پیدا ہونے والی سوزشوں' داد چنبل اور پرانے اگزیما میں تنہا یا سیلی سلک ایسڈ کے ساتھ ایک مقبول دوائی ہے۔

لوبان اور پیٹ کے امراض

لوبان قبض کشاء ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے' اسہال میں مفید ہے۔

لوبان کے دیگر متعدد فوائد

ویدوں نے اسے مفرح قرار دینے کے علاوہ پسینہ کو خوشبودار کرنے والا بیان کیا ہے۔ اس کے کھانے سے مثانے کی سوزش دور ہو جاتی ہے۔ دق اور سل میں بھی نافع ہے۔ لوبان کا لیپ نزلوں کو روکتا ہے۔ روغن کبھ زیتون میں ملا کر اگر کان میں ڈالا جائے تو کان کا درد جاتا رہتا ہے۔ اس کی دھونی کیڑوں مکوڑوں کو بھگا دیتی ہے۔ لوبان کو نیم کوب کر کے ہانڈی میں گل حکمت کر کے ڈال کر ایک نلکی بخارات کے اخراج کے لئے لگا دیتے ہیں۔ اس ہانڈی کو آگ دینے کے بعد لوبان کے جو بخارات نلکی کے ذریعے باہر آتے ہیں' ان کو شیشی میں جمع کر لیں' یہ لوبان کا چوا کہلاتا ہے۔ اس سیال کو پٹھوں کی کمزوری کے علاوہ داد قوبا اور اگزیما کے لئے مفید پایا جاتا ہے۔

لوبانی کی دھونی

حشرت الارض سے نجات حاصل کرنے کا جدید طریقہ کرم کش ادویہ ہیں۔ ان میں

سے اکثر کلورین سے مرتب پاتی ہیں۔ یہ تمام ادویہ زہریلی ہیں۔ ایک حالیہ جائزے سے معلوم ہوا ہے کہ ہر سال تین لاکھ افراد ان کے مضر اثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ لاہور میں پچھلے سال ایک عورت کی موت انہی ادویہ کی وجہ سے ہوئی۔ ان ادویہ کے سپرے کے نتیجہ میں پرندے ختم ہو گئے ہیں۔ اشیاء خوردنی پر اگر یہ گر جائیں تو مہلک اثرات ہو سکتے ہیں۔

اس مسئلہ کا سب سے آسان اور مفید حل بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوا کہ گھروں میں لوبان اور صعتر یا لوبان اور الشیخ ملا کر دھونی دی جائے۔ الشیخ بنیادی طور پر حب الرشاد ہے جبکہ صعتر کا جزو عامل THYMOL ہے۔ یہ دونوں چیزیں خوشبودار اور انسانی صحت کے لئے مفید ہیں۔ اگر کسی کمرے میں خناق یا دق کا مریض رہا ہو اور ہم اسے جراثیم سے پاک کرنا چاہیں تو طب جدید کے پاس گندھک اور فارملین کے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ یہ دونوں کیڑوں کے لئے نقصان دہ اور انسانوں کے لئے مہلک ہیں۔ اس کے مقابلے میں اگر اس کمرے میں لوبان کے ساتھ صعتر یا الشیخ ملا کر دھونی دی جائے تو نہ صرف کہ مچھر، مکھیاں، لال بیگ، چھپکلیاں ہلاک ہو جائیں گے بلکہ جراثیم بھی ختم ہو جائیں گے۔ اگر اس دھونی کے دوران اہل خانہ کمرے میں موجود رہیں تو ان کی سانس کی نالیاں بھی جراثیم سے پاک ہو جائیں گی۔

بدقسمتی یہ کہ ہمیں ابھی تک یہ یقین نہیں آسکا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخے دوسروں سے ہر حال میں بہتر ہیں۔

(طب نبوی اور جدید سائنس)

مکھن - زبد

احادیث میں اس کا ذکر

بسر کے دو بیٹوں جو سلمٰی سے تھے، فرماتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے خدمت اقدس میں کھجور اور مکھن پیش کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور مکھن کو پسند فرماتے تھے۔ (سنن ابی داؤد)

مکھن کے فوائد

مکھن ملطف اور مقوی دماغ ہے۔ بدن کو موٹا کرتا ہے۔ سدہ کھولتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے۔ ظاہری اور باطنی اورام کو مفید ہے۔ مکھن اور شہد ملا کر شیر خوار بچوں کے مسوڑھوں پر ملنے سے دانت آسانی سے نکلتے ہیں۔ کھانسی کو نافع، فضلات کو براہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کو ہمراہ شہد مفید ہے۔ جلد کو نرم کرتا ہے۔ مادہ کا انضاج کر کے اس کو تحلیل کرتا ہے اور کانوں کے پہلوی حصے میں اور حالبین دو رگیں (جن سے پیشاب گردے سے مثانے میں اترتا ہے) میں پائے جانے والے ورموں کو دور کرتا ہے اور منہ کا ورم بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس کو تنہا استعمال کرنے سے عورتوں اور بچوں کے جسم کے تمام ورم ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کو چاٹا جائے تو پھیپھڑے سے پیدا ہونے والے خون کو خارج کرنے میں نافع ہے اور پھیپھڑے کے ورموں کو نضیج کرتا ہے۔

یہ دست آور ہے۔ سخت اعصاب کو نرم کرتا ہے اور سودا اور بلغم کی حرارت کی وجہ سے ہونے والے ورموں کی سختی وصلابت کو دور کرتا ہے۔ بدن کی خشکی کو ختم کرتا ہے۔

بچوں کے مسوڑھوں پر اس کو لگانے سے دانت نکلنے میں آسانی ہوتی ہے۔ خشکی اور ٹھنڈک کی وجہ سے ہونے والی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ بالخورہ اور بدن کی خشونت کو ختم کرتا ہے۔ پاخانہ نرم کرتا ہے مگر بھوک کم کر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ شیریں چیز مثلاً شہد یا کھجور وغیرہ بدہضمی میں مفید ہے۔ مکھن اور کھجور ایک ساتھ تناول کرنا سنت ہے۔ اس میں ایک بڑی حکمت ہے کہ اس سے ایک دوسرے کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

مرمکی - مر

مرمکی ایک درخت کا رال دار گوند ہے جو اس کے تنا میں شگاف دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے گول گول یا بے قاعدہ دانے ہوتے ہیں یا ان دانوں کے باہم ملنے سے مختلف قدوقامت کی ڈلیاں بن جاتی ہیں۔ اس کی رنگت باہر سے سرخی مائل زرد اور مزہ خوشبودار تلخ ہوتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اپنے گھروں میں الشیح' مر اور صعتر کی دھونی دیا کرو۔" (بیہقی)

یہی روایت انہی مرتب نے ایان بن صالح بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔

مرمکی کا استعمال جلدی امراض پر

مقامی طور پر مرمکی کا استعمال کھجلی داد' بغلوں کی بدبو' رانوں کے درمیان کی خارش کے لئے مفید ہے۔ اس سلسلہ میں اسے عام طور پر سرکہ میں ملا کر لیپ کیا جاتا ہے۔ اسے سرکہ میں حل کر کے غرارے کرنے سے منہ کی بدبو جاتی رہتی ہے اور دانتوں پر ملنے سے مسوڑھوں کی سوزش ٹھیک ہو جاتی ہے۔

مرمکی کا اندرونی استعمال

عفونت کے مادہ کو خشک کرتی ہے۔ سردی اور بلغمی اورام کو تحلیل کرتی ہے۔ پرانے دستوں کو بند کرتی ہے۔ پرانی کھانسی اور دمہ میں مفید ہے۔ سینے اور پسلی کے درد کو دور کرتی ہے۔ مقوی معدہ اور ریاح کو خارج کرتی ہے۔ خون کے سفید دانوں کو بڑھاتی ہے۔ آنتوں کے کیڑے مارنے کے لئے اسے کسٹر ائیل میں ملا کر دیتے ہیں۔ مرمکی کو الائچی' طباشیر اور شہد کے ساتھ ملا کر چٹانے سے کمزوری جاتی رہتی ہے۔

اندرونی استعمال میں مزمن سعال' دمہ' مثانی کی سوزش اور فولاد کے مرکبات کے ساتھ حیض کی کمی اور رکاوٹ میں دیتے ہیں۔ اگرچہ اس کے اندرونی فوائد کافی ہیں مگر ذیلی اثرات کی بنا پر اس کا صحیح مصرف خارجی استعمال تک محدود رہنا چاہیے۔ اسے سرکہ اور کبھی زیتون کے تیل میں ملا کر پرانی خارش کے لئے نہایت اچھے اثرات کے ساتھ استعمال کیا گیا۔

مسوڑھوں اور ہونٹوں کے زخموں کا علاج

اس کے علاج میں عرق گلاب کے ساتھ اس کا جوشاندہ یا بھارتی ماہرین کے بقول

مرکی کے ساتھ گلاب کی پتیاں ڈال کر اسے دس منٹ پکا لینا کافی ہوتا ہے اور یہ منہ میں ہر قسم کے زخموں حتیٰ کہ ہر قسم کے آتشک کے زخموں کے لئے بھی مفید ہے۔

مر بطور جراثیم کش دھونی

تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مر کو بنیادی طور پر گھروں میں دھونی دینے کے لئے حب الرشاد اور صعتر کے ساتھ مرکب میں تجویز فرمایا ہے۔ یہ تینوں اور نہایت عمدہ قسم کی جراثیم اور کرم کش ہیں۔ اس لئے جس گھر میں ان کی دھونی دی جائے گی' وہاں پر موجود بیماریوں کے تمام جراثیم ہلاک ہو جائیں گے۔ تمام حشرات مر جائیں گے۔ جراثیم کو ہلاک کرنے کے ساتھ محفوظ دوائی ہونے کی وجہ سے اہل خانہ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ دھونی اور سپرے والی تمام دوائیں زہریلی ہوتی ہیں۔

مرزنجوش

یہ بودار پودا قریب دو گز اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے پودینہ سے قدرے لمبے ہوتے ہیں جن سے مخصوص قسم کی بو آتی ہے۔ پھول مثل' گل ریحان کے مرزنجوش معرب ہے۔ مرزنجوش کا جو جو دراصل مرزہ گوش تھا کیونکہ مرزہ چوہے کو کہتے ہیں۔ گوش کان کے معنی میں ہیں۔ شیخ داؤ انمالاکی نے دونا مروا کو چوہے کہتی کے مترادف ہے لیکن یہ غلط ہے بلکہ یہ سراب سے مشابہ ہے اور باغوں میں بطور خوشبودار روئیدگی کے کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کا درخت اونچائی میں دو سے تین میٹر تک ہوتا ہے۔ ہندی میں اسے سترا کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ نباتاتیات کے مطابق دوسری چیز ہے۔ یہ درخت مغربی ایشیا' بھارت اور ہمالیہ کی ترائی میں واقع گرم علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں گھروں کی زیبائش کے لئے لگایا جاتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیکم بالمرزنجوش فانہ جید للفشام۔ ''تمہارے لئے مرزنجوش موجود ہے' یہ زکام

کے لئے بڑی مؤثر دوائی ہے۔"

یہ حدیث محمد بن ذہبی نے حوالہ کے بغیر اپنی الطب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کی جبکہ ابن القیم نے بھی بغیر حوالہ اور سند کے اسی روایت کوانہی الفاظ میں بیان کیا ہے۔

پیٹ کی بیماریوں میں اس کے اثرات

مرزنجوش اپنے اثرات کے لحاظ سے کاسرالریاح' آنتوں کے جراثیم مارنے والا ہے۔ اس کے تیل سے ماہواری کا درد جاتا رہتا ہے اور پیٹ سے قولنج کا درد جاتا رہتا ہے مگر یہ یاد رہے کہ قولنج آنتوں میں رکاوٹ' اپینڈکس' گردوں کی خرابیوں اور پتہ میں پتھری سے بھی ہو سکتا ہے۔ایسے میں مناسب تشخیص کے بغیر مرزنجوش کا تیل یا کوئی اور محرک دوائی خطرناک نتائج کا باعث ہوسکتی ہے۔اس کا تیل ہلکے ہاتھ سے ملنے سے ریاح خارج ہو جاتے ہیں۔

ایک پاؤ پتوں کو اڑھائی سیر پانی میں پکا کر اس کا جوشاندہ تیار کیا جاتا ہے جسے اندرونی تکالیف کے لئے ایک سے دو بڑے چمچوں کی مقدار میں کھانے کے بعد دن میں دو سے تین مرتبہ دیا جا سکتا ہے۔

آنکھ پر اس کے اثرات

مرزنجوش کے پتوں کو پانی میں ابال کر چھانا ہوا جوشاندہ آنکھ میں موتیا کے لئے یقیناً مفید ہے۔ہم نے درجنوں مریضوں کو یہ استعمال کرایا اور فائدہ ہوا لیکن موتیا اتنا پرانا نہ ہو۔ اسی طرح آنکھ میں پھولا نکالنے میں بھی مفید ہے۔جن مریضوں کی آنکھوں میں یہ پانی ڈالا گیا' اس کی بینائی بھی بہتر ہوگئی۔

زکام میں اس کے فوائد

دماغ کی رکاوٹیں کھول دیتا ہے۔ زکام کو تحلیل کرتا ہوا بند ناک کو کھولنے کے بعد اسے ٹھیک کر دیتا ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں کہ اس کی خوشبو زکام کی بندش کو کھول دیتی ہے۔ اسی خوشبو سے جما ہوا نزلہ پتلا ہو کر بہہ جاتا ہے۔ پھیپھڑوں سے جمی ہوئی بلغم کا اخراج ہونے لگتا ہے۔

جوڑوں کے دردوں میں اس کا فائدہ

اس کا لیپ پرانی دردوں اور خاص طور پر جوڑوں کے درد اور سوجن میں مفید ہے۔ اس کے پتے کوٹ کر آنکھ کے نیچے لگی ہوئی چوٹ پر لگائے جائیں۔ اگر کسی اور جگہ بھی چوٹ لگنے سے نیل پڑ گیا ہو تو اس مقام پر بھی پتوں کے لیپ سے رنگ اتر جاتا ہے۔ مرزنجوش کے پتوں کو سرکہ میں گھوٹ کر بچھو کے کاٹے پر لگایا جائے تو فوراً فائدہ ہو جاتا ہے۔ اس کا تیل لگانے سے کمر اور گھٹنوں کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔ ان کا ورم اتر جاتا ہے۔ اگر کوئی اسے باقاعدہ سونگھتا رہے یا تھوڑی دیر اس درخت کے نیچے بیٹھا کرے تو اس کی آنکھوں میں موتیا نہیں اترتا۔

مرزنجوش کے دیگر متعدد فوائد

اس کے پتوں کو بادام روغن کے ساتھ گھوٹ کر پلانے سے دماغ میں اگر انجماد خون سے کہیں رکاوٹ آ گئی ہو تو دور ہو جاتی ہے۔ یہی مرکب پرانے درد سر اور شقیقہ میں مفید ہے۔ اس کا جوشاندہ کھانسی، زکام کو دور کرتا ہے۔ مالیخولیا میں فائدہ کرتا ہے۔ اس کے پینے سے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے۔ اسے دودھ میں ملا کر پینے سے سر درد دور ہو جاتا ہے۔ لقوہ اور مرگی میں فائدہ ہوتا ہے۔ یہی جوشاندہ شراب کا نشہ اتارتا ہے۔ سینہ کے عضلاتی اور اعصابی دردوں میں فائدہ دیتا ہے۔ اس کے پتوں کا رس آنکھوں میں ٹپکانے سے ابتدائی موتیا بند ٹھیک ہو جاتا ہے۔ نظر کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

اس کا جوشاندہ دمہ کی شدت کو کم کرتا ہے۔ نیز مرزنجوش کا لیپ آنکھوں کی سوزشوں اور ورم میں مفید ہے۔ مرزنجوش کے تازہ پتوں کو گھوٹ کر ان کا رس نکال کر اس میں ہم وزن روغن زیتون ملا کر اسے ہلکی آنچ پر اتنا پکائیں کہ پانی سوکھ جائے۔ یہ مرزنجوش کا تیل ہے جسے درد ورم اور نیل والی جگہوں پر لگایا جا سکتا ہے۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

مرجان

یہ آبی کرم کے گھر ہیں جو سمندروں میں اپنے لعاب سے بناتے ہیں۔ شاخ مرجان اور بیخ مرجان دونوں دواؤں میں کام آتے ہیں۔

قرآن مجید میں مرجان کی بار بار تعریف کی گئی ہے۔ اس لئے اس میں فوائد بھی بے شمار ہونے چاہئیں۔ مرجان کی بہترین قسم وہ ہے جو سرخی مائل یا سرخ ہو۔

مرجان کی کیمیاوی ساخت

بنیادی طور پر مرجان کی ہر قسم کیلشیم کی عمدہ ترین اصناف سے بنی ہوتی ہے۔ کیمیاوی تجزیہ پر اس میں کیلشیم کاربونیٹ، میگنیشیم کاربونیٹ اور آئرن آکسائیڈ کا وجود پایا۔ بھارتی دوا سازوں کے تجزیہ پر اس میں آٹھ فیصدی وہ نامیاتی عناصر ہیں جو جانوروں کے اجسام کا حصہ ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کیلشیم کاربونیت 83 فیصدی، میگنیشیم کاربونیٹ 3.5 فیصدی، آئرن آکسائیڈ تقریباً 4.5 فیصدی ہوتی ہے۔ اس میں فولاد کی موجودگی سرخ رنگ کا باعث ہوتی ہے۔ مرجان کی ساخت میں کیلشیم اور میگنیشیم کے نمکیات اس کی طبی افادیت کا سبب بنتے ہیں۔ انہی کی بنا پر اسے تیزابیت کو ختم کرنے والا جریان خون کو روکنے والا، قابض قرار دیا جاتا ہے۔ میگنیشیم اسے ملین بناتا ہے جبکہ فولاد کی موجودگی اسے مقوی، اعصابی کمزوری کے لئے ٹانک قرار دیتی ہے۔ کیلشیم اور فولاد کی قدرتی قسمیں جسمانی فوائد میں کیمیاوی یا مصنوعی اقسام سے زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

مرجان اور دانتوں کے امراض

چونکہ یہ مقامی طور پر قابض ہے۔ اس لئے دانتوں پر ملنے والے منجن میں ڈالا جاتا ہے۔ مرجان سوختہ کر کے اس میں بادام کے چھلکوں کی راکھ کے علاوہ عنتر قرحا، نمک سانبھر اور مصطگی رومی بھی شامل کی جاتی ہے۔ مرجان کی راکھ زخموں سے بہنے والے خون کو بند

کرنے میں لاجواب ہے۔

پیٹ کی تیزابیت اور السر

مرجان میں کیلشیم کی موجودگی تیزابوں کو ختم کرنے میں کام آتی ہے۔اس لیے پیٹ کے السر اور تیزابیت سے ہونے والے تبخیر معدہ میں مفید ہے۔صفراوی مادوں کی زیادتی سے پیدا ہونے والے سر درد میں بڑے کام کی چیز ہے۔

مرجان کے متعدد فوائد

اس کی کیمیاوی ساخت میں کیلشیم اور فولاد ہونے کی وجہ سے اسے پرانی کھانسی، تپ دق، سل، دمہ، پرانے بخاروں، امراض گردہ ومثانہ، سوزاک، پیشاب کی نالی کی سوزش اور جلن میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔کمزوری سے پیدا ہونے والی بیماریوں جیسا کہ اعصابی دردوں، چکر، سر درد میں بھی مفید ہے۔

موتی ۔لؤلؤ

سفید، گول چمکدار دانے جو ایک قسم کے سمندری کیڑے کے گھر (سیپ) سے نکالے جاتے ہیں۔موتی چھوٹے اتنے کہ 200 موتیوں کا ایک گرام بھی نہ ہو یا بڑے اتنے کہ 120 گرام تک وزنی ہوتے ہیں لیکن یہ نادر ہیں۔

جنت کی خوبصورتی کے بیان میں آیات مقدسہ اور احادیث میں اس کی کافی تفصیل آئی ہے۔احادیث میں موتی کا ذکر بطور زیور، لباس، ایک خوبصورت اور چمکدار قیمتی چیز کے طور پر آیا ہے۔قرآن مجید میں بھی موتی اسی صفت کی بنا پر مذکور ہوا۔موتی کے کمالات میں اس کی چمک، ہموار، ملائم، خوبصورت اور جاذب ہونا ہے۔ان ہی صفات کی بنا پر اس کی قیمت متعین ہوتی ہے۔یہ خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، بیکار نہیں ہوتا۔اس احادیث میں اس کا ذکر خوبصورتی اور قیمت کے نقطہ نظر سے کیا گیا ہے۔تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو علاج میں کوئی اہمیت نہیں دی۔اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ فوائد معمولی ہونے کے ساتھ

قیمت زیادہ ہے یا اس میں شفائی صفت نہ تھی' اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیماری کے علاج میں موتی کا ذکر نہیں فرمایا۔

خفقان اور دل گھبراہٹ

موتی بنیادی طور پر فرحت اور لطافت پیدا کرتا ہے۔ دمہ' خفقان' وسواس' جنون' گھبراہٹ' اضطراب کے لئے مفید ہے۔ اپنی حرارت کے لحاظ سے یہ معتدل ہے اور اس کی ٹھنڈک بھی معتدل ہے۔ نیز جسم کے کسی حصہ سے کسی بھی وجہ سے اور خاص طور پر تھوک کے ساتھ آنے والے خون کو بند کرتا ہے۔ ابن زید سے منقول ہے کہ منہ میں ثابت موتی کو رکھ کر چوسنے سے دل کو طاقت آتی ہے۔ منہ سے بدبو دور ہوتی ہے اور جزام کو فائدہ ہوتا ہے۔

موتی اور دانتوں کے امراض

موتی کا سفوف دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے تندرست اور دانت چمکدار ہوتے ہیں۔ مقامی طور پر اس کے سفوف سے زخم جلد بھرتے ہیں۔ چہرے سے چھیپ' جھائیں' کلف دور ہوتے ہیں۔ اطباء قدیم اس کے استعمال کے ایک نسخہ میں اسے عرق گلاب یا عرق بید مشک میں بارہ روز کھرل کرنے کے بعد دو ماشہ صبح نہار منہ کھاتے ہیں۔

موتی اور آنکھ کا علاج

زمانہ قدیم سے آنکھ کے علاج اور سرمہ بنانے میں موتی کا استعمال جاری ہے۔ کہتے ہیں کہ موتی آنکھ کی سوزش کو مندمل کرتا ہے۔ ناخونہ' ضعف بصارت' جلا اور پانی بہنے کو بند کرتا ہے۔

موتی کے دیگر فوائد

جسم کے سدے کھولتا ہے۔ پتھری کو خارج کرتا ہے۔ پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے۔ بواسیر کی وجہ سے آنے والے کثرت حیض کے خون کو روکتا ہے اور مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔

کیمیاوی تجزیہ

ساخت کے لحاظ سے موتی اور سیپی میں کوئی فرق نہیں بلکہ بعض ماہرین مرجان کو بھی

اسی نوعیت سے قرار دیتے ہیں۔ یہ امر مسلم ہے کہ ان سب کی ساخت میں استعمال ہونے والا کیمیاوی عنصر کیلشیم ہے۔ کیلشیم کے جو نمک اس میں پائے جاتے ہیں' ان میں سب سے زیادہ کیلشیم کاربونیٹ یا Aragonite ہے۔ جدید تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ مروارید اور صدف مروارید میں کلس اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ تمام بدن کے لئے خصوصاً قلب کے لئے اور دماغ کے لئے بہترین طاقتور دوا ہے۔

ڈاکٹر گھوش نے موتی کو محرک اور مقوی باہ لکھا ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ مروارید اور صدف مروارید میں کیلشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ تمام بدن اور خصوصاً قلب کے لئے ایک بہترین طاقتور دوا ہے۔ طب یونانی میں معجون' جالینوس' لولوی' خمیرہ مروارید' مفرح یاقوتی' کشتہ مروارید اور کشتہ صدق اور خمیرہ صدف ہے۔

منقہ ۔ زبیب

منقہ کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ چھوٹے انگور کو سکھائیں تو کشمش بنتی ہے اور بڑے انگور سوکھ کر منقہ بنتا ہے۔

قرآن مجید میں اس کا ذکر 11 مرتبہ آیا ہے۔ ہر جگہ اسے بہترین پھل پرہیزگاروں کے لئے انعام کے طور پر ذکر فرمایا گیا۔

احادیث میں اس کی اہمیت

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگور کے خوشے اس طرح تناول فرماتے دیکھا کہ چھوٹا سا خوشہ منہ میں لے کر دانے توڑتے اور تنکوں کو باہر کھینچ لیتے۔ (مدارج النبوۃ)

نیز حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منقہ بھگویا جاتا تھا۔ وہ یہ شربت اس روز پیتے' اگلے روز پیتے اور بعض اوقات اس سے اگلے روز بھی بقایا دوسروں کو دے دیتے تھے۔ ایک اور روایت میں بچا ہوا ملازمین کو دے دیا جاتا تھا۔ (ابوداؤد)

مزید فرمایا کہ انگور کیا اچھی چیز ہے۔ یہ پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ مرض کو دور اور غصہ کو

ٹھنڈا کرتا ہے۔ انگور بلغم کو دور رنگ کو صاف اور منہ کی خوشبو پاکیزہ بناتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ موز منقی کھانا لازم کرو کیونکہ یہ پت (گرمی دانے) کو دور کر کے صورت کو حسین اور منہ کی بو کو پاکیزہ بناتا ہے اور فکر کو دور کرتا ہے۔ (نزہتہ المجالس)

منقہ کے فوائد

مقوی قلب و دماغ و جگر ہے۔ منقہ بطور غذائیت بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تلین شکم کرتا اور باہ کو طاقت دیتا ہے۔ مفرح و مقوی قلب ہونے باعث خفقان اور ضعف قلب میں مستعمل ہے۔ خصوصاً جبکہ ایک ایک تولہ منقہ رات کے وقت گلاب میں بھگویا جائے اور صبح کے وقت منقہ کھا کر اوپر سے گلاب پیا جائے۔

منقہ لاغر جسم کو موٹا کرتا ہے۔ اس کے بیج معدہ کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس کا گودہ پھیپھڑوں کے لئے اکسیر ہے۔ پرانی کھانسی میں فائدہ دیتا ہے۔ گردہ و مثانہ کا درد دور کرتا ہے۔ پیٹ نرم جگر اور تلی کو طاقت دیتا ہے۔ بلغم کو نکالنے کے بعد اس کی آئندہ پیدائش کو کم کرتا ہے۔ یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ منقہ کو پانی میں بھگو کر اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ طب یونانی میں منقہ جوشاندوں کے اہم جزو رہا ہے۔ اس کا لعاب آگ پر گاڑھا کر کے اس میں میتھی اور انجیر ملا کر شہد کے ساتھ دینے سے پرانی کھانسی کا بہترین علاج ہے۔

میتھی-حلبہ

میتھی ایک مشہور ساگ ہے جس کی بھجیا عام طور پر کھائی جاتی ہے۔ اس کے بیج اور پتے بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں۔ بیج عموماً زردی مائل سرخ رنگ کے نکلتے ہیں جسے تخم حلبہ کہتے ہیں۔ خوشبودار پانی میں بھگونے پر لعاب پیدا کرتے ہیں۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میتھی میں شفا چاہا کرو۔" اور فرمایا "جو کچھ میتھی میں ہے اگر میری امت کو معلوم ہوتا تو وہ اس کو خریدتے اگرچہ سونے کے برابر ملتی۔"

(نزہتہ المجالس-2)

امراض حلق اور میتھی

میتھی کا جوشاندہ حلق کی سوزش، ورم اور دکھن کے لئے بہت مفید ہے۔ سانس کی گھٹن کو کم کرتا ہے۔ کھانسی کی شدت دور ہوتی ہے اور معدہ میں اگر جلن ہو تو جاتی رہتی ہے۔ میتھی کا یہ اثر بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کھانسی کے علاج میں استعمال ہونے والی تمام دوائیں معدہ میں خرش پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے پرانی کھانسی کے تمام مریضوں کو معدہ میں جلن اور بدہضمی کی شکایت رہتی ہے۔ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں میتھی اور سفرجل ایسی منفرد دوائیں ہیں جو کھانسی کو ٹھیک کرنے کے ساتھ ساتھ معدہ کی اصلاح بھی کرتی ہے۔

امراض سینہ اور میتھی

میتھی بنیادی طور پر پیشاب آور اور مخرج بلغم ہے۔ پھیپھڑوں کی اندرونی جھلی کی تندرستی کی نگہداشت کرتی ہے۔ بلغم نکالنے کے لئے ساتھ ساتھ جھلیوں کو توانائی دیتی ہے جس سے وہ آئندہ ملتہب ہونے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ میتھی کے استعمال کے دو طریقے ہیں۔ پتے اور شاخیں سکھا کر کام میں لانا، دوسرا میتھی کے بیج استعمال کرنا۔ بھارتی محقق بیجوں کو پتوں سے زیادہ مفید قرار دیتے ہیں۔ 5 گرام (چھوٹا چمچہ) پسی ہوئی میتھی اگر پانی کے ساتھ کھائی جائے۔ اگر اس میں شہد ملایا جائے تو کھانسی کے لئے مفید ہے۔ نیز اس کے لئے قسط البحری اور حب الرشاد کے ہمراہ میتھی کے بیج شامل کر دینے سے علاج دمہ اور کھانسی کا آسان ہو جاتا ہے۔

پیٹ کے امراض اور میتھی

میتھی کے بیجوں میں لعاب دار اجزاء آنتوں کی جلن، گیس، پرانی پیچش اور معدہ کے السر میں سکون دیتے ہیں۔ سردی کے موسم میں کھانے کے بعد 1/2 چھوٹا چمچہ لگاتار کھانے سے موسم کی اکثر بیماریوں سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔ ماہرین نے اسے مفرح قرار دیا ہے۔ میتھی اشتہا آور بھی ہے۔ اس لئے بھوک کی کمی اور کھٹے ڈکاروں کو دور کرتی ہے۔

میتھی سے خنازیر کا علاج

اس کا مسلسل استعمال خنازیر کا بہترین علاج ہے۔ چونکہ خنازیر غدودوں میں تپ دق کی قسم ہے' لہٰذا اس مقصد کے لئے اگر اس کے ساتھ قسط' شہد اور روغن زیتون بھی شامل کر لیا جائے تو علاج جلد ہوگا اور مریض کی کمزوری ابتداء ہی سے دور ہو جائے گی۔

میتھی کا بواسیر میں فائدہ

میتھی کے مسلسل استعمال سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات سے گر جاتے ہیں۔ اس نسخہ کے ساتھ اگر انجیر شامل کر لی جائے تو افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

میتھی سے ذیابیطس کا علاج

اس کے کیمیاوی اثرات کو جانے بغیر یہ بات مشاہدات سے ثابت ہوتی ہے کہ میتھی کھانے سے ذیابیطس کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔ چند مریضوں کو

کلونجی	1 تولہ
تخم کاسنی	½ تولہ
تخم میتھی	½ تولہ

کے تناسب سے ملا کر ذیابیطس (شوگر) کی شدت کے دوران 3 ماشہ کی خوراک میں صبح و شام دیا گیا۔ چھ ماہ کے استعمال سے اکثر لوگوں کے پیشاب میں شکر کی مقدار برائے نام رہ گئی۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

میتھی اور امراض نسواں

یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ میتھی کاسرالریاح اور پیشاب آور ہے۔ جن عورتوں کو حیض کا خون بار بار آتا ہو' ان کے لئے مفید ہے۔ عورتوں کے دودھ کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے۔ جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ میتھی میں فولاد اور وٹامن ب اس کو خون کی کمی اور اعصابی کمزوری میں مفید بتاتے ہیں۔

میتھی سے شوگر کا علاج

روزانہ میتھی کے بیج کے استعمال سے نہ صرف شوگر پر کنٹرول کیا جا سکتا ہے بلکہ خون میں ''کولیسٹرول'' چربی کی سطح میں بھی کمی آ جاتی ہے جس کی وجہ سے قلب پر حملے کے اندیشوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن (این۔ آئی۔ این) کے تحقیقاتی جائزے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ این آئی این کے سائنسدانوں نے دو سال قبل ہی میتھی کے بیجوں کے استعمال کی افادیت کی اطلاع دی تھی' نے اب اس افادیت کی توثیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ درجہ اوّل کے ایسے ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی مفید جو انسولین کا استعمال کرتے ہوں۔ اس پراجیکٹ پر کام کرنے والے ایک سائنسدان ڈاکٹر سی رگھورام نے کہا کہ میتھی سے خون میں گلوکوز کی سطح میں قابل لحاظ کمی آتی ہے اور پیشاب میں تو صرف دس دن کی مدت میں 64 فیصد تک کمی ہوتی ہے۔

ہندوستانی گھروں میں میتھی کے بیجوں کو مسالے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مزہ کڑوا ہوتا لیکن دیگر مسالے شامل کر کے اس کی کڑواہٹ کو دور کیا جا سکتا ہے۔ میتھی کے بیج چپاتیوں میں شامل کر کے لنچ اور ڈنر میں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ یہ بیج چاول' دال' ترکاریوں' چٹنی میں سفوف کی شکل میں یا پھر پانی یا چھاچھ میں شامل کر کے کھانے سے پہلے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ روزانہ استعمال کی مقدار کا انحصار ذیابیطس کی شدت پر منحصر ہوتا ہے اور یہ مقدار 25 گرام سے 100 گرام تک ہو سکتی ہے۔ ابتداء میں لنچ اور ڈنر پر دو بڑے چمچے لئے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر رگھورام نے انتباہ دیا ہے کہ میتھی صرف تائیدی علاج کے طور پر ہی مفید ہے۔ البتہ اس کے استعمال سے ذیابیطس کی دوا کی ضرورت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک خون میں شکر کی سطح زیادہ ہو' میتھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا ایک ہی ذیلی اثر ہے کہ بعض مریضوں کا پیٹ پھول جاتا ہے۔ لیکن بعد میں یہ خود بخود دور بھی ہو جاتا ہے۔ تجربات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ میتھی کے بیجوں کے استعمال سے سیرم کولیسٹرول اور ٹرائگلا ٹرائیڈس میں بھی کمی آتی ہے اور ہارٹ اٹیک کے اندیشے میں کمی ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں بار بار پیشاب کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔

(رہنمائے دکن-18 جولائی-1990ء)

میتھی کی جدید تحقیقات اور فوائد

کیمیائی تجزیہ پر اس کا علم ہوا کہ اس کے اجزاء بعینہ روغن جگر ماہی جیسے ہیں۔ (God-Liver Oil) اس کے علاوہ فاسفیٹ 25 فیصد لسی تھیں اور نیوکلو البیومن۔ اس لئے اب اس کو مچھلی کے تیل کا بدل سمجھا جا رہا ہے۔ چنانچہ میتھی کو خون کی کمی' اعصابی کمزوری' بیماریوں کے بعد کی کمزوری' نیز نقرس' وجع مفاصل میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کی ترکیب دو تیچے چائے سفوف کو دودھ میں حل کر کے پلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ میتھی میں فولاد اور کئی الکلائیڈز ملتے ہیں۔

ملح-نمک

سورہ فرقان 53 اور سورہ فاطر 35-3 میں نمک کا ذکر موجود ہے۔ کھانے کو ذائقہ دار بنانے کے لئے نمک ضروری ہے۔ اوسط درجہ قوی آدمی کے لئے دن رات 2-3 گرام نمک کی مقدار ضروری ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔'' یہ حدیث ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث ذکر کی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''کھانا نمک سے شروع اور نمک پر ہی ختم کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے۔ جن میں جذام' برص' درد حلق' درد دندان اور درد شکم شامل ہیں۔'' (نزہتہ المجالس-جلد اوّل)

امام صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ''جو شخص اپنے پہلے لقمہ پر نمک چھڑکے تو چہرے سے سفید و سیاہ پھنسیاں مٹ جائیں گی۔''

امام رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اصحاب سے پوچھا۔ کونسا سالن ضروری ہے؟ کسی نے کہا گوشت۔ کسی نے کہا گھی۔ فرمایا نہیں وہ "نمک" ہے۔ فرمایا ایک تفریح میں ہم نمک لینا بھول گئے، باوجود سب کچھ ہونے کے ہر چیز بے مزہ تھی۔

مسند فردوس میں لکھا ہے کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔ "جو شخص کھانے سے پہلے اور بعد میں نمک چکھے، وہ تین سو تیں قسم کی بلاؤں سے بچ جائے گا۔ سب سے کمتر "جذام" ہے۔"

نمک کے طبی فوائد

☆ نمک اندرونی طور پر باریک باریک کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے۔

☆ سلور نائٹریٹ زہر کا تریاق ہے۔ اس کو غیر محلول کلورائیڈ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ غالباً اسی لئے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کاٹنے پر نمک کا محلول لگایا ہے۔

☆ اندرون جریان خون اور نفث الدام (خون تھوکنے) کو بند کرتا ہے۔

☆ صرع (مرگی) اور شقیقہ (آدھے سر کا درد) میں مفید ہے۔

☆ نمک بدن کے ہیموگلوبن کو محلول حالت میں رکھتا ہے اور ہم مسلسل اس کو پسینہ، پیشاب اور آنسوؤں وغیرہ سے خارج کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے نمک کی ضرورت یا کمی نہ صرف امراض کا باعث ہوگی بلکہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

☆ معدی لعابات اور ہضمی غدوددو میں ترشحات بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے بھوک کم لگتی ہے۔

☆ ہضم کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً ترکاریوں کے ہضم میں۔

☆ پیاس بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے پتلی غذاؤں کے جذب ہونے میں مدد ملتی ہے۔

☆ نمک محلول میں خون کے البومن اور گلوبیونس کو حل کرتا ہے۔

☆ گوشت کو نمک لگا کر کباب کی شکل میں محفوظ اور مزیدار بنایا جا سکتا ہے۔

☆ اعتدال کی صورت میں یہ ایک ٹانک ہے۔ معمول صورتوں میں غذا کا اہم جز ہے اور ذائقہ اور مصالحہ کے بطور استعمال ہوتا ہے۔

نمک اور درازی عمر

سوامی دیوانند نے ریکارڈ کے ذریعہ بتلایا ہے۔ وہ آٹھ ممالک کے باشندوں کے نمک کے استعمال میں اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ برطانیہ اور امریکہ میں ہر سال نمک کا قومی خرچ فی کس 48 تا 72 پونڈ ہے جبکہ ان کی عمروں کا اوسط خرچ فی کس 12 پونڈ ہے جبکہ دوسرے ممالک میں اوسط 4 گنا ہے۔ اس لئے سوامی جی نے شوق دلایا ہے کہ نمک مناسب مقدار میں استعمال کیا کریں۔ ان ہی تجربات کی روشنی میں ڈاکٹر موصوف نے نمک کے استعمال کو صحت وتندرستی اور درازی عمر کا سبب قرار دیا ہے۔

نمک اور علاج

کسی صورت میں نمک کی زائد اور بے ضرورت مقدار کا استعمال مناسب نہیں لیکن اعتدال کے ساتھ استعمال تو ایک ٹانک کا کام کرتا ہے۔

☆ بعض امراض میں مثلاً تشنج' آنتوں میں خرابی کے دست' بخاروں میں' بدہضمی میں نمک کا استعمال بے حد مفید پایا گیا ہے۔

☆ اچانک بدہضمی کے حملے میں (جن میں سانس لینا بھی مشکل ہوتا ہے) نمک کی ایک چٹکی زبان پر گھولنے سے آرام ملتا ہے۔

☆ انڈین میڈیکل ریکارڈ میں ایک مضمون نگار نے ٹائیفائیڈ کے بخار میں نمک کے خشک یا گرم یا معمولی محلول کی شکل میں استعمال کے فوائد میں لکھا ہے کہ نمک نے میری زندگی بخشی۔ (نومبر 1975ء)

☆ نمک کا محلول سیلان v.1 یا حقنہ کے ذریعے صدمہ میں آپریشان کے بعد یا رحمی خون یا ہیضہ میں بے حد مفید ہے۔ (رنڈ کرنی)

☆ یہ بات مانی ہوئی ہے کہ نمکین پانی ناک میں لینے سے انفلوئنزا میں کافی فائدہ ہوتا ہے۔

☆ متورم اور دردناک جوڑوں میں خنازیری غددوں کے اورام میں نمک سے سینکنے سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔

☆ فرانس میں آب سمندر یا گہرے سمندر کا پانی بچوں کی طاقت بڑھانے کے لئے پلایا جاتا ہے اور یہی فائدہ نمکین محلول سے حاصل ہو سکتا ہے۔ خون کے سفید دانے W.B.C خون میں بڑھتے ہیں جس سے قوت مدافعت بڑھتی ہے۔

☆ ڈاکٹر لی من گبنس نے ملیریا کی بخاروں میں بھونے ہوئے نمک کے سفوف کے ایک بڑے چمچہ کو ایک گلاس پانی میں سویرے استعمال سے 18 سال تجربہ کر کے بخار کی باریوں کو روکنے میں مؤثر بتلایا ہے۔ ہنگری میں سینکڑوں مریض متذکرہ اصول پر صحت یاب ہو گئے۔ (ماخوذ از پریکٹیکل میڈیسن)

☆ 2.1 کی نسبت سے نمکین پانی یا سمندری پانی سے غسل کرنے پر بہت سی جلدی بیماریوں، جوڑوں کے درد، عضلاتی درد اور موچ میں فوری آرام ملتا ہے۔

(حوالہ مذکورہ)

نمک کے دیگر متعدد فوائد

نمک سے تمام جسم انسانی وغذا انسانی کی اصلاح ہوتی ہے اور ہر آمیزش کی اصلاح کرتا ہے۔ جو کسی چیز میں پیدا ہو گئی ہو حتیٰ کہ سیم و زر کی آمیزش کی اصلاح اسی سے ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں ایک ایسی قوت ہوتی ہے جو سونے کی زردی اور چاندی کی سفیدی کو مزید بڑھاتی ہے۔ چمک دمک پیدا کرتی ہے۔ اس میں جلا اور تحلیل کی بھی قوت موجود ہے۔ اسی لئے رطوبات غلیظہ کو ختم خشک کرتا ہے۔ بدن کو تقویت بخشتا ہے اور اسے فاسد اور متعفن ہونے سے روکتا ہے۔ خارش کے زخموں کے لئے نافع ہے۔

اگر اس کو بطور سرمہ استعمال کیا جائے تو آنکھ کے بد گوشت کو ختم کر دیتا ہے اور ناخنہ کو جڑ سے ختم کرتا ہے۔ نمک اندرانی سب سے عمدہ ہوتا ہے اور خراب زخموں کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ پاخانہ نیچے لاتا ہے۔ اگر استسقاء کے مریضوں کے شکم پر اس کی مالش کی جائے تو ان کو آرام پہنچاتا ہے۔ دانتوں کو صاف شفاف بناتا ہے اور ان کی گندگی کو ختم کرتا ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

نمک سے زہر کا علاج

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمک کو بطور دفع زہر استعمال فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بحالت سجدہ دست مبارک پر بچھو نے ڈنک مارا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کو جوتے سے دبا دیا اور فارغ ہو کر فرمایا۔ ''اس بچھو پر اللہ ﷻ کی پھٹکار ہو۔ یہ نمازی' غیر نمازی یا فرمایا یہ نبی اور غیر نبی کسی کو بھی نہیں چھوڑتا۔''

اس کے بعد انگلی کو پانی میں ڈبویا اور اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تعوذ تین پڑھتے جاتے تھے۔ گویا تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا بھی کی اور دعا سے بھی کام لیا۔
یوں بھی بچھو کے زہر میں تیز قسم کا ایسڈ مادہ ہوتا ہے جس کی تعدیل کے لئے نمکین مادہ ہی مناسب تھا۔ چنانچہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ ﷻ نے فوری آرام کے لئے اسی سہل چیز کا اہتمام فرمایا جو ہر گھر میں دستیاب ہو سکتی ہے۔

ورس

اس کا پودا یمن کے سوا اور کہیں نہیں ہوتا۔ (محدثین)
اس کے ریشے شکل وصورت میں زعفران جیسے مگر ہاتھ لگانے سے سخت کہ ان کو پیسنا مشکل ہے۔ فارسی میں اس کو ''کرکم'' کہتے ہیں۔ جنوبی ہند میں اسی شکل وصورت کے درخت ورمی کا ہایا انجانا پایا جاتا ہے جس کے افعال وخواص بھی ورس کے قریب ہوتے ہیں۔
محدثین فرماتے ہیں کہ ورس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ عمدہ کا رنگ سنہری یا سرخ اور گھٹیا قسم سوڈان اور حبشہ میں سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کی قوت چار سال تک قائم رہتی ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ذات الجنب کے علاج میں ورس اور زیتون کے تیل کی تعریف فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

دوسری حدیث میں زید بن ارقم یوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب کے علاج میں قسط ہندی ورس اور زیتون کے تیل کی تعریف فرمائی۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے عورتو! اپنے بچوں کے حلقوں کو سوزش سے جلایا نہ کرو جبکہ تمہارے پاس قسط الہندی اور ورس موجود ہیں۔ یہ ان کو چٹا دیا کرو۔'' (حاکم)

یہی روایت الفاظ کے معمولی ردوبدل کے ساتھ دوسری کتابوں میں بھی موجود ہے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''عورتیں حیض سے فراغت یا زچگی سے فراغت کے بعد ورس کے پانی میں چالیس دنوں تک بیٹھا کرتی تھیں، اور ہم میں سے ایک اپنے چہرے پر ورس لگایا کرتی تھیں کیونکہ ان کو چہرے پر چھائیاں کے داغ تھے۔''

گلے اور لوزتین کی سوزش کا علاج

فرمن امراض اور لوزتین کی سوزش میں انتہائی مفید چیز ہے۔ ورم لوزتین میں خاص فائدہ بخش ہے۔ جہاں تک سوزش کا تعلق ہے' قدیم اور جدید دونوں قسم کے اطباء اس کے دافع تعفن اثرات کے بارے میں متفق ہیں۔ اکثر اوقات یہ دوا ان مریضوں کو استعمال کرائی گئی جن کے گلے تمام جدید ادویہ کے باوجود ٹھیک نہ ہوئے تھے۔ ان کو ورس کے استعمال سے حیرت ناک نتائج حاصل ہوئے مگر اسے کافی دیر تک دینا پڑا۔

چہرے کے داغ دھبوں کا علاج

ورس چہرے سے داغ دھبے اتارنے والی صلاحیت میں بلاشبہ مفید ہے۔ ورس کا مسلسل استعمال جلد کے اوپر سے ہر قسم کے داغ اتار دیتا ہے۔ اسے زیتون کے تیل میں ایک اور بارہ کی نسبت سے ملا کر ابالنے کے بعد لگایا گیا تو بے حد مفید نتائج پیدا ہوئے۔

ورس اور گردہ ومثانہ کی پتھری

ولیم لیسن نے بوعلی سینا کے حوالہ سے لکھا ہے کہ یہ گردوں اور مثانہ سے پتھری کو نکال

دیتی ہے۔ یہ بات مشاہدات سے نہ صرف کہ درست ثابت ہوئی بلکہ اس کے جراثیم کش اثرات نے گردوں سے سوزش کو بھی رفع کر دیا۔

آشوب چشم اور امراض نسواں

اس کے پتوں کا جوشاندہ بنا کر اسے آشوب چشم کے لئے آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے۔ اسی جوشاندہ کا ایک گھونٹ دن میں تین چار مرتبہ پینے سے سوزاک اور لیکوریا میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی جڑوں کا جوشاندہ کثرت حیض میں مفید ہے۔

خوشبو اور علاج

معطر ہوائیں اور عطر بیز فضائیں روح انسانی کے لئے غذا کا کام کرتی ہیں اور روح قویٰ کے لئے سرمایہ حیات ہیں۔ خوشبو سے روح میں توانائی پیدا ہوتی ہے جس سے دماغ کو کیف اور اعضاء باطنی کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ خوشبو سے نفس کو سرور اور روح کو انبساط حاصل ہوتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں خوشبو روح کے لئے حد درجہ خوشگوار اور خوب تر چیز ہے۔ خوشبو اور پاک روحوں میں گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی چیزوں میں سے ایک چیز خوشبو بہت زیادہ محبوب تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی چیز اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے اور کثرت سے اس کا استعمال فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔

سونے سے بیدار ہوتے تو قضائے حاجت سے فراغ کے بعد وضو فرماتے اور پھر خوشبو لباس پر لگاتے۔ خدمت اقدس میں خوشبو تحفتہً پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور قبول فرماتے۔ خوشبو کی چیز واپس کرنے کو ناپسند فرمائے۔ (شمائل ترمذی)

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ خوشبو

1- ریحان کی خوشبو کو بہت پسند فرماتے۔ اس کے رد کرنے کو منع فرماتے۔ (شمائل ترمذی)

2- مہندی کے پھول کو بہت محبوب رکھتے۔

3- مشک اور عود کی خوشبو کو تمام خوشبوؤں میں زیادہ محبوب ہوتیں۔ (زادالمعاد)

خوشبو کے بارے ارشادات

☆ خوشگوار بو دل کو قوت دیتی ہے۔ چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں۔

(1) مسواک کرنا۔ (2) مہندی لگانا (3) خوشبو لگانا (4) عورتیں۔

فرمایا تمہاری دنیا سے دو چیزیں میں نے لے لی ہیں۔ عورتیں اور خوشبو۔۔ فرمایا جو پیسہ خوشبو میں صرف کرتا ہے وہ اسراف نہیں ہے اور جو کوئی تمہارے پاس خوشبو لے آئے تو چاہئے کہ اس کو سونگھے اور اپنی آنکھوں پر رکھے کیونکہ یہ جنت کے باغوں کا تحفہ ہے۔

☆ خوشبو کپڑوں میں رہنے تک فرشتے نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

☆ ایک اور حدیث میں ہے۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور بو چھپی ہوئی ہو اور مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر ہو اور رنگ چھپا ہو۔

☆ عورتوں کے لئے باہر نکلتے وقت خوشبو لگانا منع ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔ ''جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلے تو فرشتے اس کے گھر واپس آنے تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

خوشبو کے طبی فوائد

جرمنی کے ڈاکٹر ایلف نے اس طریقہ علاج کو عام کیا اور ہزاروں لوگ اس سے صحت یاب ہوئے۔ اس کے نزدیک چونکہ خوشبو ایک جز ولطیف ہے۔ اس لئے جب کوئی شخص خوشبو لگاتا ہے تو اس کے اثرات فوراً روح پر پڑیں گے اور روح کی وجہ سے جسم اور صحت تازگی کی طرف مائل ہوگا۔ نیز خوشبو جذبات کی تیزی کو بھی نارمل کرتی ہے اور طبیعت میں خوشگواری اور مسرت پیدا کرتی ہے۔

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ خوشبوئیں اور ان کا صحت و اعصاب پر اثر

گلاب

فرمایا: ”یہ پھولوں کا بادشاہ ہے۔ گلاب کا پھول معراج کی یادگار ہے۔ فرمایا کہ جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب سونگھے۔ ہر سرخ گلاب فردوس کا پھول ہے۔“ اطباء نے گلاب کی خوشبو کو مفرح اور خفقان کے لئے مفید بتایا ہے۔ عنوان کے اعتبار سے ہم یہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ خوشبوؤں کا صحت اور اعصاب پر اثرات کو تحقیق کے ساتھ پیش کرنا چاہتے ہیں۔

ہندوستان کی مستند کتاب میٹریا میڈیکا میں ڈاکٹر نڈکرنی نے سرخ گلاب کو ہلکا ٹانک اور عام کمزوری میں مفید بتلایا ہے۔ گلقند کا استعمال رنگ کو نکھارتا ہے اور گھبراہٹ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ گلاب کا عطر بے رنگ اور اس کی بو تیز ہوتی ہے۔ اس لئے یہ مردوں کا عطر ہے۔

ریحان (تلسی)

قرآن میں ریحان سورہ رحمان آیت 12 اور سورہ واقعہ آیت 89 میں مذکور ہے جس سے خوشبودار پھول مراد ہیں۔

اس کی ایک قسم مرزنجوش ہے جس کی خوشبو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد پسند تھی۔ اس کی ایک قسم ریحان کافوری بھی ہے جس سے کافور نکالا جاتا ہے۔

خوشبو مقوی قلب، منفث بلغم اور دافع تعفن ہے۔ اس کے روغن کی خاصیت سے مچھر دور بھاگ جاتے ہیں اور ہوا کا تعفن دور ہو جاتا ہے۔ اس کا جوہر BIL COMPHOR خوشبو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ڈاکٹر رستم جی نے اس کے تیل کو محرک، مبہی اور ہاضم اور بچوں کو سردی اور کھانسی میں مفید لکھا ہے۔

مشک

اس کا تفصیلی بیان سابقہ اوراق میں گزر چکا۔ یہاں صرف خوشبو کی تاثیر بیان کرنا مقصود ہے۔ مزاج کے لحاظ سے یہ گرم و خشک ہے۔ تاثیر کے لحاظ سے مقوی حواس ظاہری و باطنی مفرح، ضعف قلب و دماغ اور اکثر اعصابی امراض میں بے حد مفید ہے۔ اس کی پیاری خوشبو سے دل مسرور ہو جاتا ہے اور خوشبویات اینٹی الرجک ہونے سے اکثر لوگ اسی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کی خوشبو سونگھنے سے نزلہ اور دمہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں مشک کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی بو تیز اور عطر رنگدار ہوتا ہے۔ اس لئے یہ عطر مردوں کا ہے۔

حنا

مہندی کا تفصیلی بیان ہو چکا ہے۔ یہاں حنا کے پھولوں اور اس کی خوشبو سے متعلق کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ دردِ سر اور بالوں کی حفاظت اور خوبصورتی کے لئے اس کے پتوں کا استعمال عام طور پر مسلم طبقہ میں بکثرت ہوتا ہے۔ عورتیں ہر تقریب میں اس کو پابندی سے استعمال کرتی ہیں۔ اس لئے کہ عورتوں کے ہاتھ مہندی لگنے کو تاکید نبوی صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا گیا ہے جبکہ پس پردہ کسی عورت کے بیعت کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تھا۔

اطباء نے نہ صرف عورتوں میں دست حنائی کو اکثر امراض رحم اور سیلان میں مفید بتلایا ہے۔ لکھا ہے اس طرح مہندی کا استعمال پابندی کے ساتھ عورتوں کے رحم کو باکرہ رکھتا ہے اور مردوں میں قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ ڈاکٹر نڈکرنی نے اس کے پھولوں کے تکیہ کو نیند آور بتلایا ہے۔ چونکہ اس کی بو بھینی بھینی ہوتی ہے' لہٰذا یہ عورتوں کا عطر ہے۔

کیوڑہ (پانڈزی)

تیز بو کی وجہ شمائل ترمذی نے اس کو مردانہ خوشبوؤں میں شامل کیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ کیوڑہ کے مذکر پھول ہی میں زیادہ خوشبو ہوتی ہے۔

طبیب کے اوصاف

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے تو شاید کوئی طبیب بھی بے خبر نہ ہوگا۔
خیر الناس من ینفع الناس۔ ''سب انسانوں سے بہتر انسان وہ ہے جس سے لوگوں کو نفع پہنچے۔'' اس حدیث کا مصداق بالعموم طبیب لوگ قرار پاتے ہیں۔ اس لحاظ سے طبیب میں اوّلین وصف یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے فن کو نافع للناس بنائے اور حتی الوسع اس فن شریف کو جلب زر کا ذریعہ بنانے سے بچائے۔

دوسری حدیث میں خیر کا ایک دوسرا پہلو بیان فرمایا گیا ہے۔
خیر کم احسنکم خلقا. ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو خلق کے لحاظ سے بہتر ہو۔''
سچ تو یہ ہے کہ خلق کی صفت سے بڑھ کر ایک طبیب کی عظمت اور کامیابی کی ضامن اور کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔ دکھیارے مریضوں کا خیر مقدم اگر خندہ روئی سے کیا جائے اور ان کی داستان مرض پورے تحمل سے سنی جائے اور اس کے بعد نہایت ہمدردی اور پوری دلسوزی کے ساتھ علاج سے متعلق گفتگو کی جائے تو تنہا یہی رویہ مریض کے آدھے دکھ کو دور کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے کہ طبیب کا ایک میٹھا بول اور اس کا ایک لطیف تبسم مفرح اور یاقوتوں سے زیادہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔

بہرحال طبیب کو اپنے ہر مریض کے ساتھ کچھ اس طرح پیش آنا چاہئے کہ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے کہ طبیب کو میرے ساتھ کچھ خصوصی قسم کا انس اور تعلق ہے۔

1- <u>علاج سے پہلے مرض کی نوعیت</u>:- یہ کہ وہ مرض کس قسم سے متعلق یا اس کی خصوصیات کیا ہیں اور وہ کس سسٹم یا نظام سے متعلق ہے جیسے نظام اعصاب' نظام ہضم یا نظام دوران خون وغیرہ۔
2- <u>اسباب مرض</u>:- اس مرض کے پیدا ہونے کی علت کیا ہے جس کو Etiology کہتے ہیں۔

3- مریض کی قوت مدافعت:- قوۃ المریض کہ زیادہ مرض کا مقابلہ کر سکتا ہے۔
4- مزاج:- مریض کا مزاج طبعی کیا ہے؟
5- حادث مزاج:- طبعی کے علاوہ کیا ہے؟ مرض کی وجہ مریض کی کیا حالت ہے۔
6- مریض کی عمر:- یہ اس لئے کہ بعض امراض عمر کے بعض حصوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ مثلاً بچوں میں ام الصبیان (نمونیہ) جوانی میں سیلان و جریان اور ضعیفی میں جوڑوں کے امراض وغیرہ۔
7- مریض کے عادات و معمولات:- مصالحہ دار غذا' بیٹھے رہنے کی عادت اور پرخوری وغیرہ۔
8- موسم:- بعض امراض بعض موسم میں لاحق ہوتے ہیں۔ طبیب کو ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
9- وطن اور جائے پیدائش:- بعض مقامات کے امراض بھی مخصوص ہوتے ہیں۔ جیسے مرطوب مقامات میں ملیریا' نمونیا اور صحراؤں میں لولگنا وغیرہ
10- اوقات مرض:- بعض امراض صبح اور بعض شام میں اور کھانے کے بعد یا غذا سے پہلے ان تمام امور کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے۔
11- مرض کے مقابلے دوا کی تجویز:- مرض کی شدت کے اعتبار سے اسی قوت کی دوا تجویز کرنا۔
12- دوا اور مریض کی قوت برداشت کا موازنہ۔
13- یہ دیکھئے کہ علاج کے دوران کوئی نئی تکلیف تو پیدا نہیں ہوئی مثلاً درد متلی وغیرہ میں شدت پیدا ہونا۔
14- پہلے سہل علاج اختیار کیا جائے۔ مثلاً علاج بالغذا یا تدابیر سے یا مفردات سے اور پھر ...... بدرجہ...... مجبوری مرکبات سے علاج کرنا۔
15- مرض ممکن العلاج:- ہے یا نہیں؟ لاعلاج بیماریوں میں غیر ضروری مداخلت اور

علاج کی جرأت نہ کرے اور صحیح مشورے دے اور کم از کم مرض کو بڑھنے سے روکنے کی کوشش کرے۔

16- نفج کے بعد کسی خلط کو خارج کریں۔ نفج یعنی جس سے مادہ مرض معتدل ہو کر قابل اخراج ہو جاتا ہے جس کو انگریزی اصطلاح میں Maturation کہتے ہیں۔ اس میں مواد کو پکایا جاتا ہے جیسے دنبلون میں پولٹس باندھ کر اسی طرح بلغمی مادوں اور فالج وغیرہ میں منضج حار دے کر بلغم کو رقیق کیا جاتا ہے۔

17- طبیب کو قلب و ارواح کے امراض:- اور ادویہ کا علم ہونا چاہئے اور علاج کے مسئلہ میں یہ چیز مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور جلد صحت یابی کے لئے قلب و روح کی بہتر کارکردگی کا اثر ہر مرض پر پڑتا ہے۔ اس لئے حاذق اطباء اکثر قلب کی تقویت کی ادویہ شامل رکھتے ہیں اور مرضاء کی صحت عاجلہ کے لئے روح کی تسکین کا سامان بھی مہیا کرتے رہتے ہیں۔ انہیں مختلف دماغی وفکری تناؤ سے بچنے کی ہدایات دیتے رہتے ہیں۔

18- طبعیاتی' الہیاتی اور نفسیاتی:- اور ہر قسم کا طریقہ علاج استعمال کرے کیونکہ ماہر اطباء سے بعض وقت نفسیاتی طور پر ایسے عجائبات صادر ہوتے ہیں کہ جن تک ادویہ کی رسائی نہیں ہوسکتی۔

19- علاج کے علاوہ وہ تدابیر حفظ صحت' علاج بالغذا' تبدیلی نسخہ جس سے ضرر کا اندیشہ نہ ہو' اصل مرض کا علاج پہلے کریں۔ بعد ہٗ عوارضات کا بہ حیثیت اہل فن آج بھی کوئی معالج ان اصولوں پر عمل پیرا ہوئے بغیر جاہل رہ جاتا ہے۔

نیم حکیم اور عطائیوں سے بچنے کا حکم:- تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد ابن ابی وقاص کی بیماری میں مزاج پرسی کے بعد حضرت حارث ابن کلا ثقفی کو جو تجربہ کار اور طبابت پیشہ معالج تھے' ان کے علاج کیلئے مقرر فرمایا۔ (ابوداؤد)

اس واقعہ میں کافی بصیرت موجود ہے کہ تاوقتیکہ کسی فن میں مہارت نہ ہو۔ محض ہمدردی

کے طور پر مشوروں پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ عطائی معالج سے مریض کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مجرم قرار دیا ہے۔ نہ صرف مجرم بلکہ اس پر مالی تاوان عائد کرنے کا حکم فرمایا۔

گویا تاجدار انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے فن طب سے ناواقف علاج کرنے والوں کو مجرم قرار دیا اور اس طرح عطائی کو تاوان کے قابل جرأت مندانہ اقدام کے ذریعے سے روک دیا اور مخلوق کی صحیح رہبری فرمائی۔

OOOOO

بابِ ششم

متفرق بیماریاں اوران کا علاج

کھانسی اور حلق کی بیماریوں کا علاج

۱- خالص شہد کھانسی کا علاج ہے' گلے کی بیماریوں کا مداوا اور جراثیم کے خلاف جسم کو قوت مدافعت مہیا کرتا ہے۔

۲- کھانسی اور کالی کھانسی کے مریض دن میں کئی بار شہد چاٹیں۔

۳- قرآن مجید نے جنت میں پائی جانے والی بہترین چیزوں کے تذکرہ میں انار' سونٹھ' ادرک اور شہد کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے ہر چیز کالی کھانسی کو شفاء دیتی ہے۔

۴- خشک ادرک کو پیس کر اسے شہد میں چھڑک دیا جائے یہ کھانسی کی ہر قسم کیلئے شفاء ہے۔ اس مرکب کو روزانہ سات دن تک صبح وشام چاٹیں۔

۵- میٹھے انار کا پانی نکال کر اسے چولھے پر پکائیں جب وہ گاڑھا ہو جائے تو مریض کو بار بار چٹایا جائے۔

۶- کیلے کے درخت کا پتا سکھا کر توے پر رکھ کر جلایا جائے اس راکھ کو شہد میں ملا کر بار بار چٹایا جائے۔

سانس کی تکلیف کا علاج

سانس کی تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب پھیپھڑے یا پھیپھڑوں کی جھلی متورم ہو جائے یا سانس کی نالی میں بلغم جما ہوا ہو یا پھر دل کی دھڑکن کی زیادتی کی وجہ سے سانس کی

تکلیف ہوتی ہے۔

اگر سانس کی تکلیف پھیپھڑوں اور پھیپھڑوں کی جھلی کا ورم' نمونیہ' یا بلغم کی زیادتی کی وجہ سے ہو تو ایسی حالت میں مندرجہ ذیل نسخہ بہت مفید رہے گا۔

کلونجی ۲ گرام' برگ بانسہ ۳ گرام

چائے کی پتی کی طرح ابال کر دن میں چار بار قہوہ پلائیں اور میٹھے کی جگہ شہد ملا لیں۔

ناک کی بیماریوں کا علاج

۱- ناک کی بیماریوں میں بڑا چمچہ شہد صبح نہار منہ اور بعد نماز عصر ابلتے پانی میں ملا کر چائے کی طرح گرم گرم پئیں۔

۲- سوتے وقت ایک چمچہ خالص زیتون کا تیل پئیں اس کے پینے سے ہفتہ بھر میں شفاء ہو جاتی ہے۔

۳- زکام کے علاج میں کلونجی اور زیتون کے تیل کا مرکب مفید ہے۔ ایک چمچہ کلونجی پیس کر اس میں گیارہ چمچے زیتون کا تیل ملا کر اسے ۵ منٹ تک ابال کر چھان لیا جائے یہ تیل صبح و شام ناک میں ڈالا جائے ایک ایک قطرہ۔

۴- اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں زور سے پانی چڑھائیں ایک نتھنا بند کر کے دوسرے نتھنے سے ۳ دفعہ پانی زور سے چڑھائیں اسی طرح دوسرے نتھنے میں بھی۔ انشاء اللہ سات دن میں نزلہ ختم ہو جائے گا۔ نزلہ زیادہ ہو تو ہر گھنٹہ بعد تین تین دفعہ دونوں نتھنوں میں پانی چڑھائیں۔ ہمیشگی کرنے والے کو کبھی بھی نزلہ نہیں ہوگا۔

۵- نزلہ پرانا ہو یا بار بار ہو جاتا ہو تو مچھلی کا تیل آدھا چمچہ ناشتہ کے دو گھنٹہ بعد ایک ماہ تک لگا تار پئیں۔ چھوٹے بچوں کیلئے خوشبودار مچھلی کا تیل بھی ملتا ہے۔ چند قطرے دن میں ایک یا دو بار کم از کم ایک ماہ تک پئیں ان شاء اللہ عزوجل دائمی نزلہ جاتا رہے گا۔ سردیوں میں رات کو بھی آدھا چمچہ پئیں۔

۶- بھنے ہوئے چنے (چھلکے کے ساتھ) ایک مٹھی روزانہ رات کو کھائیں مگر ایک گھنٹہ تک پانی نہ پئیں۔

۷- نیم کے تازہ پتے پانی میں جوش دیں۔ چھان کر ناک میں زور سے چڑھائیں اور غرارے بھی کریں۔ (معمولی نمک بھی ملالیں) دن میں کم ازکم پانچ مرتبہ چالیس دن کا کورس کریں دائمی نزلہ ان شاء اللہ عزوجل ختم ہو جائے گا۔

۸- دائمی نزلہ، زکام، ناک کا مستقل بند رہنا ایسے تمام امراض کیلئے کلونجی کی نسوار اگر دن میں تین چار مرتبہ استعمال کی جائے تو بہت فائدہ مند ہے۔

چہرے کے بدنما داغ اور چھائیوں کا علاج

۱- ہلدی پتھر پر پانی کے ساتھ رگڑ کر دو تین بار داغوں پر لگائیں کہ داغ جلد اچھے ہو جائیں گے۔

۲- سنگترے کے چھلکے اتار کر سکھا لیں پھر ان کو باریک پیس کر ابٹن کی طرح استعمال کریں۔ داغ دھبے دور ہو جائیں گے۔

۳- لیموں کے چھلکے پیس کر دودھ میں ملا کر رات کو لگانے سے داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔

۴- لیموں، نارنگی اور شہد کو ملا کر صبح و شام لگانے سے چھائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

بالوں کے گرنے کا علاج

سر پر اچھی طرح لیموں لگائیں۔ ۱۵ منٹ بعد اچھے صابن یا شیمپو سے دھولیں۔ اچھی طرح خشک ہونے کے بعد کلونجی کا تیل لگائیں۔ انشاء اللہ عزوجل بال گرنے بند ہو جائیں گے نیز سوتے وقت زیتون کے تیل کی مالش بھی کرنے سے مقصد حاصل ہوگا۔

اگر بال گرنے کا سبب وٹامنز کی کمی یا دیگر وجوہات ہوں تو اس کا علاج بھی ساتھ کریں۔

بالوں کو سیاہ رکھنے کا طریقہ

رات کو زیتون کا تیل روزانہ سر اور داڑھی کے بالوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ عزوجل بال تقریباً سیاہ ہو جائیں گے اور ہمیشگی کرنے سے ہمیشہ سیاہ رہیں گے اس کے علاوہ سر کے تمام امراض مثلاً آدھے سر کا درد، سر کا درد اور خشکی وغیرہ کا بہترین علاج ہے پورے جسم پر ہفتہ

میں کم از کم ایک دن مالش کرنے سے جسمانی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

بڑھے پیٹ کا علاج

پیٹ بڑھنا بھی ایک خطرناک بیماری ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پانی نہ پینا چاہیے۔ نیز کھانے کے بعد فوراً سو جانا بھی اس مرض کو جنم دیتا ہے۔ زیادہ مرغن غذائیں اور اس کے ساتھ آرام طلبی بھی موٹاپا اور پیٹ بڑھاتی ہے۔

کم کھانے میں بے شمار فوائد ہیں۔ لہٰذا ایک تہائی کھانا' ایک تہائی پانی اور ایک حصہ سانس کیلئے ہونا چاہیے۔ کیونکہ معدہ میں پانی' غذا اور رطوبتوں کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بنتی ہے اور یہ معدہ کے اوپر والے حصے میں آ جاتی ہے اگر معدہ کے اس حصہ کو بھی خوراک سے بھر دیا جائے تو گیس کیلئے جگہ نہ ہوگی یہ عمل معدہ کی بہت سی بیماریوں کا باعث اور سانس میں دشواری اور پیٹ بڑھنے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اسکا روحانی علاج یہ ہے کہ نماز پابندی سے پڑھیں۔ کیونکہ یہ ورزش بھی ہے۔ اس کے اگر طبی فائدے معلوم کرنے ہوں تو میری کتاب "سنتیں اور ان کی برکتیں" ص ۶۶ سے ۷۳ تک مطالعہ کریں۔ نیز فرش خاک پر سونا کی سنت بھی اس کا عمدہ علاج ہے اس کیلئے سنتیں اور ان کی برکتیں ۵۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

دوا کے طور پر آئندہ صفحہ میں ہاضمہ کی خاص دوا کے نام پر جو نسخہ تحریر ہے دن میں چار مرتبہ حسب مقدار استعمال کریں۔

پیٹ کے کیڑوں کا علاج

بعض اوقات چھوٹے چھوٹے دھاگے نما کیڑے یا پھر بعض مریضوں کو لمبے کیڑے پاخانے کی راہ خارج ہوتے ہیں۔ ایسے مریض اگر کلونجی کچھ عرصہ استعمال کریں تو یقینی حد تک فائدہ ہوتا ہے اور پیٹ کے کیڑے مر کر خارج ہو جاتے ہیں۔

بواسیر کا علاج

بواسیر کتنی تکلیف دہ مرض ہے۔ آپریشن تک نوبت پہنچتی رہے لیکن اکثر اپریشن ناکام

دیکھے گئے ہیں ایسے میں اس نسخہ کا استعمال کامیابی کی امید دلاتا ہے۔

کلونجی	سرسوں کے بیج	نیم کی نمولی کا مغز
۲۰ گرام	۱۰۰ گرام	۱۰۰ گرام

تمام اجزاء کو کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں اور بڑے کیپسول بھر کر دو سے ایک کیپسول دن میں تین چار بار پانی کے ہمراہ کھانے سے قبل استعمال کریں۔

یہ نسخہ بادی' خونی اور پرانی بواسیر کیلئے بہت مفید اور موثر ہے۔ایسے مریض جو بواسیر کے عوارضات سے تنگ آ چکے ہوں۔ان کیلئے یہ اکسیر لاجواب دوا ہے یہی نسخہ پیٹ کے کیڑوں میں بھی ازحد مفید ہے۔(کلونجی کے کرشمات)

منہ آ جانے کا علاج

گرمی کی وجہ سے منہ آ جانے کی شکایت میں مہندی کے پتے مٹھی بھر لیں اور ان کو پانی میں اُبال لیں دن میں دو بار غرارے کریں۔انشاء اللہ عزوجل منہ بہت ہی جلد ٹھیک ہو جائے گا۔

الرجی اور دانوں کا علاج

الرجی میں مریض کتنے پریشان ہوتے ہیں۔ ہر دوا ناکام' لیکن مجبوراً کسی نہ کسی دوا کا سہارا لینا پڑتا ہے۔اس دور کی مصنوعی اور جدید ٹیکنالوجی کی زندگی میں الرجی جیسی بھیانک اور خوفناک مرض کو بہت رواج ملا ہے۔

سائنس دان اور ڈاکٹرز اس علاج کیلئے مسلسل جدید جڑی بوٹیوں پر اور کیمیکلز پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ کیونکہ الرجی کی بنیادی وجہ غیر فطری اور مصنوعی زندگی ہے۔موجودہ مشینی اور سائنسی دور نے ہمیں معزور کر دیا ہے اور ہم چلنے پھرنے سے عاجز آ چکے ہیں۔ گھٹن زدہ مکانات اور دفاتر میں کھلی اور تازہ ہوا کو معدوم کر دیا ہے۔شہروں میں چلتی پھرتی گاڑیاں اور فضاؤں میں اڑتے جہازوں نے آب وہوا اور ماحول کو آلودہ کر دیا ہے۔

اس کا اصل علاج تو یہی ہے کہ ہم فطری زندگی کی طرف دوبارہ لوٹیں اور فطرت سے

عناد کو محبت میں بدلیں۔ پھر کہیں جا کر ہمیں سکون اور راحت کی زندگی میسر ہو سکتی ہے۔ اس مشینی دور کی ایک پریشان کن بیماری الرجی بھی ہے جس کی وجہ سے یورپ اور امریکہ کی دوا ساز کمپنیوں کی اربوں روپے کی ادویات بک رہی ہیں۔

ذیل میں ایک ایسا نسخہ پیش ہے جو یقیناً الرجی کیلئے بہت مفید اور موثر ہے استعمال کریں اور کچھ عرصہ مسلسل کریں ان شاء اللہ عزوجل یقینی فوائد میسر آئیں گے۔

پودینہ خشک	کلونجی	سرپھوکا	ناگ کیسر
۱۰۰ گرام	۲۰ گرام	۵۰ گرام	۱۰۰ گرام

تمام کو باریک پیس کر سفوف تیار کر لیں 1/2 چمچہ دن میں تین یا چار پانی کے ہمراہ کھانے سے قبل استعمال کریں۔ (کلونجی کے کرشمات)

آدھے سر میں درد کا علاج

دوران سفر بندہ نے ایک صاحب کو ایک نسوار ناک میں استعمال کرتے ہوئے دیکھی احساس ہوا کہ یہ نسوار مروجہ نسواروں سے ہٹ کر کوئی اور نسوار ہے استفسار کرنے پر موصوف نے بتایا کہ یہ دراصل پسی ہوئی کلونجی ہے۔ مجھے آدھے سر میں درد رہتا تھا۔ کسی نے یہ ٹوٹکا بتایا کئی دنوں سے استعمال کر رہا ہوں بہت افاقہ ہے بلکہ میں نے بعض ایسے لوگوں کو استعمال کروایا جن کے ناک کا گوشت بڑھ گیا تھا اور ڈاکٹروں نے ان کیلئے آپریشن تجویز کیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے یہ نسوار استعمال کی اور ساتھ آدھا چمچ کلونجی تازہ پانی کے ہمراہ دن میں دو تین بار استعمال کی تو مریض تندرست ہو گئے اور آپریشن سے بچ گئے۔ حتیٰ کہ یہ نسوار میں ناک کے اندرونی زخم اور ناک سے بدبو آنے کی مرض میں استعمال کرتا ہوں۔ الغرض یہ ڈبیہ میرے لئے ایک رحمت کا خزانہ ہے۔ اس کے علاوہ چھینکوں کی زیادتی، ناک کا مستقل بہنا اس نسوار کے ذریعہ تندرستی کا باعث ہے۔

نیز پرانے زخموں پر اگر اس نسوار کو چھڑکا جائے تو بہت جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

(کلونجی کے کرشمات)

بہتے ہوئے خون کا علاج

جنگ احد میں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کا علاج کیسے کیا گیا۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی خون مبارک دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخموں پر پانی بہاتے تھے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ خون بند ہونے کے بجائے بڑھتا جا رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلا دیا جب راکھ ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راکھ کو زخموں پر چپکا دیا جس سے خون بند ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

آنکھوں کی بیماریاں

۱- خالص شہد آنکھ میں لگائیں۔ آنکھ کی بہت سی بیماریوں کیلئے مفید ہے رات کو سوتے وقت سلائی سے لگائیں۔

۲- آنکھوں میں روزانہ اچھا سا سرمہ لگائیں۔ یہ سنت بھی ہے۔

۳- خالص عرق گلاب آنکھوں میں ڈالنے سے آنکھیں صحت مند رہیں گی۔

۴- صبح اور شام ٹھنڈے پانی کے چھپکے دونوں آنکھوں پر ماریں آنکھوں میں تازگی آ جائے گی۔

۵- گاجروں کے موسم میں روزانہ ایک گاجر بلاناغہ کھائیں حافظہ اور آنکھوں کی بینائی کیلئے اکسیر ہے۔ روزانہ کے استعمال سے چشمہ کا نمبر کم ہوتا جاتا ہے۔

ہاتھ پاؤں کا سن ہونا

۱- کلونجی گیارہ دانے کم از کم روزانہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

۲- خشک خوبانیاں ۱۱ عدد رات کو پانی میں بھگو کر کم از کم ۴۰ دن تک صبح کھائیں۔ انشاء اللہ افاقہ ہو گا۔

۳- روزانہ ½ لیموں اور ایک چمچہ شہد ایک گلاس پانی میں ملا کر پییں کم از کم ۴۰ دن۔

ہاضمے کی ایک خاص دوا

کلونجی، اجوائن، تخم کرفس، زیرہ سفید، کالی مرچ، سونف، نمک سیاہ

ہر ایک ہموزن تمام ادویات پیس کر سفوف تیار کریں۔

1/2 چمچہ دن میں دو تین مرتبہ کھانے کے بعد یا پہلے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ یہی نسخہ ہاتھ پاؤں کے سن ہونے میں بھی مفید ہے۔ یہ نسخہ میرے مطب میں سفوف شونیز کے نام سے دوسرے ہاضم سفوفات کے ہمراہ مرض کی نوعیت اور ضرورت کے مطابق چلتا ہے۔ میں اس میں نمک نہیں ملاتا۔ لیکن اگر اس کو مفرد استعمال کرنا ہو تو حسب ذائقہ نمک ملایا جا سکتا ہے۔

ہیضہ کا علاج

۱- ایک چٹکی کلونجی کے دانے ایک کپ دہی کے ساتھ صبح و شام لیں۔

۲- ایک انڈے کی سفیدی خوب پھینٹ لیں بہت ہلکے نیم گرم پانی میں بسم اللہ شریف پڑھ کر پی لیں یہ معدے میں جا کر اس کی گرمی سے پک جائے گی اور اپنے ساتھ معدے میں موجود جراثیم کو بھی ساتھ لے لے گی زیادہ سے زیادہ دن میں دو بار صبح و شام یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ عزوجل ایک یا دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا۔ چھوٹے بچوں کیلئے بھی یہ علاج مفید ہے۔ مگر خوراک پاؤ کر دیں۔

۳- لیموں اور پیاز کا رس ملا کر پینے سے ہیضہ میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

۴- لونگ کا تیل تین قطرے شکر یا بتاشوں کے ساتھ لینے سے ہیضے میں افاقہ ہوتا ہے۔

دائمی قبض کا علاج

۱- انجیر سات عدد میں دو کپ پانی ڈال کر چولھے پر چڑھائیں جب آدھا پانی باقی رہ جائے تو اتار کر چھان لیں اور سوتے وقت نیم گرم پی لیں۔

۲- پانچ انجیر اور دس بادام ملا کر صبح و شام چبا چبا کر کھائیں۔

۳- روزانہ دو گلاس باسی پانی صبح کی نماز کے بعد فوراً پئیں اور چار گلاس صاف پانی ۵ بجے شام (جب تک قبض باقی رہے) باقی چار گلاس دن میں کسی بھی وقت۔

سر کے گنج کا علاج

کلونجی اور مہندی پیس کر سرکہ میں حل کر کے سر پر ہر تیسرے دن ایک گھنٹہ کیلئے لگانا گنج

کیلئے مفید تر ہے۔ اگر اس عمل کو کچھ عرصہ تک مستقل کیا جائے گا تو تسلی بخش حالات کا مشاہدہ ہوتا ہے اور کئی مریض تندرست ہو چکے ہیں دراصل کلونجی کے اثرات جلدٗ جلد کے مسامات اور بالوں کی جڑوں تک باآسانی پہنچ جاتے ہیں اس لئے یہ نسخہ مریضوں کیلئے نوید مسرت ہے۔

اعصابی دردوں کا علاج

میتھرے کے بیج	کلونجی	اجوائن
۱۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام

تمام ادویات کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔

½ چمچہ دن میں تین یا چار بار پانی کے ہمراہ کچھ عرصہ مستقل استعمال کریں انشاء اللہ عزوجل بدن کے بے شمار امراض میں حاکم بدن ہے۔

تمام اعصابی دردوں، کمزوری، ریح بادی کے امراض، گیس، تبخیر اور جوڑوں کے درد وغیرہ کیلئے اکسیر لاجواب ہے۔

مرہم کا نسخہ

کلونجی	روغن زیتون	شہد
۵۰ گرام	۵۰ گرام	۲۰۰ گرام

کلونجی پیس کر بالکل باریک میدہ کر دیں اور پھر اس کو شہد اور زیتون میں ملا کر مرہم تیار کریں اور محفوظ رکھیں۔

فوائد: تمام قسم کے پھوڑے، پھنسی، داد، زخم چوٹ اور اعصابی کھچاؤ کیلئے مفید ہے۔ (دو وقت مرہم لگائیں)

یہ نسخہ جوڑوں کے دردوں کے مریضوں کیلئے آزمایا جا چکا ہے ایسے مریض ایک چمچ اسی مرہم کا کھائیں دن میں تین بار پانی یا نیم گرم دودھ کے ہمراہ مستقل۔

فالج، لقوہ اور پرانے کمر، جوڑوں کے دردوں کیلئے لاجواب دوا ہے۔

ایسے مریض اسی مرہم کی مالش یا لیپ کر کے اوراوپر کپڑا یا پلاسٹک کا لفافہ باندھ لیں۔

نسخہ کی قدر کریں بہت لاجواب فارمولہ ہے۔حتیٰ کہ اسے معدے' گیس اور تبخیر کے مریضوں میں اکسیر پایا ہے۔

معیادی بخار کا علاج

معیادی بخار یا ٹائیفائیڈ انسان کی زندگی کیلئے' صحت وتندرستی کیلئے کتنی خطرناک چیز ہے۔اس کے اثرات جسم انسانی میں بیس سے چالیس سال تک باقی رہتے ہیں لیکن یہ بات تجربے میں آتی ہے کہ ایلوپیتھی علاج کے بعد جس طرح یرقان کا حملہ بار بار ہوتا ہے اسی طرح ٹائیفائیڈ کا حملہ بھی بار بار ہوتا ہے۔ایسے میں اگر مندرجہ ذیل نسخہ کا استعمال مریض ٹائیفائیڈ کو مستقل کرادیا جائے تو یقینی فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

نسخہ:	اجوائن دیسی	کلونجی
	۱۵ گرام	۳ گرام

رات کو ایک کپ تیز گرم پانی میں بھگودیں۔صبح سردائی کی طرح گھوٹ کر مریض کو پلا دیں۔واضح رہے کہ اگر موسم سرما ہوتو یہ پانی نیم گرم کرلیں۔اوراگر موسم گرما ہوتو ویسے ہی پلا دیں۔اس طرح کچھ دن استعمال کرنے سے مریض تندرست ہوجائے گا۔

(کلونجی کے کرشمات)

شوگر کا آسان علاج

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ بالکل سچ اور حق ہے کہ کلونجی موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔اس لئے اسے ہر مرض میں سمجھ توجہ اور تجربات کے ساتھ بلاتکلف استعمال کرایا جاسکتا ہے۔

کلونجی	تخم سرس	گوند کیکر	تمہ خشک
۲۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام

تمام ادویات کو باریک پیس کرفل سائز کے کیپسول بھرلیں اور صبح شام استعمال کروائیں۔یا دن میں تین باریا چار بارروزانہ استعمال کرائیں۔

یہ کیپسول شوگر کیلئے حتیٰ کہ بسا اوقات بھیانک حد تک شوگر آؤٹ آف کنٹرول ہوگئی ہو۔ ان تمام کیفیات کیلئے بہت ہی زیادہ مفید ہے۔

موٹاپے کا حیرت انگیز علاج

جس طرح کینسر جدید دور کا ایک خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ اسی طرح موٹاپا بھی اس دور کا ایک لاعلاج اور اگر لاعلاج نہیں تو عسیر العلاج مرض ضروری ہے۔ اس ضمن میں یورپ کے سلمنگ سنٹر جو کہ اب پاکستان کے تمام شہروں میں رواج پا چکے ہیں یہ سنٹر ورزشوں کے ساتھ ساتھ کھانے کی ادویات بھی استعمال کراتے ہیں جب سے انسان موٹاپے میں کم لیکن امراض کا گڑھ بن جاتا ہے۔ لیکن جب تک یہ طریقہ استعمال کرتا ہے تندرست رہتا ہے اور جب یہ طریقہ چھوڑ دیتا ہے بیماری پھر غالب ہو جاتی ہے۔

مشاہداتی زندگی میں ایسے مریض ایک نہیں ہزاروں کی تعداد میں دیکھنے کا موقع ملا ہے جو بہت زیادہ فربہ اور موٹے تھے۔ علاج کے طور پر ورزش اور کچھ کھانے کی ادویات استعمال کیں اور اس بات سے وہ خود حیران ہوئے اور ان کو دیکھنے والے بھی کہ جب انہوں نے وہ دوا استعمال کی تو لاجواب فائدہ نمودار ہوا لیکن کچھ ہی عرصے کے بعد واپس اسی کیفیت میں آ گئے۔ ذیل میں ایک ایسا کم خرچ اور سہل الحصول اور بالانشین نسخہ پیش ہے امید ہے کہ آپ اس کی قدر فرمائیں گے۔

نسخہ:	لاکھ عمدہ	زیرہ سیاہ	کلونجی
	۵۰ گرام	۵۰ گرام	۵۰ گرام

تمام ادویات کو کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں اور بڑے سائز کے کیپسول بھرلیں دو سے ایک کیپسول ایک وقت میں پانی کے ہمراہ کھانے سے قبل دن میں دوبارا استعمال کریں۔ انشاء اللہ یقینی فوائد نمودار ہوں گے ایک بہت ہی زیادہ موٹی خاتون نے جو کہ اب چلنے پھرنے سے بھی عاجز آ چکی تھی۔ جب یہی نسخہ استعمال کیا چونکہ ہر علاج سے تنگ تھی اس لئے یہ نسخہ مستقل استعمال کیا اور استعمال کرنے کے بعد جب اپنا وزن کیا تو سترہ پاؤنڈ وزن صرف ڈیڑھ ماہ کے عرصے کے دوران کم ہوا...... اور ساتھ ''تین چ'' استعمال نہ کی جائے۔ (کلونجی

کے کرشمات)

یعنی چاول، چینی اور چکنائی یہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کو فربہ اور غیر ضروری موٹا پا دیتی ہیں۔

گردے اور مثانہ کی پتھری کا علاج

۱- نماز فجر سے پہلے آدھا چمچہ کلونجی اور دو چمچہ شہد گرم پانی میں روزانہ نہار منہ استعمال کریں۔

۲- کلونجی، شہد، خربوزہ اور کھیرے کا استعمال زیادہ کریں۔

۳- روزانہ کم از کم دس گلاس پانی پئیں جس میں صبح نہار منہ دو گلاس باقی پورے دن میں، چائے مشروبات اس کے علاوہ ہیں۔

چہرہ کی خوبصورتی کا علاج

۱- خوش رہا کریں یہ خوبصورتی کا راز ہے ہر خوشی و غم اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔ تکلیف آنے پر بھی صبر کریں غم نہ کریں اس میں ہی بہتری ہے۔

۲- ایک چمچہ کلونجی کا تیل اور ایک کھانے کا چمچہ بادام کا تیل ملا کر چہرے پر ملیں ایک گھنٹہ بعد سیکا کائی صابن سے دھولیں۔ نماز کی پابندی سے چہرہ پر نور آتا ہے۔

۳- روزانہ کم از کم دس گلاس پانی کے پئیں ۸ گلاس صحت کیلئے اور آخری دو گلاس خوبصورتی کیلئے ہوتے ہیں۔ صبح و شام پیدل ہوا خوری کریں۔

یادداشت کی کمزوری کا علاج

۱- صبح کو غسل کرنے کے بعد تلسی کے پانچ پتے پانی کے ساتھ کھانے سے دماغ کی کمزوری دور ہوتی ہے اور یادداشت تیز ہوتی ہے۔

۲- سات بادام رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح نہار منہ چھلکا اتار کر کھائیں روزانہ کم از کم ۴۰ دن۔

پیٹ کی جلن کا علاج

۱- جو کا دلیہ پانی میں ابال کر اس میں تھوڑا سا دودھ ڈال کر اور تھوڑا سا شہد ملا کر نہار منہ

کھائیں۔ گرم کھانے کم سے کم کھائیں۔ اسی طرح گرم مصالحے اور مرچیں بھی جتنی کھاتے ہیں اس کو آدھا کر دیں۔ دالیں و سبزیاں زیادہ کھائیں۔

۲- شہد کا ایک چمچہ مٹکے کے پانی میں ملا کر صبح نہار منہ پئیں اور ایک گلاس شام۔

۳- ۵ عدد کھجور رات کو پانی میں بھگو دیں صبح انہیں مل کر اس میں ایک چمچہ شہد ملائیں اسے سات دن تک کھائیں بعد نماز فجر گھاس پر ننگے پاؤں چلیں

السر کا علاج

۱- جو کا دلیہ آنتوں کے السر کا مکمل علاج ہے۔ جو کا دلیہ لے کر پانی میں ابال کر اس میں دودھ ڈال کر شہد ملا لیں اور اسے روزانہ نہار منہ استعمال کریں۔

۲- گاجر یا مسمی کا رس پینے سے السر میں افاقہ ہوتا ہے یا پھر گاجر ایک صبح ایک شام کو کھائیں۔

پیٹ کے کیڑوں کا علاج

۱- تھوڑے سے گرم پانی میں سپاری (چھالیہ) کا چورہ ڈال کر دن میں تین چار دفعہ لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۲- پودینہ کا رس پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

۳- تلسی کے پتوں کا رس پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۴- خالی پیٹ کھجوریں کھانے سے بھی پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

۵- سرکہ پیٹ کے کیڑوں میں از حد مفید ہے۔

کان کے درد کا علاج

۱- ادرک کا رس کان میں ایک قطرہ ٹپکانے سے کان کا درد ختم ہو جاتا ہے اور کسک بھی ختم ہو جاتی ہے۔

۲- شہد کے چند قطرے کان میں ڈالنے سے بھی کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

۳- تلسی کے تیل کے چند قطرے کان میں ڈالنے سے کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

۴- پیاز کا رس اور شہد ملا کر اس کے چند قطرے ڈالنے سے کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔
۵- کان میں اگر کوئی کیڑا چلا جائے تو سرسوں کے تیل کے چند قطرے ڈالنے سے وہ مر جاتا ہے۔

جل جانے کا علاج

۱- جلے ہوئے حصے پر کڑکڑایا ہوا کھوپرے کا تیل (ٹھنڈا ہونے کے بعد) ملنے سے خوب فائدہ ہوتا ہے۔
۲- جلے ہوئے حصے پر خوب پکے ہوئے کیلے کو بالکل مسل کر چپکا دیں اور پٹی باندھ دیں اس سے فوراً سکون آتا ہے۔
۳- گرم پانی یا بھاپ سے جل جانے کی صورت میں جلے ہوئے حصے پر چاول کا آٹا چھڑکنے سے آرام آ جاتا ہے۔
۴- جلے ہوئے زخم پر انڈے کی صرف سفیدی لگانے سے زخم صحیح ہو جاتا ہے اور داغ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

شہد کی مکھی کے کاٹے کا علاج

۱- شہد کی مکھی کے کاٹنے پر شہد لگانے اور پینے سے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔
۲- شہد کی مکھی کے کاٹنے پر نمک لگانے سے تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔
۳- کوئی بھی زہریلا کیڑا کاٹ لے تو فوری طور پر تلسی کے پتے پیس کر اس جگہ پر لگائیں جہاں کیڑے نے کاٹا ہے زہر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

تھکن کا علاج

۱- حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تھکن کا یہ علاج بتایا تھا سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔
(بخاری و مسلم)
۲- دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کریں۔

۳- لیموں کا شربت شکر ڈال کر پینے سے تھکن دور ہو جاتی ہے۔

نیند نہ آنے کا علاج

۱- سونے سے پہلے وضو کرو۔ (بخاری) اور اسکے بعد پوری سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس کو پڑھ کر دونوں ہاتھ پر دم کریں اور تمام بدن پر پھیریں۔ (بخاری)

سونے سے پہلے یہ دعا ضرور پڑھیں۔

اللھم باسمک اموت واحی (بخاری و مسلم)

جس کو نیند نہ آتی ہو وہ کم از کم ایک مرتبہ پوری سورہ النساء کی تلاوت کرے اور پھر وجعلنا نومکم سباتاً کو بار بار پڑھے انشاء اللہ عزوجل جلدی ہی نیند آ جائے گی۔

ٹوٹی ہوئی ہڈی کی تکلیف کا علاج

۱- ایک لہسن کے جوے کو گھی میں کڑکڑا کر کھانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اور فریکچر کی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے زیادہ سے زیادہ دن میں ۲ بار

۲- گیہوں کو تھوڑا سا بھون کر پھر اس کا آٹا بنا کر شہد کے ساتھ چاٹنے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے۔

جلد کی خشکی اور جسم کی تھکاوٹ کا علاج

۱- جلد کی خشکی دور کرنے میں زیتون کے تیل سے بڑھ کر کوئی اور تیل نہیں اگر آپ کو خشکی ہے تو آپ روزانہ زیتون کے تیل کی مالش کریں ان شاء اللہ عزوجل چند ہی دنوں میں خشکی ختم ہو جائے گی اور جسمانی تھکاوٹ دور کرنے میں بھی زیتون کے تیل کی مالش لاجواب چیز ہے۔

باب ہفتم

دم کے ذریعے علاج نبوی ﷺ

طبیب روحانی وجسمانی آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طریقوں یعنی علاج بالدوا اور علاج بالقرآن والدعا منقول ہے۔ ذیل میں مختلف تکالیف جسمانی سے متعلق علاج بالدعا تحریر کیا جاتا ہے۔ ہمارے بزرگان دین ومشائخ عظام نے کتب اعمال و وظائف میں ہر جسمانی وروحانی بیماری کے الگ الگ عمل اور دعائیں تحریر فرمائیں مگر میں اس جگہ صرف وہ دعائیں ضبط تحریر میں لاؤں گا جو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پڑھیں اور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تحسین فرمائی۔

جسمانی درد کا مدنی علاج

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے درد کی شکایت کی جو وہ اپنے جسم میں پاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنا ہاتھ اپنے جسم میں درد کی جگہ پر رکھ۔ پھر تین مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر سات دفعہ یہ کلمات کہہ۔ اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد و احاذر. ترجمہ: "میں اللہ عزوجل کی عزت وقدرت کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہر اس چیز کی برائی سے جو میں پاتا ہوں اور اس سے ڈرتا ہوں۔"

عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری تکلیف دور فرما دی۔ (مسلم شریف)

دردِ سر کا مدنی علاج

حضرت حمیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بروایت یونس بن یعقوب عبداللہ نے دردسر کا رقیہ (دم) نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دردسر میں اپنے اس ارشاد سے تعویذ فرماتے تھے۔ **بسم اللہ الکبیر واعوذ باللہ العظیم من کل عرق تفار ومن شر حر نار.** (مدارج النبوۃ)

پھوڑا یا زخم کا مدنی علاج

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جس وقت کوئی شخص اپنے جسم میں کسی چیز کی شکایت کرتا تو حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس پھوڑے زخم یا درد کی طرف) اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے اور پڑھتے۔ **بسم اللہ تربتہ ارضنا بریقتہ بعضنا لیشفی سقمنا باذن ربنا.** ترجمہ "اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے ساتھ برکت حاصل ہوتا ہوں۔ یہ ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے لعاب کے ساتھ ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا دی جائے۔ (بخاری-مسلم)

بخار کا مدنی علاج

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور کہا یارسول اللہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یعنی ان الفاظ سے دم کیا۔ **بسم اللہ ارقیک من کل شیئی یوذلک من شر کل نفس اوعین حاسدن اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک.** (مسلم شریف) ترجمہ "اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی سے آپ کو دم کرتا ہوں۔ ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے۔ ہر شخص کی برائی یا آنکھ حسد کرنے والی برائی سے اللہ جل شانہ آپ کو شفا دے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے دم کرتا ہوں۔"

دیگر بخار و درد

- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ہر قسم کے بخار اور دردوں میں سکھلاتے تھے کہ یہ پڑھیں۔

بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار. (ترمذی شریف)

ترجمہ "اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے اسم گرامی کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اسم عظیم کے ساتھ میں پناہ چاہتا ہوں۔ ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے۔"

- حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو اپنے آپ کو معوذات پڑھ کر دم فرماتے اور اپنا دستِ مبارک اپنے جسم انور پر پھیرتے۔ جس وقت اس مرض میں مبتلا ہوئے کہ جس میں رحلت مبارکہ ہوئی، میں معوذات پڑھ کر دم کرتی تھی جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک (ان کے جسم پر) پھیرتی تھی۔ (بخاری-مسلم)

- مسلم شریف کی روایت ہے کہ جب اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے تھے۔ معوذات **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** کو کہا جاتا ہے۔

دیگر ہر بیماری کے لئے

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی بیمار ہو جائے یا اس کا بھائی بیمار پڑ جائے تو چاہیے کہ وہ یوں پڑھے۔

رَبُّنَا اللهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتِکَ فِی الْاَرْضِ

اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ وَاَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ. تو وہ شفایاب ہو جاتا ہے۔(سنن ابی داؤد)

ترجمہ ''اے ہمارے پروردگار اللہ تعالیٰ کہ آسمانوں میں تیرا اسم پاک ہے۔ تیرا حکم آسمان و زمین میں ہے۔ جس طرح تیری رحمت آسمانوں میں ایسے ہی اپنی رحمت زمین پر فرما دے۔ ہمارے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما دے تو پاکیزوں کا پروردگار ہے۔ اپنی رحمت نازل فرما اور اپنی شفا اس بیماری پر نازل فرما۔''

درد دانت کا مدنی علاج

امام بیہقی حضرت عبداللہ رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہ مصطفیٰ میں دانتوں کے درد کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس رخسار پر کہ جدھر درد ہو رہا تھا' اپنا دست مبارک رکھا۔ پھر سات مرتبہ یہ پڑھا۔ اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ مَا يَجِدُ وَفُحْشَهُ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الْمَكِيْنِ الْمُبَارَكِ عِنْدَكَ. سیدنا حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دست مبارک اٹھانے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے درد دانت دور فرما دیا۔(مدارج النبوۃ – خصائص الکبریٰ – جلد ثانی)

دیگر دعائے درد دنداں

حضرت حمیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں درد دانت کی شکایت کرتی ہوئی حاضر ہوئیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے دست مبارک کی انگشت شہادت اس دانت پر کہ جس میں درد تھا' رکھ کر یہ پڑھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَقُدْرَتِكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِنَّ مَرْيَمَ لَمْ تَلِدْ غَيْرَ عِيْسٰى مِنْ رُوْحِكَ وَكَلِمَتِكَ اَنْ تَكْشِفَ مَا تَلْقِىْ فَاطِمَةُ بِنْتُ خَدِيْجَةَ مِنَ الضُّرِّ مِلَّتِه (مدارج النبوۃ)

مرگی کا مدنی علاج

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں' مرگی کا مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ایک ارواح خبیثہ کی وجہ سے اور دوسرا اختلاط رویہ کے سبب سے ہوتا ہے۔اس دوسری قسم میں اطباء بحث کرتے ہیں لیکن ارواح خبیثہ (اور شیاطین) والی مرگی کا علاج دعاؤں سے ہوتا ہے۔گویا کہ یہ دشمن سے جنگ کرنا ہے۔لڑنے والے کو چاہیے کہ اس کے ہتھیار صحیح اور بازو قوی ہوں۔بعض معالجین اس کا علاج یہ دعا پڑھ کر کرتے ہیں۔اُخرُج مِنـہُ مَا یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَمَا یَقُوْلُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

اور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس کا علاج یوں فرمایا کرتے تھے۔

اُخْرُج عَدُوَّاللّٰہِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ. "یعنی اے دشمن خدا (شیطان) نکل جا۔" میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔بعض معالجین آیت الکرسی پڑھ کر دم کرتے ہیں اور مرگی کے مریض کو معوذات کی تاکید کرتے ہیں۔(مدارج)

مرگی والے کے کانوں میں اذان دینے سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا' ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ سیاہ عورت میرے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا' مجھے صرع کا مرض ہے اور رسوا ہو جاتی ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمادیجئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم چاہو تو صبر کرو' تمہارے لئے جنت ہے۔اگر چاہو تو دعا کردوں کہ تم کو عافیت عطا ہو۔اس نے کہا کہ میں صبر کروں گی۔پھر کہا کہ میں رسوا ہو جاتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔(بخاری۔مسلم)

اس حدیث سے علاج اور دوا کے ترک پر روشنی پڑتی ہے۔ممکن ہے کہ اس کا صرع اس طرح کا ہو کہ علاج ارواح میں دعا سے جو کام ہوتا ہے' وہ اطباء کے علاج سے نہیں ہوتا اور یہ کہ دعا کا اثر اور تاثیر اور اس کا عمل اور طبیعت کا اس سے متاثر ہونا اور اس کا انفعال قبول کرنا دواؤں سے کہیں بڑھ کر ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرض کو پورے استقلال وصبر سے برداشت کرنے پر جنت کا وعدہ فرمایا اور دعا فرمائی کہ وہ عریاں نہ ہونے پائے مگر اس عورت نے صبر اور عریاں نہ ہونے کو پسند کیا۔

پتھری وحبس بول کا مدنی علاج

سنائی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے اور اسے پتھری کا مرض ہے۔ اس پر حضرت ابودرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ دعا جو انہوں نے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، بتلائی اور اسے حکم دیا کہ وہ اس دعا کو پڑھے۔ چنانچہ اس نے پڑھا اور تندرست ہو گیا۔

رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الْمُتَطَیِّبِیْنَ وَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجعِ. (مدارج النبوۃ)

یہ دعا مبارک تھوڑے سے فرق کے ساتھ ابی داؤد شریف کے حوالہ سے بخار کے عنوان میں درج ہو چکی ہے۔

بے چینی اور بے خوابی کا مدنی علاج

بے چینی اور بے خوابی کی کیفیت میں رات کو نیند نہ آنا، تمام رات کروٹیں بدلتے ہی گزار دینا ایک تکلیف دہ مرض ہے۔ اس مرض کی شکایت حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کی۔ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رات بھر نیند نہیں آتی۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب سونے کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبعِ وَمَا اَظِلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ

وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرِطَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ هُمْ اَوْيَنْبَغِيْ عَلٰى عِزَّجَائِكَ وَجَلَّ ثَنَاءَ كَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (مدارج النبوۃ - جلد اوّل)

یہ دعا مبارک اور ایسی ہی دوسری دعائیں جو کوئی نہ پڑھنا جانتا ہو' کاغذ پر لکھوا کر اپنے پاس رکھے۔ اس کی دلیل حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف و پریشانی اور بے خوابی کے لئے انہیں یہ کلمات تلقین فرمائے تھے کہ پڑھا کرو۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ شَرِّ عِبَادِهٖ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ٥

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بچوں کو جو سمجھدار ہوتے' یہ دعا سکھاتے اور جو بچے نا سمجھ ہوتے' یہ دعا کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے۔

(مدارج النبوۃ جلد اوّل)

آگ سے جلنے کا مدنی علاج

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ پر ہنڈیا گر گئی جس سے میرا ہاتھ جل گیا۔ میری والدہ مجھے لے کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوگئی۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاتھ پر تھوکتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

حضرت محمد بن حاطب کی والدہ کہتی ہیں کہ میں ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس سے اٹھی نہیں تھی کہ ہاتھ درست ہوگیا۔ (خصائص کبریٰ جلد ثانی)

کرب و بے چینی کا مدنی علاج

بعض مرتبہ کسی طویل بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد یا ویسے ہی کبھی ظاہراً کوئی

بیماری بھی نہیں ہوتی لیکن ایک بے چینی کی کیفیت اور اکتاہٹ سی ہوتی ہے۔ اس مرض کے دفیعہ کے لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کرب وغم اور بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْم

(مدارج النبوۃ)

دیگر:- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کرب وغم کو دور کرنے کے لئے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتِكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَتَ وَاَصْلِحْ لِيْ شَافِيْ كُلَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (مدارج النبوۃ-عن سنن ابی داؤد)

جامع دعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بلاشبہ اور بالیقین میں ایسے کلمہ کو جانتا ہوں کہ اگر کوئی بھی مصیبت زدہ اسے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے نجات عطا فرما دیتا ہے۔ وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا ہے جس سے انہوں نے تاریکیوں میں ندا کی تھی۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ o (مدراج النبوۃ)

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پڑھنے والے کی دعا کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشتا ہے۔ (ترمذی شریف)

نظر بد کا مدنی علاج

نظر بد برحق ہے۔ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کو کاٹ سکتی ہے تو وہ نظر بد ہی کاٹتی۔

صحیح مسلم میں ہی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے بخار، نظر بد اور پھوڑے میں جھاڑ پھونک کی رخصت دی۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ایک لڑکی دیکھی۔ اس کے چہرہ میں سفعہ (یعنی زردی) تھی۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو دم کراؤ کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں کے شر اور انسانوں کو نظر لگ جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو لے لیا اور ان دونوں کے ماسوا کو ترک کر دیا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے نہ تو آج کے دن کی مانند کوئی دن دیکھا اور نہ ہی سہل کی جلد کی مانند خوبصورت کسی پردہ نشین (حسین) عورت کی جلد دیکھی۔ اتنا کہنا ہی تھا کہ سہل کر گئے۔ اس واقعہ کو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ سہل بن حنیف کا کچھ (دعا) وعلاج وغیرہ فرمائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی قسم وہ بیماری کی شدت کے سبب اپنا سر نہیں اٹھا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم کسی کے متعلق گمان کرتے ہو کہ اس نے اسے نظر لگائی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ عامر بن ربیعہ کے متعلق ہمارا گمان ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اسے سخت وسست کہا اور فرمایا' تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کیوں کرنا چاہتا ہے۔ تو نے برکت کی دعا کیوں نہ کی۔ اب سہل کے لئے (اپنے اعضاء دھو) چنانچہ عامر نے ان کے لئے اپنا چہرہ' دونوں ہاتھ' دونوں کہنیاں' گھٹنے' پاؤں کی انگلیوں کے کنارے اور پاجامے کے اندر کے اعضاء ستر ایک برتن میں دھو کر دیئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی سہل پر ڈالا تو وہ اسی وقت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ جیسے کہ ان کو کوئی شکایت ہی نہ تھی۔ (مشکوٰۃ)

مالک کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''نظر کا لگ

جانا حق ہے۔اس کے لئے وضو کر۔" چنانچہ حضرت عامر نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے وضو بمعہ استنجا کیا۔(مذکورہ)

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ میرے گھر والوں نے مجھے پانی کا ایک پیالہ دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت باعظمت میں بھیجا۔اس لئے کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی ہے یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو وہ ایک بڑا پیالہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت اقدس میں بھیجتا۔حضرت ام المومنین تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نکالتیں جو انہوں نے چاندی کی ایک نلکی میں رکھے ہوئے تھے۔وہ ان بالوں کو اس پیالے میں پانی کے اندر ہلاتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا اور شفایاب ہو جاتا۔راوی کا بیان ہے کہ میں نے نلی میں جھانک کر دیکھا تو چند ایک سرخی مائل موئے مبارک نظر پڑے۔ (بخاری شریف)

سبحان اللہ! رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کا دھوون بھی بیماروں کے لئے شفا ہے۔

پاگل پن کا مدنی علاج

حضرت خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن واپس چلے تو راستہ میں ایک عرب قبیلہ سے ملاقات ہوئی۔انہوں نے کہا کہ ہم کو پتہ چلا کہ تم اس شخص صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے ہو۔کیا تمہارے پاس کوئی منتر یا دوائی ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ ہے جسے ہم نے بیڑیوں سے باندھ رکھا ہے۔ہم نے کہا' ہاں! ہمارے پاس ایسی شے ہے' وہ ہمارے پاس بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ایک دیوانے کو لائے۔میں نے تین یوم صبح وشام سورۂ فاتحہ شریف پڑھ کر اس پر دم کیا اور اپنا تھوک اس پر پھینکتا رہا۔ پھر اس کی رسیّوں کو کھول دیا گیا (یعنی وہ بالکل تندرست اور توانا ہو گیا) انہوں نے مجھے کچھ مزدوری وغیرہ دی۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اس وقت تک نہ لوں گا جب تک کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہیں لیا جاتا۔

حاضر خدمت ہو کر عرض کی تو حضور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" کھاؤ! مجھے میری

جان کی قسم! جو شخص باطل منتر کے ساتھ کھاتا ہے (حرام کھاتا ہے) تحقیق تو نے حق منتر کے ساتھ کھایا۔" (احمد-ابی داؤد)

نابینا پن کا مدنی علاج

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اللہ ﷻ سے دعا فرمائیں کہ مجھے شفا (بینائی) عطا فرمائے۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تو چاہتا ہے تو تیرے لئے دعا کرتا ہوں۔ اگر تو چاہتا ہے تو صبر کر' یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کی کہ دعا فرمایئے۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ دعا پڑھ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِیَقْضِیَ لِیْ ھٰذِہٖ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ

(ترمذی شریف)

منقول ہے کہ انہوں نے مسجد میں جا کر یہ دعا پڑھی' کچھ دیر نہ گزری تھی کہ آنکھیں روشن ہو گئیں۔ خیال رہے کہ یہ دعا تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ ابن ماجہ' حاکم' نسائی میں بھی موجود ہے۔ (نزہۃ المجالس-اوّل)

اٹھرا کا اسم گرامی سے علاج

اٹھرا ایک موذی مرض ہے۔ اس مرض میں یا تو بچہ دوران حمل ہی ضائع ہو جاتا ہے یا پیدا ہونے کے بعد مر جاتا ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تکلیف دہ مرض کے دفعیہ کے لئے انتہائی شافعی علاج تجویز فرمایا۔

حضرت ابن ابی ملکیہ نے بروایت ابن جریج حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس کے ہاں حمل ہو اور وہ پختہ ارادہ کر لے کہ میں اس بچے کا نام (جو پیٹ میں ہے) محمد رکھوں گا (یا رکھوں گی) تو اللہ تعالیٰ اسے لڑکا عطا فرمائے گا۔

حضرت جلیلہ بنت عبدالجلیل سے مروی ہے کہ وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ایسی عورت ہوں کہ میرے بچے زندہ نہیں رہتے۔ حضور تاجدار مدینہ نے فرمایا' تم اللہ تعالیٰ کے حضور نذر مان کہ میرے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا' میں اس کا نام محمد رکھوں گی۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ وہ زندہ رہا' جوان ہوکر کفار سے جنگ کی اور مال غنیمت حاصل کیا۔ (نزہتہ المجالس۔ جلد ثانی)

قولنج کا مدنی علاج

کتاب مدخل میں ہے کہ ایک برگزیدہ آدمی کو قولنج ہو گیا۔ کسی طرح افاقہ نہ ہوا تو خواب میں تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ شہد تین درم زیتون مرتی ڈیڑھ درم' کلونجی اکیس درہم۔ ان سب کو ملا کر صبح نہار منہ اور رات سوتے وقت استعمال کرو۔ اس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا عطا فرمادی۔ (نزہتہ المجالس جلد ثانی)

ایک درم تقریباً 3½ ماشہ کا ہوتا ہے۔ کتاب البرکتہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حمام سے نکل کر قدموں پر ٹھنڈا پانی ڈالنا قولنج سے امن میں رکھتا ہے۔

دردزہ سے بچاؤ کا مدنی نسخہ

ابن سنی نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت سیدۃ النساء نور چشم مصطفیٰ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دردزہ کی تکلیف تھی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ وہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جا کر آیت الکرسی' سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھیں۔ (تفسیر نعیمی۔ جلد سوم)

بانجھ پن کا استغفار سے علاج

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے حضرت امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں ایک مالدار آدمی ہوں مگر میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے۔ کوئی ایسی چیز بتائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا' استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی اور اتنی کثرت سے کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے دس بیٹے عطا فرمائے۔ (خزائن العرفان حاشیہ سورۃ ہود۔ آیت 52)

بانجھ پن کے تحت سیدنا شہزادہ شیر خدا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس جگہ کوئی خاص دعائے استغفار منقول نہ ہے۔ اس لئے ذیل میں وہ دعائے استغفار درج کی جاتی ہے جس کے متعلق وحی ترجمان سے سید الاستغفار یعنی تمام استغفاروں کا سردار ارشاد ہوا۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب استغفاروں کا سردار یہ استغفار ہے کہ انسان یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اس استغفار کو صدق دل سے دن میں پڑھا۔ وہ اگر اس روز شام سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے اور جس نے رات کو اسے صدق دل سے پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے۔ (صحیح بخاری شریف)

افلاس و تنگدستی دور کرنے کا مدنی نسخہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہے'' یعنی میں بہت زیادہ غریب ہو گیا ہوں۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تجھ سے صلوٰۃ الملائکہ یعنی فرشتوں کی دعا اور تسبیح کہ جس کی بدولت انہیں رزق

دیا جاتا ہے' کہاں گئی؟'' پھر فرمایا۔ ''طلوع فجر یعنی اذان فجر کے وقت اس دعا کو سو مرتبہ پڑھو۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ الله تو دنیا تیرے پاس پست و ذلیل ہو کر آئے گی۔'' پھر وہ شخص چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (دولت) دنیا اتنی زیادہ آ گئی ہے کہ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں رکھوں۔ (مدارج النبوۃ)

حفاظت جان کا مدنی نسخہ

حضرت ربان عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو کوئی تین مرتبہ شام کے وقت یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ.

تو صبح تک کوئی ناگہانی بلا و مصیبت نہ پہنچے گی جو کوئی صبح کو پڑھے تو شام تک ہر ناگہانی بلا سے محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی شریف)

جسمانی صحت و حفاظت کا مدنی نسخہ

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک روگی شخص ہوں۔ کھانا پینا میرے بدن کو ذرا نہیں لگتا۔ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعائے صحت فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کھایا پیا کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يضر مع اسمه شيئ فى الارض ولا فى السماء يا حى يا قيوم.

تمہیں کبھی کوئی بیماری نہ ہوگی۔ اگرچہ کھانے میں زہر ہی کیوں نہ ملا ہو۔

(نزہۃ المجالس)

یہاں اس دعا کے متعلق ایک دلچسپ حکایت نقل کی جاتی ہے جس سے اس دعا کے عظیم الشان فائدے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے غیر متزلزل ایمان کا پتہ چلتا ہے۔ کتب

تواریخ میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عیسائیوں کے قلعہ کا محاصرہ کیا تو ان کا سب سے بوڑھا پادری آپ کے پاس آیا۔ اس کے ہاتھ میں انتہائی تیز زہر کی ایک پڑیا تھی۔ اس نے حضرت خالد بن ولید سے عرض کیا کہ آپ ہمارے قلعہ کا محاصرہ اٹھا لیں' اگر تم نے دوسرے قلعے فتح کر لئے تو اس قلعہ کا قبضہ ہم بغیر لڑائی کے تم کو دیدیں گے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''نہیں' ہم پہلے اس قلعہ کو فتح کریں گے۔ بعد میں کسی دوسرے قلعے کا رخ کریں گے۔'' یہ سن کر بوڑھا پادری بولا۔'' اگر تم اس قلعے کا محاصرہ نہیں اٹھاؤ گے تو میں یہ زہر کھا کر خودکشی کرلوں گا اور میرا خون تمہاری گردن پر ہوگا۔'' حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے۔'' یہ ناممکن ہے کہ تیری موت نہ آئی ہو اور تو مر جائے۔''

بوڑھا پادری بولا: اگر تمہارا یہ یقین ہے' تو' لو پھر یہ زہر کھالو۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ زہر کی پڑیا پکڑی اور مذکورہ بالا دعا پڑھ کر وہ زہر پھانک لیا اور اوپر سے پانی پی لیا۔ بوڑھے پادری کو مکمل یقین تھا کہ یہ چند لمحوں میں موت کی وادی میں پہنچ جائیں گے مگر وہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چند منٹ آپ کے بدن پر پسینہ آیا۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہ ہوا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پادری سے مخاطب ہو کر فرمایا۔'' دیکھا۔ اگر موت نہ آئی ہو تو زہر کچھ نہیں بگاڑتا۔'' پادری کوئی جواب دیئے بغیر اٹھ کر بھاگ گیا اور قلعہ میں جا کر کہنے لگا۔'' اے لوگو! میں ایسی قوم سے مل کر آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی قسم اسے مرنا تو آتا ہی نہیں۔ وہ صرف مارنا ہی جانتے ہیں۔ جتنا زہر ان کے ایک آدمی نے کھالیا' اگر اتنا پانی میں ملا کر ہم تمام اہل قلعہ کھاتے تو یقیناً مر جاتے مگر اس آدمی کا مرنا تو درکنار' وہ بے ہوش بھی نہیں ہوا۔ میری مانو تو قلعہ اس کے حوالے کر دو اور ان سے لڑائی نہ کرو۔'' چنانچہ وہ قلعہ بغیر لڑائی کے صرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوت ایمانی سے فتح ہو گیا۔

(حاشیہ رہبر زندگی)

مایوس مریضوں کو مژدہ جانفزا

مواہب لدنیہ اور دوسری کتب میں امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول

ہے کہ ان کا ایک بچہ سخت بیمار ہو گیا۔ علاج سے افاقہ نہ ہوا حتیٰ کہ بچہ قریب المرگ ہو گیا۔ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے خدمت اقدس میں اپنے بچے کا حال عرض کیا تو حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم آیات شفاء سے کیوں غافل ہو؟ کیوں ان کے وسیلہ کے ساتھ شفا نہیں مانگتے ؟

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب نیند سے بیدار ہوا تو آیات شفاء پر غور کرنے لگا۔ میں نے ان کو کلام اللہ شریف میں چھ مقام پر پایا۔ وہ آیات کریمہ یہ ہیں۔

1- وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَO

2- وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ

3- يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِO

4- وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَO

5- وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِO

6- قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ

امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان تین آیتوں کو لکھا اور پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا تو وہ اسی وقت شفایاب ہو گیا۔ گویا کہ کسی نے ان کے پاؤں کی گرہ کھول دی۔ (مدارج النبوۃ جلد اوّل)

سانپ یا بچھو کاٹے کا علاج

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت ایک بستی سے گزری۔ اس بستی میں کسی شخص کو سانپ یا بچھو نے ڈسا ہوا تھا۔ چنانچہ اہل قریہ کا ایک آدمی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تم میں کوئی منتر پڑھنے والا ہے؟ بے شک اس بستی میں ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے ایک آدمی اس آدمی کے ساتھ گیا اور

چند بکریوں کے عوض سورہ فاتحہ شریف پڑھ کر دم کیا تو وہ اچھا ہو گیا۔ یہ صحابی بکریاں لے کر آئے تو ساتھیوں یعنی دوسرے صحابہ نے اس کو مکروہ جانا اور کہا تو نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے۔ یہاں تک کہ وہ سب مدینہ طیبہ میں آئے اور خدمت انور میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا' ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے کلام اللہ پر اجرت لی ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''لائق ترین چیز جس پر تم مزدوری لو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔'' (بخاری شریف)

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا۔ ''تم نے اچھا کیا' تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔'' (مشکوٰۃ شریف) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ایک رات حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست انور زمین پر رکھا تو انگلی شریفہ پر بچھو نے ڈس لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نعل مبارک سے اس کو مار دیا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے۔ یہ نمازی اور غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا یا فرمایا' یہ نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا۔

پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانی اور نمک منگوایا اور اسے ایک برتن میں ڈالا۔ پھر جس جگہ ڈسا تھا' وہاں ڈالنے لگا۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم انگلی سے ملتے جاتے تھے اور معوذات پڑھ کر دم فرماتے جاتے تھے۔

OOOOO

باب ہشتم

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک

آمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قبل دنیا میں ہر طرف ظلمت اور کفر کا دور دورہ تھا' عرب کے لوگ بتوں' درختوں' سورج' چاند اور ستاروں کی پوجا کرتے تھے۔ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دے کر اُن کی پوجا کرتے تھے' ان کے کردار کی پستی کا یہ عالم تھا کہ خانہ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ہر طرف ظلمت اور کفر کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔

اس عالمگیر ظلمت اور جہالت کے دور میں نبیوں کے سرور' دو جہاں کے تاجور' سلطان بحر و بر آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پسر عبداللہ کے چاند میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام جہان کیلئے ہادی و رہبر بن کر تشریف لائے۔

۱۲ ربیع النور کو اللہ ﷻ کے نور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کفر و ظلمت کے بادل چھٹ گئے۔ شاہ ایران کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا چودہ کنگرے گر گئے' ایران کا وہ آتش کدہ جو ایک ہزار سال سے شعلہ زن تھا وہ بجھ گیا' دریائے ساوہ خشک ہو گیا' کعبے کو وجد آ گیا' بُت سر کے بل گر پڑے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھرتھرا کر گر گیا

بہر کیف خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین' شفیع المذنبین' انیس الغریبین' سراج السالکین' محبوب رب العالمین' جناب صادق و امین قرار ہر قلب محزون و غمگین بن کر ۱۲ ربیع النور کو صبح صادق کے وقت جہان میں تشریف لائے اور آ کر بے سہاروں' غم کے ماروں' دکھیاروں' دلفگاروں اور دردر کی ٹھوکریں کھانے والے بے چاروں کی شامِ غریباں کو "صبحِ بہاراں" بنا دیا۔

مسلمانو! صبح بہاراں مبارک

وہ برساتے انوار سرکار آئے

بہرحال ۱۲ ربیع النور مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے یقیناً آنسرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جہاں میں شاہ بحروبر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید عید ہوتی' نہ کوئی شب برات' بلکہ کون و مکان کی تمام تر رونق وشان اس جانِ جہان' رحمت عالمیان' سیاح لامکان' محبوب رحمٰن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سرکارِ عالم مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جہاں میں فضل ورحمت بن کر تشریف لائے اور یقیناً اللہ ﷻ کی رحمت کے نزول کا دن خوشی ومسرت کا دن ہوتا ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ٥ (پ ۱۱' ع ۱۱)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ﷻ ہی کے فضل اور اس کی رحمت' اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن' دولت سے بہتر ہے۔ (کنزالایمان)

اللہ اکبر! اللہ ﷻ کی رحمت پر خوشی منانے کا قرآن حکم دے رہا ہے اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کیا کوئی ﷻ کی رحمت ہے۔ دیکھئے قرآن میں صاف صاف اعلان ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ. (پ ۱۷' ع ۷)

ترجمہ: اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔ (کنزالایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم' شاہِ بنی وآدم' رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا اے جبرائیل! علیہ السلام بتاؤ تمہاری عمر کتنے سال کی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ اس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ چوتھے آسمان پر ایک ستارہ ستر ہزار سال کے بعد طلوع ہوتا تھا میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا تھا۔ تو حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی وآدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا مجھے اپنے رب کی عزت وجلال کی قسم وہ ستارہ میں ہی تھا۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! یہ ساری کائنات زمین و آسمان شمس وقمر، شجر و حجر، جنت و دوزخ، جن وانس سب کے سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں وجود میں آئے، بلکہ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنا محبوب پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نکاح کے بعد ماہ رجب میں شب جمعہ کو جب نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوا تو دنیا عالم میں عجیب عجیب واقعات ظہور میں آئے۔

1- جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، تمام عالم کو معطر کیا گیا، آسمان وزمین پر یہ ندا آئی کہ آج رات وہ نور شکمِ مادر میں جلوہ افروز ہو گیا۔

2- قریش کے تمام جانور بولے اور کہنے لگے خدا کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماں کے پیٹ میں تشریف لے آئے۔

3- اس رات کی صبح کو تمام روئے زمین کے بت اوندھے منہ گر پڑے اور تمام بادشاہوں کے تخت جھک گئے۔

4- قریش پر قحط سالی تھی اس رات کی برکت سے رحمت کی بارش ہوئی، زمین سرسبز وشاداب ہو گی۔ درختوں پر پتے لگے میوہ جات کی کثرت ہوئی۔

5- اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس سال تمام دنیا کی عورتیں اس نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بچے جنیں، لڑکی کوئی نہ جنے۔

6- حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماں کے پیٹ میں جلوہ افروز ہوئے تو ہر آسمان سے یہ صدا آتی تھی کہ لوگو خوشیاں مناؤ کہ وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ مبارک اور سعادت مند رسول کا دنیا میں ظہور ہو گا۔

7- حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے شکم اقدس میں تھے تو میں نے دیکھا کہ ایک نور مجھ سے جدا ہوا اور اس نور سے

سب جہان روشن ہو گیا تو میں نے کسریٰ کے محلات کو دیکھ لیا۔

8- جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شکمِ مادر میں دو ماہ کے تھے کہ آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا تو فرشتوں نے عرض کی مولا تیرا حبیب یتیم ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں خود اس کی حفاظت اور مدد کرنے والا ہوں۔

انبیاء کرام کی آمنہ بی بی کو بشارتیں

حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حمل کے پہلے مہینے ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا:

1- اے آمنہ! تجھے بشارت ہو کہ تم تمام رسولوں کے سردار کی ماں بننے والی ہو میں نے کہا آپ کون ہیں؟ فرمایا ان کا والد آدم ہوں۔ (علیہ السلام)

2- دوسرے ماہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا بشارت ہو تمہیں بے شک تم اولین اور آخرین کے سردار کی ماں ہو میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا شیث (علیہ السلام)

3- تیسرے ماہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا آمنہ تمہیں بشارت ہو تیرے پیٹ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں نوح علیہ السلام ہوں۔

4- چوتھے ماہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجھے بشارت ہو کہ تو پاک نبی صاحب شرافت کی ماں ہے، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں۔

5- حمل کے پانچویں ماہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا اے آمنہ! تجھے خوشخبری ہو کہ آپ تمام نبیوں کے سردار کی ماں ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہُود علیہ السلام ہوں۔

6- چھٹے ماہ ایک اور بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ آمنہ بی بی تو خوش ہو جا کہ تیرے شکم میں نبی ہاشمی جلوہ افروز ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں

ابراہیم علیہ السلام ہوں۔

7- ساتویں ماہ ایک اور بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے اے آمنہ! آپ کو بشارت ہو کہ آپ اللہ کے حبیب کی ماں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں اسماعیل علیہ السلام ہوں۔

8- آٹھویں ماہ ایک اور بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے اے آمنہ! آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ خاتم النبیین کی ماں ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔

9- نویں ماہ ایک اور بزرگ فرمانے لگے کہ اے آمنہ! تجھے بشارت ہو کہ تو محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ماں ہو۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔

جنتی خواتین دایاں بنیں

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ربیع الاول کی گیارہویں رات آئی۔ یہ ایک منور رات تھی، حضرت عبدالمطلب اپنے بچوں کے ساتھ حرم کی دیوار تعمیر کر رہے تھے اس وقت گھر میں کوئی فرد نہیں تھا۔ میں گھر میں اکیلی رہ گئی اور خوف سا محسوس ہونے لگا کہ اگر اسی رات بچے کی پیدائش ہوگئی تو کیا ہوگا۔

میں انہیں خیالات میں تھی کہ ایک دیوار شک ہوئی اور چار دراز قد عورتیں کمرے میں داخل ہوگئیں اور وہ حسن و جمال میں ایک سے بڑھ کر تھیں۔ اُن میں سے ایک نے بڑھ کر مجھ سے کہا۔

1- آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیری مثل کون ہوسکتا ہے۔ تم سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ماں بننے والی ہو۔ یہ کہہ کر وہ میری دائیں جانب بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ بولیں ام البشر حوا (علیہا السلام)

2- پھر دوسری نے مبارک باد کہی، وہ میری بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ مین نے پوچھا آپ کون ہیں؟ بولیں! حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

3- پھر تیسری خاتون مبارک باد دینے آئیں اور پیچھے بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

4- آخر میں چوتھی نے بھی مبارک باد دی اور سامنے بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ بولیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

پھر چاروں نے ایک زبان ہو کر کہا! ہم دائیاں بن کر تمہاری خدمت کیلئے حاضر ہوئی ہیں۔

بعد ولادت کی چھ چیزیں

حضرت صفیہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ولادت کے بعد میں نے چھ عجیب وغریب چیزیں دیکھیں۔

1- آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ

2- سجدے سے سر اُٹھا کر بزبان فصیح فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

3- آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے سارا گھر روشن ہو گیا۔

4- میں نے آپ کو غسل دینے کا ارادہ فرمایا تو غیب سے آواز آئی اے صفیہ! تو غسل کی تکلیف نہ کر ہم نے ان کو پاک وصاف پیدا کیا ہے۔

5- میں نے اس خیال سے کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ تھے۔

6- میں نے چاہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتہ پہناؤں تو میری نظر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر پڑی تو اس پر لکھا ہوا تھا' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

برکات جسمیہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک

تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم واطہر کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر ادا لاجواب اور ہر عضو بے مثال اور حسن وجمال اللہ! اللہ! اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک جس مقدر والے کو حاصل ہو جائیں وہ برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہو جائے۔

ہمارے سرکار مدینہ کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک اتنے خوبصورت ہیں کہ خود رب العزت (جل وعلا) نے قرآن مجید میں ان کی قسم یاد فرمائی۔

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدائق بخشش میں فرماتے ہیں

ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب (ﷺ) کی زلف دوتا کی قسم

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیف اللہ (یعنی اللہ کی تلوار کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں) کبھی آپ کو دشمن کے مقابلہ میں شکست نہ ہوئی تھی اور یہ سب کچھ مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی برکت تھی۔

چنانچہ خود حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خوش قسمتی سے حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک میرے پاس تھے' میں نے ان کو اپنی ٹوپی میں آگے کی طرف سے سی رکھا تھا۔ ان مقدس بالوں کی برکت تھی کہ عمر بھر جہاد میں مجھے فتح ونصرت حاصل ہوتی رہی۔ (شفا شریف)

حضرت سیدنا امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت سیدنا عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب عرض کیا کہ میرے پاس تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں جو حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مجھ کو ملے ہیں تو انہوں

نے فرمایا میرے نزدیک سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک بھی ہونا دنیا اوراس کے سازوسامان سے زیادہ محبوب ہے۔ (مواہب المدینہ)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سرکار ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تبرکات سے بے حد عقیدت ہوا کرتی تھی اور ان تبرکات سے خوب برکتیں حاصل کیا کرتے تھے' تبرکات کی برکت سے انہیں شفائیں ملتی تھیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا عثمان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیوی نے مجھ کو ایک پیالہ دے کرام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا کیونکہ میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی' یا کوئی بیمار ہوجاتا وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھجوایا کرتی تھی' اس لئے کہ اُن کے پاس حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک تھا جو چاند ی کی نلی میں رکھا ہوا تھا تو وہ ان کو نکالتیں اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا جس سے اس کو شفا ہو جاتی۔ (بخاری)

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں' میں نے دیکھا کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے فرما رہے ہیں۔ جس نے میرے ایک بال مبارک کو بھی ایذا دی تو اس پر جنت حرام ہے۔ (کنزالعمال)

پیارے اسلامی بھائیو! سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وتوقیر اور تعظیم و تکریم عین ایمان ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ عظمت نشان میں معمولی سی بے ادبی و گستاخی بھی کفر ہے۔ ہرگز ہرگز تبرکات مقدسہ کے بارے میں کوئی ایسی بات زبان تو زبان دل میں بھی نہیں لانی چاہئے جس سے بے ادبی کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا یہ حال ہے کہ جب کبھی سرکار ابد قرار بے کسوں کے مددگار شفیع روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس کے بال مبارک ترشواتے یا ریش مبارک یعنی داڑھی شریف کے طول وعرض سے موئے مبارک ترشواتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کسی موئے مبارک کو زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ تبرکات اپنے پاس بحفاظت رکھ لیتے۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ خادم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تراش رہا تھا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اردگرد پروانہ وار پھر رہے ہیں پس وہ ارادہ کرتے تھے کہ موئے مبارک ان کے ہاتھوں میں تشریف لائیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کے ہاں تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی کتنی عظمت تھی کہ وہ ایک موئے مبارک بھی زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے بلکہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیتے تھے تاکہ وہ اپنے گھروں میں ان سے تبرکات حاصل کرتے رہیں۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قمیص مبارک، ناخن مبارک اور چند موئے مبارک تھے۔ انہوں نے وقت رحلت وصیت کی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قمیص مبارک میرے کفن کے بیچ میں رکھ دینا اور پھر مجھے ارحم الرحمین کی رحمت پر چھوڑ دینا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تبرکات سے کس قدر والہانہ پیار تھا اور وہ ان کو دنیا میں شفا کیلئے اور بعد وصال حصول رحمت کیلئے وسیلہ بناتے تھے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک

سر مبارک قدرے بڑا تھا' بال مبارک گھنگریالے تھے۔ اگر سر مبارک کے بالوں میں ودیا آسانی سے مانگ نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ خود بتکلف نہ نکالتے۔ جس زمانہ میں بال مبارک زیادہ ہوتے تو کانوں کی لو سے بڑھ جاتے ورنہ نہیں' یہ وہی سر مبارک ہے کہ جس پر قبل بعثت بطریق ارہاص وکرامت' موسم گرما میں بادل سایہ کئے رہتا تھا چنانچہ جب آپ مائی حلیمہ کے ہاں پرورش پارہے تھے تو وہ آپ کو کسی دور جگہ نہ جانے دیتی تھیں۔ ایک روز وہ کچھ غافل سی ہوگئیں اور حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی رضاعی بہن شیماء کے

ساتھ دوپہر کے وقت مویشیوں میں تشریف لے گئے۔ مائی حلیمہ تلاش میں نکلیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شیماء کے پاس پایا۔ کہنے لگیں ایسی تپش میں؟ شیماء بولی اماں جان! میرے بھائی نے تپش محسوس نہیں کی۔ میں نے دیکھا کہ بادل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سایہ کرتا تھا جب آپ ٹھہر جاتے تو بادل بھی ٹھہر جاتا اور جب آپ چلتے تو وہ بھی چلتا۔ یہی حال رہا کہ ہم اس جگہ آ پہنچے ہیں۔

مائی حلیمہ نے پوچھا بیٹی! کیا یہ سچ ہے۔ شیماء نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم۔
(خصائص الکبریٰ)

اسی طرح جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارہ برس کی عمر شریف میں اپنے چچا ابوطالب اور دیگر شیوخ قریش کے ساتھ ملک شام میں تشریف لے گئے تو بحیرا راہب کے عبادت خانے کے قریب اترے۔ اس راہب نے آپ کو پہچان لیا اور کھانا تیار کر کے لایا اور آپ کو بلوایا' پس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بادل سایہ کئے ہوئے تھا۔
(ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کشادہ اور چراغ کی مانند چمکتی تھی چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' جب اندھیری رات میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی تو تاریکی میں روشن چراغ کی مانند چمکتی۔ (شمائل ترمذی)

خطیب' ابن عساکر' ابونعیم اور دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ میں بیٹھی چرخہ کات رہی تھی اور حضور سراپا نور فیض گنجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے سامنے اپنے جوتے مبارک کو پیوند لگا رہے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے پسینہ چل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی اور تکتی تکتی چرخہ کاتنے ٹھہر گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تجھے کیا ہوا' میں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکتا ہے جس کا قطرہ قطرہ نور کا تارا ہے۔ اگر ابوکبیر ہذلی (عرب کا مشہور شاعر) کبھی یہ دیکھ لیتا تو یقین کر لیتا کہ اُس کے اس

شعر کے مصداق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی ہیں یعنی اُس نے یہ شعر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو دیکھ کر کہا تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے انور چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن و تاباں تھا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے بڑھ کر خوبرو اور خوش خو تھے۔ (صحیح بخاری)

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ دھاری دار حلہ پہنے ہوئے تھے، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف۔ بے شک میرے نزدیک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

(شمائل ترمذی)

ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے نقل کیا ہے کہ میں سحر کے وقت کچھ سی رہی تھی۔ مجھ سے سوئی گر پڑی، میں نے ہر چند تلاش کی، مگر نہ ملی اتنے میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روئے مبارک کے نور کی شعاع میں وہ سوئی نظر آئی۔ میں نے یہ ماجرا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمیرا! اس کیلئے سختی وعذاب ہے جو میرے چہرے کی طرف دیکھنے سے محروم کیا گیا، تین دفعہ یہ فرمایا۔ (خصائص کبریٰ)۔

حافظ ابونعیم نے بروایت عباد بن عبدالصمد نقل کیا ہے کہ اس نے کہا کہ ہم حضرت انس بن مالک کے ہاں آئے۔ آپ نے کنیز سے کہا کہ دستر خواں لا تا کہ ہم چاشت کا کھانا کھائیں۔ وہ لے آئی، آپ نے فرمایا کہ رومال لا، وہ ایک میلا رومال لائی، آپ نے فرمایا کہ تنور گرم کر، اس نے تنور گرم کیا پھر آپ کے حکم سے رومال اس میں ڈال دیا گیا۔ وہ ایسا سفید نکلا گویا کہ دودھ ہے۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ رومال ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے روئے مبارک کو مسح فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ میلا ہو جاتا ہے تو اسے ہم یوں صاف کر لیتے ہیں کیونکہ آگ اس چیز پر اثر نہیں کرتی جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسم اطہر سے مس کی گئی ہو۔ (خصائص الکبریٰ)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں نہ چھوٹی نہ اتنی بڑی کہ باہر نکلی ہوئی معلوم ہوں اور قدرت الٰہی سے سرگیں اور پلکیں دراز تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی میں باریک ڈورے تھے۔

امام بیہقی نے بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندھیری رات میں روشن دن کی طرح دیکھتے تھے۔ (خصائص الکبریٰ جلد ۱)

حدیث صحیح میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارا رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں ہے، میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا ہوں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ میرا قبلہ تو ادھر ہے جس طرف میرا منہ ہوتا ہے لیکن خدا کی قسم! تمہارا رکوع کرنا اور سجدہ کرنا مجھ پر چھپا نہیں رہتا اور میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں۔
(بخاری و مسلم)

ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب مسجد نبوی میں جعفر طیار اور ان کے ساتھیوں کی جنگ موتہ میں خبر شہادت پہنچی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن کر تھوڑی دیر غمگین رہے، پھر مسکرائے، عرض کی گئی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں مسکرائے؟ فرمایا میں اپنے دوستوں کے قتل پر غمگین ہوا لیکن اب انہیں جنت میں ایک دوسرے کے مقابل تختوں پر بیٹھے دیکھ کر خوشی سے مسکراتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے برتر نے میری آنکھوں کو اس قدر دور بین بنایا ہے کہ میں نے زمین کے مشرقی مغربی کونے اور کنارے دیکھ لئے۔

امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا ہے۔

طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا ہے' ایک بار آنکھ سے اور ایک بار دل سے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو آنکھوں سے دیکھا ہے اور عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا ہے کہ کیا تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مژگانِ مبارک

ابن جوزی نے امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہم الرضوان سے روایت کیا ہے کہ ہمارے جدِ اعلیٰ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب غسل دیا گیا تو جو پانی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مژگانِ مبارک میں رہ گیا وہ ہمارے جدِ اوسط سید الاولیاء علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زبان سے چاٹ لیا تو آپ کے سینے میں جس قدر معارف وحقائق' اسرار وحدت و رموز حقیقت تھے اُسی پانی کی بدولت تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں کہ جس روز سے میں نے وہ پانی پی لیا ہے میری قوت حافظہ بے حد بڑھ گئی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لب مبارک

فضیل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قبر انور میں رکھ دیا گیا تو میں نے آخری دیدار کی غرض سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی زیارت کی۔ دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لب

مبارک حرکت کر رہے ہیں' میں نے کان نزدیک لا کر سُنا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ "اللّٰھم اغفر لامتی" اے میرے رب! میری امت کو بخش دے۔ میں نے اس کو تمام حاضرین سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس شفقتِ امت پر سب خوش ہوئے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دہان مبارک

بیہقی اور ابن ماجہ اور ابونعیم اور احمد نے وائل بن حجر سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک دلو آب لایا گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے پیا اور باقی کنویں میں ڈال دیا تو اس سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔

طبرانی نے عمیرہ بنت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ ہم پانچ سگی بہنیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت قدید کھا رہے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پارہ قدید کو نرم نرم چبایا اور ہمیں دیا۔ اُس سے تھوڑا تھوڑا لے کر ہم پانچوں نے کھایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دہان مبارک کی برکت سے خواہ اِن کی کوئی حالت ہوتی ان کے منہ سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی۔

طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت بدزبان جو لوگوں کو گالیاں دیا کرتی تھی' خود پسند' اور دوسروں کو بُرا جانتی تھی۔ ایک مرتبہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزری اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت ثرید کھا رہے تھے۔ اُس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثرید مانگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیا۔ وہ بولی یہ نہیں وہ جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دہان میں ہے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے منہ سے نکال کر دیا' وہ کھا گئی۔ پس اُس کے کھانے سے اُس کی طبیعت میں شرم وحیاء اس قدر بڑھا کہ جب تک جیتی رہی اُس سے کوئی بُرا کام سرزد نہ ہوا۔

بیہقی نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ جب کھانا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے رکھ دیا گیا تو

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لقمہ لے کر دہان مبارک میں ڈالا اور اسے دانتوں سے چبایا لیکن وہ منہ سے پیٹ میں نہ اُترا۔ فرمایا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جس بکری کا یہ گوشت ہے اُس کی قیمت نہیں دی گئی۔ دریافت کرنے پر اُس عورت نے کہا کہ بے شک یہ بکری میری ہمسایہ عورت نے میری طلب پر اپنے مالک کی بغیر اجازت پکڑ کر بھیج دی تھی۔ بوقت ضرورت وہ موجود نہ تھا اس خیال پر کہ جب وہ آئے گا' بکری کی قیمت دی جائے گی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک

بزار اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کبھی خندہ فرماتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک کی دیواروں پر شعاع پڑتی تھی۔ میں نے ایسے نورانی دانت نہ اس سے پہلے کسی کے دیکھے نہ پیچھے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک باریک اور چمکدار موتیوں کی طرح تھے سامنے کے دانتوں میں ذرا فاصلہ بھی تھا۔ (شمائل ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى. یعنی ہمارا یہ پیغمبر علیہ السلام اپنے آپ کچھ نہیں کہتا بلکہ جو ہمارا حکم ہوتا ہے وہی سناتا ہے' ایک لفظ کی کمی بیشی بھی نہیں کرتا۔

طبرانی اور ابن عساکر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ اثناء میں جبکہ ہم چل رہے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رونے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت فرمایا کہ بچے کیوں روتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کو آواز دی کہ کسی کے پاس پانی ہے مگر کسی کے پاس ایک قطرہ بھی پانی کا نہ تھا۔ آپ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا

ایک کو مجھے دے۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اوڑھنی کے اندر سے ایک شہزادے کو پکڑا دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے سینہ سے لگا کر اپنی زبان اس کے منہ میں رکھ دی وہ چوس کر چپ ہوگیا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرا بھی دے۔ انہوں نے دوسرے کو بھی پکڑا دیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بھی زبان چوسا دی اور وہ بھی سیراب ہو کر چپ ہوگیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۶۶۰)

ابو نعیم اور بیہقی نے زرینہ خادمہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اور اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچوں کو عاشورہ کے دن بلا کر اُن کے موہنوں میں اپنا لب مبارک ڈال دیتے تھے اور ان کی ماں کو فرماتے تھے کہ اب انہیں رات تک بھی دُودھ نہ دو گے تو انہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ اُن کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن ہی کافی ہوتا تھا۔

حاکم نے بتصحیح اور بیہقی اور طبرانی نے عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص آپ کے پاس آبیٹھتا تھا۔ ایک دن جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرین سے کلام فرمارہے تھے تو وہ منہ مار مار کر (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سانگ لگانے لگ گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا' چل ایسا ہی رہے' چنانچہ وہ مرتے دم تک منہ مارتا مرگیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پاک سے کلمہ "کن" کا نکلنا ہی تھا کہ ویسا ہی ہوگیا۔

ابن سعید اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے پاس سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میرے مالکوں نے جس کا میں غلام تھا چالیس اوقیہ سونا لے کر مجھے آزاد کر دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا اور مجھ سے یہ رقم ادا نہیں ہو سکتی تھی۔ سن کر تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرغی کے انڈے کے برابر سونا عطا فرمایا کہ اسے دے کر آزاد ہو جا میں نے عرض کیا کہ یہ چالیس اوقیہ کہاں ہوگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے لے کر اُسے اپنی زبان مبارک لگا دی اور فرمایا جا' اس سے تیرا قرض اُتر جائے گا' جب میں اُن کے پاس لے گیا تو اُن کا قرض اُتر

کراتنا ہی پھر میرے پاس بچ رہا۔

محدثین رحیم اللہ نے کہا ہے:۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک زبان میں بامحاورہ کلام فرماتے تھے اور جب کوئی خواہ وہ کسی ملک کا ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر بولی میں کچھ بولتا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اُسی بولی میں اُس سے باتیں کرتے۔ ہر ایک زبان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس قدر مہارت تھی کہ اسلوب عبارت اور ترکیب کے الفاظ دیکھ کر وہ زبان دان حیران رہ جاتا تھا جیسے آپ عربی زبان کے فصیح و بلیغ تھے ایسے ہی جب کسی دوسری زبان کو بولتے تو اُس زبان کے الفاظ' کلمہ و کلام' اُس زبان کے قواعد فصاحت و بلاغت کے مطابق نکلتے حالانکہ غیر زبان کو خواہ کوئی کتنا ہی کوشش کرے مادری زبان والوں کے برابر نہیں بول سکتا۔ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی خصوصیت تھی کہ مادری زبان والے سن کر دنگ رہ جاتے۔ قرآن مجید میں ہے کہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ. آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام قویٰ قوت بشری سے بڑھ کر تھے اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحسب اختلاف اصناف سب صنفوں کی بولیاں جانتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض حبشیوں' فارسیوں اور دیگر ممالک کے لوگوں کے ساتھ اِن کی بولیوں میں گفتگوئیں کی ہیں اور کتب احادیث میں مرکوز ہے۔ علامہ شہاب خفاجی نے شرح شفاء میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ قریب زمانہ دعوتِ نبوت کسی ملک سے ایک وفد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ جب وہ مسجد حرام میں جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجلاس فرمایا کرتے تھے' داخل ہوئے تو وہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سبب سے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی امتیازی سامان' لباس وغیرہ نہیں رکھتے تھے لہٰذا وہ پہچان نہ سکے تو ان میں سے ایک شخص آگے ہو کر بولا "من ابون اسران" یعنی تم میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں؟ حاضرین میں سے کوئی نہ سمجھا لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اسکداود" یعنی آگے آؤ۔ یہ سُن کر وہ آگے ہُوا اور اپنی بولی میں جو جو پوچھتا رہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا جواب ارشاد فرماتے رہے۔ حاضرین میں سے

سوائے اُس کے ساتھیوں کے کوئی اور کچھ نہ سمجھ سکا آخر اُس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیغمبر حق تسلیم کرلیا اور بعد از قبول اسلام اپنے وطن کو واپس ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے آنے سے قبل اُس کی خبر اپنے یاروں کو دے دی تھی۔ (بے مثل بشر)

ابن بکار نے ابراہیم بن حارث سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بنی قرد میں ایک چشمہ پر نزول فرمایا جس کا نام بیسان تھا اور اس کا پانی بہت نمکین تھا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ بیسان شور۔ فرمایا بیسان نہیں بلکہ نعمان ہے اور وہ میٹھا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان ہلنے کی دیر تھی کہ وہ "وھو طیب" کہنے سے میٹھا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا نام بدل دیا اس کنویں کو حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر وقف کر دیا تھا۔

ابن سعد نے حلیمہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو ماہ کے ہوئے تو گھٹنوں کے بل صحن خانہ میں ہر طرف پھرتے تھے' تیسرا مہینہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاؤں پر کھڑے ہونے لگ گئے' چوتھے مہینے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوار کو پکڑ پکڑ کر چلنے لگے۔ چوتھے پانچویں مہینے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھے چلتے پھرتے اور آٹھویں مہینے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پورے طور پر کلام کرنا سیکھ گئے اور نو ماہ کی عمر میں ایسا فصیح و بلیغ بولتے تھے کہ اپنی قوم میں فصیح مانے ہوئے عُمر دراز آدمی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام سُن کر حیران رہ جاتے تھے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک گھنی تھی۔ (خصائص الکبریٰ)

ایسے ہی حضرت ہند بن ابی ہالہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش انور بھرپور اور گنجان بالوں والی تھی۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ریش مبارکہ کے بال اتنی کثرت سے تھے کہ سینہ انور بھر گیا تھا۔ (شفاء شریف)

شیخ محدث ولی اللہ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز اپنی کتاب درالثمین فی مبشرات النبی الامین کی پندرھویں حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ مجھے میرے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم قدس سرہ نے خبر دی کہ ایک دفعہ میں بیمار ہُوا اور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا حال پوچھا' صحت وشفا کی بشارت دی اور وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ بعداز وضو ریش انور میں شانہ کیا اور دو بال مجھے عطا فرمائے۔ جب میں بیدار ہوا تو مجھے بالکل صحت تھی اور وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں موجود تھے چنانچہ والد مکرم نے ایک اُن سے مجھے عطا فرمایا' وُہ اب تک میرے پاس ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلق مبارک

ابوداؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے' اُس نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے۔ اُس نے ایک انصاری سے' کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ کے ساتھ قبرستان میں گئے۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گورکنوں کو قبر کے صاف اور درست کرنے کی یعنی کبھی تو ان کو پاؤں کی طرف سے کشادہ کرنے کی' کبھی سر کی طرف سے فراخ کرنے کی وصیت کر رہے تھے۔ جب اُن کو دفنا کر واپس پھرے تو متوفی کی عورت کی طرف سے ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانا کھانے کا پیغام دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے گھر تشریف لے گئے' ہم بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب کھانا آگے رکھا گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا شروع فرمایا اور ہم نے بھی شروع کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقمہ کو دہان مبارک میں پھیرتے ہیں اور وہ حلق سے نیچے نہیں اُترتا۔ فرمایا میں معلوم کرتا ہُوں کہ جس بکری کا یہ گوشت ہے اس کے مالک سے اجازت لے کر ذبح نہیں کی گئی۔ دریافت پر اُس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے ہمسایہ کے پاس اپنے کسی آدمی کو بھیجا تھا کہ بکری قیمت سے لے آئے مگر وہ نہ ملا اور بکری اس عورت نے بھیج دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔ (ابوداؤد جلد۲ ص ۱۱۷)

اسی طرح نسائی اور حاکم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ سمیت ایک بی بی کے پاس سے گزرے۔ اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بکری ذبح کی جب پھر اُس کے پاس سے واپس گزرے تو اُس نے عرض کی کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کھانا تیار کر رکھا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام علیہم الرضوان اُس کے گھر میں داخل ہوئے۔ جب اُس نے کھانا آگے رکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوشت کا ایک لقمہ لے کر منہ میں ڈالا وہ حلق سے نیچے نہ اترا' فرمایا یہ بکری اُس کے مالک کی رضا مندی کے سوا ذبح کی گئی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ ٹھیک اس کے مالک کی بے خبری میں ہم نے پکڑ کر ذبح کر لی ہے لیکن ہمارا ان سے معاملہ ایسا ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے جھجکتے نہیں بوقت ضرورت ہم ایک دوسرے کی چیز لے لیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک:

تمام انبیاء کرام خوبرو اور خوش آواز تھے مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب سے زیادہ خوبرو اور خوش آواز تھے۔ (ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز میں ذرا گرانی پائی جاتی تھی جو اوصاف حمیدہ میں شمار ہوتی ہے۔ خوش آواز ہونے کے علاوہ آپ بلند آواز اتنے تھے کہ جہاں تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز پہنچتی اور کسی کی آواز نہیں پہنچتی تھی۔ بالخصوص خطبوں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک گھروں میں پردہ نشین عورتوں تک پہنچ جاتی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا کہ خطبہ سننے کیلئے بیٹھ جاؤ۔ اس آواز کو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے جو شہر مدینہ میں قبیلہ بنی غنم میں تھے سن لیا اور ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعمیل میں وہیں پر اپنے مکان میں دوزانو ہو کر بیٹھے۔ (مواہب لدینہ خصائص الکبریٰ)

ابوداؤد اور نسائی نے عبدالرحمان بن معاذ تیمی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ پڑھا کر جہاں جہاں کوئی بیٹھا ہوا تھا سب کے کان کھل

گئے۔ ہم اپنی اپنی جگہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک کلام سنتے رہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر بات کو اس طرح سمجھ رہے تھے جیسے کوئی بالکل پاس ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ میں ہم کو مناسک حج کی تعلیم دے رہے تھے۔ (ابوداؤد نسائی)

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسلام لانے کو فرمایا۔ اُس نے عرض کی کہ اگر آپ میری بیٹی کو زندہ فرما دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ فرمایا اس کی قبر مجھے دکھاؤ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی بیٹی کی قبر پر لے گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اُس کا نام لے کر بلایا' اس نے اندر سے آواز دی کہ میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ تجھے دنیا پر واپس بھیج دیا جائے' اس نے کہا نہیں' میرے رب کا پیار ماں باپ کے پیار سے افزوں تر ہے اور آخرت کا آرام دنیا کے آرام سے اچھا ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص۴۲۲)

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شفاء میں بسند خود حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی جنگل میں فوت ہوگئی ہے اور وہاں ہی دفن کی گئی ہے' مجھے اس کی جدائی کا سخت تر صدمہ ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کا نام لے کر پکارا اور فرمایا بحکم خدا قبر سے باہر آ۔ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سن کر قبر سے باہر نکل آئی اور کہا میں حاضر ہوں۔ فرمایا تیرے ماں باپ مسلمان ہو گئے ہیں اگر تو چاہے تو میں تجھ کو اُن کے پاس دنیا پر بھیج دوں؟ اُس نے کہا' نہیں' میں نے اپنے رب کو اپنے ماں باپ سے کہیں زیادہ شفیق و مہربان پایا ہے (اور میں آرام میں ہوں)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش مبارک

تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر دو گوش مبارک انتہائی مکمل' تام اور قوت سماعت میں خرقِ عاذات کا درجہ رکھنے والے ہیں۔

ترمذی و ابن ماجہ اور ابونعیم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے ہوں (میں سنتا ہوں) آسمان بوجھ سے چرچر کرتا ہے اسے چرچر کرنا بھی چاہئے کیونکہ اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں اپنی پیشانی نہ رکھی ہو (بے مثل بشر' خصائص الکبریٰ)

طبرانی نے ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوایوب کیا تو سنتا ہے جو میں سنتا ہوں؟ میں یہودیوں کی آواز سنتا ہوں جن کو قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ (بے مثل بشر)

طبرانی نے ابودراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر بہت درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے' بہ نسبت دیگر ایام زیادہ ہوتا ہے۔ کوئی ایسا شخص نہیں کہ اُس دن مجھ پر درود بھیجے اور مجھے اس کی یہ آواز نہ پہنچے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ بعد از وفات بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنیں گے۔ فرمایا ہاں۔ پیغمبر قبروں میں بھی ویسے ہی رہتے ہیں جیسے دنیا میں ہوتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن مبارک

تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن شریفہ انتہائی حسین اور خوبصورت تھی۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن مبارک سفید تھی گویا کہ چاندی کی بنائی گئی تھی۔ (مواہب لدنیہ)

مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوجہل نے چند اشخاص سے کہا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں آ کر اپنا منہ ماتھا زمین پر گھساتا ہے (یعنی نماز پڑھتا اور سجدہ کرتا ہے) انہوں نے کہا ہاں۔ کہا مجھے لات وعزیٰ کی قسم! اگر میں اُسے ایسا کرتا دیکھوں گا تو میں اس کی گردن لتاڑ دوں گا (معاذ اللہ) یہ کہہ کر اس ارادے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے' لوگوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہی آ رہا ہے کہ ناگہاں اپنی ایڑیوں پر پھرا یعنی

اُلٹا بھاگتا منہ پر ہاتھ رکھے نظر آیا۔ لوگ دیکھ کر متعجب ہوئے اور اُسے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ کہا میں نے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن پر وار کرنے کو آگے جانا چاہا تو میں نے دیکھا کہ میرے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان آگ کی ایک کھائی ہے اور اس کے بڑے بڑے گڑھے مجھے نظر آئے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اگر میں آگے بڑھوں گا تو جلدی آگ میں گر پڑوں گا' خوف کے مارے میں وہاں سے بہت جلد اُلٹا دوڑا اور جان بچالی۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ واقعہ جب سُنا تو فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آجاتا تو فرشتے اس کا جوڑ جوڑ جدا کر کے آگ کی کھائی میں پھینک دیتے۔ آیت: کلا ان الانسان لیطغیٰ. اسی بارے میں نازل ہوئی ہے

بخاری نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر میں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن لتاڑ دوں گا (معاذ اللہ) یہ بات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے گا تو فرشتے اس کو ظاہری پکڑ لیں گے۔ یہ کہہ کر اسی بات کے غصہ پر مسجد کو تشریف لے گئے اور جلدی سے اندر داخل ہو کر ایک دیوار کے پیچھے ہو بیٹھے' یہ دیکھ کر میں نے کہا کہ آج خیر نہیں یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غصہ پر خدا کیا کرے۔

اس حدیث کو بزاز' بیہقی اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوش مبارک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کندھے ننگے ہو جاتے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔ (بیہقی' بزاز)

حضرت مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فتح مکہ کے دن جب تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک طرف بیٹھنے کا حکم دیا اور میرے کندھے پر چڑھ کر حکم دیا' اٹھ کھڑا

ہو۔ میں اٹھا لیکن جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیچے میرے ضعف کو معلوم کیا یعنی سمجھا کہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا تو فرمایا بیٹھ جا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے کندھوں سے اُتر آئے اور خود بیٹھ کر مجھے اپنے کندھوں پر چڑھا لیا اور بے تکلف کھڑے ہو گئے۔ اس قدر زور اور چستی سے کہ اگر میں چاہتا تو مجھے آسمان تک پہنچا سکتے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابوجہل جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پتھر مارنے کیلئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آیا تو بڑے بڑے اژدہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھوں پر منہ کھولے کھڑے اُس کو تاک رہے ہیں' وہ ڈر کر بھاگا اور پھر تمام عُمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک نہ آیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغل مبارک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دُعا میں اس قدر بلند ہاتھ اُٹھائے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔ (بخاری و مسلم)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغل مبارک کا رنگ متغیر نہیں تھا حالانکہ دیگر آدمیوں کی بغلوں کا رنگ متغیر ہوتا ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغلوں میں بال تھے' صاف اور خوشبودار تھیں۔ (خصائص الکبریٰ)

دارمی نے بنی قریش کے ایک ثقہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماغر بن مالک کو اس کے اقرار بالزنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا تو اس کے بدن پر پتھر برستے دیکھ کر مجھے ڈر کے مارے استادہ رہنے کی طاقت نہ رہی۔ گھبرا کر قریب تھا کہ میں گر پڑتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا' وہ ایسا وقت تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا اور مجھے اُس سے کستوری کی خوشبو آئی تھی۔ (خوشبو سے میرا دل قوی رہا)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بازوئے مبارک

بیہقی اور ابونعیم نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بنی ہاشم سے ایک شخص رکانہ نامی بڑا اشد اور دلیر تھا' مشرک اور دشمن اسلام تھا اور ایک جنگل میں رہا کرتا تھا۔ وہ بکریاں چراتا اور بڑا مالدار تھا۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکیلے اس طرف جا نکلے' رکانہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ بولا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہی ہمارے لات وعزیٰ کی جن کی ہم پرستش کرتے ہیں توہین وتحقیر کیا کرتا ہے اور ایک اکیلے خدا کی جسے تو بڑا غلبہ والا اور صاحب قوت جانتا ہے اس کی عبادت کرتا ہے اور ہمارے معبود کی ہتک کرتا ہے۔

اگر تیرا اور میرا تعلق رحمی نہ ہوتا تو میں تجھے (معاذ اللہ) مار دیتا۔ آ میرے ساتھ کشتی کر آج تیرے عزیز وحکیم کو تو دیکھ لوں' کتنا بڑا طاقتور اور بہادر ہے۔ میں اپنے لات وعزیٰ کو پکارتا ہوں تو اپنے عزیز وحکیم کو کہہ کہ تیری مدد کرے۔ اگر تو نے مجھے کشتی میں زیر کر لیا تو میں تجھے دس بکرے جنہیں تو پسند کرے دونگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اگر تو مجھ سے کشتی کرنا چاہتا ہے تو آ تیار ہو۔ یہ سُن کر وہ بڑے غرور اور فخر سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آ کھڑا ہُوا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی ہی جھپٹ میں اسے زمین پر گرا دیا اور اس کے سینے پر بیٹھ گئے۔ رکانہ نے کہا میرے سینے سے اٹھ کھڑا ہو اور اپنے دل میں خیال نہ کر کہ تو نے مجھے گرا دیا ہے' یہ تیرے عزیز وحکیم کا کام ہے۔ لات وعزیٰ نے آج میری طرف دھیان نہیں کیا' میرا تو آج تک کسی نے کندھا نہیں لگایا۔ آ دوسری بار پھر کشتی کریں اگر تو نے مجھے گرا دیا تو دس بکرے بکریاں جنہیں تو پسند کرتا ہے تجھے دوں گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آ اور اپنے اکیلے رب کا نام لے کر اُسے پکڑ لیا اور لات اور یا عزیٰ کے پرستار کو اُٹھا کر چت زمین پر دے مارا' سینے پر ہو بیٹھے۔ رکانہ نے جب یہ دیکھا کہا اُتر یہ تیرا کام نہیں ہے تیرا حکیم وعزیز تجھے مدد دے رہا ہے اور میرے لات وعزیٰ آج مجھ پر کچھ ناراض معلوم ہوتے ہیں' مجھے تو آج تک کسی نے پچھاڑا نہیں۔ آ تیسری دفعہ مجھے لات وعزیٰ پر پُوری امید ہے کہ اب کی بار وہ مجھے مدد دیں گے اور اگر تو نے مجھے گرا دیا تو دس

بکرے اور دس بکریاں جنہیں تو پسند کرے گا' انعام دوں گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب تعالیٰ کا نام پاک لے کر اُسے پکڑ لیا اور وہ یالات وعزیٰ بکتا ہی رہ گیا کہ فوراً زمین پر ٹپکا کر اس کے سینے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔ رکانہ نے کہا میرے سینے سے اُتر تو نے مجھے کیا گرانا تھا' مجھے تو آج تک کسی نے گرایا نہیں' یہ تیرے عزیز وحکیم کا کام ہے۔

تیس بکرے بکریاں میرے مال سے اپنے حسب منشاء لے جا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تیری بکریوں کی کیا پرواہ ہے البتہ میں تیرے موحد ہونے کی پرواہ رکھتا ہوں۔ مجھے افسوس آتا ہے کہ تو میرے رحم سے دور ہو کر دوزخ کو جائے گا۔ سب کو چھوڑ کر ایک خدا کو مان' اسی کا ہو جا' وہ تیری ہمیشہ مدد کرے گا۔ اگر تو لات وعزیٰ کو دل سے چھوڑ کر سچے ایک معبود پر ایمان لے آئے تو دوزخ سے بچ جائے گا۔ رکانہ نے کہا مجھے اپنے ایک خدا کا کوئی نشان دکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی تو تو نے دیکھا ہے کہ تیرے کتنے خدا لات وعزیٰ اور میرے ایک خدا یگانہ ویکتا کے سامنے تجھے کچھ مدد نہیں دے سکتے۔

اچھا اگر تو کوئی اور نشان بھی دیکھنا چاہے دیکھا دیا جائے تو کیا تو میرے ایک خدا جس نے مجھ کو رسول بنا کر بھیجا ہے' مان لے گا؟ بولا ہاں' مان لوں گا۔ فرمایا تیری اس بات پر خدا گواہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک درخت کو جس کی جڑیں بہت مضبوط اور بڑی شاخیں تھیں اشارہ کر کے کہا اے درخت! خدا کے حکم کو مان' وہ فوراً لمبی طرف کا بیچ سے پھٹ کر دو ہو گیا اور ایک طرف کا آدھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ رکانہ نے کہا بے شک تو نے مجھے بہت بڑا نشان دکھایا ہے۔ اسے کہہ دیجئے کہ یہ پھر اپنے نصف سے مل کر ایک ہو جائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں خدا کو تجھ پر گواہ کرتا ہوں کہ اگر یہ میری دعا سے باذن اللہ اپنے اصل مقام پر اپنے نصف قائم سے جا کر مل جائے تو تو میری بات کو قبول کرے گا۔ بولا ہاں' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس درخت سے فرمایا' جا' اپنے نصف سے جو اپنی جگہ پر کھڑا ہے مل کر ایک ہو جا' وہ بحکم خدا اسی طرح ہو گیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ﷻ کو حاضر و ناظر جان کر اسلام لا اور اس کے عذاب سے بچ۔ رِکانہ نے کہا مجھے تیرے ایک خدا کو ماننے میں اب کیا شبہ ہے جبکہ میں ایک بڑا نشان دیکھ چکا ہوں مگر نفس جھجکتا ہے کہ مدینہ اور نواح کی عورتیں اور بچے جہاں جہاں سنیں گے کیا کہیں گے کہ رِکانہ نے کشتی میں گر کر اسلام قبول کر لیا کیونکہ یہ سب کو معلوم ہے کہ آج تک مجھے کسی نے نہیں گرایا اور نہ میرے دل میں کسی کا ذرہ بھر رُعب آیا ہے لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مال سے تیس بکرے جن کا میں وعدہ کر چکا ہوں لے جایئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دُنیا کو صرف ایک خدا منوانے کی پرواہ ہے تیرے مال اور تمام دنیا کی پرواہ نہیں۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاش اور تجسس میں ہر طرف پھر رہے تھے۔ کسی سے یہ خبر پا کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی اضم کو تشریف لے گئے تھے' جنگل کے سرے پر انتظار میں کھڑے دیکھ رہے تھے اور آپس میں کہہ رہے تھے کہ اس طرف جانا بہت مشکل ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس طرف رِکانہ کا قبضہ ہے' بہت شریر اور دشمن اسلام ہے۔ ناگہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُدھر سے واپس تشریف لاتے نظر پڑ گئے۔ دونوں نے آگے پہنچ کر عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اکیلے اس جنگل کو کیوں چلے گئے حالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ رِکانہ جو مشہور پہلوان اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن ہے یہیں رہتا ہے اور وہ بڑا زور آور اور شریر کشتی گیر اور بے پیر آدمی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا جبکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت میرے ساتھ ہے اور حسب وعدہ واللہ یعصمک من الناس. میری حفاظت کا ذمہ دار ہے تو رِکانہ مجھ سے کسی طرح کی بدسلوکی کیسے کر سکتا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رِکانہ سے ملنے اور کشتی وغیرہ کا تمام ماجرا بیان کرنا شروع کر دیا۔ وہ سُن سُن کر تعجب کر رہے تھے اور خوشی پر خوشی کیلئے بار بار اس کے زمین پر گرنے کی بات سنتے۔ کہتے کہ وہ ایسا زبردست طاقتور ہے کہ آج تک اُسے کسی نے نہ گرایا نہیں اُسے گرانا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی

کام تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے اُسے گرایا' اس کی طاقت کچھ اور ہے اور میری کچھ اور۔

یاد رہے کہ سوائے رکانہ کے اور بھی کئی مشہور زور آوروں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کشتی کی ہے چنانچہ سہیلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوالاسود جمحی وغیرہ سے کشتی کی ہے اور یہ اس قدر سخت اور طاقتور تھا کہ اگر بیل کے رنگے ہوئے چمڑے پر کھڑا ہو جاتا' دس قوی آدمی اطراف سے پکڑ کر اُسے اس کے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لینے کی کوشش کرتے تھے تو چمڑہ پھٹ جاتا تھا لیکن اُس کے پاؤں کے نیچے سے نہیں نکال سکتے تھے۔ یہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام لانے کی شرط قبول کر کے کشتی لڑا تھا لیکن ناکام ہو گیا اور اسلام لانے سے بھی رہ چکا تھا۔ بعض اہل سیر نے رکانہ کے بیٹے محمد سے روایت کیا ہے کہ رکانہ مسلمان ہو گیا۔ (بے مثل بشر)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک

تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لانبی' ہتھیلیاں کشادہ' پُر گوشت اور گداز تھیں۔ (شمائل ترمذی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر ادا کی' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر تشریف لے جانے کیلئے نکلے تو میں بھی ساتھ تھا۔ راستے میں چھوٹے چھوٹے بچے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملنے کیلئے آگے بڑھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (شفقت کے ساتھ) ان میں سے ہر ایک کے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور میرے رخساروں پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی ٹھنڈک اور خوشبو اس طرح پائی جیسے ابھی ابھی عطار کی ڈبیہ سے ہاتھ نکالا ہو۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

امام بخاری اور مسلم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے کوئی ایسا ریشم وکمخواب نہیں چھوا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں سے زیادہ نرم ہو اور کبھی ایسا مشک وعنبر نہیں سونگھا جس کی خوشبو جسم انور کی

خوشبو سے اعلیٰ ہو۔ (خصائص الکبریٰ)

جس شخص سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصافحہ فرماتے وہ دن بھر اپنے ہاتھ میں خوشبو پاتا اور جس بچہ کے سر پر آپ اپنا دست مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہوتا۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کرتا تھا' یا میرا بدن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدن سے مس کرتا تو میں اس کا اثر بعد ازاں اپنے ہاتھ میں پاتا اور میرا ہاتھ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ میری طرف بڑھایا' کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ (مواہب لدنیہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ وہ مبارک ہاتھ تھا کہ ایک مشتِ خاک کفار پر پھینک دی اور ان کو شکست ہوئی۔ یہ وہی دستِ کرم تھا کہ کبھی کوئی سائل آپ کے دروازے سے محروم نہیں پھرا۔ یہ وہی دستِ شفا تھا کہ جس کے محض چھونے سے وہ بیماریاں جاتی رہیں کہ جن کے علاج سے اطباء عاجز ہیں۔

اسی مبارک ہاتھ میں سنگ ریزوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ (خصائص الکبریٰ جلد ثانی)

اسی مبارک ہاتھ کے اشارے سے فتح مکہ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو پارہ ہوگیا۔ (دلائل حافظ ابونعیم جلد ثانی)

اسی مبارک ہاتھ کی انگلیوں سے متعدد دفعہ چشمہ کی طرح پانی جاری ہوا۔ (صحیح بخاری)

تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی مزید برکات کی چند مثالیں یہ بھی ہیں۔

۱۔ حضرت ابیض بن جمال کے چہرے پر داد تھا جس سے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔ ایک روز پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور ان کے چہرے پر اپنا دستِ

شفاء پھیرا' شام نہ ہونے پائی کہ داد کا کوئی نشان نہ رہا۔

۲۔ حضرت شرجیل جعفی کی ہتھیلی میں ایک گلٹی سی تھی جس کے سبب سے وہ تلوار کا قبضہ اور گھوڑے کی باگ نہیں پکڑ سکتے تھے۔ انہوں نے تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی سے اس گلٹی کو رگڑا' پس اس کا نشان تک نہ رہا۔

۳۔ ایک عورت اپنے لڑکے کو خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کو جنون ہے۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا' لڑکے کو قے ہوئی اور اس میں سے ایک کالا کتے کا پلا نکلا اور فوراً آرام ہو گیا۔ (دارمی)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عتیک جب ابورافع یہودی کو قتل کر کے اس کے گھر سے نکلے تو زینے سے گر کر ان کی ساق ٹوٹ گئی۔ انہوں نے اپنے عمامہ سے باندھ لی اور جب تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاؤں پھیلاؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاؤں پھیلایا' حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اپنا دستِ شفاء پھیرا' اسی وقت ایسی تندرست ہوئی کہ گویا کبھی وہ ٹوٹی نہ تھی۔

۵۔ حضرت عائذ بن سعید جسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ میرے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیجئے اور دُعائے برکت فرمائیے۔ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا' اس وقت سے حضرت عائذ کا چہرہ تر و تازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔

۶۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان و عبداللہ پسران عبد کیلئے دُعائے برکت فرمائی اور دونوں کے سروں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا۔ وہ دونوں سر منڈایا کرتے تو جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مبارک ہاتھ رکھا تھا اس پر باقی حصے سے پہلے بال اُگ آتے۔

۷- جب حضرت عبدالرحمان بن زید بن خطاب قرشی عدوی پیدا ہوئے تو نہایت ہی کوتاہ قد تھے۔ ان کے نانا حضرت ابولبابہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے گئے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحسنیک کے بعد ان کے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ اس کا اثر یہ ہُوا کہ حضرت عبدالرحمان جب کسی قوم میں ہوتے تو قد میں سب سے بلند نظر آتے۔

۸- تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیس بن زید بن حباب جذامی کے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ حضرت قیس نے سو برس کی عمر میں وفات پائی‘ ان کے سر کے بال سفید ہوگئے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی جگہ کے بال سیاہ ہی رہے۔

۹- جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی تو راستے میں ایک غلام چرواہے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُودھ طلب کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی دودھ دینے والی بکری نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بکری پکڑلی اور اس کے تھن پر اپنا دستِ مبارک پھیرا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا دُودھ دوہا اور دونوں نے پیا۔ غلام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضور تاجدار انبیاء نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں۔ یہ سُن کر وہ ایمان لے آیا۔ اسی طرح تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام معبد کی بکری کے تھن پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور اس نے دُودھ دیا۔

۱۰- حضرت مدلوک فزاری کا بیان ہے کہ میرا آقا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا‘ میں اسلام لایا تو حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دُعائے برکت دی اور میرے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا۔ میرے سر کا وہ حصہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک نے مَس کیا تھا‘ سیاہ ہی رہا باقی تمام تر سفید ہوگیا۔

۱۱- حضرت یزید بن قنافہ طائی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ وہ اقرع (گنجے) تھے۔ تاجدارِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا' اسی وقت بال اُگ آئے' اسی لئے ان کا لقب ہلب (بسیار مو) ہوگیا۔ ابن دریدہ کا قول ہے کہ وہ افرع تھے۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی برکت سے افرع (مردِ تمام مو) ہوگئے۔

۱۲- یسار بن ازیہر جہنی ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا' مجھے دو چادریں پہنا دیں اور ایک تلوار عطا فرمائی۔ حضرت یسار کی صاحبزادی عمرہ کا بیان ہے کہ میرے باپ کے سر میں سفید بال نہ آئے یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی۔

۱۳- حضرت ابوزید بن اخطب انصاری خزرجی کے سر اور چہرے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ پھیرا۔ سو سال سے زائد ان کی عُمر ہوگئی مگر سر اور داڑھی میں کوئی سفید بال نہ تھا۔

۱۴- حضرت ابوغزوان حالتِ کفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ابوغزوان۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کیلئے سات بکریوں کا دودھ دوہا اور وہ سب پی گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو دعوت اسلام دی' وہ مسلمان ہوگئے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ دوسرے روز صبح کے وقت صرف ایک بکری دوہی گئی وہ اس کا بھی تمام دودھ نہ پی سکے۔

۱۵- حضرت سہل بن رافع دو صاع کھجوریں بطور زکوٰۃ اور اپنی لڑکی عمیرہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حق میں اور میری لڑکی کے حق میں دُعائے خیر فرمائیں۔ اس لڑکی کے سر پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیں۔ عمیرہ کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک مجھ پر رکھا' میں خدا کی قسم کھاتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ کی ٹھنڈک بعد میں میرے کلیجے پر رہی۔

۱۶- حضرت سائب بن یزید کا آزاد کردہ غلام عطاء بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت سائب کو دیکھا کہ ان کی داڑھی کے بال سفید تھے' مگر سر کے بال سیاہ تھے۔ میں نے پوچھا آقا! آپ کے سر کے بال سفید کیوں نہیں ہوتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک روز میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکوں کو سلام کیا' ان میں سے میں نے سلام کا جواب دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور اپنا مبارک ہاتھ میرے سر پر رکھ کر فرمایا ''اللہ تجھ میں برکت دے'' پس حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی جگہ پر سفید بال کبھی نہ آئیں گے۔

۱۷- تاجدار انبیاء میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیمہ بن عاصم عقلی کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ اِن کے چہرے پر بڑھاپے کے آثار نمودار نہ ہوئے یہاں تک کہ وفات پائی۔

۱۸- حضرت عبادہ بن سعد بن عثمان زرقی کے سر پر تاجدار کون ومکاں طبیب دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا اور دُعا فرمائی۔ انہوں نے اَسی سال کی عُمر میں وفات پائی اور کوئی بال سفید نہ ہُوا۔

۱۹- حضرت بشر (یا بشیر) بن عقربہ جہنی کا بیان ہے کہ میرے والد مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ حضور تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ میرا بیٹا بجیر ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ نزدیک آؤ' میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں ہاتھ بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور مجھ سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا نام بجیر ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تمہارا نام بشیر ہے' میری زبان میں لکنت تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔ لکنت جاتی رہی' میرے سر کے تمام بال سفید ہوگئے مگر جن بالوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پھیرا تھا وہ سیاہ ہی رہے۔

۲۰- حضرت محمد بن انس بن فضالہ انصاری اوسی ذکر کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو میں دو ہفتے کا تھا۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر دستِ مبارک پھیرا' دُعائے برکت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔ ان کے صاحبزادے یونس کا قول ہے کہ میرے والد بوڑھے ہو گئے' ان کے تمام بال سفید ہو گئے مگر سر کے بال جن پر دستِ مبارک پھیرا تھا سفید نہ ہوئے۔

۲۱- حضرت عمر بن تغلب کے چہرے اور سر پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا۔ انہوں نے سو برس کی عُمر میں وفات پائی مگر چہرے اور سر کے وہ بال جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک نے چھوا تھا سفید نہ ہوئے۔

۲۲- حضرت اسید بن ابی ایاس کنانی کے سینے پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک رکھا اور چہرے پر پھیرا' وہ تاریک گھر میں داخل ہوتے تو روشن ہو جاتا۔

۲۳- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نکاح حضرت زینبؓ بنت جحش سے ہُوا تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرما' گھی اور پنیر سے حیس تیار کیا۔ اسے ایک تور میں ڈال دیا' پھر کہا اے انس! اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے جا۔ وہاں عرض کرنا کہ یہ میری والدہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بھیجا ہے۔ وہ سلام پیش کرتے ہوئے عرض کرتی ہے کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تھوڑا سا کھانا ہماری طرف سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ہے۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور والدہ نے جو کچھ کہا تھا عرض کر دیا۔ حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو یہاں رکھ دو اور فلاں فلاں تین شخصوں کو بلا لاؤ' اگر اور بھی ملیں ان کو بھی لے آؤ۔ میں نے تعمیل ارشاد کی' جب واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گھر اہل خانہ سے بھرا ہوا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ اقدس اس حیس پر رکھا اور دعائے

برکت فرمائی' پھر آپ حاضرین میں سے دس دس کو بلاتے رہے اور فرماتے رہے کہ اللہ ﷻ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے۔ اس طرح ایک گروہ نکلتا اور دوسرا آ جاتا' یہاں تک کہ سب نے سیر ہو کر کھایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انس سے فرمایا اسے اُٹھاؤ' انس کہتے ہیں کہ میں نے اُٹھالیا۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ جب تورر کھا گیا تو اس وقت کھانا زیادہ تھا یا جب اُٹھایا گیا۔ بقول انس حاضرین کی تعداد تین سو تھی۔

۲۴- جب تاجدار انبیاء شفیع روز جزا محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینے میں رونق افروز ہوئے تو اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی کے ہاں بطور غلام کام کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے انہوں نے اس یہودی سے اس امر پر مکاتبت کر لی کہ وہ اس یہودی کو چالیس اوقیہ سونا ادا کریں اور اس کیلئے کھجوروں کے تین سو پودے لگا کر پرورش کریں' یہاں تک کہ وہ بارآور ہوں۔ جب حضرت سلمان فارسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر دی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ سلمان کی مدد کرو۔ چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پودے دے دیئے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے ان کو لگایا۔ وہ سب لگ گئے اور اسی سال پھل لگے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین سو پودوں میں سے ایک کسی اور نے لگایا وہ پھل نہ لایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اکھاڑ کر اپنے دستِ مبارک سے پھر لگا دیا' وہ بھی دوسروں کے ساتھ ہی پھل لایا۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی کان سے مرغی کے انڈے کے برابر سونا آیا تھا وہ آپ نے سلمان کو عطا فرمایا۔ سلمان نے عرض کیا کہ اس کو چالیس اوقیہ کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہی لے جاؤ' اللہ تعالیٰ اسی کے ساتھ تمہارا قرض دور فرما دے گا' چنانچہ وہ لے گئے اور اسی میں سے چالیس اوقیہ تول کر یہودی کو دے دیئے۔ اس طرح حضرت سلمان فارسی آزاد ہو گئے۔

۲۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا لڑکے کیا تیرے پاس دودھ ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں لیکن میں امین ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس پر نر کو دانہ ہو؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں پس میں نے ایک بکری پیش کی جس کا تھن نہ تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تھن کی جگہ اپنا دستِ مبارک پھیرا ناگہا ایک دودھ بھرا تھن نمودار ہُوا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُودھ دوہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مجھ کو پلایا۔ پھر تھن سے ارشاد فرمایا کہ سکڑ جا' پس وہ ویسا ہی ہوگیا جیسا کہ پہلے تھا' یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے تعلیم دیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت دے کر فرمایا کہ تو تعلیم یافتہ لڑکا ہے' پس میں اسلام لے آیا۔

۲- جنگ تبوک میں تاجدار انبیاء شفیع روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس وقت کے کھانے کو کچھ ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو حق دے کر بھیجنے والے کی قسم! کہ ہم تو کب سے اپنے توشہ دان خالی کیے بیٹھے ہیں' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح دیکھو اور اپنی گٹھلیاں جھاڑو' شاید کچھ نکل آئے' آخر چند ایک کو جھاڑا کسی سے ایک کسی سے دو' کل سات کھجوریں برآمد ہوئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحفہ پر رکھ کر اپنا دستِ مبارک ان پر رکھ دیا اور فرمایا اللہ عزوجل کا نام لے کر کھاؤ۔ ہم تین کس حاضر تھے میں اور میرے دونوں ساتھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کے نیچے سے ایک ایک اُٹھا کر کھا رہے تھے۔ میں نے سیر ہو کر اپنی گٹھلیوں کو جنہیں بائیں ہاتھ کی مٹھی میں لے جاتا تھا' شمار کیا تو وہ ۵۴ تھیں اسی طرح اُن دو نے بھی مجھ سے کچھ کم کھائیں' جب ہم سیر ہو کر پیچھے ہٹ گئے تو وہ ساتوں کھجوریں بدستور موجود تھیں۔ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ ان ساتوں کو سنبھال کر رکھ پھر کام آئیں گی' جب دن چڑھا اور کھانے کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہیں سات کھجوروں کے لانے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدستور اپنا دستِ مبارک اُن پر رکھ کر فرمایا کہ اللہ عزوجل کا نام لے کر کھاؤ' اس وقت ہم دس آدمی حاضر تھے' سب سیر ہو گئے اور کھجوریں ویسی کی ویسی موجود پائیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے خدا تعالیٰ سے شرم و حیا دامن گیر نہ ہوتا تو یہی سات کھجوریں واپس مدینے پہنچنے تک ہمارے لئے کافی تھیں' پھر وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو عطا فرمائیں وہ انہیں کھا کر جاتا رہا۔
(ابن عساکر' ابو نعیم)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتانِ مبارک

۱۔ حاکم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں نے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُس حالت میں جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہد میں تھے' ایک نشان دیکھا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرتا ہے اور میرے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی مان لینے کا باعث بھی وہی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک دن مہد میں آرام فرمائے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاند سے ہمکلام ہو رہے ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلی سے جدھر اشارہ کرتے تھے چاند اُدھر ہی ہو جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس سے باتیں کر رہا تھا اور وہ مجھ سے اور وہ مہد میں مجھے رونے سے بہلاتا تھا۔ میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش الٰہی کے نیچے سجدہ میں گرتا تھا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

۲۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عالم وجود میں آ کر زمین پر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت شہادت اس طرح کھڑی تھی جیسے کوئی تسبیح پڑھتا ہے اور باقی بند تھیں۔ (طبرانی)

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگ پیاس سے بہت تنگ ہوئے اور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے چمڑے کے ایک چھوٹے سے برتن میں پانی رکھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا' لوگ ہر طرف سے دوڑ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے پاس نہ پینے کو پانی ہے نہ وضو کرنے کو۔ تمام لشکر میں یہی پانی تھا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے کام آیا' شاید کوئی ایک دو گھونٹ اس میں ہو تو ہو۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی برتن میں اپنا دستِ مبارک رکھ دیا' پانی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں سے مثل چشمہ کے نکلنے لگا جس سے لشکر کے آدمی' گھوڑے' خچر' اونٹ اور گدھے سب سیراب ہو گئے۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ تم سب آدمی کتنے تھے؟ کہا اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو بھی ہمیں کافی تھا مگر اس وقت ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

(بخاری جلد ۴' ص ۱۷۰' جلد ۶' ص ۲۵۲)

۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم معجزات کو برکت شمار کرتے تھے اور تم کچھ اور سمجھتے ہو۔ ایک دفعہ ہم کسی سفر میں تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تھے' پانی ختم ہو گیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ تھوڑا سا پانی خواہ گھونٹ دو گھونٹ ہو' تلاش کرو' ایک برتن جس میں تھوڑا سا پانی تھا حاضر خدمت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور فرمایا لو وضو کرو' پیو' یہ برکت والا پانی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے بہتے ہیں' ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو کھانا کھاتے تھے اور کھانے سے آوازِ تسبیح سنا کرتے تھے۔ (بخاری)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نزولِ اجلال زوراء میں تھا' ایک چھوٹا سا برتن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھا کر عرض کی گئی کہ سوائے اس کے ایک ذرہ بھر پانی ہمارے پاس نہیں رہا۔ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس میں رکھ دیا' ہم دیکھتے رہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے نکلنے شروع ہو گئے۔سب نے سیر ہو کر پیا اور وضو کیا۔قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اُس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے آدمی تھے' کہا تین سوٗ یا اس کے قریب قریب۔ (بخاری ومسلم)

۶- محدثین نے اپنی اپنی سندوں سے روایت کیا ہے کہ ابو جہل ہاتھ میں تلوار لئے چاندنی رات میں ایک یہودی کو ساتھ لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مسجد الحرام میں تشریف فرما تھے۔لات وعزیٰ کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا نشان دکھائیں جیسا کہ پہلے رسول اور نبی دکھایا کرتے تھے تو میں مان لوں گا' اگر ویسا نہ ہوا تو اس تلوار سے تمہارا سر (معاذ اللہ) قلم کر دوں گا۔یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو قتل کرنے کی تیری کیا طاقت ہے۔خدا تعالیٰ نے میری حفاظت از غیر خود اپنے ذمے لی ہوئی ہے لیکن میں فرماتا ہوں کہ اگر تو بجائے لات وعزیٰ کے صرف ایک خدا جس کی طاقت اور قوت کا اور کوئی نہیں' قسم کھاتا تو تجھے کیا ہو جاتا۔

ابو جہل بولا کہ رب کعبہ کی قسم! اگر تو مجھے کوئی ایسا نشان دکھائے جیسا کہ پچھلے رسول اور نبی دکھایا کرتے تھے تو میں تجھ پر ایمان لے آؤں گا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بول کیا چاہتا ہے؟ وہ خاموش ہو کر جی میں سوچنے لگا کہ کوئی ایسا نشان مانگوں جو یہ دکھا نہ سکیں ورنہ مجھے حسب وعدہ خود ماننا پڑے گا۔ کچھ سوچ کر اپنے رفیق یہودی کی طرف تاکنے لگا اس نے آہستگی سے کہا کہ گھبراتا کیوں ہے؟ ہے تو یہ سحر اور ساحر کے سحر کا اثر اجرام فلکی پر نہیں پڑتا۔انہیں کہو کے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔ابو جہل نے اسی امر کی درخواست کی' یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً ہی اس کے دیکھتے ہی اپنی انگلی سے چاند کے نصف میں اشارہ کیا جیسے کوئی کسی دائرہ میں قطر ڈالتا ہو۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس طرح پر اشارہ کرنے کی دیر تھی کہ چاند

کے دوٹکڑے ہو کر جُدا جُدا ہو گئے۔ ابو جہل دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ اب یہ دونوں مل جائیں' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اپنی انگشت معجز نما سے اِدھر اُدھر سے اُمل جانے کا اشارہ کیا وہ مل کر پھر پورا چاند بن گیا۔ یہودی تو مسلمان ہو گیا لیکن ابو جہل اپنے کفر پر ڈٹا رہا اور کہنے لگا کہ اطراف اور گردونواح سے خبر لو کہ کسی اور نے بھی کہیں چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے' پھر کوئی رائے قائم کی جائے گی لیکن جب سب طرف سے چاند کے دوٹکڑے ہونے کی خبر آ گئی تو مردود پھر بھی ایمان نہ لایا بلکہ بک کر بولا کہ یہ بڑا بھاری جادو ہے اور یہ بدنصیب ایمان کی دولت سے محروم رہ گیا۔

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ نبوت میں خشک سالی سے سخت قحط پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اعرابی نے اٹھ کر کہا اے اللہ ﷻ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال ہلاک ہو گیا' عیال بڑی تکلیف میں ہے' بچے بھوکوں مر رہے ہیں' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ ﷻ سے دعا فرمائیں کہ بارانِ رحمت نازل ہو۔ اس وقت آسمان بالکل صاف تھا کہیں سے بھی کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے' اسی وقت ادھر ادھر سے بادل نکل آیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی منبر شریف پر ہی تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر سے اترے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے' وہ سارا دن اور اگلے سے اگلا دن یہاں تک کہ اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی' پھر وہی اعرابی جس نے گزشتہ جمعہ خطبہ میں بارش کی دعا کروائی تھی اٹھا اور عرض کیا۔ اے اللہ ﷻ کے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب تو مکان گر رہے ہیں اور مال کا نقصان ہو رہا ہے اللہ ﷻ سے دعا کریں کہ بارش تھم جائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی' اے رب! ہمارے گرد گرد برسے اوپر نہ برسے یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلی پھیری۔ انگلی کے اشارے سے بادل گرد گرد ہو گیا اور مدینے کے اوپر سے اس طرح دکھائی دیتا جیسے کسی

چیز کو بیچ سے پھاڑ کر خالی کر دیا جائے اور ایک ماہ تک جنگلوں میں پانی بہتا رہا۔ کسی طرف سے کوئی مسافر آتا تو کثرت بارش کی خبر دیتا۔ (بخاری و مسلم)

۸- امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی پانی کے کنارہ پر تھے۔ عکرمہ بن ابوجہل بھی وہاں آنکلا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لے کر کہا کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچے ہیں تو اس پتھر کو جو پانی کے سامنے کے کنارا پر پڑا ہے بلایئے کہ وہ ادھر ہماری طرف پانی پر تیرتا چلا آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنی انگلی سے اشارہ کیا' اشارہ پاتے ہی وہ اپنی جگہ سے پانی پر تیرتا ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے آ ٹکا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے کی گواہی دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے یہ اتنا کافی ہے بولا ہاں' اگر یہ بدستور وہیں جا ٹکے کہ جہاں سے آیا تھا۔

بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قبا تک جو مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلے پر ہے تشریف لائے اور پانی کی ضرورت پڑی وہاں کسی کے گھر سے ایک چھوٹے سے پیالے میں کچھ پانی ملا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنا دست مبارک رکھنا چاہا' چونکہ پیالہ بہت چھوٹا تھا اِس لئے دست مبارک اس میں نہ آسکا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا پنجہ اس میں رکھ دیا اور فرمایا سب پی لو۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دیکھتے دیکھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے بہنے لگے' لوگوں نے دوڑ کر اپنے برتن بھر لئے اور سیر ہو کر پانی بھی پیا۔

۹- بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا جس کے پاؤں پر زخم تھا اور طبیب اس کے علاج میں ناکام ہو چکے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلی کو آبِ دہن مبارک لگا کر مٹی پر رکھ دیا' پھر اٹھا کر زخم پر رکھا اور کہا اللھم ریق بعضنا بتربۃ ارضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا.

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک

امام بخاری اور مسلم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں نے رمایا میں نے کوئی ایسا ریشم و کمخواب نہیں چھوا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں سے زیادہ نرم ہو اور کبھی ایسا مشک و عنبر نہیں سونگھا جس کی خوشبو جسم انور کی خوشبو سے اعلیٰ ہو۔ (خصائص الکبریٰ و مشکوٰۃ)

۲- امام بخاری نے شعبہ سے' ان نے حکیم سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے ابو جحیفہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کی گرمی میں بطحا کی وادی میں نکلے اور وضو کیا' کچھ دیر کے بعد نماز ظہر ادا کی' پھر وقت پر نماز عصر ادا کی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹے سے نیزے کا سترہ رکھا ہوا تھا (اور عون نے اپنے باپ ابی جحیفہ سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے) کہ جس کے پیچھے سے لوگ آتے جاتے تھے' بعد از فراغت نماز لوگ کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پکڑ کر اپنے چہرہ پر پھیرا تو وہ برف سے زیادہ سرد اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار تھا۔

موسیٰ بن عقبہ ابن شہاب زہری سے اور بطریق عروہ بھی زہری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ احد میں ایک کف کنکروں کی اٹھا کر مشرکوں کے منہ پر پھینکی تو ان سے کوئی بھی خالی نہ رہا کہ جس کی آنکھوں میں یہ کنکریاں نہ بیٹھی ہوں۔ سب اوندھے ہوئے' آنکھیں مسل رہے تھے اور کچھ نہ کر سکے۔ (بیہقی' ابونعیم)

۳- بخاری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں مسجد میں بوقت نماز حاضر تھا' کچھ آدمیوں نے جن کے گھر مسجد کے پاس تھے اپنے اپنے گھروں سے وضو کر لیا لیکن بہت آدمی جو فاصلہ پر سے آئے تھے پانی نہ ملنے کے سبب وضو سے رہ گئے۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پتھر کا پیالہ منگوایا اور اس میں اپنا کف دستِ مبارک رکھنا چاہا لیکن پیالے کے چھوٹے ہونے کے سبب سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملا کر رکھ دیں' انگلیوں سے پانی نکلنا شروع ہوا جس

جس نے وضو کرنا تھا کرلیا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ آدمی کتنے تھے کہا اسی آدمی تھے۔ ایک روایت میں ہے اس سے بھی زیادہ تھے۔

۴- امام احمد، حاکم، بیہقی، ابونعیم ابن عباس سے اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بمقام حجر مشرکان قریش نے جمع ہو کر آپس میں یہ سوچا کہ اگر یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزریں تو ہم سے ہر ایک ایک اسے ضرب لگائے (معاذ اللہ) میں نے یہ سن کر اپنی ماں خدیجہ ام المومنین کے پاس جا کر ذکر کیا۔ ام المومنین نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اظہار کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خاموش! یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے، جب مشرکوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے گے وہ تو یہ ہیں جس کے بارے ہم کچھ سوچ رہے تھے اور انہوں نے آنکھیں نیچی کر لیں اور ایسے ہوئے کہ ان کی ٹھوڑیاں سینوں پر آ گئیں اور اپنی اپنی جگہ پر بندھ کر رہ گئے نہ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر سکے، نہ اٹھ کر آگے ہو سکے۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹی کی ایک مٹھی اٹھا کر ان کی طرف پھینکی اور زبان سے فرمایا "شاھیت الوجوہ" یہ مٹی جس جس کے بدن پر آپڑی وہ مردود جنگ بدر میں ضرور مارا گیا اور کوئی بھی نہ بچا۔

۵- بیہقی نے ابن بی خثیمہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے جنگ کی اور وہاں ان کے پاس پاس کئی قلعے تھے، سب نے سخت جنگ کی، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کپڑوں میں تیر چھو گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کف دست کنکریوں کی ان کی طرف اٹھا ماری اور وہ مفتوح ہو گئے۔

۶- حاکم نے مستدرک میں جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میری آنکھیں دکھتی تھیں، تاجدار انبیاء شفیع روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا سر اپنی گود میں رکھ کر اپنے کفِ دست پر لب ڈال کر میری آنکھوں پر مل دیا۔ اس دن سے آج

تک میری آنکھیں کبھی نہیں دُکھیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن مبارک

امام احمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ناخن مبارک کٹوائے اور اپنے صحابہ کرام میں تقسیم کر دیئے۔

اکمال فی اسماء الرجال کے مصنف نے لکھا ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند ناخن حضرت معاویہ بن ابی سفیان امیر شام کے پاس تھے' مرتے وقت انہوں نے وصیت کی تھی کہ یہ ناخن میرے کفن کے اندر میری بنی کے آگے رکھ دینا۔ اس سے اُن کی غرض حصول برکت اور نجات تھی۔

اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالوں' ناخنوں' بدن کے کپڑوں' ہاتھ کی لکڑیوں وغیرہ سے حصول برکت کا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تجربہ اور مشاہدہ تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کشادہ اور محسوس تھا۔

(مدارج النبوۃ)

سینہ مبارک سے ناف شریفہ تک ہلکی سی بالوں کی ایک لکیر تھی' اس کے علاوہ شکم انور اور دونوں چھاتیاں بالوں سے خالی تھیں۔ البتہ کندھوں اور سینہ کے بالائی حصہ پر کچھ بال تھے۔

(الخصائص الکبریٰ جز اوّل' ترمذی' مدارج)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل مبارک

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں سے پہلے سو جاتے ہیں اور پھر بعض دفعہ بغیر اس کے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کریں اٹھ کر وتر شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا اے عائشہ! تیری آنکھیں سوتی ہیں' میرا دل بیدار ہوتا ہے' مجھے اپنے وضو کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روات ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کا دل بیدار رہتا ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

عبدالرزاق نے اپنی جامع میں بطریق ابی روح صحابہ نے کسی صحابی سے روایت کیا ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ روم پڑھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پڑھنے میں کسی قدر دشواری ہوئی۔ سلام پھیر کر فراغت کے بعد فرمایا ایسے لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتے ہیں اور وضو اچھی طرح نہیں کرتے۔ یاد رکھیے! جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھنا چاہے وہ اچھی طرح وضو کر کے آئے کیونکہ اس کا ناقص الوضو ہونا ہمارے دل پر بوجھ ڈالتا ہے۔

(کنز العمال ۵ص۱۴)

امام احمد، دارمی، حاکم نے تصحیح، بیہقی، طبرانی، ابونعیم نے عتبہ بن عیذان، ابن حبان، ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام احمد نے شداد بن اوس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بنی سعد بن بکر میں پرورش پارہا تھا (جبکہ حلیمہ سعدیہ دودھ پلانے کیلئے لے گئی تھیں) ایک دن میں جنگل میں اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ تھا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ تین شخص میرے پاس ہیں اوران کے پاس برف سے بھرا ہوا سونے کا تھال تھا۔ انہوں نے سب لڑکوں سے مجھے پکڑ لیا اور باقی سب لڑکے جلدی اپنے گھروں کو دوڑ گئے، پھر ان سے ایک آگے ہوا اور مجھے آہستگی سے زمین پر لٹا دیا اور میرے دیکھتے دیکھتے سینے کے اوپر سے ناف کے نیچے تک پھاڑ دیا اور مجھے کسی طرح کی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ پھر اس نے میرے پیٹ سے انتڑیاں نکالیں اور صاف کر کے برف جیسے پانی کا جو تھال تھا اس سے خوب دھوکر اپنی جگہ رکھ دیں۔

پھر دوسرا آگے ہوا اور پہلے کو پیچھے ہٹا کر میری جوف میں ہاتھ ڈال کر میرے دل کو نکالا اور میں ان کو یہ سب کچھ کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ اس نے میرے دل کو چیرا اور ایک سیاہ جیسا مضغہ نکال کر پھینک دیا۔ پھر اس نے دائیں بائیں ہاتھ مارا، ایک نورانی مہر کہ نظر کو حیران کر رہی تھی میرے دل پر لگا کر اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ اس نورانی مہر کے لگتے ہی

میرا دل نور نبوت' معرفت الٰہی اور حقیقت سے بھر گیا' چنانچہ عرصہ تک اس مہر کی سردی یعنی اثر میرے دل میں رہا۔ پھر تیسرا آگے ہوا اور اس کو ہٹا کر اس نے میرے سینے کے اوپر سے ناف کے نیچے تک ہاتھ پھیرا۔ خدا کے حکم سے وہ تمام شگاف (چیر) مل گیا اور مجھے اس نے وہاں سے اٹھا کر کھڑا کر دیا' پھر اس کو جس نے اول مجھے زمین پر لٹایا تھا کہا کہ اس کو دس کامل الایمان اشخاص کے ساتھ وزن کر' اس نے میرا ان سے وزن کیا تو میرا وزن ان سے بڑھ گیا۔ پھر اس نے کہا اچھا سو آدمیوں سے جو سب جہان سے کامل الایمان ہیں وزن کر' اس نے کیا تو میں ان سے بھی بڑھ گیا' پھر اس نے کہا کہ ایسے ہزار سے وزن کر' میں ان سے بھی بڑھ گیا۔ پھر اس نے کہا رہنے دو' اگر تمام جہان کے اہل ایمان سے وزن کرو گے تو یہ سب سے بڑھ جائے گا۔ پھر ان تینوں نے جدا جدا مجھے سینے سے لگایا اور میرے سر اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا' کہا خدا کے پیارے ڈر نہیں! تجھے اگر ابھی معلوم ہو جائے کہ تو کیا بنے گا اور تیرے ساتھ کیا کیا جائے گا تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں (لیکن ابھی بات آگے ہے)

چار مرتبہ فرشتوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو شق کیا' قلب شریف کو نکال کر دھویا اور اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی طرف یوں اشارہ کر کے فرمایا الم نشرح لک صدرک. کیا ہم نے تمہارا سینہ نہیں کھول دیا'' یہی وجہ ہے کہ جو اسرار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب شریف کو عطا ہوئے وہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہوئے اور نہ کسی اور مخلوق کا قلب اس کا متحمل ہو سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکم مبارک

طیاسی' ابن سعد' طبرانی اور ابن عساکر حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شکم انور کو دیکھتی تو (نفاست و خوبصورتی کی وجہ سے) یوں معلوم ہوتا جیسے اوپر تلے سفید کاغذ لپٹے ہوئے ہوں۔

(خصائص الکبریٰ)

''مسلم'' میں ہے کہ وصلی روزہ سے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام

علیہم الرضوان کو منع کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں منع فرماتے ہیں اور خود روزہ سے روزہ ملاتے ہیں۔ فرمایا تم نہیں جانتے (میں تمہاری مثل نہیں ہوں) میں تمہاری طرح ظاہری خورد نوش کا محتاج نہیں ہوں' مجھے پیٹ بھرنے کیلئے غذائے روحانی ملتی ہے۔ میں رات اپنے خدا کے پاس ہوتا ہوں' وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت مبارک

امام احمد اور بیہقی روایت کرتے ہیں محمد بش کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ میں رات کے وقت عمرے کا احرام باندھا' میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت انور کی طرف دیکھا وہ (چاند کی روشنی میں) چاند کی ڈلی کی طرح چمک رہی تھی۔ (خصائص الکبریٰ)

زہری نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھ سال کے ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مع اپنی کنیز ام ایمن کے مدینہ منورہ میں عبدالمطلب کے ماموؤں کے پاس جو بنی عدی بن بخار تھے' لے گئی اور ایک مہینہ وہاں ہی رہی۔ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو جس گھر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ مکرمہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر رہی تھیں' اس کو دیکھ کر فرمایا' جب میری ماں مجھے یہاں لے کر آئی تھی تو ہم اس گھر میں رہے تھے اور میں بنی عدی بخار کے کنویں میں تیرا کرتا تھا اور یہودیوں کے کئی ایسے اشخاص جو کتب سماوی خصوصاً تورات کے بہت ماہر تھے۔ مجھے آ کر دیکھا کرتے تھے (اُم ایمن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کی کنیز تھی اس کا بیان ہے) ایک دن میں نے ایک بڑے شناس مند یہودی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس امت کا نبی (آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے) یہ ہے اور یہی شہر یعنی مدینہ طیبہ اس کا دارالہجرت ہوگا۔ پھر کچھ دن وہاں رہ کر میری والدہ شریفہ مجھے مکہ میں واپس لے آئیں۔ ابونعیم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' ایام قیام مدینہ میں جبکہ میری والدہ ماجدہ مجھے وہاں لے گئی ہوئی تھی۔ ایک

یہودی نے جو مجھے بہت غور وخوض سے تاڑتا رہتا تھا' ایک دن مجھ سے پوچھا کہ لڑکے! تیرا نام کیا ہے؟ میں نے کہا احمد' پھر اس نے میرا پشِ پشت دیکھا اور دیکھ کر کہا کہ یہ اس امت کا نبی ہے۔ پھر اس نے اپنے بھائیوں کے پاس جا کر یہ بات کی تو انہوں نے میری والدہ سے آ کر بیان کیا میری ماں اس بات سے گھبرائی کہ کوئی یہودی یا اور کوئی حاسد میرے بیٹے کو کہیں قتل نہ کردے' وہاں سے مکہ کو واپس روانہ ہو آئیں۔ حکمت الٰہی! جب ابواء میں پہنچیں تو وہاں ان کا انتقال ہو گیا اور وہیں دفن ہوئیں' اس وقت ان کی عمر ۲۰ سال کے لگ بھگ تھی۔

امام احمد اور ابن ماجہ اور ابن سعد اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے اور امام احمد کی مسند میں یہ ہے کہ ابن عمر کہتے ہیں کہ مسجد میں کھجور کے درخت کا ایک ستون تھا جس سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کے وقت جمعہ کے دن یا کسی اور ایسے وقت جبکہ کوئی حکم الٰہی پہنچانا ہوتا تو پشتِ مبارک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرمائیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبہ کے وقت کیلئے کوئی ایسی چیز تیار کی جائے جس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوں اور سب حاضرین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمالِ باکمال کو دیکھ سکیں اور ارشاد بھی سن لیں۔ فرمایا اگر کر سکتے ہو تو کرو' چنانچہ ایک منبر تین درجہ یعنی تین نشستوں کا تیار کرایا گیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے لگے تو ستون سے رونے سے آواز سنی گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً منبر پر سے اُتر کر اس پر دستِ شفقت پھیرا' اسے سینے سے لگایا اور وہ خاموش ہوا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رانہائے مبارک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے خوبصورت' سخی اور بہادر تھے۔ ایک مرتبہ رات کو اہل مدینہ کسی امر سے بہت ڈرے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے پر بے زین وغیرہ بسرعت تمام سوار ہو کر اس طرف کو جدھر سے خطرہ ہی خطرہ تھا گھوڑا دوڑا دیا۔

جب اور لوگ بھی وہاں پہنچے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے ہی اکیلے ننگے گھوڑے پر سوار موجود ہیں اور باآواز بلند ''لن تراعوا لن تراعوا'' کہہ کر لوگوں کو تسلی و اطمینان دلا رہے ہیں۔ جب واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطلحہ مالک اسپ سے فرمایا۔ یہ تیرا گھوڑا بڑا تیز اور جلد رو ہے' روانگی میں یہ بے شک دریا ہے۔

ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ گھوڑا بہت کم چال اور نہایت سست تھا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وجود مسعود کی برکت سے جو اس کے بدن سے مس ہوا وہ ایسا تیز ہو گیا کہ کسی اور کا گھوڑا اس کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زانوئے مبارک

ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کے پاؤں اپنے زانوئے مبارک پر رکھ کر یہ کہتے ہوئے حزقہ حزقہ ترقہ عین بقہ اوپر کر لا رہے تھے۔

اس کو اور بھی محدثین نے باختلاف بعض الفاظ روایت کیا ہے۔ سب حدیثوں کو جمع کریں تو نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ امام حسن ابھی چل نہیں سکتے تھے۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اپنے زانوئے مبارک پر کھڑا کیا اور آہستہ آہستہ حزقہ حزقہ فرماتے ہوئے اپنے سینے تک لائے اور پھر سینہ پر ڈال کر ان کا منہ چوم لیا' اس وقت سے وہ چلنے لگے گئے۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں میں یہ برکت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زانوئے مبارک پر رکھنے سے ہوئی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر دو ساق (پنڈلیاں) مبارک

طبرانی نے عقبہ بن مالک خطمی سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ہاں مسجد قبا تک تشریف لائے' جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ایک گدھے پر جو بہت سست اور کم رفتار تھا' سوار ہو کر تشریف لے گئے اور پہنچ کر گدھا واپس فرما دیا۔ ہم نے دیکھا کہ وہ نہایت تیز قدم اور جلد

رو ہے اور وہ ایسا ہی رہا۔

ابن سعد نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد کے ہاں تشریف فرما ہوئے تو سعد تعظیماً اٹھ کھڑا ہوا۔ جب واپس ہونے لگے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کیلئے ایک گدھا لے آئے جو بہت سست اور کم چال تھا۔ اس پر ایک کپڑا ڈال دیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوکر واپس تشریف لے آئے۔ منزل پر پہنچ کر گدھا واپس کر دیا اور وہ اگرچہ کمزور اور بے حد سست رفتار تھا لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے بعد بڑا تیز قدم بن گیا تھا جو اس پر سوار ہوتا تو نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی گدھا ہے۔

فائدہ: یہ برکت تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساق مبارک کی کہ اس گدھے کے بدن سے لگیں تو وہ برکت اس کے وجود میں سرایت کر گئی۔ (بے مثل بشر)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناف مبارک

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔ (ابن عساکر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی طرف سے یہ بھی میرے اکرام و اعزاز میں داخل ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا اور کسی نے میرے چھپانے کی جگہ کو نہیں دیکھا۔ (طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی تو میرا بھائی ہے تو نے بعد وفات مجھے غسل دینا کیونکہ جو میری ڈھانپنے کی جگہ کو دیکھے گا وہ اندھا ہو جائے گا۔ (بزاز' بیہقی)

بیہقی اور ابونعیم نے ابی الطفیل سے روایت کیا ہے کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایام طفولیت میں ان کے دادا عبدالمطلب اپنے زیر اہتمام بیت اللہ شریف کو از سر نو تیار کرنے لگے تو اہل مکہ پتھر وغیرہ اپنی گردنوں اور سروں پر لانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سب کے ساتھ پتھر لا رہے تھے' اس وقت بہت چھوٹے بچے تھے کہ ناگہاں

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تہ بند کھل گیا تو ایک آواز آئی اے محمد! یہ کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پتھر کو جلدی سے چھوڑ دیا اور پہلے تہ بند کو سنبھالا اس کے بعد کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستر کھلا۔

ایک روات کے مطابق جب تہ بند کھلا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازاری ازاری کہتے ہوئے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ (بے مثل بشر)

اس طرح کی ایک روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے مبارک

ابن سعد نے عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے مبارک سب آدمیوں سے خوش وضع تھے۔ پائے اقدس پر گوشت اور گداز تھے۔ ان کے ستھرا اور ملائم ہونے کی وجہ سے پانی ان پر ٹھہرتا نہ تھا بلکہ فوراً ڈھل جاتا۔ (شمائل ترمذی)

بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عساکر نے ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی اتفاقاً پتھروں پر چلتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے مبارک کے نشان ان پر لگ جاتے یعنی وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاؤں کے نیچے وہ نرم ہو جائے تھے۔ (بے مثل بشر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لپٹی جا رہی ہے۔ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑتے جاتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدم بے تکلف حسب عادت اُٹھائے جا رہے ہوتے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے ایک دفعہ ایک کاہنہ سے جا کر پوچھا کہ مقام ابراہیم علیہ السلام (وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے مبارک کا نشان ہے) میں جو نشان قدم ہے اس نشان سے زیادہ تر ملتا جلتا پاؤں ہم سے کس کا ہے۔ اس نے کہا اس سامنے کے سل پر ایک چادر صاف کر کے بچھا دو اور ہر

ایک اس پر جدا جدا پاؤں رکھو تو میں بتادوں گی کہ اس پاؤں کے مشابہ کس کا پاؤں ہے؟ انہوں نے ایسا ہی کیا اس نے سب کو غور سے دیکھ کر ایک نشان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ پاؤں (وہ جناب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاؤں تھا) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں سے زیادہ تر مشابہ ہے' چنانچہ بیس سال یا اس کے قریب قریب زمانہ کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبلیغ شروع کر دی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ابراہیم علیہ السلام سے مشابہت اور متابعت سچ ہوگئی' یعنی سب سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم پر چلے۔

ابن سعد اور خطیب نے اور ابن عساکر نے عمرو بن سعید سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ مقام ذی المجاز تھے۔ یہ مقام عرفہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور یہاں پر ہر سال منڈی لگتی تھی۔ ابو طالب کو پیاس محسوس ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے عقب پائے (ایڑی) زور سے زمین پر ماری اور دوسری ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پاس کے ایک پتھر کو پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور کچھ زبان سے بھی فرمایا۔ ابوطالب کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم کی برکت سے پانی نکلنے لگا اور میں نے سیر ہو کر پیا' جب میں پی چکا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پتھر پر اپنا پائے مبارک رکھ کر دبا دیا۔ پانی بند ہو گیا اور جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بلایا۔ وہ آیا اور اس نے شکایت کی کہ میری اونٹنی نے مجھے تھکا دیا ہے یعنی بہت سست ہے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پائے مبارک سے ٹھوکر لگائی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے مبارک کی برکت سے ایسی تیز اور چالاک ہو گئی کہ کسی کو اپنے آگے نہ بڑھنے دیتی۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ ابوبکر' عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ پہاڑ کانپنے

لگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر پائے مبارک مارا اور فرمایا ٹھہر رہ تجھ پر ایک نبی علیہ السلام ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ بخاری نے احد لکھا ہے۔ مسلم نے حراء اور ضربہ برجلہ صرف بخاری میں ہے۔ (مؤلف)

حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ ایک دفعہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر ثبیر پر کھڑے تھے اور میں بھی حاضر خدمت تھا۔ پہاڑ لرزنے لگا کہ اس کی چوٹی کے پتھر نیچے گر پڑے۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا اے ثبیر ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی علیہ السلام ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔
(نسائی ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے کہ اے اللہ ﷻ اسے شفا دے اور صحت بخش' اپنا پائے مبارک ان کو مارا انہیں فوراً صحت ہوگئی' اس کے بعد پھر کبھی بیمار نہ ہوئے۔ (بیہقی)

شہاب خفاجی نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض دفعہ جب ننگے پاؤں چلتے تھے تو پتھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے نیچے نرم ہو جاتے تھے' نشانِ قدم ان میں ہو جاتا تھا' چنانچہ وہ پتھر جہاں جہاں تبرکاً محفوظ چلے آتے ہیں اب بھی موجود ہیں' بیت المقدس اور مصر میں متعدد جگہ پائے جاتے ہیں۔ سلطان قاتیبائی نے بیس ہزار دینا سے ایک ایسا پتھر خرید رکھا تھا اور وصیت کی تھی کہ میری قبر کے پاس اسے نصب کیا جائے' چنانچہ وہ اب تک وہاں موجود ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۵۲)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قد مبارک

حضرت عبداللہ بن احمد اور بیہقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی پستہ قد' البتہ درمیانے قد والے سے ذرا لمبے تھے' چلتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان میں نمایاں نظر آتے تھے۔ (خصائص الکبریٰ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد' ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرِ انور اعتدال کے ساتھ بڑا تھا اور اعضاء کے جوڑ کی ہڈیاں بھی بڑی تھیں۔ سینہ انور سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا اونچی جگہ سے نیچے اُتر رہے ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت' حسین اور ڈیل ڈول میں سب سے زیادہ اچھے تھے کہ نہ تو دراز قامت تھے اور نہ ہی پستہ قد۔ (بخاری شریف)

حضرت انس اور حضرت ابراہیم بن موسیٰ بن علی المرتضیٰ راوی ہیں کہ سید عالم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہایت خوبصورت معتدل جسم والے تھے اور رنگ مبارک روشن و تاباں و سرخ و سفید تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم مبارک

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی شخص تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر اور دلیر نہیں دیکھا۔ (بے مثل بشر)

حارث بن ابی اسامہ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چالیس آدمیوں سے زیادہ طاقت رکھتے تھے مگر دنیا کے آدمیوں کی نہیں بلکہ جنت کے آدمیوں کی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

حکیم ترمذی نے ذکوان سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہیں دکھائی دیتا تھا۔ (حوالہ مذکورہ)

قاضی عیاض نے شفا میں اور غرفی نے اپنے تصنیف کردہ مولد میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

طبرانی نے اوسط میں سلمٰی زوجہ ابی رافع سے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کردہ پانی کو پی لیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

تیرے بدن کو آگ نہ چھوئے گی۔

ابن مبارک وابن جوزی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا' جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آتی اور جب چراغ کے سامنے کھڑے ہوتے تو چراغ کی روشنی پر غالب آتی۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کا سایہ نہ ہونے میں حکمت یہ تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سایہ کو کوئی کافر پامال نہ کرے۔ (زُرقانی علی المواہب' جلد ۴' ص ۲۲۰)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دولت خانہ سے مسجد کو تشریف لے جانا خوشبو سے پہچانا جاتا تھا یعنی جس راستہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے جاتے اس راستہ سے دیر تک خوشبو آتی رہتی۔

اس حدیث کو دارمی نے ابراہیم نخعی سے' بزار اور ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک

ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل اس کی) روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرشتوں کی طرح جنت میں سب کے آگے اڑتے دیکھا اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے' تو میرے دل میں خیال آیا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کام میں جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی کمی تو نہیں کی مگر جعفر کا درجہ اس سے زیادہ ہے۔ اُسی وقت مجھے وحی ہوئی کہ زید جعفر سے جہاد میں کم تو نہیں لیکن جعفر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قریبی ہے اور اس کا خون آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون سے ملتا ہے اس لئے اسے درجہ میں بڑھا دیا گیا ہے۔ (بے مثل بشر)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک پی لیا تھا۔ ان میں اتنی جرأت' شجاعت و دلیری' سخاوت' غیرت ومروت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون مبارک کی برکت سے تھی۔

(کنز العمال جلد ۶' ص ۱۶۹)

حاکم وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وارد ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنیاں لگوائیں تھیں گئے۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عبداللہ کو فرمایا' کہ جا اس خون کو ایسی جگہ گرا دے جہاں کوئی اسے نہ دیکھے۔ عبداللہ باہر نکل کر اسے پی گئے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خون کو کیا کر آیا ہے؟ عرض کی کہ ایک ایسی جگہ اسے چھپا آیا ہوں کہ وہاں کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا۔ فرمایا کہ تو اسے پی تو نہیں آیا؟ کہا ہاں۔ فرمایا افسوس ان لوگوں پر جو تجھے قتل کرنا چاہیں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا۔

راوی حدیث کہتا ہے کہ عبداللہ کے جسم میں جس قدر طاقت تھی (وہ کسی سو کو اکیلا ہی بھگا سکتا تھا) لوگ یہ یقین رکھتے تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسی خون مبارک کا اثر

ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قریشی غلام سے سنگیاں کھچوائیں۔ فارغ ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون مبارک کو گرانے لے گیا اور ایک دیوار کے پیچھے دائیں بائیں دیکھ کر خون کو چاٹ آیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کو دیکھ کر فرمایا اس خون کو کیا کر آیا؟ کہا دیوار کے پیچھے دبا آیا ہوں۔ فرمایا کہاں کر کے؟ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون زمین میں دبانا بہت گراں معلوم ہوا کہ خون مبارک کی بے ادبی نہ ہو اور کسی کا پاؤں اوپر نہ آجائے اس لئے میں نے اسے اپنے پیٹ میں ڈال لیا ہے۔ فرمایا جا تو نے اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔ (بے مثل بشر)

بیہقی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جنگ احد میں کسی بدبخت کے پتھر پھینکنے سے حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید

ہو گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اطراف لب سے جو خون بہا وہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد مالک بن سنان نے چوس لیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے خون میں میرا خون مل جائے گا اسے نارِ جہنم نہیں چھوئے گی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کو مالک بن سنان نے اس قدر چوسا کہ وہ جگہ سفید ہوگئی' وہ جب چوستا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ اسے پھینک دے مگر وہ کہتا کہ بخدا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون پاک کو زمین پر نہیں پھینکوں گا اور نگلتا ہی گیا' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے کہ دنیا پر کسی جنتی کو دیکھے تو وہ اس کو آ کر دیکھ لے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ شریف

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک اتنا خوشبودار تھا کہ کائنات کی کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ صاحب معطر پسینہ باعث نزول سکینہ فیض گنجینہ سلطان باقرینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم انور سے ہر وقت بھینی بھینی خوشبو (جو مشک وعنبر سے ہزار ہا درجہ ارفع و اعلیٰ تھی) آتی رہتی تھی۔ حضرت ابو یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس گلی یا بازار سے بھی محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرتے تو بعد میں گزرنے والے اس کوچہ کو خوشبو سے مہکتا ہوا پا کر سمجھ جاتے تھے کہ ابھی ابھی اس راہ سے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔ (خصائص الکبریٰ)

ابو یعلیٰ' طبرانی اور ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سراپائے نور' فیض گنجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے میرے پاس خوشبو نہیں ہے' آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس چوڑے منہ والی شیشی اور ایک لکڑی لاؤ' چنانچہ وہ شخص دونوں چیزیں لے کر حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں بازوؤں کے پسینہ سے اس شیشی کو بھرنا شروع کیا۔ جب بھر گئی تو اسے

عنایت فرمادی اور فرمایا کہ اپنی بیٹی سے کہہ دو اس لکڑی کو اس شیشی میں بھگوئے اور خوشبو لگائے۔ کہتے ہیں کہ جب بھی یہ خوشبو استعمال کی گئی تو تمام اہل مدینہ اس خوشبو کی مہک کو محسوس کرتے تھے' چنانچہ اس گھر کا نام (جہاں وہ لڑکی رہتی تھی) اہل مدینہ نے بیت المطبین (خوشبو والوں کا گھر) رکھ دیا۔ (خصائص الکبریٰ)

دارمی' بیہقی اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاص نشانیوں میں سے یہ تھی کہ اگر کسی راستے کوئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلئے آتا تو صرف خوشبو سے جو اس راستہ میں مہکی ہوتی پہچان کر کسی سے پوچھنے کی حاجت نہ ہوتی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدھر تشریف لے گئے۔

بزاز نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں ایک دفعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ مل کر چل' میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب تر ہوگیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی جو خوشبو مجھے آ رہی تھی وہ نہ کستوری میں پائی جاتی ہے' نہ عنبر میں۔
(صحیح مسلم جلد ۲' ص ۲۹۳)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن مبارک

میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن شریف نہ صرف انتہائی خوشبودار بلکہ ہزارہا بیماریوں کی ایک دوا تھا۔

مثلاً یہی لعاب مبارک غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایڑی کیلئے تریاق بنا۔ یہی لعاب حضرت سلمٰی ابن الاکوع کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی کیلئے سریش بنا' یہی مبارک لعاب حضرت معاذ بن عفراء کا میدان بدر میں کٹا ہوا بازو جوڑنے والا بنا' یہی لعاب مبارک نمکین و بدمزہ کنویں کو خوشبودار اور میٹھا بنانے والا بنا۔ یہی مبارک لعاب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خیبر میں دکھتی آنکھوں کی دعا بنا' یہی مبارک لعاب حضرت رفاعہ بن رافع کی تیر سے پھوٹی ہوئی آنکھ کو دوبارہ صحیح و سالم بنانے کا سبب بنا۔

یہی لعاب مبارک حضرت محمد بن حاطب کے جلے ہوئے ہاتھ کیلئے بہترین شفا بنا' یہی مبارک لعاب مبارک حضرت عمر بن معاذ بن جموع انصاری کے کٹے ہوئے پاؤں کو جوڑنے والا بنا' یہی مبارک لعاب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن نعمان کی تیر لگنے سے نکل جانے والی آنکھ دوبارہ خوبصورت اور پہلے سے زیادہ روشن کر دینے والا بنا۔

یہی لعاب مبارک کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرتے وقت حضرت حارث بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لگے ہوئے زخم کو اسی وقت ٹھیک کرنے والا بنا' یہی مبارک لعاب گستاخ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابورافع کو قتل کرنے والے صحابی عبداللہ عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو اس وقت جوڑنے والا بنا' یہی لعاب مطہر بدگو لوگوں کو صاف گو بنانے والا' پیاسوں کو سیراب اور بھوکوں کا پیٹ بھرنے والا بنا۔

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بول و براز مبارک

تاجدارِ انبیاء شفیع روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول و براز شریف کے متعلق مذکور ہے کہ قضائے حاجت کے وقت زمین شق ہو جاتی اور بول و براز شریف کو اپنے اندر سمو لیتی' اس جگہ ایک خوشبو پھیل جاتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے براز (پاخانہ) کو کسی نے نہ دیکھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب استنجا فرما کر بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو میں وہاں از قسم براز کوئی چیز نہ پائی۔ ایک دفعہ عرض کرنے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ! تم نہیں جانتی کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بطن اطہر سے جو نکلتا ہے اسے زمین نگل جاتی ہے اور اسے دیکھا نہیں جاتا۔ (مدارج النبوۃ' جلد اوّل)

ایک صحابی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اثنائے سفر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے ایک جگہ تشریف لے گئے' جب واپس تشریف لائے تو میں اس جگہ گیا وہاں میں نے بول و براز کا کوئی نشان نہ پایا البتہ مٹی کے چند ڈھیلے وہاں پڑے تھے۔ میں نے ان کو اٹھا کر سونگھا تو ان

سے نہایت عمدہ اور پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی۔ (مدارج النبوۃ جلد اوّل)

ہاں! البتہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول مبارک کا کئی صحابہ کرام نے مشاہدہ کیا بلکہ بعض نے نوش بھی کیا۔

چنانچہ منقول ہے کہ رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تخت مبارک کے نیچے ایک پیالہ رکھا جاتا کہ رات کے وقت اس میں بول فرمائیں۔ ایک رات جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں بول فرمایا تو صبح حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمانے لگے' اے ایمن! اس تخت کے نیچے ایک پیالہ ہے اسے زمین کے سپرد کردو' مگر اس پیالے میں کچھ نہ تھا۔ ام ایمن نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کی قسم مجھے رات کو پیاس محسوس ہوئی تو میں نے اسے پی لیا تھا۔ اس پر حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور نہ ام ایمن کو منہ دھونے کا ارشاد فرمایا اور نہ ہی دوبارہ ایسا کرنے سے منع فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اب تمہیں کبھی پیٹ درد لاحق نہ ہوگا۔

(کنز العمال جلد ۶' ص ۱۳۰)

اور ایسے ہی ایک اور عورت جس کا نام "برکۃ" اور کنیت ام یوسف تھی' اس نے بھی بول مبارک پی لیا تھا اس پر حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اصحتِ یا ام یوسف" اے ام یوسف! تم ہمیشہ کیلئے تندرست ہو گئیں۔

چنانچہ ام یوسف کبھی بیمار نہ ہوئیں سوائے اس بیماری کے جس میں انہوں نے انتقال فرمایا۔ بعض روایتوں میں ایک اور شخص سے متعلق بھی منقول ہے کہ انہوں نے بھی بول شریف پی لیا تھا تو ان کے جسم سے ہمیشہ خوشبو مہکتی رہی حتیٰ کہ ان کی کئی نسلوں تک یہ خوشبو رہی۔ (مدارج النبوۃ' جلد اوّل)

خطیب نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے تین باتیں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دیکھی ہیں اگر بالفرض قرآن مجید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہ بھی نازل ہوتا تو بھی میرے ایمان لانے کیلئے وہی کافی تھیں۔ ایک یہ کہ ایک دفعہ ایک جنگل میں تھے کہ اس سے راستہ جا رہا

تھا۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا برتن ہاتھ میں لے کر قضائے حاجت کیلئے کسی مناسب جگہ کو اِدھر اُدھر دیکھا تو کھجور کے دو درخت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جا ان دونوں کو کہہ دے تم دونوں ایک دوسرے کے پاس چل کر مل جاؤ۔ میرے کہنے سے وہ ایک دوسرے کی طرف دوڑ کر ایسے ملے کہ گویا ان کا بیج بن ایک ہی ہے۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت وغیرہ سے فارغ ہو کر ان کے پیچھے سے نکلے تو میں جلدی کر کے آگے ہوا کہ دیکھوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شکم مبارک سے کیا نکلتا ہے' میرا ارادہ کچھ اور تھا میں نے دیکھا تو وہاں کچھ نہ تھا' صاف سفید زمین تھی۔ میں نے عرض کی کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قضائے حاجت نہیں فرمائی؟ فرمایا کی لیکن ہم پیغمبروں کی جماعت ایسی جماعت ہے کہ ہمارے شکم سے جو نکلتا ہے زمین کو اس کو چھپا لینے کا حکم دیا گیا ہے' پھر وہ درخت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اپنی اپنی جگہ پر جا کھڑے ہوئے۔ دوسرا یہ کہ ہم چل رہے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا اژدہا راستے میں پیش آیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر اپنا گوش مبارک اس کی طرف کر دیا اس نے گوش حق نیوش پر اپنا منہ رکھ دیا جیسے کوئی راز کی باتیں کرتا ہے۔ ہم حیران رہ گئے' پھر وہ ہمارے دیکھتے ہی غائب ہو گیا گویا کھڑے کھڑے اسے زمین نگل گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم تو بہت ڈرے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنوں کا نمائندہ تھا۔ انہیں قرآن مجید کی ایک سورت بھول گئی تھی اس لئے انہوں نے اس کو میرے پاس بھیجا' میں نے اس کو وہ سورت اچھی طرح یاد کرا دی ہے۔ پھر ہم ایک گاؤں کے قریب پہنچے تو چند آدمی ایک دیوانی لڑکی کو جو کہ نہایت حسین وجمیل گویا چاند کا ٹکڑا تھی۔ لے کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام لے کر بلایا اور فرمایا کہ او جن! تیری کم بختی آئی ہے کہ تو اس وقت میرے سامنے اسے کیوں نہیں چھوڑ جاتا' تو نہیں جانتا کہ میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں' جا اس سے کنارا کر' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کرنا تھا کہ اسے ہوش آ گئی اور عقل وشعور بحال ہو گیا اور اس نے شرم وحیا سے اپنا منہ چھپا لیا

اور تندرست ہو کر جاتی رہی۔ (بے مثل بشر)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تبسم شریف

حضور تاجدار انبیاء شفیع روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بھی قہقہہ نہ لگایا بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہنسا صرف مسکرانا ہوتا تھا یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہنسی میں آواز نہ ہوتی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ حلق کا کوا نظر آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف مسکراتے تھے۔ (بخاری شریف' مشکوٰۃ شریف)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے (حاضر دربار ہونے سے) نہ روکا اور جب بھی مجھے دیکھتے مسکراتے۔ (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ' ترمذی)

نیز یہ بھی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت زیادہ ہنسنے کو ناپسند فرماتے۔ حدیث شریف میں ہے زیادہ نہ ہنسو کہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ (احمد' ترمذی' مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہنسنا متبسم سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گریہ مبارک

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گریہ مبارک بھی تبسم مبارک کی طرح ہی تھا یعنی آواز قطعاً بلند نہ ہوتی تھی' البتہ چشمان مبارک سے آنسو جاری ہو جاتے اور سینہ اطہر سے ایک مخصوص آواز سنائی دیتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ انور سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ابو یوسف لوہار کے پاس گئے' وہ ابراہیم (ابن رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی دایہ کے شوہر تھے۔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑا' پھر بوسہ لیا اور سونگھا' جب ہم دوبارہ اس کے پاس گئے تو ابراہیم حالت نزع میں تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی روتے ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ رحمت ہے اس کے بعد پھر روئے اور فرمایا! آنکھ آنسو بہاتی ہے' دل غمگین ہے اس کے باوجود ہم صرف وہی کہیں گے جس سے ہمارا خدا راضی ہو اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں۔ (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

پیارے اسلامی بھائیو! حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چلا کر رونا سخت ناپسند تھا البتہ بغیر آواز کے یعنی صرف آنکھوں اور دل سے رونا' خود سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت جگہ ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فوت ہوگئیں تو عورتیں رونے لگیں' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو کوڑے سے منع کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیچھے ہٹایا اور فرمایا اے عمر! پھر عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا شیطان کی آواز سے دور رہو' جو کچھ آنکھ اور دل سے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (احمد' مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخسار پیٹے' گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا چلانا چلائے یعنی بین کرے۔ (بخاری' مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ (سنن ابوداؤد)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزاح شریف

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کبھی کبھی مزاح فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مزاحاً فرمایا "یا ذوالا ذنین" یعنی او دو کانوں والے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے بھائی کے پاس ایک چھوٹا سا پرندہ تھا وہ مرگیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے مزاحاً فرمایا کرتے تھے یا اباعمیر مافعل النغیر. اے ابی عمیر نغیر کہاں گیا؟ خلاصہ حدیث (بخاری' مسلم' ترمذی)

ایک بار ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور سواری کیلئے جانور مانگا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کا بچہ دوں گا اس نے عرض کیا کہ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا بھئی ہر اونٹ اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے۔ (ترمذی' مشکوٰۃ' ابوداؤد)

ایک دفعہ ایک عورت حاضر خدمت ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرا شوہر بیمار ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا شوہر وہی ہے کہ جس کی آنکھوں میں سفیدی ہے؟ وہ عورت گھر گئی اور شوہر کی آنکھوں کو کھول کر دیکھنے لگی۔ اس شخص نے پوچھا کیا کر رہی ہو؟ تو عورت کہنے لگی مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ تمہاری آنکھوں میں سفیدی ہے۔ اس کے شوہر نے کہا تو بھی عجیب سادہ لوح عورت ہے ہر شخص کی آنکھوں میں سفیدی ہوتی ہے۔ (کیمیائے سعادت)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتی ہے اور عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا فرما دیجئے کہ حق تعالیٰ جل شانہ مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام فلاں جنت میں تو کوئی بوڑھی عورت داخل نہ ہوگی' وہ عورت رونے لگی اور واپس جانے لگی تو حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کہہ دو کہ جنت میں بڑھاپے کی حالت میں داخل نہ ہوگی بلکہ حق تعالیٰ جل شانہ تمام اہل

جنت عورتوں کو نوعمر کنواریاں بنادے گا۔ (شمائل ترمذی)

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھو جس طرح حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مزاح فرمانا ثابت ہے ایسے ہی ترمذی شریف میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مزاح سے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

مشہور و معتبر شارح حدیث حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ان روایات کی تطبیق یوں فرمائی کہ کثرت مزاح جو کہ سختی دل کا باعث بن جائے' یا اللہ عزوجل کی یاد سے غافل کر دے' یا کسی مسلمان کو ستانے اور دل آزاری کا باعث بن جائے' یا جس سے مزاح کیا جارہا ہے وہ برا مانے' یا دوسرے کو ذلیل کرنا مقصود ہو تو ایسی صورت میں جائز نہیں لیکن اگر ایسا نہیں بلکہ محض خوش طبعی ہو تو مضائقہ نہیں۔

جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دودھ کی کھیر پکائی۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کہ کھیر کھاؤ مگر انہوں نے انکار کر دیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھیر ان کے منہ پر مل دی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیان میں تشریف فرما تھے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیان سے ہٹ گئے اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منہ پر کھیر مل دی لیکن محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو کچھ نہ کہا بلکہ دیکھ کر مسکراتے رہے۔

(کیمیائے سعادت باب الکلام)

یہ بھی یاد رکھیئے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی ایسی بات اور ایسا مزاح نہیں فرمایا کہ جس میں جھوٹ یا خلاف واقعہ بات ہو۔

چنانچہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام نے بارگاہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ہمارے ساتھ مزاح بھی تو فرما لیتے ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں'

مگر میں کبھی غلط بات نہیں کہتا۔ (ترمذی شریف)

وہ مزاح جس میں جھوٹ ہو (جیسا کہ آج کل عام لطیفوں میں ہوتا ہے) گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ. جھوٹوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے' اس لئے ایسے مزاحوں سے گریز کرنا ضروری ہے جس میں جھوٹ کا شائبہ ہو' یا کسی کی دل آزاری کا پہلو نکلتا ہو۔ حضرت بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کیلئے خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے ہلاکت ہے' اس کیلئے ہلاکت ہے۔

(احمد' ترمذی' ابوداؤد' دارمی' مشکوٰۃ)

ایسے ہی کسی مسلمان کی ہنسی اڑانا بھی جائز نہیں' اس کی بھی حدیث پاک میں سخت ممانعت آئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ مذاق اڑانے والوں کو (قیامت کے دن) جنت کے ایک دروازے سے طلب کیا جائے گا۔ جب وہ داخل ہونے لگیں گے تو روک دیا جائے گا' پھر دوسرے دروازے سے طلب کیا جائے گا' جب وہ داخل ہونے لگیں گے تو پھر روک دیا جائے گا' اس طرح کئی بار کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ سمجھ جائیں گے کہ ہمارا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ (العیاذ باللہ) یعنی وہ طلب کرنے پر بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

(کیمیائے سعادت)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اخلاق مبارک

دوسرے فضائل کی طرح حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخلاق کریمہ میں بھی دوسرے تمام انسانوں سے ممتاز ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس صفت مبارکہ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم فرمایا' اس جگہ یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ خلق کا معنیٰ محض عاجزی یا انکساری ہی نہیں بلکہ باطنی طور پر تمام انسانی کمالات کی کیفیتوں کا نام خلق ہے جس کی مثال اس طرح آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی آدمی دکھی انسانیت کی خدمت کرتا ہے' کسی گرے ہوئے کو اُٹھاتا ہے' یا کسی مظلوم کی مدد کرتا ہے تو دل میں ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جسے رحم کہا جاتا ہے' ایسے ہی کسی ذاتی دشمن کو باوجود قوت کے معاف کر دیتا ہے اور انتقام نہیں

لیتا تو دل میں ایک قوت پیدا ہوتی ہے جسے عفو اور صبر کہا جاتا ہے اور یوں کسی ملک وملت یا دین ومذہب کے دشمن کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے اسے مقابلہ کا چیلنج دیتا ہے جوانمردی کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتا ہے تو پیدا ہونے والی کیفیات کا نام شجاعت ہوگا اور جب انسان ایسی تمام قوتوں کو عین موقع ومحل پر استعمال کرے تو اسے خلق کہا جائے گا۔

اللہ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر فرماتا ہے کہ پیارے محبوب:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم آیت ص۵) آپ بے شک بہت بڑے صاحب اخلاق ہیں اور خود تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ (میں محاسنِ اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں) یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف عظیم اخلاق کے مالک ہیں بلکہ تمام اقسام اخلاق مثلاً ۱- سخاوت' ۲- شجاعت' ۳- رحم' ۴- عفو' ۵- صبر' ۶- احسان' ۷- صدق' ۸- حوصلہ ۹- ادب' ۱۰- حیاء' ۱۱- امانت' ۱۲- مروت' ۱۳- دیانت' ۱۴- اخوت' ۱۵- غیرت' ۱۶- استقامت' ۱۷- عفت' ۱۸- عدالت' ۱۹- وفا' ۲۰- حسن معاشرت' ۲۱- زہد' ۲۲- تقویٰ اور دیگر تمام محاسنِ اخلاق کی تکمیل کے لئے تشریف لائے اور یہ تمام صفات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ اگر اس جگہ مذکورہ بالا صفات حمیدہ پر تھوڑی تھوڑی بھی بحث کی جائے تو مضمون بہت ہی لمبا ہو جائے گا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر مبارک

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باوجودیکہ شہنشاہ کونین مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر مبارک بادشاہوں کی طرح پر تکلف نہیں بلکہ انتہائی سادہ ہوتا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام فرمانے (سونے) کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔ (بخاری' مسلم' شمائل' ترمذی)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ آپ کے ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا ''چمڑے کا تھا'' جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس انصاری عورت آئی س نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر شریف دیکھا تو اپنے گھر سے میرے پاس ایک ایسا بستر بھیجا کہ جس میں اُون بھری ہوئی تھی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ فلاں عورت آئی تھی اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر شریف دیکھا' اس نے یہ بستر بھیج دیا۔ فرمایا اے عائشہ! اسے واپس کر دو' پھر فرمایا اگر میں چاہتا تو میرے پاس اللہ تعالیٰ سونے اور چاندی کے پہاڑ بھیج دیتا۔

(مدارج النبوۃ)

امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مسند میں ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چٹائی پر آرام فرما تھے اور چٹائی کے نشانات پہلوئے مبارک پر پڑے ہوتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر سوائے تہبند شریفہ کے اور کچھ نہ تھا اور کاشانہ اقدس کے ایک گوشے میں ایک صاع کے قریب جو پڑے تھے اور ایک کھال' دیوار پر آویزاں تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تمہیں کس چیز نے رلایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کیوں نہ روؤں جبکہ قیصر و کسریٰ باغوں اور نہروں میں سونے کے تختوں پر ریشم کے بستروں پر آرام کریں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب چٹائی پر آرام فرمائیں۔ فرمایا اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دنیا اُن کیلئے ہو اور آخرت ہمارے لئے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک ٹاٹ کا تھا جس کو دوہرا کر کے ہم بچھا دیتے۔ ایک رات مجھے خیال ہوا کہ اسے چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا' چنانچہ میں نے ایسے ہی کر دیا۔ صبح کو حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میرے نیچے کیا چیز بچھائی تھی۔ میں نے عرض کیا وہی روزانہ استعمال کا بستر تھا البتہ میں نے اسے چوہرا کر دیا تھا تا کہ نرم ہو جائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پہلے حال پر ہی رہنے دو۔ (شمائل ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا جو بائیں جانب رکھا ہوا تھا۔

(شمائل ترمذی)

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک کہ جس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگاتے تھے' چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ (صحیح مسلم' مشکوٰۃ شریف)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لباس مبارک

حضور سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموماً سادہ اور کم قیمت والا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے' کبھی کبھی (میان جواز کیلئے) بڑھیا لباس بھی استعمال فرماتے مگر جلد ہی اتار کر کسی کو عنایت فرما دیتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یمنی دھاری دار چادر جسے عربی میں (حبرہ) کہتے ہیں بہت پسند تھی اور ایسے ہی کرتہ بھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبوب ترین لباس حبرہ (دھاری دار یمنی چادر) تھی۔ (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو سرخ (دھاری دار) حلہ زیب تن فرماتے ہوئے دیکھا۔ میں بار بار کبھی تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو' میرے نزدیک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاند سے زیادہ بہت زیادہ حسین تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس کرتہ تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیوند لگا ہوا کمبل اور موٹا سا تہبند نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات مبارک انہیں کپڑوں میں ہوئی۔ (بخاری' مسلم)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ' صاف وشفاف ہوتے ہیں اور اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔ (نسائی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کیلئے مسجدوں اور قبروں میں تمہارے لئے سب سے بہترین لباس سفید لباس ہے۔ (ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ شریف

عمامہ باندھنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ٹوپی مبارک پر عمامہ شریف سجائے رکھا۔ عمامہ سنت متواترہ دائمہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک نہ تو بہت بڑا ہوتا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا بلکہ متوسط ہوتا تھا۔ عمامہ شریف کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑا کرتے تھے۔

''فیضانِ سنت'' میں ہے کہ عمامہ سات ہاتھ (ساڑھے تین گز) سے چھوٹا نہ ہو اور بارہ ہاتھ (چھ گز سے بڑا نہ ہو) عمامہ کے شملہ کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آقائے نامدار بے کسوں کے مددگار شفیع روزشمار حبیب پروردگار جناب احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ شریف باندھتے تو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ (ترمذی شریف)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عمامہ باندھنا اختیار کرو کیونکہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کے شملہ کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔ (مشکوٰۃ، بیہقی)

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے اس نے اپنے شیوخ حدیث سے روایت کیا ہے کہ جنگ خندق میں کفار کی طرف سے پہلے پہل عمر بن عبدود جو بڑا بہادر اور نڈر تھا میدان میں نکلا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر بکواس کرنے لگا کہ مسلمانوں میں کوئی میرے مقابلے کا ہے تو نکلے۔ یہ سن کر شیر خدا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک آ، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تلوار انہیں عطا کی اور اپنا عمامہ مبارک اُن کے سر پر رکھ دیا، دعا کی کہ اے اللہ! اسے عمر بن عبدود پر فتح عطا فرما۔ شیر خدا اس کے مقابلے میں آئے حالانکہ عمرو کئی آدمیوں پر بھاری تھا لیکن حملہ حیدری کے آگے اس کا کچھ بھی نہ بنا۔ شیر خدا نے تلوار کے ایک ہی وار میں اس کا سر اتار کر دور پھینک دیا۔ یہ دیکھ کر سب کافر گھبرائے ہوئے بھاگ گئے اور اسلام فتح یاب ہوا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر مبارک

بخاری نے سہل بن سعد روایت کیا ہے کہ ایک عورت تاجدار کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چادر لائی۔ سہل نے جب یہ حدیث بیان کی تھی تو حاضرین سے پوچھا تھا کہ تم جانتے ہو بردہ کسے کہتے ہیں۔ حاضرین نے کہا بردہ وہ چادر ہے کہ اس کے کنارے بھی بنے ہوئے ہوں یعنی کنی دار چادر ہو۔ اس عورت نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بنی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چادر کی ضرورت بھی تھی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے قبول

فرمالیا جس وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے تو اس کے تہ بند باندھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے اس کو چھو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے یہ وضاحت فرما دیجئے۔ فرمایا اچھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس میں تھوڑی دیر بیٹھے' پھر گھر گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر بھجوادیا۔ اس کی قوم نے اسے کہا تو نے یہ اچھا نہیں کیا کیونکہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اور تو خوب جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سائل کو خالی نہیں پھیرتے' ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اب دقت پیش آئے۔ اس آدمی نے کہا واللہ میں نے اس لئے چادر لی ہے کہ جس روز میں مروں' یہ میرا کفن ہو تاکہ میں اس کی برکت سے بخشا جاؤں۔ سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ چادر اس کے کفن کے کام آئی۔ (بخاری)

امام احمد اور طبرانی نے وازع سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جسے کچھ جنی آسیب تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک آدمی ہے جسے جنی آسیب ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کیلئے دُعا کیجئے۔ فرمایا اسے حاضر کر' میں نے اسے حاضر کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک کا ایک کونہ پکڑ کر ہاتھ اٹھایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغل مبارک کی سفیدی دکھائی دی' پھر اس کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا کہ اے دشمن خدا نکل جا' وہ فوراً اچھا ہو گیا اور تندرستوں کی تاکنی تاکنے لگا۔ پھر اسے اپنے آگے بٹھا کر اس کیلئے دُعا کی اور اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا' وہ ایسا تندرست ہو گیا کہ وفد میں ایسا تندرست کوئی اور نہ تھا۔ (احمد' طبرانی)

ابوداؤد نے عبداللہ بن زید مازنی سے روایت ہے کہ نماز استقا کیلئے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ میں تشریف لائے اور جس وقت قبلہ کی طرف منہ پھیرا تو اپنی چادر مبارک کو (رحمت پلٹنے کیلئے) اُلٹایا پلٹایا۔ (ابوداؤد) (یہ بخاری جلد۲ ص ۲۰ پر بھی مروی ہے)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شمشیر مبارک

ابن سعد نے روایت کیا ہے کہ جنگ احزاب میں عمرو بن عبدود کے مقابل جب

حضرت علی مرتضٰی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اپنی تلوار مبارک دی' وہ تلوار ایسی چلی کہ دشمن کے سر کو چھونے سے اڑا کر لے گئی۔

(بے مثل بشر)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کاسا مبارک

ابن حجر ہیثمی نے شرح شمائل میں لکھا ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیالہ جو کہ درخت گز (جھاؤ) کی موٹی لکڑی کا تھا اور اس پر لوہے کی کڑی چڑھی ہوئی تھی' انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ ایک دفعہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ لوہے کی کڑی کو اتار کر اس کی بجائے سونے یا چاندی کی کڑی چڑھا دی جائے۔

ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایسا نہ کرنا چاہئے کیونکہ پیالے کے ساتھ یہ لوہے کی کڑی بھی متبرک ہے' اسے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ مبارک لگا ہوا ہے۔ یہ سن کر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ ارادہ چھوڑ دیا' پھر جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئے تو ان کے بیٹے نصر سے پیالہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آٹھ لاکھ دوم (دو لاکھ روپے) دے کر خرید لیا۔

بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں گیا' وہاں مجھے عبداللہ بن سلام ملے۔ کہنے لگے میرے مکان پر چل میں تجھے اُس پیالہ میں پلاؤں گا جس پیالہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیا کرتے تھے۔ یہ سن کر بڑی خوشی سے ان کے مکان پر گیا' انہوں نے مجھے اس پیالہ میں ستو پلائے' کھجوریں کھلائیں اور میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز بھی ادا کی۔ (بخاری)

بخاری اور ایک اور کسی ذکر میں ابی حازم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی ساعدہ کے دورہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے سقیفہ بنی ساعدہ میں ٹھہر کر سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہمیں پانی پلا۔ سہل کہتے ہیں کہ میں نے یہ پیالہ (جسے انہوں نے دکھایا) نکال کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہیوں کو اس میں پانی پلایا۔

فائدہ: سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ پیالہ جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی پلایا تبرکاً اپنے پاس سنبھال رکھا' پھر عمر بن عبدالعزیز نے تبرکاً اسے لے رکھا تھا۔

امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اس خدا کی قسم! جس کے سوا اور کوئی خدا نہیں' سچا معبود وہی ایک ہے۔ ابتدائے اسلام میں ہم پر ایک وہ وقت بھی تھا کہ جب کبھی مجھے بھوک لگتی اور کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو میں الٹا زمین پر پڑ کر سینہ لگائے پڑا رہتا اور بہت صبر کرتا۔ ایک دن میں صحابہ کی گزرگاہ میں اسی طرح پڑا ہوا تھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے اس خیال پر کہ یہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں گے' قرآن کی ایک آیت پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے کچھ نہ کہا اور جاتے رہے' پھر عمر گزرے انہیں بھی میں نے وہی آیت سنائی کہ شاید میرے مطلب کو سمجھیں' مگر وہ بھی جاتے رہے' پھر آپ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور اصلی مطلب سمجھ کر فرمایا چلا آ۔ میں اٹھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے۔ دودھ کا ایک پیالہ دیکھا' فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے عرض کیا کہ فلاں کس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بطور ہدیہ بھیجا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیہ کھا لیتے تھے اور صدقہ نہیں لیتے تھے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی' میں نے کہا حاضر ہوں۔ فرمایا جا تمام اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔ اصحاب صفہ اس وقت بے خانماں تھے سوائے صفہ پیش مسجد کے کسی کا کوئی مکان نہ تھا اور نہ اہل عیال۔ میں نے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم سنا تو مجھے بہت گراں معلوم ہوا کہ یہ دو چار گھونٹ دودھ اصحاب صفہ کو کیا کریگا' قطرہ قطرہ بھی حصہ میں نہیں آئے گا۔ میں ایسا ہی رہ جاؤں گا میں اس وقت بھوک سے سخت بے تاب ہوں۔ میرا حق تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے دے دیتے۔ خیر بجز بجا آوری حکم اور کوئی چارہ نہ تھا' میں انہیں بلا لایا۔ جب وہ آ بیٹھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ہی حکم دیا کہ ایک طرف سے شروع کر۔ ایک ایک کو پیالہ پکڑاتا جا' میں جسے

پیالہ دیتا وہ سیر ہو کر پھر مجھے پکڑا دیتا' میں دوسرے کو۔علی ہذا القیاس۔ تا آنکہ سب سیر ہو گئے اور دودھ ویسے کا ویسا ہی' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ دست مبارک میں لیا اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ اب میں اور تم پینے والے رہ گئے ہیں۔ لے تو پی میں پی رہا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے اور پی' اور پی۔ میں بہت سیر ہوا یہاں تک کہ میں نے قسم کھا کر کہا کہ اب میرے پیٹ میں ایک قطرہ کی گنجائش نہیں۔ فرمایا پیالہ مجھے دے' میں نے پکڑا دیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خدا کی حمد بجالا کر اور بسم اللہ پڑھ کر سب کا بچا ہوا پی لیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انگشتری چاندی کی بنوائی تھی جس کے ساتھ مہر لگاتے اور اسے پہنتے نہیں تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا۔ ایک سطر میں محمد' دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسریٰ قیصر اور نجاشی کی طرف خطوط تحریر فرمائے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی کہ وہ لوگ بغیر مہر شدہ خطوط قبول نہیں کرتے تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ چاندی کا تھا اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں تھی' پھر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں' پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں' پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ اریس کے کنویں میں گر گئی' اس

کا نگینہ ''محمد رسول اللہ'' کے نقش کا تھا۔

یہ تمام روایتیں (شمائل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کتاب سے نقل کی گئی ہیں۔

ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر حکم دیا کہ ہمارے لئے چاندی کی انگوٹھی تیار کراؤ جس کے نگینہ پر ہمارا نام ''محمد بن عبداللہ'' کندہ کیا ہوا ہو اور حضرت علی انگوٹھی لے کر مُہر کن کے پاس آئے۔ ایک قطعہ کاغذ پر ''محمد بن عبداللہ'' لکھا ہوا اسے دکھا کر کہا کہ اس نگین پر اس کا نقش کندہ کر دے۔ وہ اس پر ''محمد بن عبداللہ'' کا نقش کھودنے لگا۔ کھود کر جب دیکھا تو وہ بجائے ''محمد بن عبداللہ'' کے ''محمد رسول اللہ'' کھدا پایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے تو تجھے ''محمد بن عبداللہ'' لکھ کر دیا تھا' اس نے کہا کہ میں تو اپنے ارادے سے اسی کو کھود رہا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ کو ''محمد رسول اللہ'' کھودنے پر پھیر دیا اور مجھے اس کی کچھ بھی خبر نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگوٹھی لے کر تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سب کچھ عرض کر دیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا کیوں نہ ہو؟ میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کیلئے جاتے تو اپنی انگشتری ہاتھ سے اتار کر جاتے۔ (ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم مبارک

ابن شاہین نے قیس بن کعب نخعی سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی اوطاۃ بن کعب اور ارقم ایک وفد بن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور یہ دونوں بھائی اپنے وقت میں بڑے خوبصورت تھے) اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر دونوں مسلمان ہوگئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دُعائے خیر کی اور اوطاۃ کیلئے ایک سند لکھ کر ایک جھنڈا بھی انہیں عطا کیا۔ وہ اسی جھنڈے کو لے کر جنگ قادسیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ (بے مثل بشر)

حضرت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے اس کا نام مطاع (تابعداری کیا گیا) رکھا۔ پھر اسے ایک جھنڈا دیا اور سرخ گھوڑے پر سوار کیا اور فرمایا اپنے ساتھیوں کی طرف جا' جو شخص میرے اس جھنڈے کے نیچے آجائے گا وہ عذاب سے امن میں رہے گا۔ (طبرانی' ابن عساکر)

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جنگ خیبر میں تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل دن میں اپنا جنگی جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دے کر دشمن کے مقابل بھیجوں گا کہ خدا کے حکم سے قلعہ خیبر اس کے ہاتھوں فتح ہو جائے گا۔ صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین' شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں اور وہ میدان میں نہیں نکل سکتے۔ فرمایا اسے میرے پاس حاضر کرو' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک ان کی آنکھوں پر لگا دیا۔ لگاتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں اچھی ہو گئیں گویا دکھتی نہ تھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا کی اور جھنڈا دے کر قلعہ پر بھیج دیا۔ ایک ہی حملہ حیدری میں قلعہ فتح ہو گیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زرہ مبارک

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں جب کچھ لوگ شیطان کے اس بکواس سے کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے' بے بس ہو کر بھاگ نکلے تو سب سے پہلے میری نظر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑی۔ میں پکار پکار کر کہنے لگا کہ لوگو! تم گھبرا کر کہاں جاتے ہو؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو صحیح سلامت موجود ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا' کعب اس وقت ایک زرد رنگ کی یا کچھ حصہ زرد تھا زرہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بدن سے اتروا کر اپنے جسم مقدس پر پہنی' پھر اتار کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہن لینے کا حکم دیا۔ وہ پہن کر قتال کفار میں مشغول ہو گئے۔ سترہ حملے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوئے لیکن وہ بابرکت زرہ جس میں جسم مبارک تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت کا اثر تھا جان سے محفوظ رہے اور کوئی ہتھیار نہ لگا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موزے مبارک

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہر نعل (جوتا شریف) میں دو دو تسمے تھے (ترمذی شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک (جوتا شریف) کے تسمے دوہرے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے نعلین مبارک پہنے دیکھا کہ جن پر بال نہیں تھے۔ (صحیح بخاری شریف) ۃ

ابونعیم نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پاؤں میں پہننے کیلئے موزے طلب کیے۔ موزے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے رکھے ہوئے تھے کہ ایک کوا جھپٹ کر چونچ میں لے کر اوپر کو اڑ گیا۔ تھوڑی دور اوپر جا کر موزے کو الٹا کر اوپر کی طرف سے زمین پر گرا دیا۔ اس سے ایک سانپ نکل کر بھاگ گیا (یا مارا گیا) یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ ﷻ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے موزے کو جب تک احتیاط سے نہ جھاڑے نہ پہنا جائے۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کیلئے جاتے تو دور نکل جایا کرتے تھے۔ ایک روز ایک درخت کے نیچے موزے اتار کر رکھ دیئے اور آپ تھوڑا سا دور جا کر پس پردہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر جب ایک موزہ پاؤں میں ڈال رہے تھے تو ایک جانور آیا اور جلدی سے دوسرے موزے کو اٹھا کر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور پلٹے کھا کھا کر موزے کو الٹا سیدھا کرتا رہا کہ اس سے ایک سانپ نکل کر زمین پر آ پڑا۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا پاک کی خاص عنایت مجھ پر ہے۔

نقش نعلین کے فیوض و برکات

نعلین مبارک کی تعریف اور فیوض و برکات میں علماء کرام نے کئی رسائل تصنیف فرمائے۔ یہاں اختصاراً کچھ برکات عرض کیے دیتا ہوں۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ اگر نقش نعل مبارک کو درد کے مقام پر رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ درد سے نجات عطا فرماتا ہے' پاس رکھنے سے راستے کی لوٹ مار سے حفاظت ہوتی ہے اور ایسے ہی اللہ عزوجل شیطانی اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ رزق حلال میں اگر نقش نعل مبارک رکھا جائے تو بڑی برکت حاصل ہوتی ہے' چوری سے مال محفوظ رہتا ہے۔ اگر وضع حمل کے وقت نقش نعلین مبارک عورت کے ہاتھوں میں دیا جائے تو اللہ تعالیٰ آسانی فرما دیتا ہے۔ اگر دھو کر پیا جائے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ لاعلاج امراض کو شفا عطا فرما دیتا ہے۔

کبھی کبھی ننگے پاؤں چلنا بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عصا مبارک

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف میں تین سو ساٹھ بت پائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اس وقت ایک عصا تھا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عصا سے ایک ایک کی طرف اشارہ کر کے آیت جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا. پڑھتے جاتے تھے اور وہ گرتے جاتے تھے۔

ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ۳۶۰ بت بیت اللہ شریف کے گرد تانبے اور قلعی سے محفوظ کر کے دیواروں کے ساتھ کھڑے کیے ہوئے تھے تو اشارۂ عصا سے وہ سب منہ کے بل گرتے جاتے تھے۔

رازی نے بیان کیا ہے کہ معاذ بن عفراء کی اہلیہ کو پھلبھری ہوگئی۔ اس نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا عصا مبارک اس کے داغوں پر پھیر دیا' فوراً داغ جاتے رہے اور جسم درست ہوگیا۔

بیہقی اور ابن عسا کر نے محمد بن سیرین سے اس نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا عصا تھا۔ جب آپ فوت ہو گئے تو آپ کے کفن کے نیچے اُن کے بدن کے ساتھ لگا کر رکھ دیا گیا اور دفن کئے گئے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارک

حضرت علامہ ابراہیم بن محمد الیبجوری شمائل شریف کی شرح صفحہ ۱۸۳ پر کعب احبار سے نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

''اہل جنت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی عبدالکریم ہے۔ اہل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار ہے اہل عرش کے نزدیک عبدالمجید تمام فرشتوں کے نزدیک عبدالحمید انبیاء کرام کے نزدیک عبدالوہاب شیاطین کیلئے عبدالقہار جنات کے نزدیک عبدالرحیم پہاڑوں میں عبدالخالق صحراؤں میں عبدالقادر سمندروں میں عبدالمہیمن زندوں کے نزدیک عبدالقدوس حشرات الارض کے نزدیک عبدالغیاث جنگلی جانوروں میں عبدالرزاق درندوں میں عبدالسلام چوپایوں میں عبدالمومن پرندوں میں عبدالغفار تورات میں موذموذ انجیل میں طاب طاب صحف میں عاقب زبور میں فاروق اللہ تعالیٰ کے نزدیک طٰہٰ ویٰسین اور مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور کنیت ابوالقاسم ہے۔ اس لئے جنتیوں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت تقسیم فرمائیں گے۔ حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی تحریر فرماتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں سب سے افضل نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے تخلیق کائنات سے دو ہزار سال قبل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک محمد رکھا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بعض صوفیائے کرام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی ہزار ہی نام ہیں۔

قاضی محمد عاقل لکھتے ہیں بعض علماء نے ایک ہزار نام اور بعض نے ننانوے اور بعض نے تین سو اسماء مبارک بتائے ہیں۔

جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میرے بہت نام ہیں' میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں' میں احمد ہوں' میں ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میری وساطت سے کفر کو نیست و نابود فرماتا ہے۔ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاشر ہوں یعنی لوگ میدان حشر میں میرے پیچھے ہو کر چلیں گے اور میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عاقب ہوں یعنی عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے۔ (شمائل نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کنز العباد میں تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ ننانوے نام لکھے ہیں۔

محمد' احمد' محمود' حامد' عاقب' فاتح' خاتم' حاشر' ماحی' داعی' سراج' مبشر' بشیر' نذیر' رسول' نبی' حاذ' مہتد' مہدی' خلیل' ولی' نصیر' طٰہٰ' یٰسین' مزمل' مدثر' حبیب' حکیم' مصطفیٰ' مرتضیٰ' مختار' مصدق' قائم' حجۃ' بیان' حافظ' شہید' عادل' حکیم' نور' مبین' برہان' مذکر' امین' واعظ' صاحب' ناطق' مکی' مدنی' ابطحی' عربی' ہاشمی' قریشی' عزیز' مضری' حریص' رؤف' رحیم' جواد' غنی' کریم' علیم' طیب' مطیب' خطیب' فصیح' سید' طاہر' مطہر' امام' امی' متقی' باز' شفاء' متوسط' سابق' مقتصد' متین' اول' آخر' زاہد' باطن' رحمۃ' شافع' مشفع' محلل' آمر' ناہی' حلیم' قریب' شکور' رقیب' مجتبیٰ' منیب' منجی' منیر' بصیر' صادق' رشید۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ننانوے اسماء گرامی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ اسماء سابقہ آسمانی کتب مثلاً تورات' انجیل' زبور وغیرہ اور تمام صحائف میں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی لکھ دیئے تھے۔ اس لئے سابقہ امتیں حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کا وسیلہ دے کر اپنے مصائب و آلام کو دور کرواتے تھے۔ قرآن مجید میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں صریحاً ارشاد ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو۔ (انعام' ۲۰)

سابقہ امتوں کے علماء نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن و جمال اور جود وسخا کی کماحقہ وضاحت کی تھی۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے پیدائش اور جائے ہجرت کا ذکر پوری تفصیل سے بیان کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بالکل اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ جلیلہ کو پہچاننے میں بھی غلطی نہیں ہو سکتی ہے۔

احمد کا نام مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لیا اور فرمایا میرے بعد ایک نبی آئے گا جو نبی ''آخرالزماں'' ہوگا اور اس پر سلسلہ نبوت ختم واتم ہوگا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عُمر مبارک

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ برس مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز رہے' اس حال میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی آنا شروع ہوئی اور دس برس مدینہ منورہ میں گزارے اور وصال مبارک ہوا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ (شمائل نبویہ ﷺ)

جریر نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ وہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال مبارک اس وقت ہوا جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بھی اتنی تھی اور اس وقت میری عمر بھی تریسٹھ برس تھی۔ (حوالہ مذکورہ)

صحابہ کرام علیہم الرضوان' محدثین' محققین' مفسرین' جمہور علماء اور اہل سنت والجماعت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے بارے میں متفق اور متحد ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تریسٹھ برس کی عمر میں وصال فرمایا یعنی اعلان نبوت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں سکونت اختیار فرمائی۔ مذکورہ بالا تین احادیث کے راوی بہت معروف ہیں' ہر ایک کا اپنا مقام و مرتبہ ہے۔ انہوں نے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر (تریسٹھ برس) بیان فرمائی ہے' اسی پر اُجماع امت ہے۔ اس پر مزید

دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا عرض کی کہ ہماری عمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کا وصال بھی تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ (شمائل نبوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' ص ۴۰۲)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال مبارک

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے۔ کل نفس ذائقة الموت. ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ (انبیاء' ۳۵)

قرآن مجید کے اسی قانون کے تحت ہر ذی روح موت کا ذائقہ چکھے گا۔ انبیاء علیہم السلام بھی اس قانون سے مبرا نہیں لیکن ایک عام انسان کی موت اور نبی کی موت میں بہت تفاوت ہے۔ انبیاء اللہ تعالیٰ کی چنی ہوئی جماعت ہوتی ہے' ان کا ہر معاملہ عام انسانوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے جہاں تک امام الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کا تعلق ہے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موت باقی تمام نسل انسانی سے مختلف' اعلیٰ وارفع' اور افضل ترین ہے۔ یقیناً آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی موت آئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو آخری وعظ فرمایا وہ ایسا مؤثر تھا کہ سن کر صحابہ کی آنکھوں سے اشک جاری ہوگئے اور دل پر خوف خدا جاری ہوگیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ ایسا لگتا ہے جیسے کوئی رخصت ہونے والا وصیت کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور ارشاد فرمائیں کہ ہم لوگوں سے کس بات کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عہد لینا چاہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا' اس کے احکام پر عمل کرنا' میرے بعد بہت فتنے اٹھیں گے لیکن تم میرے اور میرے خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑنا' میرے اصحاب کی تعظیم بجالانا وہ مجھ پر صدق دل سے ایمان لائے اور میری ہدایت پر کاربند رہے۔ میرا دور سب سے بہتر دور ہے

اس کے بعد میرے صحابہ کا زمانہ پھر میرے صحابہ کے دیکھنے والوں کا زمانہ پھر اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بظاہر مجھ پر ایمان لائیں گے لیکن نماز کی پابندی کھو بیٹھیں گے اور نفسیاتی شہوتوں میں گرفتار ہو کر میرے احکام چھوڑ دیں گے۔ ممنوعات میں مبتلا ہوں گے دینی باتوں کو اپنی خواہشوں کے مطابق بنائیں گے اور لوگوں کو دکھانے کیلئے نیک عمل کریں گے۔ بلاضرورت قسمیں کھائیں گے اور بغیر گواہی طلب کیے گواہی دیں گے امانت والے کی امانت ادا نہیں کریں گے بات کرنے میں جھوٹ بولیں گے زبان سے کہیں گے مگر عمل نہ کریں گے علم اور بردباری ان سے اٹھ جائے گی۔ جہالت اور فحاشی کا دور ہوگا شرم وحیاء اور ایمانداری نہ رہے گی جھوٹ خیانت ماں باپ کو تکلیف رشتے داروں سے قطع تعلق بخل و حرص لالچ اور حسد زنا بداخلاقی ہمسایہ کو تکلیف پہنچانا عام رواج پکڑ جائے گا۔

وہ لوگ دین اسلام سے ایسا نکل جائیں گے جیسا کمان سے تیر دور جا پڑتا ہے۔ جب سب کے سب شریر لوگ ہی دنیا میں رہ جائیں گے تو قیامت قائم ہو جائے گی۔

اور جو شخص خدا کے احکامات کی مخالفت کرے اور حاکم اسلام کی اطاعت چھوڑ دے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا اور اس کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔

اس وصیت کے بعد تاجدار انبیاء شفیع روز جزا محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین پر ایک سیدھا خط کھینچا اور اس خط کے دائیں بائیں اور خطوط نکالے۔ پھر فرمایا کہ یہ سیدھا خط خدا تعالیٰ کی سیدھی راہ ہے اور اس کے داہنے بائیں جس قدر خطوط ہیں وہ مختلف راستے ہیں اور ہر راستہ پر ایک ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے۔ سیدھے چلنے والے کو اس کی طرف بلاتا ہے پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام اور اپنی تمام امت کو سلام فرمایا ممبر سے نیچے اتر کر دولت خانے پر تشریف لے گئے اور باہر تشریف نہیں لائے۔

صحابہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وقت رخصت نزدیک آیا تو اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں قیام فرما تھے۔ ہم لوگ حاضر خدمت ہوئے ہماری طرف دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا کہ اے میرے جان نثارو! تمہیں آفرین و مرحبا! تم پر

ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پناہ میں رکھے۔ میں تم کو تقویٰ وعبادت الٰہی کی وصیت کرتا ہوں اور تم کو خدا تعالیٰ کی حفاظت پر چھوڑے جا رہا ہوں' میرے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے جانشین ہیں۔ آج کا دن میرے لئے قیام دنیا کا آخری دن ہے اور عقبیٰ کی طرف جانے کا پہلا دن ہے۔ منقول ہے کہ دوشنبہ کے روز حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ملا کہ نہایت اچھی شکل بن کر میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور نہایت نرمی سے روح شریف کو قبض کرو۔ گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا' اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جانا ورنہ واپس لوٹ آنا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک اعرابی کی شکل میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانے پر حاضر ہوئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر پکارا السلام علیکم یا حبیب اللہ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبوت و رسالت کے مالک ہیں اگر اندر آنے کی اجازت ہو تو میں حاضر ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب یہ آواز سنی تو جواب دیا کہ اے بندہ خدا حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مرض کی سخت تکلیف میں ہیں' ملاقات کا موقع نہیں ہے۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی طرح آواز دی اور عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے' میرا حاضر خدمت ہونا ضروری ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آواز سنی اور ارشاد فرمایا کے اے فاطمہ! دروازے پر کون ہے جو تم سے اندر آنے کے متعلق جھگڑتا ہے۔ عرض کی بابا جان یہ کوئی اعرابی ہے جسے میں نہیں پہچانتی' ہر چند جواب دے رہی ہوں کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت اپنے مرض میں ہیں مگر وہ نہیں مانتا اور اندر آنے پر اصرار کرتا ہے۔ تین بار پکار کر اجازت طلب کر چکا ہے' چوتھی بار اپنی کرخت آواز سے پکارا کہ میں تھرتھرا گئی اور میرے جسم میں لرزہ آ گیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے نور نظر' اے لخت جگر! تم کو معلوم نہیں یہ کون ہے' یہ تمام لذتوں کو مٹانے والا' تمام خوشیوں کا توڑنے والا' اولادوں کو یتیم کرنے والا' گھروں کو اجاڑنے والے' قبرستانوں کو آباد کرنے والا' عورتوں کو بیوہ بنانے والا' اے میری جان! اس شخص سے کوئی جھگڑا نہ کرو۔ اس کے بعد حضور تاجدار

انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ملک الموت علیہ السلام شوق سے اندر چلے آؤ۔ ملک الموت نے حاضر ہو کر نہایت ادب سے سلام کیا۔ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب ارشاد فرمایا' اس سے دریافت فرمایا کہ اے ملک الموت کیسے آنا ہوا۔ روح قبض کرنے کیلئے یا مجھے دیکھنے کیلئے' عرض کی کہ میں حضور کی زیارت کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت ہوگی تو روح اقدس قبض کروں گا ورنہ واپس چلا جاؤں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار دیا ہے خواہ دنیا میں رہنا اختیار فرمائیں خواہ موت کو پسند فرمائیں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت سوائے اپنی امت کے غم کے اور کوئی غم نہ تھا' کئی بار زبان مبارک سے امتی امتی فرمایا۔ ملک الموت علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کو خدا کے حوالے اور اس کی رحمت کے سپرد فرما دیجئے۔

حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ملک الموت علیہ السلام! میرا جگر اپنی امت کے غم میں جلتا ہے اور میری امت بڑی گنہگار ہے نہ جانے اس کا کیا بنے گا۔ ملک الموت علیہ السلام نے عرض کی کہ امت کو خدا کی حفاظت میں دیجئے' اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ان پر رحمت فرمائے گا۔ ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے اور میں اپنے رفیق اعلیٰ کے دیدار کا مشتاق ہوں' ملک الموت علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا سے رحلت کو پسند فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بتاؤ کہ جبرائیل علیہ السلام کہاں ہیں۔ عرض کیا کہ وہ پہلے آسمان پر ہیں' تمام فرشتے ان کے پاس آ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعزیت کر رہے ہیں' ان باتوں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام' حضرت میکائیل علیہ السلام' حضرت اسرافیل علیہ السلام آئے اور ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے' ہر فرشتے کے ہاتھ میں ایک نور کا جھنڈا اور شراب جنت کا ایک ایک پیالہ تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام سرہانے اور باقی تمام فرشتے اردگرد بیٹھ کر صلوٰۃ والسلام میں مشغول ہو گئے۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ دنیا سے میری رخصت کا وقت قریب آ گیا۔ انہوں نے عرض کی ہاں' حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خوشخبری سناؤ کہ بارگاہ خداوندی میں میرے لئے کیا تیاریاں ہو رہی ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور فرشتے ہر جگہ صف بستہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں ادب سے کھڑے ہیں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شکر الٰہی بجالا کر حضرت میکائیل علیہ السلام سے یہی سوال فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جنت کو آراستہ کیا گیا ہے حور وغلمان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی منتظر ہیں۔

پھر حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے خدا کے پاک فرشتو! تم بھی مجھے خوشخبری سناؤ۔ سب نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم تمام آسمانوں کے فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ پہلے آسمان پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے حاضر رہیں' خانہ آفتاب پوری شعاعوں سے منور ہے۔ حوریں بہشت میں آرائش کئے ہوئے جمال پاک کی منتظر ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت میں امت کے شفیع ہوں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت اللہ عزوجل قبول فرمائے گا۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا آج دنیا میں تم سے ملنے اور اہل وعیال کے دیکھنے کا آخری دن ہے کوئی اور بشارت دو۔ ان باتوں سے حضرت فاطمہ وعائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور تمام ازواج مطہرات رونے لگیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی حضور کس قسم کی بشارت کے خواہش مند ہیں' فرمایا کہ مجھے سخت صدمہ اس بات کا ہے کہ میرے بعد قرآن مجید کون پڑھے گا' رمضان کے روزے کون رکھے گا' حج بیت اللہ کون کرے گا اور میری امت کا میرے بعد کیا حال ہوگا۔ مجھے اس وقت بار بار میری امت یاد آتی ہے' فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان کی طرف گئے اور جو کچھ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بارگاہ رب العالمین میں عرض کیا اور تھوڑی دیر بعد واپس

آ کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ میں آپ کی امت کا نگہبان ہوں اور میرا نام ارحم الراحمین ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے، جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ حضور کیوں روتے ہیں، ارشاد فرمایا اے جبرائیل! میں کوئی دنیا کیلئے نہیں روتا، نہ آخرت کیلئے، میں صرف اپنی گنہگار امت کیلئے روتا ہوں۔ پھر دوبارہ جبرائیل علیہ السلام آسمان پر گئے اور فوراً واپس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اور آپ کی امت جنت میں داخل نہ ہوگی اس وقت تک تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔

حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رو کر بآواز بلند فرمایا امتی امتی۔ اے جبرائیل علیہ السلام پھر بارگاہ خداوندی میں جاؤ اور عرض کرو کہ میری امت کا حساب و کتاب اور سب معاملہ میرے سپرد فرمائے تاکہ ان کے گناہوں پر میرے سوا اور کوئی واقف نہ ہو، یہ بات بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منظور کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے اور آپ کے سوا کوئی دوسرا ان کے عیوب پر مطلع نہ ہوگا۔

اس وقت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا اے عزرائیل علیہ السلام! اب میرا جی خوش ہوا، اب میرے پاس آؤ۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام نہایت ادب سے قریب آئے اور روح پاک قبض کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔

حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قبر شریف میں اتارنے کے بعد جب میں نے دیدار مبارک کا آخری جلوہ دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لب مبارک ہل رہے ہیں۔ میں اپنا کان قریب لے گیا تو فرمارہے ہیں "اللھم اغفر لامتی" اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ میں نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے یہ تمام کیفیت بیان کی جسے وہ سن کر حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفقت و رحمت یاد کر کے بے اختیار روتے تھے۔

باب نہم

فضائل مدینۃ المنورہ

پیارے اسلامی بھائیو! آپ سے اگر کوئی پوچھے کہ دنیا میں بڑے بڑے شہر آباد ہیں لیکن ان سب میں سے خوبصورت، پررونق اور پیارا کون سا شہر ہے۔ عام لوگ تو جو چاہیں اس کا جواب دیں مگر عشاق کا جواب یہی ہوگا کہ تمام شہروں سے پیارا خوبصورت وہ شہر ہے جہاں پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ یعنی مدینہ طیبہ۔

یہ شہر صرف مسلمانوں کو ہی پیارا نہیں بلکہ دونوں جہاں کے خالق و مالک اللہ جل جلالہ کو بھی پیارا ہے۔ اس لیے کہ رب العالمین اس اس شہر کی قسم کھاتا ہے اور قسم پیاری چیز کے نام پر کھائی جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ ﷻ ہم کو پیارا ہے تو ہم اس کے نام پر قسم کھاتے ہیں۔ اللہ ﷻ کو مدینہ منورہ پیارا ہے اس لیے وہ اس کی قسم کھاتا ہے۔ لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ o وَاَنْتَ حِلٌ" بِھٰذَا الْبَلَدِ o اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس شہر کی قسم جس میں تو تشریف فرما ہے۔ اکثر مفسرین عظام نے اس شہر سے مراد مکہ معظمہ لیا ہے۔ مگر بعض مفسرین کرام نے اس سے مدینہ طیبہ مراد لیا ہے۔ (جذب القلوب ص 21)

دوسری دلیل یہ ہے کہ مدینہ طیبہ اللہ جل جلالہ کو پیارا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ہجرت یہ دعا فرمائی تھی۔ اللھم انک ان اخر جتنی من احب البقاع الی فاسلنی فی احب البقاع الیک۔ یعنی اے اللہ ﷻ تو نے مجھے اس شہر سے نکالا ہے جو مجھے محبوب تھا۔ اب مجھے ایسی جگہ ٹھہرا جو مجھے زیادہ محبوب ہو۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تو اللہ ﷻ نے آپ کو مدینہ طیبہ ٹھہرایا۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ کے نزدیک سب سے پیارا شہر مدینۃ المنورہ ہے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ اللہ ﷻ کو مدینہ طیبہ پیارا ہے۔ اگر کوئی مسلمان مسجد نبوی شریف میں دو رکعت نماز پڑھے اللہ ﷻ اس کو کامل حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ سبحان اللہ خانہ کعبہ میں سارے سال میں ایک دفعہ حج ہوتا ہے مگر مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں جب بھی دو رکعت نماز پڑھ لی جائے تو کامل حج کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

اور اگر سو رکعت نماز پڑھی جائے تو پچاس حج کا ثواب۔ (جذب القلوب ص 20)

چوتھی دلیل یہ ہے کہ مدینہ منورہ اللہ جل جلالہ کو اتنا پیارا ہے کہ جتنے شہر فتح ہوئے تلوار اور لڑائی سے فتح ہوئے یہاں تک مکہ معظّمہ بھی۔ مگر جب مدینہ منورہ فتح ہوتا ہے تو نہ تلوار نہ خونریزی نہ لڑائی وغیرہ کی نوبت آتی ہے بلکہ خود بخود فتح ہو جاتا ہے یعنی اللہ ﷻ کو اتنا بھی پسند نہیں کہ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں خون رواں ہو۔ روایت میں آتا ہے کہ تمام شہر تلوار سے فتح ہوئے مگر مدینتہ المنورہ قرآن پاک سے فتح ہوا (جذب القلوب ص 31)

پانچویں دلیل یہ ہے کہ اللہ ﷻ کو مدینہ پاک اتنا پیارا ہے کہ مدینہ طیبہ کی ہر گلی اور کوچہ پر ایک فرشتہ کی ڈیوٹی لگا دی ہے جو مدینہ شریف کی پاسبانی اور چوکیداری کرتا ہے۔ سبحان اللہ! بادشاہوں کے محلوں کی چوکیداری زمین کے منتری کرتے ہیں اور محبوب خدا کے شہر کی چوکیداری آسمان کے فرشتے کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص 16)

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدینہ پیارا ہے

تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی محبوبیت کی دعا فرمائی۔ اللھم حبب الینا المدینتہ کحبنا مکتہ او اشد متفق علیہ (مشکوٰۃ) اے اللہ میرے لیے مدینہ محبوب بنا دے جیسا کہ ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ مکہ معظّمہ سے زیادہ محبوب بنا۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں فرمایا۔ الینا۔ یعنی جمع متکلم کی ضمیر اختیار فرمائی تو مطلب یہ ہوا کہ مدینہ طیبہ کو ہم مسلمانوں کے لئے محبوب بنا دے۔ اللہ ﷻ نے اس دعا کو زیور قبولیت سے آراستہ فرمایا اور اہل ایمان کے دل میں مدینہ طیبہ کی محبت بھر دی یہی وجہ ہے کہ مومن جب ہی بیت اللہ شریف کے حج و زیارت سے فارغ ہوتا ہے تو مدینہ طیبہ کی محبت اسے مدینہ منورہ میں لے آتی ہے۔ مگر بدذوق جو حلاوت ایمان سے ناآشنا ہیں ان

کے ہاں مدینہ طیبہ جانا شرک و بدعت نظر آتا ہے۔ (جذب القلوب ص 21)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو کمالِ شوق وصال مدینہ سے تیز کر دیتے اور چادر مبارک دوش انور سے گرا دیتے اور فرماتے ھذہ ارواح طیبہ یہ ہوائیں پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں اور چہرہ انور پر جو گرد و غبار پڑتا اس کو دور نہ فرماتے اور اگر کوئی صحابی گرد و غبار سے بچنے کے لئے سر اور منہ چھپاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روک دیتے اور فرماتے خاک مدینہ شفاء ہے۔

مدینہ میں مرنے والے کے لئے سفارش:

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ بڑا پیارا ہے کہ وہاں کے مرنے والوں کو اپنی سفارش سے بخشوا کر جنت میں داخل کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ اس میں مرے بیشک میں مدینہ میں مرنے والوں کی سفارش کروں گا۔ (مشکوٰۃ ص240)

یہی وجہ ہے کہ مسلمان اپنی موت کو مدینہ طیبہ میں سعادت خیال کرتے ہیں کیونکہ انہیں حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی سفارش ہوگی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللھم ارزقنی شھادہ فی سبیلک وجعل موتی فی بلد رسولک۔ اے اللہ عزوجل مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور میری موت اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کریم میں ہو۔ اللہ عزوجل نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا قبول فرمائی کہ آپ کو شہادت کی موت عطا ہوئی اور مدینہ طیبہ ہی میں مدفون ہوئے۔ بالخصوص محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس رواضہ اقدس میں جگہ پائی جس کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم روضۃ من ریاض الجنہ فرمایا ہے۔ یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاروق اعظم پر ایک بہت بڑی شفقت اور احسان عظیم ہے۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل مدینہ طیبہ کی اتنی محبت تھی کہ شہر پاک سے باہر نکلنا پسند نہ کرتے تھے۔ محض اس اندیشہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس شہر سے باہر

جاؤں اور وہاں موت آ جائے اور مدینہ شریف کے غبار اور مٹی پاک اور قبر کی سعادت سے محروم رہ جاؤں۔ چنانچہ آپ نے ساری عمر میں ایک فرضی حج ادا فرمایا اور اپنی تمام عمر مدینہ طیبہ میں بسر کر دی۔ آخر وہاں ہی مدفون ہو کر سعادت ابدی حاصل کی۔ (جذب القلوب)

اہل مدینہ کا احترام:

مسلمانوں پر ضروری ہے کہ مدینہ پاک اور وہاں کے رہنے والوں کی عزت کرنی چاہیے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے ان کو تکلیف دینے سے اللہ کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بارگاہ الٰہی میں اٹھائے اور یہ دعا فرمائی۔ اللھم من ارادنی واھل بلدی بسوء فعجل ھلا له اے اللہ جو شخص میرے شہریوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اسے جلدی ہلاک فرما۔ (جذب القلوب)

حضرت سعد بن اب یوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو اللہ عزوجل اس کو ایسے گھلا دیگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (مسلم شریف ص 445)

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلماً اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ تعالیٰ اس کو ڈرائے گا اور اس پر اللہ عزوجل کی اور ملائکہ کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو گی اور اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائے گا۔ (جذب القلوب صفحہ 33)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اذی اھل المدینه اذاہ اللہ کہ جس نے اہل مدینہ کو اذیت پہنچائی اللہ عزوجل اس کو اذیت پہنچائے گا۔ (وفاء الوفاء ص 32 ج 1)

حکایت: امرائے فتنہ میں سے ایک امیر مدینہ منورہ میں آیا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت مدینہ شریف میں تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے ان کی بصارت میں ضعف آ گیا تھا۔ لوگوں نے ان سے عرض کیا کہ مصلحت وقت یہ ہے کہ آپ چند روز کے لئے مدینہ شریف سے باہر چلے جائیں اور اس ظالم کے سامنے نہ آئیں تاکہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہیں چنانچہ آپ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مدینہ منورہ سے مدینہ

منورہ سے نکلے اتفاقاً راستے میں ایک جگہ بہ سبب ضعف بصارت ٹھوکر کھا کر گر پڑے اور فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرایا' بیٹوں نے عرض کیا ابا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرانا کیونکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ظاہری پردہ فرما چکے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس اہل مدینہ کو ڈرایا بیشک اس نے مجھے ڈرایا۔

(جذب القلوب ص32)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میری ہجرت گاہ' اور میری آرام گاہ ہے اور قیامت کے دن یہیں سے میرا اٹھنا ہے لہٰذا میری امت پر میرے پڑوسیوں کے حقوق کی حفاظت لازم ہے جبکہ وہ کبائر سے بچیں۔ تو جس نے ان کے حقوق کی حفاظت کی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع بنوں گا اور جس نے ان کے حقوق کی حفاظت نہ کی وہ دوزخ میں پیپ اور خون ہلایا جائے گا۔ (جذب القلوب ص301)

خاک مدینہ ہر بیماری کی شفاء ہے:

حدیث پاک میں ہے کہ خاک مدینہ ہر بیماری یہاں تک کہ جذام اور برص سے بھی شفا ہے۔ (کشف الغمہ ص222)

تاجدار مدینہ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مدینہ کی مٹی میں ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

(وفاء الوفاء شریف ص47 جلد1)

علامہ زُرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ مدینہ منورہ کی مٹی میں شفاء ہے لیکن منکر کو نفع نہیں کرتی۔ (زرقانی علی المواہب ص335 جلد8)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنے تپ کا علاج مدینہ پاک کی خاک سے کیا کرو۔ چنانچہ مدینہ پاک میں یہ عمل خلفاً سلفاً اور قدیمًا وحدیثًا متوارث چلا آتا ہے۔ کہ وہاں کے باشندے تپ کے علاج خاک مدینہ سے کیا کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص29)

حکایت: شیخ مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میرا

ایک غلام تھا جسے ایک سال متواتر بخار آتا رہا۔ بہت علاج کرائے گئے مگر کچھ افاقہ نہ ہوا علاج سے مایوس ہو کر مدینہ پاک کی خاک لی اور اسے پانی میں گھولا اور پھر غلام کو وہ پانی پلایا اسی وقت جب خاک مدینہ سے گھلا ہوا پانی غلام کے پیٹ میں پہنچا صحت ہو گئی۔

(جذب القلوب ص29)

حکایت: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جن ایام میں میری اقامت مدینہ طیبہ میں تھی ان دنوں میں میرے قدموں پر سوجن شروع ہو گئی۔ زمانہ کے حکیموں اور طبیبوں نے یہ سخت مہلک اور جان لیوا مرض بتائی۔ میں نے پیارے شہر مدینہ کی خاک لی اور قدموں میں ملی تو تھوڑے سے وقت میں نہایت آسانی سے صحت یاب ہو گیا۔

(جذب القلوب ص29)

مدینہ پاک کے پھلوں میں بھی شفاء ہے صحیحین کی حدیث میں ہے کہ جو شخص نہار منہ مدینہ پاک کی عجوہ کھجور کے سات دانے کھالے تو اس پر زہر اور جادو کا اثر نہ ہو گا۔

(حوالہ مذکورہ)

مدینہ پاک وبائی امراض سے پاک اور محفوظ ہے:

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب شہر مدینہ طابہ اور طیبہ ہے یعنی خوب ستھرا۔ ذرا اس کا بیان اور بھی سن لیجئے۔ آج سائنسی دور ہے آج دنیا ترقی کی بلندیوں تک پہنچ رہی ہے اور وبائی امراض سے بچنے کی کئی راہیں سامنے آچکی ہیں۔ بڑے بڑے شہروں کو وبائی بیماریوں سے بچانے کے لئے صاف وستھرا رکھنے کے تمام ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن اتنے وسیع انتظامات کے باوجود وبائی امراض آ ہی جاتے ہیں خواہ وہ کراچی کا شہر ہو یا بمبئی یا پیرس ہو کوئی بھی ان بیماریوں سے محفوظ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

کیونکہ یہ شہر پاک اور ستھرے نہیں ہو سکتے اگرچہ ظاہری پاکی کتنی ہی کوشش سے کی جائے اور وہ بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں اگرچہ وہ دارالخلافہ بھی ہوں۔ ہاں روئے زمین پر اللہ ﷻ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر اور اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ مدینہ منورہ ہے۔ جس کو خود رب العالمین نے ایسا ستھرا بنایا ہے کہ وہاں کوئی وبائی بیماری نہیں جا سکتی اور

نہ پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ مدینہ طابہ۔ طیبہ۔ طیبہ ہے یعنی خوب ستھرا ہے۔ اگر یہ بیماریاں وہاں ہوں تو وہ طابہ و طیبہ کیسے کہلا سکتا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوابوں کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے ایک عورت سیاہ رنگ پراگندہ بالوں والی دیکھی جو مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں داخل ہو گئی۔ میں نے اس کی تاویل تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وبائی بیماریاں مہیعہ کی طرف نکل چکی ہیں اور مہیعہ جحفہ ہے۔ (جو دار شرک ہے) (راہ البخاری مشکوٰۃ ص 239)

ایک اور ایمان افروز حدیث ملاحظ فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ پاک کے راستوں پر فرشتے مقر ر ہیں یعنی ان کے پہرے ہیں۔ مدینہ میں نہ طاعون داخل ہوگا۔ اور نہ ہی دجال۔
(مشکوٰۃ ص 240)

گنبد خضرا کی فضیلت مبارکہ:

گنبد خضرا یعنی آرام گاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مبارکہ کے بارے علماء کرام اور محدثین فرماتے ہیں کہ قبر انور کی جو جگہ جسم اقدس سے متصل اور ملی ہوئی ہے۔ وہ کعبہ معظمہ سے افضل ہے۔ اس میں علمائے حق کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ قبر انور آسمانوں اور عرش عظیم سے بھی افضل ہے۔ کیونکہ اس میں افضل الخلق جلوہ افروز ہیں۔
(جذب القلوب ص 171) (نزہتہ المجالس ص 159)

روضہ اطہر کے بارے میں شہنشاہ عرب عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مابین بیتی و منبری روضتہ من ریاض الجنتہ یعنی جو میرے گھر اور منبر شریف کے درمیان ہے وہ جنتی باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ بعض روایات میں اس طرح ہے۔ مابین قبری و منبری روضتہ من ریاض الجنتہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنتی باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح جنت میں خدا کی رحمت کی لگاتار بارشیں ہوتی رہتی ہیں اس طرح روضہ طہر پر بھی رحمت خدا کی بارشیں لگاتار برستی رہتی ہیں۔

محقق علما الاطلاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث کا یہ مطلب اور معنی ضعیف ہیں رحمت خدا کا نزول تمام مساجد اور بقاع خیر میں ہوتا ہی رہتا ہے تو روضہ اطہر کی تخصیص کہاں باقی رہے گی یہ کلام اپنی حقیقت پر محمول ہے کہ واقعی روضہ اطہر جنت کا ٹکڑا ہے۔ کل قیامت کے روز روضہ انور کو فردوس اعلیٰ میں لایا جائے گا جیسا کہ ابن جوزی اور ابن فرحون نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا ہے۔ شیخ ابن حجر عسقلانی اور اکثر محدثین نے اسی قول کو ترجیح دی ہے یا پھر اس حدیث کا صحیح معنی یہ ہے کہ روضہ انور جنت کا ٹکڑا ہے کہ یہ جنت سے مالک جنت کے لئے لایا گیا ہے۔ اور پھر اپنی جگہ واپس جنت میں بھیجا جائے گا۔ یہ قول حضرت ابن ابی حمزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ جو مکہ معظمہ کے جلیل القدر علماء سے ہیں۔ (جذب القلوب ص 131 تا 133)

روضہ اطہر کا سفر سنت صالحین ہے:

سب سفروں سے مبارک سفر دیار محبوب کا سفر ہے۔ علماء حق نے گنبد خضراء کی طرف سفر کرنے کو فقط جائز ہی نہیں فرمایا بلکہ اعلیٰ درجہ کی قربت بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ مبارک سفر نصیب فرمائے۔ آمین

روضہ اطہر کی زیارت کے لئے سفر کرنا صحابہ عظام اور تابعین اور کثیر سلف صالحین سے ثابت ہے۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ واقعہ تو بڑا ہی مشہور ہے۔ جب مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال ظاہری فرمایا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان پر قیامت قائم ہوگئی زندگیاں اجڑ گئیں غم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگ بے قرار ہوگئے۔ ان میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے آپ مدینہ کی گلیوں میں دیوانہ وار پھرتے تھے اور لوگوں سے پوچھتے تھے کہ بھائیو! تم نے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو مجھے بھی دیدار کرادو مجھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ ہی بتادو۔ مدینے کی گلیوں میں ہر جگہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان ہیں۔ آخر کار بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جدائی کی تاب نہ لاکر مدینے سے ہجرت کر کے ملک شام کے شہر حلب میں چلے گئے۔''

تقریباً ایک سال کے بعد خواب میں آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار لیا' سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے ہیں اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا ہے؟ کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا؟ آنکھ کھل گئی۔ اضطراب بڑھ گیا۔ لبیک یا سیدی صلی اللہ علیہ وسلم' اے آقا صلی اللہ علیہ وسلم غلام حاضر ہے' کہتے ہوئے اٹھے اور راتوں رات اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چل نکلے رات دن برابر سفر کرتے ہوئے' آخر مرکز عشاق دیار مدینہ کی نورانی اور پرکیف فضاؤں میں داخل ہو گئے۔ مدینے میں داخل ہوتے ہی دل کی دنیا زیروزبر ہو گئی۔ سیدھے مسجد نبوی شریف میں پہنچے اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا' آہ! وہاں بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے آخر کار بے قرار ہو کر مزار پرانوار پر حاضر ہوئے اور روتے ہوئے عرض کیا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم حلب سے غلام کو بلایا اور خود پردہ میں چھپ گئے' دیدار بھی نہ کرایا روتے روتے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو کر قبر انور کے قریب گر گئے۔

اس دوران بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدینہ منورہ میں آمد کا شہرہ ہو چکا تھا۔ ہر طرف غل تھا کہ موذن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ' سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور بے ہوش ہو گئے۔ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوش آیا تو دیکھا کہ ہر طرف لوگوں کا ہجوم ہو گیا ہے۔ اب منت و ساجت شروع ہو گئی۔ لوگ التجائیں کر رہے ہیں۔ اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ پھر وہ درد بھری اذان سنا دو جو مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر سب سے معذرت طلب کر رہے تھے' بھائیو! یہ میری طاقت سے باہر ہے کیونکہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اذان کہا کرتا تھا تو جس وقت میں **اشھد ان محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم** کہا کرتا تھا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا آنکھوں سے دیدار کر لیا کرتا تھا۔

آہ! اب تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں چھپ گئے ہیں۔ اب بتاؤ کہ اذان میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیونکر ہو گا؟ مہربانی فرما کر مجھے اس خدمت سے معاف کر دو۔ مجھ میں برداشت کی قوت نہیں۔ ہر چند لوگوں نے اصرار کیا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے انکار ہی کیا۔

بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رائے دی کہ کسی صورت سے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا لاؤ۔ اگر شہزادے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اذان کی فرمائش کریں گے تو بلال ضرور مان جائیں گے۔ کیونکہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے حد محبت ہے۔ یہ رائے پسند آئی۔ چنانچہ ایک صاحب جا کر حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا لائے۔ آتے ہی حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج ہمیں وہی اذان سنا دو جو ہمارے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گود میں اٹھا لیا اور پھر کہا، تم میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیجہ کے ٹکڑے ہو، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کے پھول ہو، جو کچھ تم کہو گے وہی ہوگا۔

شہزادے! اگر میں نے انکار کر دیا اور کہیں تم روٹھ گئے تو مزار میں سرکار صلی اللہ وسلم بھی رنجیدہ ہو جائیں گے۔

اب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان شروع کر دی۔ مدینہ کی فضاؤں میں جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرسوز آواز گونجی، تو اہل مدینہ کے دل ہل گئے مہینوں کے بعد بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان سن کر لوگوں کی نگاہوں کے سامنے سرکار ابدقرار صلی اللہ علیہ وسلم کی دینوی حیات کا سماں بندھ گیا۔ لوگ روتے ہوئے بے تابانہ مسجد نبوی شریف کی طرف دوڑ پڑے۔ ہر شخص بے قرار ہو کر گھر سے باہر آ گیا۔ عورتیں، بچے، سبھی مضطربانہ گلیوں میں نکل آئے، لوگ غم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نڈھال ہو رہے ہیں۔ ہچکیاں لے لے کر رو رہے تھے جس وقت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشھدان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبان سے ادا کیا، ہزار ہا چیخیں ایک ساتھ فضا میں بلند ہوئیں، جس سے فضا دہل گئی، مرد عورتیں سبھی زار و قطار رو رہے تھے۔ ننھے ننھے بچے اپنی ماؤں سے لپٹ کر پوچھ رہے تھے، امی جان! سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو آ

گئے، مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کب مدینے تشریف لائیں گے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا تو بے ساختہ نظر منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اٹھی۔ آہ! منبر خالی تھا۔ آہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نہ ہو سکا۔ ہجر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے چین ہو گئے۔ غم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاب نہ لا سکے۔ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ جب بہت دیر کے بعد ہوش آیا تو اٹھے اور روتے ہوئے پھر ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ (فیضان سنت)

روضہ انور کی زیارت سے گناہوں کی بخشش:

اللہ ﷻ کا فرمان عالیشان ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ط (پارہ سورہ نساء)

ترجمہ! اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرما دیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیت مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر حاضری دینا گناہوں کی بخشش کا بہترین ذریعہ ہے۔

1- محمد بن حرب ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور زیارت کے بعد روضہ انور کے مقابل بیٹھ گیا کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور روضہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ﷻ نے اپنی کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی اور اس میں ارشاد فرمایا۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گنہگار ہوں اور اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے آپ کو اپنا سفارشی بناتا ہوں اور پھر اس نے چند بیت پڑھے اور چلا گیا۔ اتنے میں مجھے نیند آ گئی تو زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ اس شخص کو جا کر بشارت سنا دو کہ خدائے رحمٰن نے تمہارے گناہوں کو میری شفاعت کی برکت سے

بخش دیا ہے۔(جذب القلوب ص 211)

2- حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیان فرماتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحلت فرمائے ہوئے صرف تین روز ہی گزرے تھے کہ ایک اعرابی قبر انور پر حاضر ہوا اور قبر انور سے چمٹ گیا۔اور قبر مبارک کی خاک سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جو خدا سے سنا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ﷻ سے لیا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا۔اس میں یہ آیت مبارکہ بھی ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ط

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بھی اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور تمہارے دربار میں حاضر ہوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری سفارش فرمائیں۔اعرابی جذبہ شوق سے یہ کلمات عرض کرتا ہے اور ادھر قبر انور سے آواز آتی ہے' جاؤ تمہاری بخش ہوگئی ہے۔

(جذب القلوب ص 211)

3- حضرت شیخ صالح سید احمد رفائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر سال حاجیوں کے ذریعہ سے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام بھیجا کرتے تھے۔ایک دفعہ جب خود حج پر تشریف لے گئے تو روضہ اقدس پر جب حاضری دی۔صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد یہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے میں حاجیوں کے ذریعہ سے سلام خدمت اقدس میں پہنچاتا تھا آج خود حاضر ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا کرم فرماتے ہوئے اپنے ہاتھ مبارکہ قبر سے باہر نکالیے تاکہ میں ان کو چوم کر اپنی عقیدت کی پیاس بجھاؤں۔یہ درخواست بڑے عشق ومحبت اور تضرع عجز سے پیش کی تو تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نیاز مند غلام کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے اپنے دونوں مبارک ہاتھ قبر انور سے باہر نکال دیئے اور عاشق نے آگے بڑھ کر ان کو بڑی عقیدت مندی سے بوسہ دیا۔(نزہۃ المجالس جلد اوّل ص 158)

ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ ﷻ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اقدس میں زندہ ہیں اور اپنے عاشقوں کے سلاموں اور درخواستوں کو سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

بہر حال وہ شخص کتنا سعادت مند ہے جو مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر اپنے آقا ومولا اور اللہ ﷻ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور کی زیارت سے متعلق فرماتے ہیں۔

☆ ''جو میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔'' (بیہقی)

☆ ''جو میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہے۔'' (بزاز)

☆ ''جو میرے پاس زیارت کرنے کے لئے آئے سوائے میری زیارت کے اور کوئی حاجت نہیں رکھتا تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے روز اس کی شفاعت فرماؤں۔'' (طبرانی)

☆ ''جو حج کرے میری وفات مبارکہ کے بعد اور میری قبر انور کی زیارت کرے تو اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (طبرانی)

☆ ''جو شخص بیت اللہ شریف کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔'' (طبرانی)

ان احادیث مبارکہ کی اصل کتابیں تو ساتھ بیان کردی ہیں میں نے انہیں جذب القلوب ص 195 سے نقل کی ہیں۔

روضہ اطہر سے دارین کی نعمتیں

پیارے اسلامی بھائیو! بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان کے لئے پشت پناہ اور دنیا وآخرت کی برکات وخیرات کا منبع ہے جو آتا ہے وہ ضرور کچھ لے کر جاتا ہے۔ گنہگار آتا ہے تو مغفور ہو کر جاتا ہے غم زدہ آتا ہے تو مسرور ہو کر جاتا ہے گدا آتا ہے تو شاہ بن کر جاتا

ہے' خالی دامن والا سائل آتا ہے تو دامن بھر کر واپس جاتا ہے۔ غرضیکہ کوئی ایسی چیز نہیں جو اس دربار میں نہ ملتی ہو۔ ذیل کی روایات پڑھئے اور اپنا ایمان تازہ کیجیے۔

1- ابن ابی شیبہ بسند صحیح روایت کی ہے کہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ایک بڑا قحط پڑ گیا تو ایک مسلمان روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت قریب ہلاکت کے ہے۔ ان کے لئے بارش طلب فرماؤ اس دعا کے بعد وہ شخص خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ جاؤ' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت دے دو کہ بارش ہوگی۔ (جذب القلوب ص 221)

2- حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے والد ماجد کے پاس اَسی دینار امانت کے طور پر رکھے اور کہا کہ اگر تم کو ضرورت پیش آئے تو ان کو خرچ کر لینا یہ کہہ کر وہ شخص جہاد کو چلا گیا۔ میرے والد کو ایک ضرورت در پیش ہوئی اور امانت کا روپیہ اس میں خرچ کر دیا جب وہ شخص واپس آیا اس نے اپنا روپیہ مانگا تو میرے والد صاحب امانت تو خرچ کر بیٹھے تھے اور اس کے علاوہ کوئی اور روپیہ بھی ان کے پاس نہ تھا لہٰذا انہوں نے اسے وعدہ دیا کہ کل تشریف لانا۔ والد صاحب کو فکر ہوا کہ کل امانت واپس کرنی ہے اور روپیہ کی آمد کا کوئی خاص ذریعہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا والد صاحب رات کو مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوئے۔ وہاں کبھی منبر کے پاس استغاثہ کرتے اور کبھی روضہ اطہر کی طرف متوجہ ہو کر فریاد کرتے۔ کہ کل امانت کے ادا کرنے کا وعدہ ہے۔ لہٰذا اَسی دینار حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگتا ہوں۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو اندھیری رات میں ایک مرد سامنے آیا اور اس نے اَسی دینار کا تھیلا میرے والد صاحب کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ والد صاحب نے بڑی خوشی سے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تحفہ قبول کیا اور صبح کے وقت مالک کو اس کی امانت واپس کر دی۔ (جذب القلوب ص 222)

3- امام ابوبکر بن مقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور طبرانی اور ابو شیخ تینوں حرم

شریف میں حاضر ہوئے۔ بھوک بڑی لگ گئی اور پورے دو دن بھوکے رہے۔ آخرکار جب عشاء کا وقت ہوا تو روضہ انور پر حاضری دی اور درخواست پیش کی کہ یارسول اللہ الجوع محبوب خدا میں بھوکا ہوں۔ بھوک کی شکایت کر کے واپس آ گیا اور میں اور ابوشیخ دونوں ساتھی سو گئے اور تیسرا ساتھی طبرانی انتظار میں بیٹھ رہے کہ کس وقت کچھ آتا ہے۔ کچھ وقت گزرا۔ ایک علوی صاحب آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا' دروازہ کھولا۔ ان کے ہمراہ دو غلام تھے۔ ہر ایک کے ہاتھ زنبیل (تھیلی) تھی جس میں کھجوریں اور کھانا تھا۔ اس نے کچھ ہمارے سامنے پیش کیا' ہم سب کھانے بیٹھ گئے اور انہوں نے ساتھ کھایا اور جو بچ گیا' وہ ہم کو دے دیا اور علوی صاحب کہنے لگے کہ تم لوگوں نے اپنی بھوک کی شکایت سبز گنبد والے کے سامنے پیش کی تو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت مجھے خواب میں حکم دیا کہ جاؤ اور ان بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔

(جذب القلوب-ص222)

4- ابن الجلاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مدینہ شریف حاضر ہوا۔ وہاں مجھے ایک دو فاقے آ گئے۔ آخر روضہ انور پر حاضر ہوا اور عرض کرنے گا۔ انا ضیفک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور کا مہمان ہوں۔'' اتنا کہہ کر سو گیا۔ خواب میں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ آدھی روٹی تو میں خواب ہی میں کھا گیا۔ جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ آدھی روٹی ابھی میرے ہاتھ میں موجود ہے۔'' (جذب القلوب۔ص223)

5- حضرت ابوبکر اقطع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا۔ وہاں مجھے پانچ روز تک کھانا میسر نہ ہوا۔ چھٹے روز مجبور ہو کر روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ انا ضیفک یارسول اللہ۔ ''اے اللہ ﷻ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا مہمان ہوں۔'' اتنا عرض کیا اور پھر سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

دائیں طرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آگے آگے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے اور فرمایا۔ "جلد اٹھو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔" میں اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مبارک آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی اور خود واپس تشریف لے گئے۔ میں نے وہ روٹی کھانا شروع کی۔ جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا روٹی سے بچا ہوا موجود تھا۔ (جذب القلوب۔ ص 223)

6- ابو محمد اشبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ غرناطہ بستی میں ایک شخص کو بیماری لاحق ہوئی اور تمام طبیب اس بیماری سے عاجز رہ گئے اور لوگ اس بیماری سے اچھا ہونے سے ناامید ہو گئے۔ وزیر ابن ابی خصال نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک خط لکھا جس میں اشعار تھے اور ان اشعار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کی بیماری سے شفا حاصل ہونے کی درخواست تھی۔ جب قافلہ مدینہ طیبہ پہنچا اور وہ اشعار روضہ انوار پر پڑھے گئے تو اسی وقت اس شخص کو صحت و تندرستی حاصل ہو گئی۔

(جواہر البحار۔ جلد رابع۔ ص 34)

روضہ اقدس خدائی حفاظت میں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کے لاکھوں دشمن آئے اور اسلام کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور ختم کر دیا مگر وہ اسلام کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اسی طرح روضہ اطہر گنبد خضرا بھی دشمنوں کو چبھتا رہا۔ دشمنوں نے اسے شہید کرنے کی کئی ایک کوششیں کیں مگر وہ خود تباہ و برباد ہو گئے اور گنبد خضراء الحمد للہ اب بھی اپنی آب و تاب سے درخشاں اور تابندہ ہے اور رہے گا۔ روضہ اقدس پر فرشتوں کی حفاظتی چوکیاں ہیں اور خود اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

نصرانیوں کی کوشش ناکام ہو گئی

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب جذب القلوب ص 124

میں لکھتے ہیں کہ حضرت سلطان نور الدین سید محمود بن زنگی نے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔ جلدی پہنچو۔ وہ دونوں شخص نور الدین کے پاس خواب میں کھڑے تھے یعنی ان کی شکل وصورت دکھا کر فرمایا جا رہا تھا کہ جلد مدینہ پہنچو اور ان چوروں کو گرفتار کرو۔ حضرت نور الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں' میں سمجھ گیا کہ ضرور کوئی مدینہ منورہ میں حادثہ رونما ہوا ہے۔ آپ نے راتوں رات چند سواریوں کا انتظام کیا اور بہت سا مال و دولت لے کر بیس آدمیوں کے ہمراہ مدینہ طیبہ کی طرف چل پڑے۔

سولہ روز کے بعد رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ صبح ہوتے ہی منادی کرا دی کہ اہل شہر میں سے جو کوئی بھی ہمارے پاس آئے گا اسے بہت سا انعام دیا جائے گا یہ اعلان سنتے ہی بہت سے لوگ آتے رہے اور انعام لیتے رہے مگر وہ دو آدمی جو خواب میں دیکھے تھے نظر نہ آئے اس لیے پوچھا کہ کوئی باقی تو نہیں رہ گیا؟ جو میرے پاس نہ آیا ہو لوگوں نے کہا کہ کوئی آدمی شہر میں ایسا نہیں رہ گیا ہے جو نہ آیا ہو مگر دو شخص مغربی پرہیز گار ہیں اور لوگوں سے کنارہ کش رہتے ہیں صرف وہ نہیں آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ ان کو بھی بلاؤ جب وہ دونوں بادشاہ کے سامنے حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی دو شخص ہیں جن کی طرف سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو انہوں نے کہا ہم ایک مہمان سرائے میں رہتے ہیں جو روضہ انور کے قریب ہی تھی بادشاہ نے ان کو وہیں چھوڑا اور خود ان کی منزل کی طرف چلے گئے پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک جالے میں قرآن مجید کا نسخہ موجود ہے اور ایک گوشہ میں چند کتابیں جو وعظ و نصیحت سے متعلق تھیں رکھی ہوئی ہیں اور بہت سا مال وزر بھی ایک جگہ پڑا ہوا ہے جس سے مدینہ پاک کے فقیروں کو دیتے تھے ان کی خواب گاہ پر ایک ٹاٹ بچھا ہوا تھا بادشاہ نے اس ٹاٹ کو اٹھایا تو دیکھا کہ اس کے نیچے ایک صندق (سرنگ) ہے جو قبر انور کی طرف جا رہی ہے اور بالکل قبر انور کے قریب پہنچی ہوئی ہے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ بڑا غضب ناک ہوا اور واپس آ کر ان دونوں کو ڈرایا اور پوچھا کہ تم کون ہو اور یہ سرنگ کیوں لگائی ہے وہ ڈر گئے اور اقرار کیا کہ ہم نصرانی

ہیں اور ہم کو نصرانیوں نے بہت سامان وزر دے کر روانہ کیا ہے کہ کسی طرح سے روضہ اقدس سے سرکار دوجہاں کا جسد اطہر نکال کر لے آؤ۔ کہتے ہیں جب ان کی سرنگ قبر انور کے قریب پہنچی تھی اس رات بڑی گھٹا چھا گئی اور بڑی بجلی چمکی اور کڑک کی بہت بڑا زلزلہ آیا اسی رات کے آخری حصہ میں سلطان مذکور مدینہ منورہ پہنچ جاتے ہیں۔ بادشاہ ان نصرانیوں کا کلام سن کر بہت رویا اور حکم دیا کہ اسی جگہ میرے سامنے ان دونوں لعینوں کو قتل کر دو۔ چنانچہ ان دونوں کو قتل کر کے کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔ پھر سلطان نے روضہ اطہر کے چاروں طرف ایک صندق کھدوائی اور قلعی پگھلا کر صندق کو بھروا دیا اور چاروں طرف کی جگہ کو خوب مضبوط بنا دیا تا کہ کسی بے دین کو اس مقام تک پہنچنا آسان نہ رہے۔ (جذب القلوب ص 124)

رافضیوں کی کوشش بھی کامیاب نہ ہوسکی:

حلب کے رافضیوں سے چند رافضی مدینہ منورہ آئے مدینہ پاک کے حاکم کے پاس گئے اور اس کے سامنے بہت تحفے تحائف پیش کیے اسے لالچ وحرص کے جال میں پھنسا کر کہا کہ حکم دو کہ ہمارے لیے روضۂ اقدس کھول دیا جائے تا کہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسد اطہر قبر مطہر سے نکال کر اپنے ساتھ وطن لے جائیں حاکم مدینہ دنیا کے طمع وحرص میں ایسا پھنسا کہ دربان کو حکم بھیج دیا کہ جب یہ لوگ تیرے پاس آئیں تو ان کے لئے روضہ شریف کا دروازہ کھول دینا اور یہ لوگ جو کچھ بھی کریں انہیں منع نہ کرنا دربان بیان کرتا ہے کہ جب میں نے نماز عشاء سے فارغ ہو کر دروازے بند کر دیئے تو چالیس آدمیوں کی ایک جماعت آئی جن کے پاس روشنی کے لئے شمعیں اور بتیاں تھیں اور زمین کھودنے کے لئے بیلچے وغیرہ تھے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے حاکم کے حکم کے مطابق دروازہ کھول دیا اور ایک گوشہ میں جا کر رونے لگ گیا اور دل میں سوچ رہا تھا کہ کہیں ان ظالموں کے ظلم کی وجہ سے قیامت برپا نہ ہو جائے۔ جب یہ لوگ اندر داخل ہوئے اور قبروں کو کھودنا شروع کیا ابھی کچھ حصہ ہی کھودا ہو گا کہ سب کے سب زمین میں دھنس گئے۔ میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اللہ تعالیٰ کا بہت شکریہ ادا کیا جب کافی وقت گزر گیا تو حاکم نے مجھے بلوایا میں اس کے پاس گیا تو اس نے پوچھا کہ جو جہنم رسید ہو چکے ہیں

حاکم کو میری بات کا اعتبار نہ آیا وہ خود آیا اور آ کر دیکھا کہ واقعی وہ زمین میں دھنس گئے ہیں ان کے کپڑوں کا کچھ نشان موجود تھا کہ جو تھوڑے باہر رہ گئے تھے۔ اللہ ﷻ نے اس طرح روضہ اطہر اور اس کے رہنے والوں کی حفاظت فرمائی۔

(جذب القلوب ص116)(نزہتہ المجالس جلد دوم ص163)

گنبد خضراء پر فرشتوں کا ہجوم

پیارے اسلامی بھائیو! بیت اللہ شریف میں موسم حج میں لوگوں کا ایک ہجوم ہوتا ہے مگر چند یوم کے لئے اور پھر ختم اور ہوتا بھی فرشیوں کا مگر گنبد خضراء پر بھی ایک ہجوم ہوتا ہے اور پورے بارہ مہینے اور ہر روز و شب مکمل چوبیس گھنٹے یہ ہجوم رہتا ہے۔

اور عرشیوں کا ہجوم یعنی صبح کے وقت ستر ہزار فرشتے گنبد خضراء کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور سارا دن شاہ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ شام کے وقت یہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور پھر ستر ہزار فرشتے شام کو آجاتے ہیں اور یہ ساری رات اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام نچھاور کرتے رہتے ہیں جب صبح طلوع ہوتی ہے تو یہ واپس چلے جاتے ہیں اور نئے ستر ہزار فرشتے آجاتے ہیں یعنی ہر روز صبح وشام ان فرشتوں کی ڈیوٹی بدلتی ہے۔ پھر جو فرشتہ ایک بار زیارت کر گیا پھر اس کو ہزاروں تمناؤں کے باوجود دوبارہ زیارت کا موقع نصیب نہیں ہوتا۔

(دارمی شریف' جذب القلوب ص252)

باب دہم

درود شریف پڑھنے کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! درود پاک ایک ایسی نعمت ہے کہ جس کے فضائل و برکات کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ قلم کی روشنائی تو ختم ہو سکتی ہے بیان کے الفاظ بھی ختم ہو سکتے ہیں مگر اس کے فضائل کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا دن ہو یا رات ہمیں اپنے محسن و غمگسار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہنا چاہیے بلکہ خالق کائنات جل جلالہ کا بھی حکم ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا٥ (پ22-ع4)

ترجمہ "بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگان دین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کئے ہیں۔ مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے "القول البدیع" میں اور شیخ المحدثین الشاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "جذب القلوب" میں لکھے ہیں۔ ان میں سے چند یہاں سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔

القول البدیع میں درود شریف کے فوائد

1- حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے پر اللہ عزوجل درود بھیجتا ہے۔ ایک بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم از کم دس۔

2- جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے' فرشتے رحمت اور بخشش کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔
3- درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔
4- درود پاک پڑھنے سے درجات بلند ہوتے ہیں۔
5- درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔
6- درود پاک پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔
7- اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔
8- اور لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔
9- درود پاک پڑھنے والے کے لئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ احد پہاڑ جتنا ہے۔
10- درود پاک پڑھنے والے کے لئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
11- جو شخص درود پاک کو ہی وظیفہ بنا لے' اس کے دنیا اور آخرت کے سارے کے سارے کام خود اللہ تعالیٰ اپنے ذمے لے لیتا ہے۔
12- درود شریف پڑھنے والے کے لئے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔
13- درود پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں رہے گا۔
14- پل صراط پر سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا۔
15- پل صراط پر درود پاک پڑھنے والے کو نور عطا ہوگا۔
16- درود پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے۔
17- درود پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔
18- درود پاک تنگدستی کو دور کرتا ہے۔
19- درود پاک مجلسوں کی زینت ہے۔
20- درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

زیادہ قریب ہوگا۔

21- درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

22- درود پاک پڑھنے والے کے لئے جب وہ حوضِ کوثر پر جائے گا' خصوصی عنایت ہوگی۔

23- درود پاک پڑھنے والے اور اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کو فائدہ دیتا ہے۔

24- درود پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے' اسے بھی نفع دیتا ہے۔

25- درود پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے۔

26- درود پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہوجاتا ہے۔

27- درود پاک پڑھنے سے اعمال پاک ہوجاتے ہیں۔

28- درود پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔

29- درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

30- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

31- سب سے بڑی نعمت یہ کہ درود پاک پڑھنے والے کو تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوگی۔ (القول البدیع)

جذب القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں

1- ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' دس درجے بلند ہوتے ہیں' دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

2- درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

3- درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

4- درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائیگا۔

5- درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور سرکار

مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ذمہ دار ہو جائیں گے۔

6- درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

7- درود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

8- جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے' اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

9- درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔

10- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود شریف پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

11- قیامت کے دن سید دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ فرمائیں گے۔

12- فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

13- فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کے قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

14- درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! فلاں کے بیٹے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔''

15- درود پاک پڑھنے والے کا تین دن تک فرشتے گناہ نہیں لکھتے۔

(جذب القلوب۔ص 253)

درود پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے

حدیث نمبر 1:- تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''قیامت کے رزو ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے نزدیک تم میں سے وہ ہوگا' جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ ہوگا۔'' (سعادۃ الدارین۔ص 60)

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 2:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا فرمان عالی شان ہے۔جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا۔اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔(مشکوٰۃ ص 86 دلائل الخیرات ص 6۔تفسیر مظہری۔ص 412)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 3:- کسی نے عرض کیا۔"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایئے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟" تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"اگر تو ایسا کرے تو اللہ عزوجل دنیا وآخرت کے تیرے سارے معاملات کے لئے کافی ہے۔"(القول البدیع۔ص 119)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 4:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔"جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار مرتبہ درود پاک پڑھا' وہ مرے گا نہیں' جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے گا۔" (القول البدیع۔ص 126)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 5:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا' اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت وشوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے' میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔"(القول البدیع۔ص 103)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 6:- جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے' اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔(القول البدیع۔ص 103)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 7:- سیدنا ابوکاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوکاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔" (القول البدیع-ص 117-الترغیب والترھیب-ص 502 جلد 2)

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 8:- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو۔ اسے چاہئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔"

(سعادة الدارین-ص 79)

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 9:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مجھ پر دن بھر میں پچاس مرتبہ درود پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔" (القول البدیع-ص 136)

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 10:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا' اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا کہ اس بندے کے لئے استغفار کرو' بخشش کی دعا کرو۔" (نزہۃ المجالس-ص 110 جلد 2)

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 11:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن تین شخص عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے۔ جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔" صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوش نصیب کون ہیں؟" فرمایا "ایک وہ جس نے میری کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی' دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔ تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔"

(القول البدیع-ص 123۔ سعادة الدارین-ص 63)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 12:- ''اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔'' (سعادۃ الدارین-ص 59)

تشریح:- اس مقام پر اوّلیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے۔ ان میں سے اہم سوال میرے لئے متعلق ہوگا اور حضور تاجدار انبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پاک کی کثرت کی تاکید اس لئے فرمائی کہ درود پاک کی کثرت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت درود پاک پڑھنے والے کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوب کبریاء سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان محبت و عظمت کی بنا پر ہوگی۔ اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا جس کے دل میں ایمان ہوگا' وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 13:- ''اے میری امت تمہارا درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے' اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔''

(سعادۃ الدارین-ص 68)

حدیث نمبر 14:- ''اے میری امت! تمہارا درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لئے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔''

(سعادۃ الدارین-ص 68)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 15:- حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا۔ ''بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع-ص 114)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 16:- مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو اس لئے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔"

(جامع صغیر-ص54 جلد 1)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 17:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔" اے میری امت تم میں سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا' اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔"

(القول البدیع-ص126-سعادۃ الدارین-ص58-دلائل الخیرات-ص10)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 18:- جس نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی' اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

(سعادۃ الدارین-ص83)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 19:- "اے میری امت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود و پاک کی کثرت کرو کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر جمعہ کے روز پیش ہوتا ہے' لہٰذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا' اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔" (جامع صغیر-ص54 جلد 1)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 20:- حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو کافی ہوگا" (دلائل الخیرات کانپوری-ص12)

حدیث نمبر 21:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روز قیامت تم میں سے ہر مقام

اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے۔ حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے' اس نے بھیجا ہے تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔" (سعادۃ الدارین۔ص 60)

الصلٰوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلٰی الک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 22:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں' میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔" (نزہۃ المجالس۔ص 110 جلد 2)

الصلٰوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلٰی الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 23:- رسول اکرم نور مجسم شاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایئے۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص 18)

الصلٰوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلٰی الک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 24:- سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے' وہ بندہ

جہاں بھی ہو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا' کیونکہ اللہ ﷻ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح وسلامت رہتے ہیں۔ (آب کوثر ص 85)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 25:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک پریشانیوں' دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے۔ (نزہتہ الناظرین ص 31)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 26:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم اللہ ﷻ سے دعا مانگو' تو پہلے درود پاک پڑھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کرلے اور دوسری کو رد کر دے۔

(نزہتہ المجالس ص 108 ج 2)

فائدہ:- درود پاک بھی دعا ہے اور بزرگان دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر عبادت مقبول ہو سکتی ہے اور مردود بھی۔ سوائے درود پاک کے کہ درود پاک کبھی رد نہیں ہوتا تو جب درود پاک دعا کے سات مل جائے گا تو اللہ کریم ورحیم کے کرم وفضل سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ درود پاک کو دعا سے الگ کر کے اسے تو قبول کرلے اور دوسری دعا کو رد کر دے بلکہ درود پاک کی برکت سے وہ دعا بھی قبول ہو جاتی ہے' اگرچہ اس کا اثر وانجام کسی بھی رنگ میں ظاہر ہو۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 27:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے تاوقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ (سعادۃ الدارین ص 73)

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

حدیث نمبر28:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو لہٰذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھو۔
(سعادۃ الدارین ص62)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 29:- حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھے جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔
(سعادۃ الدارین ص80 القول البدیع ص108)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا نبی اللہ

حدیث نمبر30:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظر رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے اسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ (کشف الغمہ ص269 جلد 1)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 31:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر خیر سے مزین کرو۔ (حوالہ مزکورہ)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر32:- سرکار ابد قرار شافع روز شمار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان خوشبودار ہے' جو مجھ پر درو پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (کشف الغمہ ص271 جلد2)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر33:- مدینے کے سلطان رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے جس نے مجھ پر درود پاک

پڑھا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔ (کشف الغمہ ص 271 جلد 1)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 34:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا؟ اس کا وضو نہیں ہے۔ (کشف الغمہ ص 272)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 35:- تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ وہ دعا جو کہ دو درودوں کے درمیان ہو وہ رد نہ کی جائے گی (آب کوثر 115)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 36:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے ہر با مقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔ (آب کوثر ص 99)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا نبی اللہ

حدیث نمبر 37:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے۔ (1) والدین کا نافرمان (2) سنت کا تارک (3) جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع ص 151)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 38:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور مجھ پر درود شریف نہیں پڑھتے تو اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو بھی گئے۔ لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔ (القول البدیع ص 150)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 39:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بدبخت ہے۔ (القول البدیع ص 145)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 40:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جو مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (القول البدیع ص 140)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

فائدہ:- درود پاک بھول جانے سے مراد درود پاک نہ پڑھنا ہے۔ خصوصاً جب کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سننے اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ دیگر صالحہ اعمال کی بدولت جنت کا حقدار بھی ہو گیا تو وہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا۔ اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا۔

چار فرشتوں کا کرم

ایک مرتبہ اللہ ﷻ کے چاروں مقرب فرشتے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر جو دس بار درود شریف پڑھے گا اسے پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزار دوں گا۔ سیدنا میکائیل علیہ السلام نے عرض کیا' میں اسے حوض کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا۔ سیدنا اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا ہیں بارگاہ رب العزت جل جلالہ میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک اس کی بخشش نہ ہو جائے۔

ملک الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا میں اس کی روح اس قدر آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام کی روح نکالتا ہوں۔ (شفاء القلوب)

صلوا علی الحبیب! الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ

قبر میں انعام

شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا تو اہل شیراز ہیں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب ہیں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا ہے ان کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزین ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل فرمایا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا اور یہی عمل کام آ گیا۔

(القول البدیع ص 117)

قبر کا بھیانک منظر

حضرت سیدنا شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشائخ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں، میں نے اپنے ایک پڑوسی کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مافعل اللہ بک** ؟ یعنی اللہ عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگا، عالی جاہ! نہایت ہی خوفناک حالات سے دو چار ہوا۔ خصوصاً منکر نکیر کے سوالات کے جوابات کے وقت میں گھبرا گیا اور مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ کیا میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا؟ اتنے میں ایک آواز گونج اٹھی ''دنیا میں زبان کا صحیح استعمال نہ کرنے کے سبب تجھ پر یہ مصیبت نازل ہو رہی ہے''

اب فرشتے مجھے عذاب دینے کے لئے بڑھے۔ اتنے میں ایک بزرگ جو معطر معطر اور حسن و جمال کا پیکر تھے میرے اور فرشتگان عذاب کے درمیان حائل ہو گئے انہوں نے نکیرین کے سوالات کے جوابات دینے میں میری مدد کی اور میں عذاب سے بچ گیا میں نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے عرض کیا، اللہ عزوجل آپ پر رحم و کرم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا میں تیری کثرت درود کی برکت سے پیدا ہوا ہوں۔ مجھے قبر و حشر کے ہر مشکل مقام پر تیری مدد کرنے پر مامور کیا گیا ہے۔

(جذب القلوب ص266) (القول البدیع ص 121 - سعادۃ الدارین ص120)

خوفناک بلا

ایک شخص نے رات خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور قبیح صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ بلا نے کہا میں تیرے برے عمل ہوں، پوچھا، تجھ سے چھٹکارا پانے کی کیا صورت ہے؟ کہا کثرت درود۔ (سعادۃ الدارین ص120)

سفید پرندہ

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی جس کا کردار اچھا نہیں تھا لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا شوق بڑا تھا۔ جب اس کا

آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ اسی نے اسی حالت میں ندا دی۔ ''اے اللہ ﷻ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔'' (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس قریب المرگ آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا۔ فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔

اور پھر جب تجہیز و تکفین ہو جانے کے بعد اسے لحد میں رکھا گیا تو ہاتف سے آواز سنی ''ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا' اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔'' یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا' زمین و آسمان کے درمیان وہ چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo (درۃ الناصحین۔ص 172)

اونٹ بول اٹھا

ایک شخص دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا۔ ان دونوں نے گواہی بھی دیدی۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی نے عرض کی۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے۔ پھر اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔''

چنانچہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ اونٹ آیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟''

اونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی اور یہ دونوں گواہ منافق ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور دشمنی کی بناء پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا۔ ''وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچالیا ہے؟'' عرض کیا۔ ''سرکار! میرے پاس کوئی کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اٹھتا بیٹھتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود شریف پڑھتا رہتا ہوں۔'' حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یونہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔'' (سعادۃ الدارین-ص 137)

''نزہتہ المجالس'' میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ ''اے پیارے صحابی جب تو پل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔'' (نزہتہ المجالس-ص 106۔ جلد 2)

آخرت میں انعام

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ ''بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سید انبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے۔ اے اللہ عزوجل کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ایک امتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جا رہے ہیں۔ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا' اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ۔

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے۔ ''یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے اور وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربار الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک پکڑ کر دربار الٰہی میں عرض کریں گے۔ اے میرے رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا تو عرش الٰہی سے حکم آئے گا۔ اے فرشتو! میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو۔ فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی حبیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پکڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہوگیا' کامیاب ہوگا۔ اس کو جنت میں لے جاؤ۔ جب فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا' اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو میں اس بزرگ سے کچھ عرض کرلوں۔

تب وہ عرض کرے گا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے۔ آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا۔ وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔'' (القول البدیع-ص 123- معارج النبوۃ-ص 303 جلد 1)

بخشش ہی بخشش

ایک شخص مسطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیروکار تھا' وہ فوت ہوگیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا۔ پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ عزوجل نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخشش ہوئی؟

کہا' میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک باسند پڑھی۔ حضرت شیخ محدث نے سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود

پاک پڑھا اور جب اہل مجلس نے سنا تو انہوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا۔ (القول البدیع - ص 117)

میت کو خواب میں دیکھنے کا عمل

ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہوگئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ خواب میں اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ''نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورہ تکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتی سو جا!''

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے۔ اسے گندھک کا لباس پہنا کر ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔

وہ گھبرا کر بیدار ہوئی اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا' کچھ صدقہ کر! شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے۔ زاں بعد حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ جس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے۔ اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی' حضرت! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ خواجہ حسن نے فرمایا۔ نہیں۔

عرض کیا' حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا اے بیٹی! تیری والدہ تو تیری حالت کچھ اور ہی بتا رہی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا' اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی یہ ہے کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشقِ رسول گزرا اور اس نے درو

شریف پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ ﷻ نے اس درود شریف کو قبول فرما کر ہم سب پر رحمت فرمائی اور عذاب سے نجات مل گئی اور سب کو یہ انعام و اکرم عطا فرمایا۔ جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ (القول البدیع - ص 131 نزہۃ المجالس - ص 32۔ سعادۃ الدارین - ص 122)

جنتی تاج

شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزین ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا۔ حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا' میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے؟

تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسول محتشم شاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کیا کرتا تھا اور یہی عمل کام آ گیا۔ (القول البدیع - ص 117)

نورانی چہرہ

حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سود خواری اس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہو گیا تھا اور درود پاک کی برکت سے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور دست رحمت پھیرنے سے چہرہ نورانی ہو گیا تھا۔ تو حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم فرمایا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سناؤ تا کہ درود پاک کی برکت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔ (معارج النبوۃ - ص 28)

وسلامٌ علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین ط

درود پاک پڑھنے کے آداب

ماخوذ آبِ کوثر

• درود پاک پڑھنے والے کو چاہئے کہ باادب ہوکر درود پاک پڑھے تاکہ دونوں جہانوں کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو۔

ذیل میں چند آداب تحریر کئے جاتے ہیں۔

1- جسم پاک ہو' ظاہری نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔

2- لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

3- مکان یا جس جگہ پر درود پاک پڑھا جائے' وہ پاک ہو۔

4- باوضو درود پاک پڑھا جائے۔

5- درود پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگربتی وغیرہ سلگائے۔

6- قبلہ رو ہوکر دوزانو بیٹھ کر درود پاک پڑھے۔

7- درود پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔

8- اخلاص یعنی اللہ ﷻ کے حکم کی تعمیل اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے۔ باقی دین و دنیا کے تمام کام اللہ ﷻ کے سپرد کرے۔

9- درود پاک پڑھتے وقت دنیا کی باتیں نہ کریں۔ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور شریعت مطاہرہ کی پابندی رکھے منہیات سے بچے۔ حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔

10- درود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہ کونین امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم میرا درود شریف سن رہے ہیں۔ اس لئے بعض بزرگان دین نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر درود پاک پڑھے۔

11- جب کبھی سید المرسلین' رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سنے تو درود پاک

پڑھے۔کم از کم اتنا کہہ لے صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگائے۔اگرچہ یہ فرض و واجب نہیں لیکن باعث صد برکات ہے۔اصل میں یہ محبت کا سودا ہے۔جس کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہوگی' وہ اس فعل سے انکار نہیں کرے گا اور اگر کسی کا دل محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہو تو اس کا کیا علاج؟

12- جب درود پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔کم از کم اتنا کہہ لے وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ط

13- درود پاک بامر مجبوری لیٹ کر بھی پڑھا جا سکتا ہے لیکن اس حالت میں ٹانگیں سمیٹ لینی چاہئیں۔

14- جہاں کہیں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی آئے تو لفظ ''سیدنا'' کا اضافہ کرے۔اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو۔

ایک مرتبہ ایک ترکی نوجوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ''دلائل الخیرات'' پڑھنے لگا۔ جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک آتا' وہ سیّدنا نہیں کہتا تھا۔

حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا۔حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ سیدنا بھی کہہ! اس نے کہا کہ جب کتاب میں سیدنا نہیں لکھا تو میں کیوں کہوں۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے ہر طرح سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔رات جب وہ ترکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ عالم رؤیاء میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اس کے پیٹ پر خنجر رکھ دیا اور پوچھا۔''بتا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک کے ساتھ ''سیدنا'' کہے گا یا نہیں؟

وہ تو سید العالمین ہیں تو کس گنتی میں ہے۔(وہ تو جنوں کے بھی سردار ہیں۔انسانوں کے بھی' وہ خاکیوں کے بھی سردار ہیں تو نوریوں کے بھی)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دیدار شاہ خیر الانام ﷺ

ہر صاحب ایمان کی یہ دلی تمنا ہوئی ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہو۔ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج دیدار کبریا ہے اور عاشق کی معراج دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ذیل میں چند ایک وظائف نقل کئے جاتے ہیں جن کی برکت سے سرکار دو عالم مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار ہونے کی امید ہے۔ اللہ عزوجل ہم سب کو پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

(1) اللھم صل علی روح محمد فی الارواح وعلی جسدہ فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور

ترجمہ۔ اے اللہ ﷻ رحمت نازل فرما' محمد کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روح پر عالم ارواح میں اور ان کے جسم پاک پر عالم اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں (القول البدیع)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مندرجہ بالا درودِ پاک پڑھے گا' اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا' وہ مجھے قیامت کے دن دیکھے گا۔ میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا' وہ حوض کوثر کا جام پئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔''

(2) اللھم صل علی محمد النبی ن النبی الامی ط

ترجمہ: اے اللہ ﷻ محمد صلی اللہ علیہ وسلم امی لقب پر رحمت نازل فرما۔

اس درود شریف کے فضائل میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جذب القلوب کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا تو وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا یا جنت میں اپنی منزل دیکھ لے گا۔ اگر پہلی بار میں مقصد پورا نہ ہوا تو دوسرے جمعہ کو بھی اس کو پڑھ لے۔ انشاء اللہ ﷻ

پانچ جمعوں تک اس کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے گی۔ (جذب القلوب)

(3) اللھم صل علی محمد ن النبی الامی و آلہ وسلم
ترجمہ۔ اے اللہ ﷻ امی لقب محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر رحمت سلامتی نازل فرما۔

''جذب القلوب'' میں ہے کہ جو شب جمعہ یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب دو رکعت نفل ادا کرے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی گیارہ بار پھر گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد مذکورہ بالا درود شریف سو بار پڑھے، انشاءاللہ ﷻ تین جمعہ نہیں گزاریں گے کہ زیارت فیض بشارت سے سرفراز ہوگا۔

(4) صلی اللہ علی النبی الامی ط
ترجمہ: اللہ ﷻ کی رحمت ہو نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پچیس بار سورہ اخلاص پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ مندرجہ بالا درود شریف پڑھے، ان شاءاللہ خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شربت پیے گا۔ (جذب القلوب)

کنزِ بے بہا

اب آخر میں حصول دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک انتہائی مجرب نسخہ اور ایک عظیم الشان تحفہ درج کیا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل روایت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

عبدالرحمٰن بن حبیب حارثی بصری نے سعید بن سعید سے انہوں نے ابوطیبہ کرز بن دیرہ ابدال سے روایت کی ہے کہ ملک شام سے میرا بھائی میرے پاس ایک تحفہ لایا اور مجھ سے کہا کہ اس کو قبول فرمایئے کیونکہ یہ بہت عمدہ تحفہ ہے۔ کرز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے یہ تحفہ کہاں سے لیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ تحفہ ابراہیم تیمی نے دیا تھا۔ کرز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بھائی سے پوچھا کہ کیا تم نے ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ سے دریافت کیا تھا کہ ان کو یہ تحفہ کہاں سے ملا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی نے بتایا کہ میں نے ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا تھا تو انہوں نے مجھے بتایا۔

میں خانہ کعبہ کے روبرو بیٹھا تسبیح وتمہید وتہلیل میں مصروف تھا کہ ایک صاحب تشریف لائے اور سلام کر کے میری دائیں جانب بیٹھ گئے۔ وہ بہت زیادہ خوبرو تھے۔ وہ عمدہ' صاف اور معطر لباس پہنے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ اے اللہ عزّوجلّ کے بندے! تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں خضر علیہ السلام ہوں۔ چونکہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو' اس لئے تم کو ایک تحفہ پیش کرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ کونسا تحفہ ہے؟ تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم سورج نکلنے اور دھوپ پھیلنے سے پہلے اور اسی طرح غروب آفتاب سے پہلے سات مرتبہ سورہ فاتحہ شریف' سات مرتبہ سورہ ناس' سات مرتبہ سورہ فلق سات مرتبہ سورہ اخلاص' سات مرتبہ سورہ کفرون' سات مرتبہ آیت الکرسی اور سات مرتبہ سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر. سات مرتبہ اللهم صل على سيدنا محمدن النبى الامى الحبيب العالى القدر العظيم الجاه وعلىٰ اله وصحبه وسلم.

سات بار اللهم اغفرلى والوالدى ولجميع المومنين والمومنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات انك قريب مجيب الدعوات يا قاضى الحاجات برحمتك يا ارحم الراحمين. سات مرتبہ پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اللهم رب افعل بى وبهم عاجلاً واجلاً فى الدنيا والاخرة ما انت له اهل" ولا تفعل بنايا مولٰنا مانحن له اهل" انك غفور" حليم جواد" كريم" بررؤف" رّحيم○

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا' یہ ورد صبح وشام برابر کرتے رہا کرو۔ اس کو کبھی ترک نہ کرنا۔ چونکہ جس نے مجھے یہ تحفہ دیا ہے اس نے مجھ سے فرمایا تھا' خواہ عمر میں ایک بار ہی

پڑھنا لیکن کو پڑھنا ضرور۔ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ تحفہ دینے والا کون تھا تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا' مجھے یہ تحفہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے ایسی چیز بتا دیجئے کہ میں اگر اس کو پڑھوں تو میں خواب میں خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہو جاؤں اور خود عرض کروں کہ وہ تحفہ کیا ہے۔ جو خضر علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو اور مجھ پر جھوٹ کی تہمت رکھتے ہو؟ میں نے کہا۔ "نہیں' خدا کی قسم ایسا نہیں ہے بلکہ میں تو صرف زبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کا تمنائی ہوں۔" یہ سن کر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم خواب میں زیارت کے خواہاں ہو تو اچھی طرح سمجھ لو اور خوب یاد کر لو کہ مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک کسی سے بات کئے بغیر کھڑے ہو کر نماز نفل پڑھو اور حضور قلب اور پوری توجہ کے ساتھ نماز ادا کرو۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرو اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار سورہ اخلاص سات بار پڑھو۔ پھر نماز عشا باجماعت ادا کر کے بغیر کسی سے بات چیت کئے گھر آ کر وتر پڑھو۔ سونے سے قبل دو رکعتیں اور پڑھو اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص سات مرتبہ پڑھو۔ پھر نماز مکمل کرنے کے بعد سجدہ میں جاؤ۔ سجدے میں سات مرتبہ استغفار اور سات مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر اچھی طرح مودبانہ طریقہ سے بیٹھ جاؤ اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھو۔ یاحی یاقیوم یا ذوالجلال والاکرام. یاالہ الاولین والاخرین یا رحمن لدنیا والاخرۃ ورحمھما یا رب یااللہ. یااللہ پھر کھڑے ہو کر وہی دعا پڑھو جو سجدہ میں پڑھی تھی۔ پھر سجدہ میں جا کر یہی دعا مانگو۔ اس کے بعد جس جگہ چاہو قبلہ رو ہو کر درود شریف پڑھتے پڑھتے ہی سو جاؤ اور کسی سے گفتگو نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میری خواہش ہے جس ہستی سے آپ نے یہ دعا سیکھی ہے' وہی مجھے بھی تعلیم فرمائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مجھ پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہو۔ میں نے کہا' اس خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا۔ میں آپ پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگاتا

تب حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ جس جگہ اس دعا کی تعلیم دی جارہی تھی اور حکم دیا جارہا تھا' میں بھی وہاں موجود تھا۔ پس جس ہستی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی' میں نے اس ہستی سے اسے سیکھ لیا۔ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے اس دعا کا جو مذکور ہوئی' ثواب بتائیے۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم خود ہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا۔

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت خضر علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق دعائیں پڑھیں اور بستر پر لیٹ کر برابر دعا و درود پڑھتا رہا۔ حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت کی آرزو سے مجھے اتنی خوشی ہوئی تھی کہ مجھے رات بھر نیند نہ آئی۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میں نے نماز فجر ادا کی اور اپنی محراب میں بیٹھا رہا۔ جب دن خوب چڑھ آیا تو میں نے نماز اشراق ادا کی اور دل ہی دل میں کہنے لگا کہ اگر آج رات تک زندگی باقی رہی تو سابقہ شب کی طرح ان دعاؤں کو پھر پڑھوں گا۔ انہی خیالات میں غرق تھا کہ مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا۔ خواب میں کچھ فرشتے آئے اور مجھے سوار کر کے اپنے ہمراہ لے چلے اور مجھے جا کر جنت میں داخل کر دیا۔ میں نے وہاں کچھ محل دیکھے۔ ان میں بعض یاقوت سرخ' بعض سبز زمرد کے اور بعض سفید موتی کے تھے۔ شہد اور دودھ اور شراباً طہوراً کی نہریں بھی دکھائی گئیں۔ ایک حسین جمیل عورت نظر آئی جو مجھے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے سے سورج کی مانند نورانی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اس کی زلفیں محل کی چھت سے زمین (محل کے فرش) تک لٹک رہی تھیں۔ چونکہ فرشتوں نے مجھے جنت میں داخل کیا تھا' اس لئے میں نے ان ہی سے پوچھا کہ یہ محل اور عورت کون سے ہیں اور یہ سب کن کے لئے ہے۔

انہوں نے بتایا جو بھی صدق دل سے وہ عمل کرے جو تو نے کیا ہے' یہ اس کے لئے ہے۔ فرشتے مجھے جنت سے اس وقت تک باہر نہ لائے جب تک کہ انہوں نے مجھے جنتی پھل نہ کھلا دیئے اور وہاں کا شربت نہ پلا دیا۔ اس کے بعد فرشتے مجھے واپس میری جگہ کی طرف لائے۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ستر انبیاء کرام علیہم

السلام کے ساتھ فرشتوں کی ستر قطاروں کے جلو میں تشریف لا رہے ہیں۔فرشتوں کی ہر قطار مشرق سے مغرب تک چلی گئی تھی۔حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور السلام علیکم سے نوازا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا۔میں نے انتہائی ادب سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خضر علیہ السلام نے اس اس طرح فرمایا ہے کہ انہوں نے یہ بات حضور والا سے سنی ہے۔یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خضر نے جو کچھ کہا ہے' سچ کہا ہے۔وہ جو کچھ بیان فرماتے ہیں۔وہ حق ہوتا ہے۔وہ اہل زمین کے سب سے بڑے عالم ہیں۔وہ رئیس الابدال ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ہیں۔میں نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ایسا عمل کریگا' اسے کیا ثواب ملے گا؟

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "جو کچھ تو نے دیکھا ہے اور جو کچھ تجھے دیا گیا اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا؟ تو نے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لی' جنت کے پھل کھائے اور جنت کا شربت پیا۔فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کو میرے ساتھ دیکھ لیا۔ حوریں بھی دیکھ لیں۔

میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص میرے عمل کی طرح عمل کرے اور جو کچھ میں نے مشاہدہ کیا (بالفرض) وہ یہ سب کچھ نہ دیکھ پائے تو کیا اس کو ان چیزوں کے بدلہ میں ثواب ملے گا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات برحق کی قسم' جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے۔جو شخص تصدیق قلبی کے ساتھ یہ عمل کرلے گا اور گناہوں سے بچے گا۔اس شخص کے گزشتہ تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ اس پر غضب نہیں فرمائے اور نہ ہی اس س ناخوش ہوگا۔اگر بالفرض وہ جنت کو خواب میں نہ بھی دیکھے گا تب بھی اس کو وہی کچھ ملے گا جو کچھ تجھ کو دیا گیا ہے۔

یہ سن کر میں نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان! اس خدا تعالیٰ کی قسم کہ جس نے مجھے جمال (جہاں آرا) سے مشرف وسرفراز فرمایا۔تب تو ہر مومن مرد و عورت کے لئے لازم ہے کہ وہ اس طریقے کو سیکھے (عمل کرے) اور (دوسروں کو) سکھائے کیونکہ اس کی بڑی فضیلت اور عظیم ثواب ہے۔یہ سن کر حضور تاجدار مدینہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قسم ہے اس ذات بابرکات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا۔ اس عمل کو وہی شخص کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے سعید (نیک بخت) پیدا کیا ہو گا اور جان بوجھ کر اس عمل ؟ کو وہی ترک کرے گا جو پیدائشی طور پر شقی و بد بخت ہو گا۔

رات کو سونے کے عملیات

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ہر رزو رات کو سونے سے پہلے تم چار ہزار دینار صدقہ کیا کرو۔ ایک قرآن پاک پڑھا کرو۔ جنت کی قیمت ادا کیا کرو۔ دولڑنے والوں میں صلح کرا دیا کرو اور ایک حج ادا کرلیا کرو۔"

عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ امر محال ہے۔ مجھ سے بھلا کیسے ممکن ہے؟ فرمایا۔ تم ہر رات چار بار سورہ فاتحہ شریف' تین بار سورہ اخلاص شریف' تین بار درود شریف دس بار استغفار چار بار سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ کر سویا کرو تو تمہیں ان سے مذکورہ عملیات کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔ عرض کیا' اب تو میں روزانہ یہ عمل کر کے سویا کروں گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حرف آخر

اپنی اس کتاب ''فیضانِ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' کا اختتام درود وسلام پر کرتا ہوں۔

☆ ''اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے بارش کے قطرے ہیں۔''

☆ اے ہمارے اللہ عزوجل ہمارے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے درختوں کے پتے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمارے مددگار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے ریت کے ذرے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمارے آقا شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے آسمان پر تارے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمارے مولا مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنی تعداد میں تیری مخلوق ہے۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل اس ذات پر درود بھیج جس پر درود پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل درود بھیج' اس پیارے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ہمارا مشقت میں پڑنا جن پر گراں گزرتا ہے۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل اس ذات پر درود بھیج جس پر درود بھیجنے سے نیکوں پر بھی تیری رحمت برستی ہے اور گناہگاروں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل درود بھیج ہمارے اس پیارے مونس وہمدم آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جسے ہم گناہگاروں اور بدکاروں کا غم رلاتا ہے۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ درود بھیج اس پیکرِ حسن و جمال پر کہ جس کے جلوے کی ایک جھلک کے لئے ہر وقت کروڑوں دل بے قرار رہتے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ درود بھیج اس معدن لطف و کرم پر کہ جس پر درود پڑھنے کی برکت سے ہم اس جہان میں بھی کامیاب اور اگلے جہان میں بھی شادکام رہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

دعا

یا شافی الامراض

اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں تمام دنیا کے مسلمانوں کو ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں سے شفاء عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خیر اندیش

حکیم محمد اسلم شاہینؔ قادری عطاری بن حاجی سردار علی

OOOOO

تصوف و معرفت پر حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شاہکار تصنیف

فتوح الغیب

کی فارسی شرح

از: سند المحدثین امام المحققین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ "مظہر لاریب"

کا

از: حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری

طریقت و روحانیت پر سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ۷۸ مواعظ عالیہ کا

بے مثال مجموعہ

جس میں

- قضا و قدر، فنا و بقاء اور زہد و تقویٰ پر محققانہ گفتگو۔
- سلوک و تصوف، طریقت و روحانیت کو قرآن و سنت کے دلائل کے ساتھ بیان۔
- صبر اور رضا کی حقیقت، مومن کی آزمائش، قناعت، خشوع و خضوع کے احوال کا بیان
- مجاہدہ اور ریاضت، صفائے قلب و باطن کے طریقے۔
- فقیری کی حقیقت، نظر کی حفاظت، حسد، غصہ، حصول مال اور اتباعِ خواہش سے پرہیز پر بیان۔
- صدق و اخلاص، ورع، صبر، رضا اور شکر کا بیان، نفس اور خواہش نفس کی مخالفت۔
- دعا اور آدابِ دعا، طلب کی حقیقت اور توبہ کا بیان
- اولیاء اللہ کی علامات، سالک کے فرائض اور سالک کے لئے بہت سی ہدایات کا بیان۔

متلاشیانِ حق کے لئے گراں قدر تحفہ

خلافتِ دولتِ اسلامیہ کی پہلی نو صدیوں کی تاریخ پر
مولانا جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مایۂ ناز تصنیف

تاریخ الخُلفاء

کا اُردو ترجمہ

محبُوب العُلماء

از: حضرت علاّمہ مولانا محمد بشیر صدیقی

- خلفائے راشدین، سلطنتِ بنو امیّہ و بنو عباس کے احوال پر جامع تاریخ۔
- خلفاء و سلاطین کی سیرت و کردار اور امتیازات کا مفصل اور جامع بیان۔
- خلفاء و سلاطین کے عہد کی فتوحات اور اہم واقعات کا سال بہ سال تذکرہ۔
- تاریخی سانحہ تاتار کا تفصیلی بیان۔
- تمام کردار و واقعات مکمل تاریخی حوالہ جات سے مزین۔
- ہر عہد خلافت و سلطنت میں فوت ہونے والے علماء و مشائخ کا بیان۔
- جدّتِ تہذیب و تبویب، بہترین کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ طباعت۔

- تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے علماء و طلباء کے لیے ایک مستند حوالہ
- عوام الناس کے لیے صحیح اسلامی تاریخ سے آگاہ ہونے کا بہترین ذریعہ

عنقریب شائع ہو کر منظرِ عام پر آرہا ہے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز ○ ۱۱ گنج بخش روڈ ○ لاہور
فون: ۷۳۱۳۸۸۵

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور